انوار السیادۃ فی آثار السعادۃ

علویہ کی سیادت کے اثبات میں

سید شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارف نوشاہیہ

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

انوار السیادت فی آثار السعادت

علویہ کی سیادت کے اثبات میں

استاذی المکرم خلیفہ محمد اقبال گورزئی

سید اول علی سعید گورزئی
24-9-97

سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی

ادارۂ معارف نوشاہیہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

132280

نام کتاب: انوار السیادت فی آثار السعادت (اُردو)
موضوع: علویوں اور نوشاہیوں کی سیادت کا اثبات
مصنّف: سیّد شریف احمد شرافت نوشاہی
تاریخ تصنیف: ۱۳ رجب ۱۳۷۵ھ
طباعت: عکسی طباعت بخط مصنف، دفعۂ اوّل جمادی الاوّل ۱۴۱۷ھ / اکتوبر ۱۹۹۶ء
قیمت: ۲۰۰ روپے

خالد منصور نسیم نے
النور پرنٹرز و پبلشرز
3/2 فیصل نگر - ملتان روڈ لاہور (54500) میں طبع کیا

ناشر:
ادارۂ معارف نوشاھیہ
ساہن پال شریف، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاء الدین

Marfat.com

الف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرض ناشر

ادارۂ معارف نوشاہیہ چند ماہ پیش تر یعنی جنوری ۱۹۹۶ء میں حضرت سید شریف احمد شرافت نوشاہی (۱۳۲۵-۱۴۰۳ھ / ۱۹۰۷-۱۹۸۳ء) کی علویوں (فاطمی و غیر فاطمی) کی سیادت کے اثبات پر ایک مختصر کتاب "سیادت العلویہ" شائع کر چکا ہے، جو اس وقت پیش نظر انہی کی ایک دوسری تصنیف "انوار السیادت فی آثار السعادت" کی سوالاً جواباً ملخص صورت ہے۔ انوار السیادت رجب ۱۳۷۵ھ میں لکھی گئی اور سیادت العلویہ جمادی الثانی ۱۳۷۹ھ میں۔

انوار السیادت دس ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں مزید کئی فصلیں ہیں۔ ابواب کی تقسیم اور موضوعات حسب ذیل ہیں:

پہلا باب: ذوی القربیٰ کا تعین

دوسرا باب: اہل بیت کا تعین

تیسرا باب: آل محمدؐ کا تعین

چوتھا باب: سیادت کی قسمیں

پانچواں باب: حضرت علیؓ کی سیادت کے دلائل

چھٹا باب: حضرت علیؓ کی اولاد کی سیادت کے دلائل

ساتواں باب: حضرت نوشہ گنج بخش کی اولاد کی سیادت کے دلائل

آٹھواں باب: نوشہ گنج بخش کی اولاد کی سیادت کے دلائل

نواں باب: نوشاہی سیادت پر اعتراضات کا جواب

دسواں باب: سادات کی تعظیم و تکریم اور سادات جالب کے متعلق مسائل

مصنف مرحوم نے آخر میں ۳۴۸ کتابوں اور ان کے مصنفوں کے نام بطور مصادر

Marfat.com

و مآخذ درج کیے ہیں ۔ ان میں سے چند ایک اندراجات نامکمل تھے ، بظاہر یہ مصنف مرحوم کے بالواسطہ مآخذ تھے ۔ بعض اندراجات کو ہم نے مکمل کیا ہے (مصنف کے نام کی حد تک) ۔ فہرست مصادر میں مطبوعہ اور غیر مطبوعہ مآخذ کی تمیز ضروری تھی تاکہ معلوم ہو سکتا کہ مصنف مرحوم نے متن میں اپنے مآخذ کے صفحات کے جو حوالے دیئے ہیں ، وہ کس اشاعت یا قلمی نسخے پر مبنی ہیں ۔

صفحہ ۳۳۰ سطر ۱۰ پر رسالہ احمد بیگ کا شمارہ صفحہ نہیں لکھا ۔ رسالہ احمد بیگ کا جو نسخہ مصنف مرحوم نے استعمال کیا تھا (بخط شرافت نوشاہی ، مکتوبہ ۱۳۵۷ھ ، معروف بہ نسخہ الف) اور اب ہماری تحویل میں ہے ، اس میں ہمیں وہ عبارت کہیں نظر نہیں آئی ، ممکن ہے کوئی سہوالقلم ہو اور عبارت کسی اور کتاب سے نقل کی گئی ہو ۔

صفحہ ۳۳۰ سطر ۱۲ پر بسلسلہ نور محمد جھنجھانوی مصنف مرحوم نے اپنے مآخذ کا نام نہیں دیا مگر شمارۂ صفحہ دے دیا ہے ۔ اب کتاب کا نام معلوم کرنا دشوار ہے ۔

کتاب کے اختتام پر جو چند صفحات استدراک کے طور پر لگائے گئے ہیں یہ مصنف مرحوم کی ان قلمی یادداشتوں پر مبنی ہیں ، جو کتاب کی تصنیف کے بعد انہوں نے متفرق کاغذوں پر لکھ کر کتاب کے متعلقہ اوراق میں رکھ دی تھیں ۔ اب یہ کتابت کروا کر پیش کی جا رہی ہے ۔

مذکورہ استدراک کے چند صفحات چھوڑ کر ، انوارالسیادت کا پورا متن مصنف مرحوم کے اپنے خط میں شائع کیا جا رہا ہے ، اس طرح بیک وقت مصنف کی تحقیق اور تحریر کی حفاظت اور اشاعت کا اہتمام ہو گیا ہے ۔

Marfat.com

فہرست کتاب

انوار السیادت فی آثار السعادت

مصنفہ خادم آل محمد فقیر سید ابو الظفر شریف احمد شرافت علوی قادری نوشاہی

برخورداری سلہٹیالی عفا اللہ عنہ

دیباچہ ۲

باب اول ۵

تنویر الھدیٰ فی تعیین ذوی القربیٰ ۵

فصل اوّل ۵

ذوی القربیٰ کے ترجمہ و تشریح میں ۵

فصل دوّم ۵

ذوی القربیٰ کے فضائل میں ۵

فصل سوّم ۶

ذوی القربیٰ کی تعیین میں ۶

باب دوّم ۱۰

احیاء المیت فی تعیین اہل البیت ۱۰

فصل اول ۱۰

اہل بیت کے ترجمہ و تشریح میں ۱۰

فصل دوّم ۱۱

اہل بیت کے فضائل میں ۱۱

فصل سوّم ۱۴

اہل بیت کی تعیین میں ۱۴

باب سوّم ۲۹

الکلام المسدّد فی تعیین آل محمد ۲۹

فصل اول ۲۹

لفظ آل کے ترجمہ و تشریح میں ۲۹

فصل دوّم ۳۰

Marfat.com

آل محمد کے فضائل میں ۳۲

فصل سوم ۳۷

آل محمد کی تبیین میں ۳۷

باب چہارم ۶۳

اعلام القیادت فی اقسام السیادت ۶۳

فصل اول ۶۳

لفظ سید کے ترجمہ و تشریح میں ۶۳

سید کا لغوی ترجمہ ۶۳

سید کی وظنی تشریح ۶۵

فصل دوم ۷۴

سیادت کے اقسام ہیں ۷۴

اقسام سیادت بطور شجرہ ۷۴

سیادت عامہ ۷۴

سیادت طاغوتیہ ۷۴

سیادت کفار ۷۵

ابوجہل کی سیادت ۷۵

امیہ کی سیادت ۷۵

سیادت فساق ۷۵

سیادت لغویہ ۷۶

سیادت خدام ۷۶

سیادت ملوک ۷۶

سیادت شوہراں ۷۸

سیادت حسنہ ۷۸

سیادت خاصہ ۸۰

سیادت حقیقیہ ۸۰

سیادت شرعیہ ۸۱

سیادت کبریٰ ۸۱

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سیادت ۸۱

حضرت آدم علیہ السلام کی سیادت ۸۱

حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیادت ۸۲

سیادت

Marfat.com

سیادتِ عظمیٰ ۸۴

سیادتِ شخصی ۸۴

حضرت ابوبکر کی سیادت ۸۴

حضرت عمر کی سیادت ۸۵

حضرت عثمان کی سیادت ۸۵

حضرت ابوسفیان بن حارث کی سیادت ۸۶

حضرت سعد بن عبادہ کی سیادت ۸۶

حضرت سعد بن معاذ کی سیادت ۸۶

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی سیادت ۸۷

حضرت صُہیب رومی کی سیادت ۸۷

حضرت سلمان فارسی کی سیادت ۸۷

حضرت بلال حبشی کی سیادت ۸۷

حضرت لقمان و بلال و نجاشی کی سیادت ۸۸

حضرت عمرو بن جموح کی سیادت ۸۸

حضرت یحییٰ، سعد، عمرو، حسن کی سیادت ۸۸

تمام صحابہ کی سیادت ۸۸

حضرت عبدالمناف کی سیادت ۸۹

سیادتِ قومی ۸۹

جامع السیادتین ۹۱

حضرت ہاتم کی سیادت ۹۱

حضرت علی المرتضیٰ کی سیادت ۹۱

حضرت فاطمۃ الزہرا کی سیادت ۹۱

حضرت امام حسن کی سیادت ۹۲

حضرت امام حسین کی سیادت ۹۳

حضرت امیر حمزہ کی سیادت ۹۴

حضرت جعفر طیار کی سیادت ۹۴

حضرت امام زین العابدین کی سیادت ۹۴

حضرت امام مہدی کی سیادت ۹۵

سیادتِ صغریٰ ۹۵

سیادتِ علما ۹۵

Marfat.com

سید اسمٰعیل دہلوی ۹۵

سید احمد دہلوی ۹۶

سیادتِ صلحا ۹۶

سید احمد علی اُویسی ۹۶

سیادتِ اصفیا ۹۷

سیادتِ اتخیا ۹۷

سیادتِ اتقیا ۹۷

سیادتِ اوصیا ۹۷

سیادت کے غیر مستحقین ۹۸

باب پنجم ۱۰۰

القول الجلی فی سیادتِ علی ۱۰۰

فصلِ اول ۱۰۰

سیادتِ علی کے دلائل احادیث سے ۱۰۰

علی سیّد ہیں ۱۰۰

علی سیّد العرب ہیں ۱۰۱

علی سیّد المؤمنین ہیں ۱۰۵

علی سیّد المسلمین ہیں ۱۰۵

علی سیّد المؤمنین ہیں ۱۰۸

علی سیّد الصالحین ہیں ۱۰۹

علی سیّد الصادقین ہیں ۱۱۰

علی سیّد الاوصیا ہیں ۱۱۰

علی سیّد الاوصیین ہیں ۱۱۰

علی سیّد الاولیا ہیں ۱۱۱

علی سیّد اہل الجنۃ ہیں ۱۱۱

علی سیّد فی الدنیا والآخرۃ ہیں ۱۱۲

علی خیر السادات ہیں ۱۱۳

فصلِ دوم ۱۱۵

سیادتِ علی کے دلائل آثارِ صحابہ سے ۱۱۵

علی سیّد المؤمنین ہیں ۱۱۵

علی سیّد الصادقین ہیں ۱۱۶

علی خیر سیّد ہیں ۱۱۷

Marfat.com

علی سیّد بنی ہاشم ہیں ۱۱۷

فصلِ سوم ۱۱۸

سیادتِ علی کے دلائل اقوالِ علما سے ۱۱۸

علی سیّد ہیں ۱۱۸

علی سیّد الامت ہیں ۱۲۰

علی سیّد المجاہدین ہیں ۱۲۰

علی سیّد المؤمنین ہیں ۱۲۱

علی سیّد المومنین، سیّد المسلمین، سیّد العرب ہیں ۱۲۱

علی سیّد الصدیقین، سیّد العرب، سیّد الاولین والآخرین ہیں ۱۲۲

علی سیّد الاتقیا، سیّد الصدیقین ہیں ۱۲۳

علی سیّد الاولیا ہیں ۱۲۴

فصلِ چہارم ۱۲۴

سیادتِ علی پر فضائل و مناقب سے استدلال ۱۲۴

علی جانِ رسول اللہ ہیں ۱۲۴

علی رسول اللہ سے ہیں ۱۲۸

علی رسول اللہ ایک نور سے ہیں ۱۲۸

علی رسول اللہ کے بھائی اور وارث ہیں ۱۲۹

علی رسول اللہ کے بھائی اور وزیر ہیں ۱۲۹

علی مثیلِ ہارون ہیں ۱۳۰

علی مولائے مومنین ہیں ۱۳۰

علی فاطمہ کے کفو ہیں ۱۳۱

علی پنج تن پاک سے ہیں ۱۳۱

علی بارہ اماموں سے ہیں ۱۳۲

باب ششم ۱۳۴

الحجج القویۃ فی سیادتِ العلویۃ ۱۳۴

فصل اول ۱۳۴

نسب کے بیان میں ۱۳۴

نسب باپ سے چلتا ہے ۱۳۴

فصل دوم ۱۳۶

سیّدوں کے القاب میں ۱۳۶

Marfat.com

شریف کا ترجمہ ۱۳۶
سادات کو شریف کہا جاتا ہے ۱۳۷
میر کا ترجمہ ۱۳۸
سادات کو میر کہا جاتا ہے ۱۳۹
فصل سوم ۱۴۰
بنو ہاشم کے فضائل و سیادت میں ۱۴۰
ہاشمی ذوی القربےٰ ہیں ۱۴۰
ہاشمی اہل بیت رسول ہیں ۱۴۱
ہاشمی آل محمد ہیں ۱۴۱
ہاشمی سید ہیں ۱۴۱
ہاشمیوں کو سید لکھا گیا ہے ۱۴۲
سید حمزہ عقیلی ۱۴۲
سید محمد اشرف عالم شاہ ہاشمی ۱۴۳
سید مقبول الرحمٰن ہاشمی ۱۴۳
فصل چہارم ۱۴۴
سادات علویہ کے فضائل میں ۱۴۴
علویہ ذوی القربےٰ ہیں ۱۴۴
علویہ اہل بیت رسول ہیں ۱۴۴
علویہ آل محمد ہیں ۱۴۹
علویہ اولاد رسول اللہ ہیں ۱۵۰
علویہ رسول اللہ کے بیٹے ہیں ۱۵۴
علویہ کی رسول اللہ سے معیت ۱۵۵
علویہ باپ کے نام پر پکارے جائیں گے ۱۵۶
علویہ بخشے ہوئے ہیں ۱۵۷
علویہ معزز نسل ہیں ۱۵۷
علویہ کی تعظیم لازمی ہے ۱۵۷
فصل پنجم ۱۶۰
علویہ کی سیادت کے دلائل میں ۱۶۰
المنجد کا حوالہ ۱۶۰
مصباح اللغات کا حوالہ ۱۶۰

غیاث

Marfat.com

غیاث اللغات کا حوالہ ۱۶۱
کریم اللغات کا حوالہ ۱۶۱
لغاتِ فیروزی کا حوالہ ۱۶۱
لغاتِ کشوری کا حوالہ نمبر ۱ ۱۶۱
لغاتِ کشوری کا حوالہ نمبر ۲ ۱۶۲
فیروز اللغات فارسی کا حوالہ نمبر ۱ ۱۶۲
فیروز اللغات فارسی کا حوالہ نمبر ۲ ۱۶۲
فرہنگِ اردوئے معلّٰے کا حوالہ ۱۶۲
رسومِ ہند کا حوالہ ۱۶۲
مکتوباتِ شاہ فقیر اللہ علوی کا حوالہ نمبر ۱ ۱۶۳
مکتوباتِ شاہ فقیر اللہ علوی کا حوالہ نمبر ۲ ۱۶۴
مکتوباتِ شاہ فقیر اللہ علوی کا حوالہ نمبر ۳ ۱۶۴
تاریخ السادات کا حوالہ ۱۶۵
ثبوتِ خلافت کا حوالہ ۱۶۵
شمس الاسلام کا حوالہ ۱۶۵
کتاب الاسلام کا حوالہ ۱۶۶
جہاز محمدی کا حوالہ ۱۶۶
اخبار الاخیار کا حوالہ ۱۶۶
تحفہ محمدیہ کا حوالہ ۱۶۷
مصائب الابرار کا حوالہ ۱۶۹
فیضِ عام کا حوالہ ۱۷۰
علویہ کی سیادت پر علمائے حنفیہ کا فتویٰ نمبر ۱ ۱۷۰
علویہ کی سیادت پر علمائے حنفیہ کا فتویٰ نمبر ۲ ۱۷۸
علویہ کی سیادت پر علمائے شیعہ کا فتویٰ ۱۷۹
فصلِ ششم ۱۸۰
ان علویوں کے ذکر میں جن کو مورخین نے سید لکھا ہے ۱۸۰
علویوں کو سید لکھا گیا ہے ۱۸۰
سید محمد علوی ۱۸۰
میر ساہو علوی ۱۸۰
سید مسعود غازی علوی ۱۸۰

Marfat.com

سید تاج الدین علوی ۱۸۱
سید محمد مبارک علوی ۱۸۱
سید ہاشم علوی ۱۸۲
مرزا جانجاناں علوی ۱۸۲
سید غلام علی دہلوی ۱۸۲
حافظ جمال اللہ علوی ۱۸۳
علامہ سید علوی ۱۸۳
سید نیاز احمد علوی ۱۸۴
شاہ تراب علی علوی ۱۸۴
سید محمد علوی ۱۸۴
میر سیف اللہ علوی ۱۸۴
فصل ہفتم ۱۸۴
اس میں علویوں کی سیادت کے متعلق بعض اعتراضوں کے جواب ہیں ۱۸۴
اعتراض اول ۱۸۵
جواب ۱۸۵
اعتراض دوم ۱۸۷
جواب ۱۸۷
اعتراض سوم ۱۸۸
جواب ۱۸۹
حضرت سید محمد حنفیہ بن علی المرتضیٰ کے متعلق لیاقت ۱۹۰
حضرت سید عباس علمدار بن علی المرتضیٰ کے متعلق لیاقت ۱۹۱
اعتراض چہارم ۱۹۲
جواب ۱۹۲
باب ہفتم ۱۹۵
الاتجاہ الی سیادت النوشاہ ۱۹۵
فصل اول ۱۹۵
حضرت نوشہ صاحب کے مختصر حالات ۱۹۵
نام ولقب ۱۹۵
تاریخ ولادت ۱۹۵
تربیت وتعلیم ۱۹۵
بیعت

Marfat.com

بیعت وخلافت ۱۹۵

مجلس محمدی کا فیضان ۱۹۶

تفویضِ ولایت ۱۹۶

تقرّرِ نوشہرہ ۱۹۶

مرتبہ نوشاہیت ۱۹۶

مجددیتِ کبریٰ ۱۹۶

مقاماتِ ولائیت ۱۹۷

پیشگوئیاں ۱۹۷

کمالاتِ تامہ ۱۹۷

اولادِ کرام ۱۹۷

خلفائے عظام ۱۹۸

تاریخِ وفات ۱۹۸

مدفن پاک ۱۹۹

فصل دوم

حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل علم الانساب سے ۱۹۹

حضرت نوشہ صاحب رض علوی سیدمیں ۱۹۹

قلمی نسب نامے ۲۰۲

میراثیوں اور نسابوں کی شہادتیں ۲۰۴

فصل سوم ۲۰۵

حضرت نوشہ صاحبؒ کی سیادت کے دلائل نسبی تعلقات کے لحاظ سے ۲۰۵

حضرت سید عباس علم بردار بن علی المرتضیٰ رض ۲۰۵

حضرت سید عبید اللہ بن عباس علم بردار علوی ۲۰۶

حضرت سید حسن بن عبید اللہ علوی ۲۰۷

حضرت سید حمزہ اکبر بن حسن علوی ۲۰۸

حضرت سید جعفر بن حمزہ اکبر علوی ۲۱۰

حضرت سید علی بن جعفر علوی ۲۱۲

حضرت سید قاسم بن علی علوی ۲۱۳

حضرت سید طیار بن قاسم علوی ۲۱۴

حضرت سید حمزہ ثانی بن طیار علوی ۲۱۵

Marfat.com

حضرت سید یعلےٰ قاسم بن حمزہ ثانی علوی ۲۱۶

حضرت سید عون قطب شاہ بن یعلےٰ قاسم علوی ۲۱۷

حضرت سید زمان علی ملقب کھوکھر بن قطب شاہ علوی ۲۲۲

حضرت سید محمود شاہ ملقب پیر حالب بن سید احمد علوی ۲۲۴

حضرت سید علاؤالدین بن شمس الدین شہید علوی ۲۲۵

فصل چہارم ۲۲۷

حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل رشتہ داری کے لحاظ اور دیگر وجوہات سے ۲۲۷

بھائی کی وجہ سے سیادت ۲۲۷

مادری تعلقات کی وجہ سے سیادت ۲۲۷

والدہ کی نسبت سے بھی سیادت ہو سکتی ہے ۲۲۸

ہمشیرہ زادہ ہونے کی وجہ سے سیادت ۲۳۰

ہمشیرہ کی نسبت سے بھی سیادت ہو سکتی ہے ۲۳۰

رشتہ داری کی وجہ سے سیادت ۲۳۱

روایت اول ۲۳۱

روایت دوم ۲۳۲

قطبیت کی وجہ سے سیادت ۲۳۳

حضرت نوشہ صاحب کی قطبیت ۲۳۵

فصل پنجم ۲۳۶

حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل معاصرین کے اقوال سے ۲۳۶

سادات کو "شاہ" کہا جاتا ہے ۲۳۶

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کی شہادت ۲۳۷

حضرت سید رحیم الدین علوی کی شہادت ۲۳۷

قاضی صاحب کنجاہی کی شہادت ۲۳۸

اہلیہ قاضی صاحب کنجاہی کی شہادت ۲۳۸

شیخ جمال سہروردی کیلانی کی شہادت ۲۳۸

شیخ محمد تقی کیلانی کی شہادت ۲۳۸

سید عبدالقادر حسنی بلگرامی کی شہادت ۲۳۹

شیخ عبدالجلیل کی شہادت ۲۴۰

اہلیہ ۲۴۰

Marfat.com

اہلیہ شاہ نعمت اللہ دہلوی کی شہادت ۲۴۰

حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی شہادت ۲۴۱

سید محمد ہاشم دریادل کی شہادت ۲۴۲

سید عنایت اللہ زاہد علوی کی شہادت ۲۴۴

سید عصمت اللہ حمزہ پہلوان کی شہادت ۲۴۵

حافظ محمد معموری بیلانی کی شہادت ۲۴۵

شیخ نور محمد سیالکوٹی کی شہادت ۲۴۸

مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کی شہادت ۲۵۱

شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی کی شہادت ۲۵۲

خواجہ محمد فضیل کابلی کی شہادت ۲۵۳

قاضی خوشی محمد کنجاہی کی شہادت ۲۵۳

قاضی رضی الدین کنجاہی کی شہادت ۲۵۴

شیخ ابوالبقا کنجاہی کی شہادت ۲۵۷

شیخ محمود گوجر کی شہادت ۲۵۷

شیخ جیون حجام کی شہادت ۲۵۸

شیخ محمد امین لاہوری کی شہادت ۲۵۸

شیخ عبدالدائم کی شہادت ۲۵۹

شاہ فتا دیوان کی شہادت ۲۵۹

چوہدری جھنڈا کی شہادت ۲۵۹

بلوچ خوشابی کی شہادت ۲۶۰

اہلیہ بلوچ خوشابی کی شہادت ۲۶۰

چوہدری شریف دھرکوی کی شہادت ۲۶۰

ایک جوگی کی شہادت ۲۶۱

مقدم دیووالی کی شہادت ۲۶۱

والدہ مقدم دیووالی کی شہادت ۲۶۲

ایک چروال کی شہادت ۲۶۳

مولراج قانونگو کی شہادت ۲۶۳

حضرت شہمیر قلندر لاہوری کی شہادت ۲۶۳

خلفائے نوشاہیہ کی شہادت ۲۶۳

باشندگان ساہنیاں کی شہادت ۲۶۳

Marfat.com

باشندگان ملک وال کی شہادت ۲۶۵
باشندگان کیلیانوالہ کی شہادت ۲۶۵
جمہور خلائق کی شہادت ۲۶۵
فصل ششم ۲۶۶
حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل مصنفین کے اقوال سے ۲۶۶
باب ہشتم ۲۸۶
افادت الالٰہیہ فی سیادت النوشاہیہ ۲۸۶
فصل اول ۲۸۶
فرزندان نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل ۲۸۶
حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی سیادت ۲۸۶
سید محمد ہاشم دریادل کی سیادت ۲۸۷
سیدہ سائرہ خاتون کی سیادت ۲۹۰
فصل دوم ۲۹۰
نوشاہیہ برخورداریہ کی سیادت کے دلائل ۲۹۰
سید عصمت اللہ حمزہ پہلوان کی سیادت ۲۹۰
سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم کی سیادت ۲۹۰
سید حافظ محمد حیات ربانی کی سیادت ۲۹۱
سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات کی سیادت ۲۹۲
سید حافظ آلہی بخش مظہر حق کی سیادت ۲۹۲
سید خدا بخش کی سیادت ۲۹۳
سید حافظ قل احمد پاکذات نوشاہ ثانی کی سیادت ۲۹۳
سید محمد امین مختار کی سیادت ۲۹۳
سید غلام علی شاہ کی سیادت ۲۹۴
سید حافظ محمد شاہ نیک اختر کی سیادت ۲۹۴
اعلیحضرت سید غلام مصطفٰے کی سیادت ۲۹۴
سید بشیر احمد بشارت کی سیادت ۲۹۶
سید افضل ولی لاہوری کی سیادت ۲۹۷
سید امتیاز الحق لاہوری کی سیادت ۲۹۷
سید ریاض الحسن کی سیادت ۲۹۸

سید سعید الظفر

Marfat.com

سید سعید النظفر کی سیادت ۲۹۹
سید قدوس اخگر کی سیادت ۲۹۹
فصل سوم ۳۰۰
نو شاہیہ ہاشمیہ کی سیادت کے دلائل ۳۰۰
سید فضل اللہ کی سیادت ۳۰۰
سید عظمت اللہ کی سیادت ۳۰۰
سید محمد سعید دُولا کی سیادت ۳۰۰
سید ہیبت شاہ کی سیادت ۳۰۱
سید ابراہیم شاہ کی سیادت ۳۰۱
سید عبدالرسول کی سیادت ۳۰۱
سید خان ملک کی سیادت ۳۰۲
سید حسن محمد کی سیادت ۳۰۲
سید غلام محمد کی سیادت ۳۰۲
سید اللہ دتہ کی سیادت ۳۰۲
سید احمد الدین کی سیادت ۳۰۳
سید سلطان علی شاہ کی سیادت ۳۰۳
سید ملک شاہ کی سیادت ۳۰۳
سید چراغ محمد کی سیادت ۳۰۴
سید فضل حسین شاہ کی سیادت ۳۰۴
سید پیر عالم شاہ کی سیادت ۳۰۴
فصل چہارم ۳۰۵
فقیر سید شریف احمد شرافت کی سیادت کے دلائل ۳۰۵
فصل پنجم ۳۱۵
نتائج کتاب ہیں ۳۱۵
باب نہم ۳۱۷
صواعق البرقات فی رد الاعتراضات ۳۱۷
اعتراض نمبر ۱ ۳۱۷
سید عباس علم بردار کی اولاد باقی نہ رہنے کا جواب ۳۱۷
انرای جواب ۳۱۷
تحقیقی جواب ۳۱۷

Marfat.com

اعتراض نمبر ۲ ۳۲۸
میاں صاحب کہا جانے کا جواب ۳۲۸
میاں کا ترجمہ و تشریح ۳۲۸
سادات کرام کو میاں کہا گیا ہے ۳۳۰
مشائخ عظام کو میاں کہا گیا ہے ۳۳۱
اعتراض نمبر ۳ ۳۳۲
مُلّا صاحب کہا جانے کا جواب ۳۳۲
مُلّا کا ترجمہ و تشریح ۳۳۲
سادات کرام کو مُلّا کہا گیا ہے ۳۳۳
اکابر علماء کو مُلّا کہا گیا ہے ۳۳۴
اعتراض نمبر ۴ ۳۳۴
بابا صاحب کہا جانے کا جواب ۳۳۴
بابا کا ترجمہ و تشریح ۳۳۴
سادات کرام کو بابا کہا گیا ہے ۳۳۵
اکابر مشائخ و مشاہیر کو بابا کہا گیا ہے ۳۳۶
اعتراض نمبر ۵ ۳۳۶
شیخ صاحب کہا جانے کا جواب ۳۳۶
شیخ کا ترجمہ و تشریح ۳۳۶
انبیا کو شیخ کہا گیا ہے ۳۳۷
سادات کرام کو شیخ کہا گیا ہے ۳۳۸
لفظ شیخ سیادت کا منافی نہیں ۳۳۹
اعتراض نمبر ۶ ۳۳۹
سائیں صاحب کہا جانے کا جواب ۳۴۰
سائیں کا ترجمہ و تشریح ۳۴۰
حضرت نوشہ صاحبؒ اس دیار کے سائیں تھے۔ ۳۴۱
اعتراض نمبر ۷ ۳۴۱
فقیر صاحب کہا جانے کا جواب ۳۴۲
سادات عظام کا فقیر ہونا ۳۴۲
سادات کرام کو فقیر کہا گیا ہے ۳۴۳
اعتراض نمبر ۸ ۳۴۳

حاجی گلگو

Marfat.com

حاجی گلگو کا جواب ۳۴۳
جواب اول ۳۴۴
جواب دوم ۳۴۶
جواب سوم ۳۴۷
جواب چہارم ۳۴۸
پیشہ کرنے سے نسب میں فرق نہیں آتا ۳۴۹
کرامت سے نسب نہیں بدلتا ۳۵۰
اعتراض نمبر ۹ ۳۵۱
حاجی دیوان کا جواب ۳۵۱
اعتراض نمبر ۱۰ ۳۵۲
سید گیلانی ہونے کا جواب ۳۵۲
اعتراض نمبر ۱۱ ۳۵۳
کھوکھر ہونے کا جواب ۳۵۳
علوی کھوکھر سادات ہیں ۳۵۳
اعتراض نمبر ۱۲ ۳۵۴
جالپ راجپوت ہونے کا جواب ۳۵۴
قوم جالب سادات ہیں ۳۵۴
اعتراض نمبر ۱۳ ۳۵۵
عجمی نسبت سے مشہور ہونے کا جواب ۳۵۵
کھوکھر و جالب عربی النسل ہیں ۳۵۵
عجمی نسبتوں سے سادات کی شہرت ۳۵۶
اعتراض نمبر ۱۴ ۳۵۷
ملکوں کی نسبت سے مشہور نہ ہونے کا جواب ۳۵۷
اکثر سادات اپنے مورثوں کے نام پر مشہور ہوئے ۳۵۷
اعتراض نمبر ۱۵ ۳۶۲
دعوٰے سیادت نہ کرنے کا جواب ۳۶۲
دعوٰے سیادت نہ کرنے کے وجوہات ۳۶۳
حضرت نوشہ صاحبؒ کا دعوٰی سیادت ۳۶۴
اعتراض نمبر ۱۶ ۳۶۵
سید صاحب نہ لکھا جانے کا جواب ۳۶۵

Marfat.com

لفظ سید نہ لکھا جانے کی وجہ ۳۶۶

اکابر سادات کے ناموں کے ساتھ لفظ سیّد نہیں لکھا گیا ۳۶۶

اعتراض نمبر ۱۷ ۳۶۷

دوسرے کو سید کہنا اور اپنے آپ کو نہ کہنے کا جواب ۳۶۷

اعتراض نمبر ۱۸ ۳۶۹

بیٹی کا نکاح غیر سیّد کو کر دینے کا جواب ۳۶۹

سادات کے خاندانوں پر منکروں کے اعتراضات ۳۷۳

باب دہم ۳۷۵

الفضائل والمسائل ۳۷۵

فصل اول ۳۷۵

سادات کی تعظیم و تکریم کے بیان میں ۳۷۵

شہرت کی بنا پر سادات کی توقیر ۳۷۵

فصل دوم ۳۷۷

سادات جالب کے متعلق بعض فروعی مسائل کے بیان میں ۳۷۷

قطب کس کو کہتے ہیں؟ اس کا جواب ۳۷۷

سادات جالب کا قطب کون ہے؟ اس کا جواب ۳۷۷

ولایت کس کو کہتے ہیں؟ اس کا جواب ۳۷۷

سادات جالب کی ولایت کون ہے؟ اس کا جواب ۳۷۸

فصل سوم ۳۷۸

ماخذ کتاب ہذا کے بیان میں ۳۷۸

اسمائے کتب بترتیب حروف تہجی ۳۷۸

خاتمہ ۴۰۴

دستخط مؤلف کاتب ۴۰۴

Marfat.com

انوار السیادت فی آثار السعادت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ خالق الارض والسموات۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر البریات۔ وعلی آلہ واصحابہ واھلبیتہ ھداۃ طریق الحق فی الکائنات۔

المؤلف

احقر من عباد اللہ الصمد خادم آل محمد سید ابوالظفر شریف احمد شرافت غفر اللہ عنہ بن اعلیحضرت مولانا سید غلام مصطفےٰ صاحب پلوی عباسی قادری نوشاہی برخورداری سابیالی گجراتی ادام اللہ برکاتہ عرض کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ (۴۲/۲۳) یعنی اے محمد لوگوں سے کہدو کہ میں تبلیغ رسالت کے عوض میں تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر قرابتداروں کی محبت۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین نے تحریر کی ہے کہ حضور علیہ السلام کے قرابتداروں کی محبت مسلمانوں پر فرض و لازم ہے۔ چونکہ کہیں "ذوی القربیٰ" کہا گیا ہے۔ کہیں لفظ "اہل بیت" سے یاد کیا گیا ہے۔ کہیں "آل محمد" سے ذکر کیا گیا ہے۔ و یا یہ کہ آپ کے

حضور

Marfat.com

حضور نے اپنے کنبہ کے حق میں ارشاد فرمائے ہیں، علمائے سلف نے اس کی تعیین میں اختلاف کیا ہے، بعض نے اس سے "پنجتن پاک" کو، اور بعض نے "آلِ ابوطالب" کو، اور بعض نے "تمام بنی ہاشم" کو مراد لیا ہے، فقیر نے چاہا کہ اس مسئلہ کی وضاحت کی جاوے لہذا اقوالِ مفسرین و محدثین و ائمہ مجتہدین و مورخین سے تحقیق کرکے ثابت کیا ہے کہ اس سے مراد وہ سادات کرام ہیں جن پر حضور نے صدقہ و زکوٰۃ لینا حرام کیا ہے، اور وہ آلِ علی و آلِ جعفر و آلِ عقیل و آلِ عباس ہیں، اور اس آیت کے ضمن میں "مسئلہ سیادت" کی تحقیق کی گئی ہے، بلکہ اصل موضوع اس رسالہ کا یہی مسئلہ ہے، جس میں ادلہ محکمہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سیّد تھے، اور ان کی سب اولادِ پاک خواہ وہ کسی حرم کے بطن سے ہوئی، اور اولاد الاولاد بالاتفاق سیّد ہے، اور جو لوگ سیادت کو محض بنی فاطمہ سے مختص سمجھتے ہیں، اور ساداتِ علویہ کو اس سے خارج سمجھتے ہیں، یہ ان کی غلطی ہے، اور اس تخصیص کی ان کے پاس کوئی قوی دلیل نہیں۔

اگرچہ علمائے محققین کے نزدیک حضراتِ علویہ کی سیادت میں کوئی شبہ نہیں، اور تمام کتب انساب و تاریخ میں علویوں کو سیّد ہی لکھا گیا ہے، اور سارے اسلامی ملکوں میں ان کو سیّد ہی سمجھا جاتا ہے، مگر پنجاب کے بعض جہلائے متعصب ان کو سیّد کہنے سے گریز کرتے ہیں، اور ان کی قبائلی اور عرفی نسبتوں سے دھوکا کھا جاتے ہیں، مثلاً حنیفی، عباسی، قطب شاہی، اعوان، کھوکھر، جالب، مخدوم وغیرہ ناموں کی شہرت کی بنا پر ان کو سادات سے خارج سمجھتے ہیں، حالانکہ علویت کے بعد کی نسبتوں سے منسوب و مشہور ہونا سیادت کا منافی نہیں، بلکہ یہ مشہوری خاندان علوی کے بکثرت دنیا میں پھیل جانے کے باعث اپنے اپنے مورث کے نام یا لقب پر بطور امتیاز و تعارف پائی جاتی ہے۔

Marfat.com

پس بعد تکمیل کے اِس کتاب کا نام " انوار السیادت فی آثار السعادت " رکھا، اور اس میں دس باب مقرر کیے۔

باب اول - ذوی القربےٰ کے فضائل اور اس کی تعیین میں۔

باب دوم - اہل بیت کے فضائل اور اس کی تعیین میں۔

باب سوم - آل محمد کے فضائل اور اس کی تعیین میں۔

باب چہارم - سیادت کی تشریح و اقسام میں۔

باب پنجم - حضرت علی مرتضےٰ ع کی سیادت کے دلائل میں۔

باب ششم - علویہ کی سیادت کے دلائل میں۔

باب ہفتم - حضرت فاطمہ صاحبہ ع کی سیادت کے دلائل میں۔

باب ہشتم - نوشاہیہ کی سیادت کے دلائل میں۔

باب نہم - نوشاہیہ کی سیادت پر معترضین کے جوابات میں۔

باب دہم - سیادت کے متعلق بعض ضروری مسائل میں۔

پڑھنے والوں سے استدعا ہے کہ اگر کوئی لغزش دیکھیں تو اغماض کرکے اپنے عفو کا ثبوت دیں، اور اگر اس کے مضامین سے محظوظ و مستفید ہوں تو دعائے خیر سے نوازش کریں، ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔

باب اول

Marfat.com

باب اوّل

تنویر الھدیٰ فی تعیین ذوی القربیٰ

اس باب میں تین فصل ہیں۔

فصل اوّل

لفظ ذوی القربیٰ کے ترجمہ و تشریح میں۔

۱۔ علامہ فاضل لُوئیس معلوف الیسوعی کتاب المنجد ص ۶۵۲ میں لکھتے ہیں۔

"القربیٰ والقربۃ والقرابۃ القرب فی الرحم۔ اقرباء الرجل واقاربہ واقربوہ ذوو عشیرتہ الادنون منہ" یعنی قرابتداروہ میں جو ذوی الارحام ہوں۔ اور قبیلہ میں بہت نزدیکی رکھنے والے ہوں۔

۲۔ بیان اللسان ص ۶۱۱ میں ہے۔

"قربیٰ۔ نزدیکی رشتہ داری"

فصل دوم

ذوی القربیٰ کے فضائل میں۔

۱۔ حضرت مولانا شاہ فقیر اللہ صاحب علوی شکارپوری رح اپنے مکتوبات شریف مکتوب نمبر ۴۸ میں لکھتے ہیں کہ۔

"امام طبری رح نے فرمایا ہے کہ جب خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام خلایق سے برگزیدہ کیا، اور اپنے فضل عظیم سے مخصوص و محبوب کیا، اور جن لوگوں کا نسب یا کوئی نسبت حضور تک منتہی ہوئی ان کو حضور کی

Marfat.com

برکت سے بڑائی دی ، اور جن لوگوں نے حضور کی مدد کی ، اور صحبت اختیار کی ، ان کو بلند کیا ، اور آپ کے تمام قریبیوں کی دوستی کو سب پر لازم کیا ، اور آپ کے تمام اہل بیت بزرگ اور اولاد کی محبت کو فرض کیا ، اور فرمایا

قل لا اسئلکم علیه اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ (۴۲/۲۳) یعنی کہدو اے محمد ! میں تبلیغ رسالت کی کوئی اجرت تم سے نہیں مانگتا مگر یہ کہ میرے قریبیوں سے دوستی رکھو۔

۲ - مولوی محمد وارث علی صاحب کتاب شمس التواریخ جلد سوم جزو دوم ص ۴۴۷ میں لکھتے ہیں۔

" بروایت صحیحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے ایک روز منبر پر فرمایا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ کی قرابت اور رشتہ داری سے کسی کو کچھ نفع نہیں ہو سکتا یہ خیال ان کا بالکل باطل ہے ، میرا رشتہ و ناطہ دنیا میں تا قیامت قائم رہنے والا اور بروز آخرت نفع پہنچانے والا ہے ، اے لوگو ! میں قیامت کے دن اہل قرابت کو نہ بھولوں گا ، حوض پر سب سے پہلے پہنچ کر ان کا منتظر ہوں گا "

اس آیت شریف و حدیث شریف سے حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذوی القربیٰ کے اعلیٰ فضائل ثابت ہوئے ، اور ان کی محبت رکھنی اہل اسلام کو لازم قرار دی گئی ، اور اس قرابت کا فائدہ بروز قیامت بھی ثابت ہو گیا۔

فصل سوم

ذوی القربیٰ کی تعیین میں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ذوی القربیٰ سے مراد کون لوگ ہیں ، جن کی محبت مسلمانوں پر فرض ہے۔

۱ - تفسیر بیضاوی جلد دوم ص ۱۶۴ میں ہے۔

Marfat.com

"روی انها لما نزلت قیل یارسول اللہ من قرابتک ھؤلاء الذین وجبت مودتھم علینا قال علی و فاطمۃ وابناھما" یعنی جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تو عرض کیا گیا یارسول اللہ آپ کے قرابتدار کون لوگ ہیں جن کی محبت ہم پر واجب کی گئی ہے، فرمایا علی اور فاطمہ اور ان کے دونو بیٹے۔

۲۔ امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی اپنی تفسیر واحدی میں لکھتے ہیں۔

"عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قالوا من قرابتک ھؤلاء الذین وجبت علینا مودتھم قال علی وفاطمۃ وابناھما۔ اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والحاکم والدیلمی والثعلبی۔"

یعنی ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کی مودت کو خدا تعالےٰ نے ہم پر واجب کیا ہے۔ فرمایا علی اور فاطمہ اور ان کے دونو بیٹے۔

۳۔ تفسیر درّ منثور میں ہے۔

"عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ قالوا یارسول اللہ من ھؤلاء الذین امرنا اللہ بمودتھم قال علی وفاطمۃ وابناھما۔ اخرجہ احمد وابن ابی حاتم والطبرانی والبغوی وابن المنذر وابن مردویۃ (فلک النجاۃ۔ ص ۴۳) یعنی ابن عباس رض سے روایت ہے کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں جن کی محبت کا خدا تعالےٰ نے ہم کو حکم فرمایا ہے۔ فرمایا علی اور فاطمہ اور ان کے دونو بیٹے۔

۴۔ تفسیر حسینی جلد دوم ص ۲۹۵ میں اس آیت شریف کے نیچے لکھا ہے۔

Marfat.com

"گفتہ اند مراد مودت ثابتہ است در ذوی القربیٰ یعنی مزد دری رسالت نمے خواہم لیکن خویشانِ مرا دوست دارند
و از ابن عباس منقول ست کہ صحابہ بعد از نزول این آیت گفتند یا رسول اللہ خویشانِ شما کہ مودت ایشاں بایدکرد
کدام اند فرمود کہ علی و فاطمہ و حسن و حسین و در تفسیر ثعلبی آوردہ کہ خویشانِ حضرت رسولؐ بنو ہاشم و بنو المطلب
اند کہ خُمس بر ایشاں قسمت باید کرد" یعنی مفسروں نے کہا ہے کہ اس آیت سے ذوی القربیٰ کی محبت ثابت ہوتی
یعنی میں رسالت کی کوئی اُجرت تم سے نہیں چاہتا لیکن میرے خویشوں کو دوست رکھو۔ ابن عباس سے منقول ہے
کہ اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ وہ آپ کے کون خویش ہیں جن کی محبت رکھنی چاہیئے،
حضور نے فرمایا کہ علی اور فاطمہ و حسن و حسین، اور تفسیر ثعلبی میں لائے ہیں کہ حضور علیہ السلام کے خویش بنو ہاشم و
بنو المطلب ہیں جن پر خمس تقسیم کرنا چاہیئے۔

۵۔ تفسیر جلالین ص ۴۰۱ میں آیہ کریمہ الا المودۃ فی القربیٰ کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

"ای اذکر کم قرابتی والمراد بقرابتہ قیل فاطمۃ وعلی وابناھما وقیل ھم آل علی وآل عقیل
وآل جعفر وآل عباس" یعنی (حضور علیہ السلام نے فرمایا) میں تم کو اپنے قرابتداروں سے یاد دلاتا ہوں،
اور آپ کے قرابتیوں سے مراد فاطمہ اور علی اور ان کے دونو بیٹے ہیں، اور کہا گیا ہے کہ اس سے مراد تمام اولاد علی
و اولادِ عقیل و اولادِ جعفر و اولادِ عباس ہے۔

۶۔ مکتوبات شیخ احمد علوی، مکتوب نمبر ۴۰ میں ہے۔

"روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ من قرابتک یعنی آپ کے قرابتدار
کون لوگ

Marfat.com

کون لوگ ہیں؟ فرمایا ھٰؤلاء علی وفاطمۃ وابناھما۔ یعنی یہ ہیں، علی اور فاطمہ اور ان کے دونو بیٹے "

۷۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"جب یہ آیت اُتری (قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ) تو حضرت سے پوچھا گیا کہ آپ کی وہ کون قرابت ہے جن کی مودت ہم پر واجب ہے، فرمایا علی وفاطمۃ وابناھما یعنی علی اور فاطمہ اور اس کے دونو بیٹے "

۸۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"محمد ابن حنفیہ نے قولہٗ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصٰلحٰت سیجعل لھم الرحمٰن وُدًّا کے متعلق کہا ہے، لا یبقی مؤمن الّا وفی قلبہ ود لعلی واھل بیتہ" یعنی نہیں باقی رہتا مومن مگر اس کے دل میں دوستی ہو علی کی، اور اس کے اہل بیت سے "

۹۔ رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۶۶ میں لکھا ہے۔

"کتاب الام ج ۴ ص ۱۷ مطبوعہ مطبعۃ الکبریٰ الامیریہ بولاق مصر واصول کافی ص ۴۵۳ مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۲ھ میں بنو عبد المطلب کو ذوی القربیٰ تحریر کیا گیا ہے "

ان روایتوں سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار بزرگواروں کو بالخصوص اپنے قرابتدار فرمایا، اور مفسرین نے ان کی اولاد کو بھی ذوی القربیٰ میں داخل شمار کیا ہے، پس تمام سادات علویہ وفاطمیہ وحسنیہ وحسینیہ وعقیلیہ وجعفریہ وعباسیہ حضور علیہ السلام کے قرابتداروں میں داخل ہیں، اور سب کی محبت اہل ایمان پر لازم ہے۔

Marfat.com

باب دوم[۲]

اخبار المبیت فی تعیین اہل البیت

اس باب میں تین[۳] فصل ہیں۔

فصل اوّل

اہل بیت کے ترجمہ و تشریح ہیں۔

۱۔ المنجد ص ۱۸ میں ہے۔

"الاھل، العشیرۃ وذوو القربیٰ ج اھلون واھال واٰھال واھلات واَھلات"

یعنی اہل، متعلقین و قریبیوں کو کہتے ہیں۔

۲۔ فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۱۴۹ میں ہے۔

"اھل ع مذکر صاحب، مالک، خداوند، کنبہ، خاندان، قابل، لایق، ہنرمند، شریف، بھلا"

۳۔ فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۱۴۹ میں ہے۔

"اھل بیت ع۔ مذکر گھر کے، خاندانی رشتہ دار، متعلقین، کنبہ والے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان عظمت نشان کے لوگ، محمدؐ و علیؑ فاطمہؑ حسینؑ و حسنؑ"

۴۔ بیان اللسان ص ۵۰ میں ہے۔

"اھل۔ مہذب، شائستہ، واحد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے"

۵۔ بیان

Marfat.com

۵ - بیان اللسان ص ۵۷ میں ہے

"اھل البیت۔ گھر والے۔"

۶ - تاریخ السادات میں ہے۔

"اور وئے لغت اہل الرجل وہ لوگ ہیں جو اس کے ساتھ ایک گھر یا ایک نسب میں شریک ہوں، اور انہیں دونو کے قائم مقام اس کے دین اور صفت اور شہر کے لوگ بھی اس کے اہل کہلاتے ہیں دیکھو مفردات امام راغب"

فصل دوم

اہل بیت کے فضائل میں۔

۱ - حق تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا (۳۳/۳۳) یعنی اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے اہل بیت (گھر والو) تمہاری پلیدی کو دور کر دے اور تم کو پاکیزہ بنا دے جیسا کہ پاک ہونا چاہیئے۔

۲ - فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے النجوم امان لاھل السماء واھل بیتی امان لامتی (تحفہ محمدیہ۔ مولفہ شیخ تاج محمود بن عثمان رح) یعنی ستارے آسمان والوں کیلئے باعث امان ہیں، اور میرے اہل بیت میری امت کیلئے باعث امان ہیں۔

۳ - فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انما مثل اھل بیتی فیکم کمثل سفینۃ نوح من رکبھا نجی ومن تخلف

Marfat.com

عنہا غرق (تحفہ محمدیہ) یعنی میرے اہل بیت کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے نوح کی کشتی، جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پا گیا، اور جو اس سے پیچھے رہا وہ غرق ہو گیا۔

۴۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انما مثل اھل بیتی فیکم مثل باب حطۃ فی بنی اسرائیل من دخلہ غفرلہ (تحفہ محمدیہ) یعنی میرے اہل بیت کی مثال تم میں ایسی ہے جیسے بنی اسرائیل میں باب حطہ، جو شخص اس میں داخل ہوا وہ بخشا گیا۔

۵۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعدنی ربی فی اھل بیتی من اقر منھم بالتوحید ولی بالبلاغ ان لا یعذبھم رواہ حاکم وصححہ (تحفہ محمدیہ) یعنی میرے پروردگار نے میرے اہل بیت کے حق میں میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جو ان میں سے توحید کا اقرار اور میری رسالت کا اعتراف کرے گا، ان کو عذاب نہ کرے گا۔

۶۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سالت ربی ان لا یدخل النار احد من اھل بیتی فاعطانی ذلک اخرجہ الملا (تحفہ محمدیہ) یعنی میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا کہ میرے اہل بیت میں سے کسی کو آگ میں نہ داخل کرے۔ پس اللہ تعالیٰ نے میرا سوال پورا کر دیا۔

۷۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یا معشر بنی ھاشم والذی بعثنی بالحق نبیا لو اخذت بحلقۃ الجنۃ ما بدأت الا بکم رواہ احمد فی المناقب۔ (تحفہ محمدیہ) یعنی اے گروہ بنی ہاشم خدا کی قسم ہے جس نے مجھے سچا نبی بنایا جو قوت میں جنت کا دروازہ کھولوں گا، تو سب سے پہلے تم سے شروع کروں گا۔

۸۔ جب آیت شریف ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نازل ہوئی۔ یعنی خدا تعالیٰ وہ چیز تجھے عنایت کرے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ قرطبی نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ رضی محمد ان لا یدخل احد من اھل بیتہ النار

(تحفہ محمدیہ)

Marfat.com

(تحفہ محمدیہ) یعنی حضور علیہ السلام اس بات پر راضی ہوئے کہ ان کے اہل بیت میں سے کسی کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۹۔ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اربعۃ انا لھم شفیع یوم القیامۃ المکرم لذریتی و القاضی لھم حوائجھم والساعی لھم امورھم عند ما اضطروا الیہ والمحب بھم بقلبہ ولسانہ

(تحفہ محمدیہ) یعنی چار شخصوں کی میں قیامت کے روز شفاعت کراؤں گا، جو میری اولاد کی تعظیم کرنیوالا ہے اور جو ان کی حاجتیں پوری کرنے والا ہے، اور جو ان کے کاموں میں کوشش کرنے والا ہے جب وہ اس کے پاس حاجت لے جاویں، اور جو دل وزبان سے ان کی محبت رکھنے والا ہے۔

۱۰۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے۔

"و در قرآن مجید وارد ست در شانِ ایشان لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ و ایضاً در قرآن وارد ست قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ۔ و در فضل و شرف ایشاں آیاتِ دیگر و احادیث بسیار وارد اند و دوست داشتن اولادِ حضرت رسول کریم و محبت ایشاں فرض ست و دیلمی در حدیث آوردہ کہ رسول خدائے فرمودہ است صلے اللہ علیہ وسلم ہر کہ ارادہ توسل بما دارد کہ بآں شفاعتِ او کنم روز قیامت پس صلہ اہل بیتِ من نگہدارد پس صلہ ساداتِ کرام نگہداشتن و توقیر و تعظیم آنہا نمودن و ثنار آنہا کردن از جملہ ضروریات ست" یعنی قرآن مجید میں ان کی شان میں وارد ہے لیذھب عنکم الآیۃ نیز وارد ہے قل لا اسئلکم الآیۃ۔ اور ان کی فضیلت و بزرگی میں بہت سی آیتیں اور حدیثیں وارد ہیں، اور حضور علیہ السلام کی اولاد کو دوست رکھنا اور ان کی محبت کرنی فرض ہے، اور دیلمی نے

Marfat.com

حدیث نقل کی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص ہمارے ساتھ توسّل کا ارادہ رکھے کہ قیامت کے دن میں اسکی شفاعت کروں پس وہ میرے اہل بیت کا صلہ نگہ رکھے، پس سادات کرام کا نگہ رکھنا اور ان کی عزت و احترام کو ملحوظ رکھنا اور ان کی تعریف کرنا ضروریات سے ہے۔

۱۱۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"امام فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ اہل بیت رسالت پانچ چیزوں میں برابر حضرت نبوت کے ہیں (۱) درود بھیجنے میں حضرت پر تشہد میں (۲) سلام میں (۳) طہارت میں (۴) تحریم صدقہ میں (۵) وجوب محبت میں۔ مراد اہل بیت سے اس جگہ وہی ہیں جو مقر توحید و بالغ ہیں۔ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ محبت اہل بیت واجب ہے اور بغض ان کا بتحریم غلیظ حرام ہے"

فصل سوم

اہل بیت کی تعیین میں۔

یہاں چند تفسیروں و حدیثوں و تاریخوں کے حوالے لکھے جاتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل بیت سے مراد حضرت علی مرتضیٰ و حضرت فاطمہ زہرا و حضرت حسن و حضرت حسین ہیں۔

عربی و فارسی عبارتوں کے ترجمے طوالت کے خوف سے نظر انداز کئے گئے ہیں، کیونکہ اردو تفسیروں و تاریخوں کی عبارتوں کا بھی یہی مطلب ہے جو حوالجات میں درج ہیں۔

۱۔ عن واثلۃ بن الاسقع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء ومعہ علی وحسن وحسین

اخذ

Marfat.com

اخذ کلواحد منہما بیدہ حتی دخل فادنی علیا وفاطمۃ فاجلسہما بین یدیہ واجلس

حسنًا وحسینًا کلواحد منہما علی فخذہ ثم تفّ علیہم ثوبہ او قال کساہ ثم تلی ہٰذہ الاٰیۃ

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرًا وقال اللّٰہم ہٰؤلاء ذرّیتی

واہل بیتی احق رواہ احمد۔

۲۔ عن ام سلمۃ رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی بیتہا اذ جاءت فاطمۃ

ببرمہ فیہا حریرۃ فدخلت علیہ بہا فقال ادعی زوجک وابنیک قالت فجاء علی وحسن

حسین فدخلوا علیہ فجلسوا یأکلون من تلک الحریرۃ وتحتہٗ کساء قالت وانا فی الحجرۃ اصلی

فانزل اللہ عز وجل ہذہ الاٰیۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم

تطہیرًا قالت فاخذ فضل الکساء فغشاہم بہ ثم اخرج یدہٗ فالوی بہا الی السماء ثم قال

اللّٰہم ہٰؤلاء اہل بیتی وحامتی فاذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرًا قالت فادخلت رأسی

من البیت فقلت وانا معکم یا رسول اللہ فقال انکِ علی خیرٍ انکِ الی خیرٍ۔ رواہ احمد۔

۳۔ عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزلت ہٰذہ الاٰیۃ فی خمسۃ فیّ

وفی علی وحسن وحسین وفاطمۃ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم

تطہیرًا۔ رواہ ابن جریر واحمد فی المناقب۔

۴۔ تفسیر بیضاوی جلد دوم مطبوعہ مصر ص ۱۱۰ میں ہے۔

Marfat.com

"روی انه علیه الصلوٰۃ والسلام خرج ذات غدوۃ وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجلس

فاتت فاطمۃ رضی اللہ عنہا فادخلها فیه ثم جاء علی فادخله فیه ثم جاء الحسن والحسین

رضی اللہ عنہما فادخلهما فیه ثم قال انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البیت "

۵۔ تفسیر جامع البیان ص ۳۵۲ میں جو جلالین کے حاشیہ پر ہے، اس آیت شریف کے تحت میں لکھا ہے۔

" فی مسلم ان علیًا وفاطمۃ وحسنًا وحسینًا جاء وا فادخلهم النبی علیه السلام فی کساء من

شعر اسود کان علیه ثم قال انما یرید اللہ لیذهب عنکم الآیۃ وفی مسند الامام احمد وغیرہ

بروایات عن ام سلمۃ انه علیه السلام کان فی بیتها فجاء علی وفاطمۃ وابناهما وجلس عندہٗ

علی کساء جبری فانزل اللہ هٰذہ الآیۃ فاخذ فضل الکساء وغطاهم به ثم اخرج یدہٗ

والوی الی السماء وقال اللهم هٰؤلاء اهل بیتی فاذهب الرجس عنهم وطهرهم تطهیرًا قالت

فادخلت راسی البیت فقلت انا معکم یا رسول اللہ فقال انکِ الی خیر انکِ الی خیر والاحادیث

التی هی اصرح فی هٰذا المعنی کثیرۃ "

۶۔ کمالین حاشیہ تفسیر جلالین ص ۳۵۲ میں ہے۔

" یا اهل البیت یشیر الی انه منصوب علی النداء ای نساء النبی صلعم اختلف فی المراد

باهل البیت فی هذا الامر فروی ابن ابی حاتم عن ابن عباس انها نزلت فی نساء النبی صلعم

وروی ابن جریر عن عکرمۃ انه کان ینادی فی السوق انی نزلت فیهن وذهب ابو سعید

الخدری

Marfat.com

الخدری ومجاهد وقتادۃ الیٰ انہم علی وفاطمۃ والحسنان استدل علیہ بتذکیر ضمیر علیکم و

یطہرکم والصواب انہا یعمہن وفاطمۃ وعلیا وابنیہما اما شمولہا لہن فان سیاق الکلام

معہن وفیما قبلہ وکذا فیما بعدہ الخطاب معہن واما لہم فلما فی مسلم ان علیا وفاطمۃ و

حسنا وحسینا جاء وا فادخلہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی کساء من شعر اسود کان

علیہ ثم قرأ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت الآیۃ وفی مسند احمد وغیرہ

عن ام سلمۃ انہ صلعم کان فی بیتہا فجاء علی وفاطمۃ وابناہما وجلسوا عندہ علی کساء جبری

فانزل اللہ ہذہ الآیۃ فاخذ فضل الکساء وغطاہم بہ ثم اخرج یدہ فالوی بہا الی السماء

قال اللہم اہل بیتی وحاشتی فاذہب الرجس عنہم وطہرہم تطہیرا قالت فادخلت ای

راسی البیت فقلت وانا معکم یا رسول اللہ فقال انک علی خیر وفی اسنادہ من لم یتہم

وبقیۃ اسنادہ ثقات وروی ابن جریر عن ابی سعید قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نزلت

ہذہ الآیۃ فی خمسۃ فیّ وفی علی وحسن وحسین وفاطمۃ۔"

۷۔ تفسیر حسینی جلد دوم ص ۲۰۰ پر اس آیت شریف کے تحت میں لکھا ہے۔

"صاحب عین المعانی فرمود کہ ظاہر تفسیر دلالت بران دارد کہ اہل بیت ازواج باشند اما از عائشہ رض وام سلمہ رض

وابو سعید خدری رض وانس بن مالک رض نقل کردہ اند کہ اہل بیت فاطمہ و علی وحسن وحسین اند و در اسباب

نزول آوردہ کہ ام سلمہ فرمودہ کہ پیغمبر صلعم در خانہ من بر گلیمے کہ بر فراش وے افگندہ بودیم نشستہ بود فاطمہ رض

Marfat.com

درآمدہ جہت حضرت صلعم سنبوسات باگوشت پختہ آوردہ بود حضرت فرمود کہ اے فاطمہ رض علی وفرزندان ترا
بخوان تا دریں خوان با ما ہمکاسہ شوند چوں طعام خورد مصطفٰے صلعم فضلۂ آں گلیم برایشاں پوشید وگفت
خدایا اینہا اہل بیت من اند رجس را ازیشاں ببر وایشاں را پاکیزہ گرداں ایں آیت نازل شد ومن سر خود
در زیر گلیم کردم وگفتم یارسول اللہ من نہ از اہل بیت توام فرمود انک علی خیر ازیں جہت ست کہ آل عبا
بریں پنج تن اطلاق میکنند شعر

آل عبا رسول اللہ وابنتہ والمرتضٰی ثم سبطاہ اذا جمعوا "

۸ - تفسیر موضح القرآن ص ۴۴۲ میں اس آیت شریف کے نیچے لکھا ہے۔

" اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل بیت ازواج مطہرات ہیں، اور روایتوں مشہور سے یوں ہے کہ اہل بیت
حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی مرتضٰی رض اور حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں "

۹ - تفسیر حقانی جلد ششم ص ۹۰ پر اس آیت شریف کے تحت میں مختلف روایات نقل کرنیکے بعد لکھا ہے۔

" فریق ثانی کی ایک حدیث بڑی زور آور ہے جس کو ام سلمہ وعائشہ وواثلہ بن الاسقع سے بطریق مختلف ترمذی
وابن المنذر وحاکم وابن مردویہ وبیہقی وابن ابی حاتم وطبرانی وابن ابی شیبہ واحمد ومسلم نے اپنی کتابوں میں
نقل کیا ہے گو اس کے بعض طریق محدثین کے نزدیک قابل اعتبار نہیں ہیں، اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت
رسول کریم صلعم نے فاطمہ وعلی وحسن وحسین کو ایک سیاہ کملی میں لپیٹ کر جس کو آپ اوڑھے ہوئے تھے، یہ آیت
پڑھی اور پھر یہ کہا اللہم ہؤلاء اہل بیتی اللہم اذہب عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا کما سئل اللہ

Marfat.com

یہ لوگ میرے اہل بیت ہیں ان کی ناپاکی کو دور کردے اور ان کو پاک کردے ، اور ایک حدیث انہیں لوگوں نے یہ بھی روایت کی ہے کہ آنحضرت م فجر کی نماز کو جب مسجد میں جاتے تھے تو فاطمہ رض کے گھر پر کھڑے ہو کر یا اھل البیت الصلوٰۃ الصلوٰۃ کہکر یہ آیت پڑھتے تھے ، اور مسلم نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تم کو اپنے اہل بیت کے حق میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں ، یعنی ان کی مراعات رکھنا ، زید سے کسی نے پوچھا اہل بیت کون ہیں ؟ کیا حضرت صلعم کی بیوئیں ان کی اہل بیت میں ہیں ؟ کہا آپ کی بیوئیں آپ کی اہل بیت ہیں لیکن آپ کے اہلبیت وہ لوگ ہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہے ، علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ۔"

۱۰ - تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) الجزء الثانی ص ۸ میں ہے ۔

" جابر انصاری روایت کردہ خرج رسول اللہ علینا یومًا ومعہ علی والحسن والحسین رضی اللہ عنہم فخطب ثم قال ایھا الناس ان ھؤلاء اھل بیت نبیکم قد تشرفنم اللہ بکرامتہ ۔"

۱۱ - خلاصۃ التفاسیر (شیعہ) برحاشیہ قرآن مجید مترجم مطبوعہ یوسفی دہلی ص ۴۵۴ میں لکھا ہے ۔

" صحیح بخاری اور جمع بین الصحیحین اور سنن ابی داؤد اور موطا ابن مالک نے انس سے اور مسند احمد حنبل میں ام سلمہ رض اور عائشہ رض سے مذکور ہے کہ یہ آیہ شان میں حضرت علی مرتضٰے اور فاطمہ زہرا اور حسنین کے نازل ہوئی ہے ، چنانچہ مسند میں عطا بن رباح نے جناب ام سلمہ سے روایت کی ہے کہ ایک روز جناب فاطمہ نے مٹی کی ہانڈی میں کھانا پکایا ، اور جناب رسول خدا م کے حضور میں حاضر کیا ، اس روز حضرت میرے گھر میں رونق افروز تھے ، جب معصومہ نے وہ کھانا حاضر کیا تو حضرت نے فرمایا اے نور دیدہ میری علی اور حسنین کو میرے پاس بلا لا ، تا ہمراہ میرے شریک طعام

Marfat.com

ہوں ، جب وہ حاضر ہوئے تو پانچوں بزرگواروں نے کھانا تناول کیا ، جبریل یہ آیہ کریمہ لیکر نازل ہوئے ، حضرت نے چادر اپنی جناب فاطمہ اور علی اور حسنین پر ڈال دی اور فرمایا خداوندا یہ اہل بیت مخصوص میرے ہیں ، پس لے جا تو ان سے ناپاکی گناہوں کی اور بس ۔ جبکہ میں نے یہ دعا آنحضرت صلعم سے سنی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی تم سے ہوں فرمایا کہ تو بھی خیر پر ہے ۔"

۱۲ ۔ صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۸۵ میں ہے ۔

" عن ابی بکرٍ قال ارقبوا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم فی اھل بیتہ ۔"

اور اس حدیث کے حاشیہ ص ۱۸۶ پر لکھا ہے ۔

" قولہ فی اھل بیتہ قیل ھم نساؤہ وقیل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وقیل من حرم علیہ الصدقۃ بعدہ والاولیٰ ان یقال اولادہ وازواجہ وعلی والحسن والحسین لملازمتھم لہ ۔"

۱۳ ۔ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار باب مناقب دوازدہم حدیث نمبر ۲۲۵۹ ص ۵۱۱ میں ہے ۔

" ہر ۔ سعد بن ابی وقاص ۔ اللھم ھؤلاء اھلی یعنی علیا وفاطمۃ والحسن والحسین رضی اللہ عنہم ۔"

۱۴ ۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی ، مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے ۔

" تعظیم جمیع اہل بیت بر مسلماناں لازم ست طبری از زید بن ارقم روایت میکند برخاست در میاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کنندہ پس حمد و ثنا خدا تعالیٰ گفت پس گفت بعد از حمد و ثنا اے مردماں این سنت جز این نیست کہ من ہستم

مثل شما

Marfat.com

مثل شما نزدیک ست کہ بیاید سوئے من فرستادۂ خدائے من یعنی عزرائیل برائے قبض روح من پس اجابت کنم اورا ومن ترک کنندہ ام در شما اے جن وانس دو چیز یکے کتاب خدائے عزوجل کہ راہ نمائے ونور ست پس تمسک کنید وچنگ در زنید بکتاب خدائے عزوجل واخذ کنید بآں ودراں تحریض کرد وتحنیث نمود بعدازاں گفت در اہل بیت خود پند ونصیحت میکنم شماں را در اہل بیت خود سہ بار گفت ایں را پس زید را گفتہ شد کیست اہل بیت او صلے اللہ علیہ وسلم آیا نیستند زناں از اہل بیت او گفت بلے زناں او از اہل بیت او ئند لیکن اہل بیت او کسانے اند کہ زکوٰۃ برآنہا حرام شدہ است بعدازاں گفت آں کیستند گفت زید ایشاں آل علی وآل جعفر وآل عقیل وآل عباس اند گفت برہمہ ایشاں حرام ست زکوٰۃ گفت زید آرے کذا اخرجہ مسلم واخذ بایں بہتر ست۔"

۱۵ - شمس التواریخ جلد سوم جزو دوم ص ۳۸۷ میں ہے۔

"حدیث۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ سے مروی ہے کہ جب آیہ کریمہ تدع ابنائنا وابنائکم نازل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب علی، فاطمہ حسن، حسین رضؓ کو بلایا اور فرمایا خداوندا یہ میرے اہل بیت ہیں۔

حدیث۔ جناب عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں ایک دن صبح کو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک چادر منقش اوڑھے ہوئے تھے کہ اتنے میں جناب حسن تشریف لائے، آپ نے ان کو چادر کے اندر کر لیا، پھر دوسرے صاحبزادے حضرت حسین آئے ان کو بھی چادر اوڑھائی پھر بی بی فاطمہ آئیں وہ بھی چادر کے اندر بیٹھ گئیں، بعدہٗ جناب علی مرتضیٰ رضؓ تشریف لائے آپ نے ان کو بھی چادر میں کر لیا، پھر یہ آیت پڑھی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔ یہ دونو حدیثیں صحیح مسلم میں ہیں۔

Marfat.com

ابو سعید خدری رض کا قول ہے کہ یہ آیت حضرات پنجتن پاک کی شان میں اُتری ہے ۔

اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چاروں صاحبوں کو چادر اوڑھا کر فرمایا خدایا یہ میرے اہل بیت ہیں تو ان کو پاک کر اور ان سے نجاست ظاہری و باطنی دُور فرما ، اُسوقت جناب ام المومنین ام سلمہ بھی تشریف رکھتی تھیں ، عرض کیا حضرت ! میں بھی اہل بیت میں ہوں ؟ حضور نے فرمایا ہاں تو بھی ہے ۔

بیان کیفیت حدیث مذکور میں روایات مختلف ہیں ، بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ حضرت ام سلمہ کے گھر میں پیش ہوا اور بعض میں جناب فاطمہ رض کے گھر کا واقعہ ثابت ہوتا ہے ، بعض روایات میں جناب عباس رض کی نسبت بھی چادر میں آنا مذکور ہے ۔

بعض روایت میں اور حضرات کی نسبت بھی اہل بیت کا لفظ فرمایا ہے ۔ محب طبری کہتے ہیں کہ یہ چادر اوڑھانا مکرر مختلف اوقات اور مکان میں ہوا ہے اسی واسطے روایت میں اختلاف پیدا ہو گیا ۔

امام ثعلبی کا قول ہے کہ اہل بیت میں جملہ اولاد ہاشم داخل ہیں ، اور اس آیت کے مصداق ہیں ۔

خلاصہ کلام جملہ روایات کو ملانے سے یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ بظاہر لفظ اہل بیت سے (گھر والے) وہی حضرات مراد ہیں جو آپ کے گھر میں رہتے تھے ۔ اور اس آیت میں ان کا دخول یقینی ہے ، کیونکہ یہی کلام پاک ہی کے مخاطب ہیں ان کے بارہ میں تو کچھ شک نہ تھا البتہ حضور نبوی کے رشتہ دار ذی نسب اس آیت سے لفظ اہل بیت [illegible] مخفی تھا ، جس کو جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل نے ظاہر کر دیا [illegible] عام ہیں ، گھر کے رہنے والے ہوں جیسے [illegible]

132280

Marfat.com

رضی اللہ عنہم ، اس صورت میں ان حضرات کا اہل بیت میں داخل ہونا ، اور مستحق تطہیر ہونا یقیناً معلوم ہوتا ہے ۔

صحیح مسلم میں زید بن ارقم سے منقول ہے کہ کسی نے زید بن ارقم سے دریافت کیا ، کیا ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں ؟ انہوں نے جواب دیا لاشک اہل بیت ہیں ، مگر درصل اہل بیت وہی ہیں جن کو صدقہ و زکوٰۃ لینا حرام ہے ۔"

۱۶ - نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ مترجمہ مولوی وحید الزمان صاحب باب مصارف زکوٰۃ ص ۱۶۱ میں ہے :-

" ص - زکوٰۃ بنی ہاشم کو یعنی علی اور عباس اور جعفر اور عقیل اور حارث کی اولاد کو اور ان کے غلاموں آزاد کو دینا درست نہیں - ف کیونکہ فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں حلال ہے واسطے تمہارے اے اہل بیت صدقات سے کچھ ، اس واسطے کہ وہ میل ہے آدمیوں کے ہاتھ کا ، اور تمہارے واسطے پانچویں حصے میں پانچواں حصہ ہے جو تم کو غنی کرے گا ، روایت کیا اس کو طبرانی نے ، اور روایت کی بخاری نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ہم اہل بیت ہیں نہیں حلال ہے ہمارے لئے میل آدمیوں کا۔ اور روایت کیا مسلم نے ایک مضمون طویل اس باب میں ۔"

۱۷ - عن ابن عباس قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر سورۃ التوبۃ وبعث علیا خلفہ فاخذھا منہ فقال لایذھب بھا الا انا او رجل من اھل بیتی ھو منی وانا منہ - اخرجہ احمد والنسائی - یعنی ابن عباس رض سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو سورۂ توبہ دے کر بھیجا ، اور ان کے پیچھے جناب علی کو روانہ کیا ، انہوں نے ابوبکر سے لے لیا ، اور آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو کوئی نہیں لے جائے گا مگر میں یا میرے گھر کا کوئی آدمی جو میرا ہو اور میں اس کا ہوں۔

۱۸ - حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رض کو فرمایا یا بنتی واللہ ما ارد ت ان انز وّجك الاّ خیرا هلی (مناقب مرتضوی للنسائی) یعنی اے میری بیٹی مجھے خدا کی قسم ہے میں نے نہیں ارادہ کیا تیرے نکاح کرنے کا مگر اس سے جو میرے اہل سے بہتر ہے۔

۱۹ - تاریخ السادات میں ہے۔

"اس امر کے متعیّن کرنے میں کہ اہل بیت نبوی کون کون ذوات مقدسہ تھے، متقدمین نے اختلاف کیا ہے امام مالک کے نزدیک بنی ہاشم مراد ہیں، بعض نے بنی قصیّ، بعض نے تمام قریش کو بھی شامل کیا ہے، زید بن ارقم کے نزدیک صرف بنی عبدالمطلب ہیں، سعید بن جُبیر کے نزدیک ازواج مطہرات اور اولاد اہل بیت ہیں مقاتل اور ابوسعید خدری اور انس بن مالک اور عائشہ صدیقہ اور ام سلمہ کے نزدیک صرف آل عبا مراد ہیں، اور آیۂ تطہیر انہیں کی شان میں وارد ہوئی ہے، اور قتادہ وغیرہ تابعین بھی اسی کے قائل ہیں"

۲۰ - تاریخ السادات میں ہے۔

"اہل علم کو اختلاف ہے کہ مراد اہل بیت سے ازواج مطہرات ہیں یا فاطمہ وحسنین وعلی مرتضیٰ علیہم السلام۔ اوّل قول ابن عباس کا ہے، اور ثانی قول ابوسعید خدری اور ایک جماعت تابعین کا جیسے مجاہد و قتادہ۔ تیسرا قول یہ ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، یعنی آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس ہیں"

ابن ارقم

Marfat.com

زید بن ارقم بھی اسی کے قائل ہیں (ذکرہ الفخر الرازی) اور یہ ہے کہ مراد اہل بیت سے اولاد و ازواج
و حسن و حسین و علی ہیں (قالہ القسطلانی)"

۲۱۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"بسیط مراد اہل کساء سے یہی ہر چہار نفس تھے، ان کو زیر کلیم لیکر فرمایا۔ انما یرید اللہ لیذھب
عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا۔ رواہ الخطیب عن عائشۃ۔ محب طبری نے اشارہ
کیا ہے کہ فعل کساء آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مکرر صادر ہوا ہے، طرق عدیدہ صحیحہ میں آیا ہے کہ حضرت نے
آپ کے ساتھ علی و فاطمہ و حسن و حسین تھے، ان دونو کو اپنی ران پر بٹھا کر ایک کساء ان پر لپیٹی اور آیۂ تطہیر
پڑھ کر فرمایا اللھم ھؤلاء اھل بیتی فاذھب عنھم الرجس و طھرھم تطھیرًا۔ اور دوسری روایت
میں یوں آیا ہے اللھم ھؤلاء آل محمد، فاجعل صلوٰتک وبرکاتک علی آل محمد کما جعلتھا علی ابراھیم
انک حمید مجید۔ رازی و زمخشری بھی اسی طرف گئے ہیں کہ مراد اہل بیت سے اس جگہ علی و فاطمہ و حسن
و حسین ہیں۔"

۲۲۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"ابو سعید خدری رض کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ آیۂ تطہیر حق میں پانچ شخصوں کے
اتری ہے، فی و فی علی و فاطمۃ و حسن و حسین۔ رواہ احمد والطبرانی۔ متاخرین نے ان مختلف
اقوال میں ایک گونہ تطبیق کی ہے کہ بیت اصل میں تین ہیں۔ بیت نسب، بیت سکنی، بیت ولادت، بیت

Marfat.com

نسب بنی ہاشم اور اولادِ عبدالمطلب ، بیتِ سکنیٰ ازواجِ مطہرات ، بیتِ ولادت اولادِ امجاد ہیں ۔"

۲۳ - مجموعہ فتاویٰ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی ، موسوم بہ عرفانِ شریعت حصہ اول ص ۵ مرتبہ مولوی عرفان علی صاحب بیسلپوری میں ہے ۔

" مسئلہ نمبر ۱۸ - اہل بیت کون کون ہیں ؟ الجواب حضرت بتول زہرا کی اولاد امجاد اہل بیت ہیں ۔ پھر علی و عقیل و جعفر و عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں ، ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ علیہنّ اہل بیت ہیں ۔ واللہ تعالیٰ اعلم ۔

۲۴ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب شیخ الحدیث (اہلحدیث) اخبار الاعتصام گوجرانوالہ ۳۱ اگست ۱۹۵۱ء ص ۴ پر لکھتے ہیں ۔

" اہل بیت ہمارے ہاں حضراتِ شیعہ کی طرح کوئی مخصوص اجارہ نہیں ، بلکہ تمام بنو ہاشم کو شامل ہے ، آل عباس ، آلِ علی ، آل جعفر ، آل عقیل ، آل حارث ، ازواج مطہرات ، اسامہ بن زید وغیرہ سب اہل بیت ہیں ۔"

۲۵ - فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۲۶ میں ہے ۔

" آلِ عبا ۔ مذکر ۔ حضرت فاطمہ ، حضرت علی ، حضرت امام حسن ، حضرت امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے مراد ہے "

۲۶ - بعض حدیثوں میں اہل بیت کے متعلق عترت کا لفظ بھی آیا ہے ۔

صُراح میں ہے :" عِترت بالکسر اصل و عترۃ خویشاں و نزدیکانِ مرد (حاشیہ فلک النجاۃ ص ۳۳)

علامہ شیخ

Marfat.com

علامہ شیخ ابن حجر صواعق محرقہ ص ۹۰ میں لکھتے ہیں۔

"قال ابوبکر علی عترۃ رسول اللہ (فلک النجاۃ ص ۳۳) یعنی حضرت ابوبکر نے فرمایا۔ علی رضی عترت رسول اللہ ہیں۔

۲۷۔ زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل ص ۸۴ میں ہے۔

"لا شک ان منزلۃ علی تکون اعظم من منزلۃ جمیع الخلق بعد منزلۃ سید المرسلین بالقطع والیقین وھو داخل فی عترۃ الرسول وھو زوج البتول سیدۃ النساء العالمین۔" یعنی اس میں شک نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کے بعد حضرت علی کا درجہ قطعی اور یقینی طور پر تمام مخلوقات کے درجہ سے بہت بڑا ہے، اور وہ عترت رسول اللہ میں داخل ہیں، اور وہ جہان کی عورتوں کی سردار بتول کے شوہر ہیں۔

آیہ تطہیر کا شان نزول، روایات مفسرین و محدثین و مورخین کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام علی المرتضیٰ اور حضرت فاطمہ زہرا و حضرت امام حسن و حضرت امام حسین کی شان میں ہے۔ اور روایات بالا سے بتصریح ثابت ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے انہیں حضرات کو اپنا اہل بیت مقرر فرمایا، اور ضمناً ان کی اولاد بھی تا قیامت اس شرف سے ممتاز ہے، خواہ وہ سادات علوی ہوں یا فاطمی، حسنی ہوں یا حسینی، یہ محض قیاسی طور پر نہیں لکھا گیا، بلکہ دلائل بالا مذکورہ میں تفسیر حقانی اور حاشیہ صحیح بخاری اور مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی اور شمس التواریخ اور نور الھدایہ اور عرفان شریعت

Marfat.com

اور تاریخ السادات اور الاعتصام وغیرہ کی عبارتوں سے صاف ثابت ہے کہ اہل بیت سے مراد تمام اولادِ حضرت علی اور اولادِ حضرت عقیل اور اولادِ حضرت جعفر اور اولادِ حضرت عباس اور بنی ہاشم ہیں۔

پس یہ سارے شرافت نسبی کے لحاظ سے اہل بیت نبوی میں داخل ہیں۔

باب سوم

Marfat.com

باب سوم

الکلام المسدد فی تعیین آل محمد

اس باب میں تین فصل ہیں۔

فصل اول

لفظ آل کے ترجمہ و تشریح میں۔

۱۔ المنجد ص ۱۹ میں ہے۔

"آل الرجل اھلہ ولا یستعمل الا فیما فیہ شرف فلا یقال آل الاسکاف آل الجبل اطرافہ۔" یعنی مرد کی آل سے مراد اس کے اہل ہیں، اور آل کا لفظ سوائے شرف و بزرگی والے کے استعمال نہیں ہوتا، پس نہیں کہا جا سکتا آل الاسکاف، آل الجبل وغیرہ۔

۲۔ فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۲۶ میں ہے۔

"آل۔ع۔مونث: بیٹے، پوتے، اولاد، اہل بیت، کنبہ"

۳۔ الفوائد الضیائیہ المعروف شرح ملا جامی ص ۲ کے حاشیہ پر ہے۔

"آل اھل البیت والعیال" یعنی آل سے مراد گھر والے اور کنبہ ہے۔

۴۔ تفسیر کبیر میں ہے۔

"الآل خاصۃ الرجل من جھۃ قرابتہ وصحبتہ" یعنی آل وہ ہیں جو قرابتداری اور صحابت

Marfat.com

کی جہت سے کسی آدمی کے خواص ہوں۔

۵۔ بیان اللسان ص ۶۰ میں ہے۔

"آل۔ اہل وعیال، پیروکار اور اتباع کرنے والے، دوست احباب، ذی شرافت۔ خواہ شرافت دینی ہو یا دنیوی اور اہل عام ہے۔"

۶۔ تاریخ السادات میں ہے۔

"لغت میں آل کا لفظ خاص قرابتداروں اور گھر کے لوگوں کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ اور کبھی دُور کے رشتہ دار بھی مراد لئے جاتے ہیں، اور بعض کے نزدیک لفظ "آل" اصل وضع میں "اہل" تھا، ھ ہمزہ سے بدل گیا، جیسا "ہیہات" اور "ایہات" میں ھ ہمزہ سے بدلتا ہے، پھر توالی ہمزتین کی وجہ سے ایک ہمزہ الف سے بدل گیا، اس لئے اس کی تصغیر اہیل مستعمل ہے۔"

۷۔ "امام کسائی نحوی کے نزدیک اس کی تصغیر اویل بھی آئی ہے، اہل کا اطلاق بہ نسبت آل کے عام ہے، کیونکہ محاورہ عرب میں اہل بصرہ بولا جاتا ہے نہ آل بصرہ۔"

۸۔ "امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں کہ آل، اہل سے بنا ہے کیونکہ آل کی اضافت اعلام ناطقین کے ساتھ مخصوص ہے، اور اسماء نکرہ اور زمانہ اور مواضع کی طرف مضاف نہیں ہوتا، برخلاف لفظ اہل کے چنانچہ کلام عرب میں آل زید یا آل عمر مستعمل ہے نہ آل رجل، اسی طرح سے اہل موضع و اہل قریہ و اہل بلدہ وغیرہ کلام عرب میں شائع و ذائع ہے۔"

۹۔ نیز ام

Marfat.com

۹ - "نیز امام راغب کا قول ہے کہ آل کا لفظ اس چیز میں کیا جاتا ہے جو انسان کے ساتھ خصوصیت یا قربت قریبہ رکھتا ہو یا دوستی کی وجہ سے نزدیک ہو، اللہ تعالیٰ نے آل ابراہیم اور آل عمران کا لفظ قرآن شریف میں وارد کیا ہے، اور فرمایا ہے آل فرعون تم سخت عذاب میں داخل ہو، اور آل نبی سے حضور کے قریبی رشتہ دار مراد لئے جاتے ہیں، اور بعض ان لوگوں سے بھی مراد لیتے ہیں جو علم کی حیثیت سے حضرت سے خصوصیت رکھتے ہیں، اور ان سے مراد دیندار لوگ ہیں جن کی دو قسمیں ہیں، ایک وہ لوگ جو علم الیقین اور علم محکم کے ساتھ مخصوص ہیں، پس وہ لوگ آل بھی اور امت بھی کہلائے جاتے ہیں، دوسرے وہ لوگ جو بطریق تقلید علم کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں، وہ شخص محض امت کہلائے جاتے ہیں، ان پر آل کا اطلاق نہیں ہوتا، پس نبی کی کل آل آپ کی امت ہے اور کل امت آل نہیں"۔

۱۰ - "ابن عرفہ کہتے ہیں کہ آل سے وہ قریبی رشتہ دار مراد ہیں جو کسی شخص کی طرف قرابت میں رجوع کریں، اور یہ ماخوذ ہے لفظ اوّل سے کہ اس کے معنے رجوع کے ہیں"۔

۱۱ - "امام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن ابی عبید العبدی کتاب الغریبین میں لکھتے ہیں۔ آل سے قریبی رشتہ دار مراد ہیں"۔

۱۲ - "ابو عبیدہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے ایک فصیح اعرابی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ کہہ رہا تھا اہل مکہ خدا کی آل ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ اس سے تیری کیا مراد ہے، وہ کہنے لگا کہ یہ لوگ مسلمان ہیں، اور مسلمان خدا کی آل ہیں، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ آل فلان کی کہ اس سے اس کے متبعین مراد ہوتے ہیں۔

Marfat.com

مکہ بھی اسی کی شبیہ ہے کیونکہ وہ ام القریٰ ہے، اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے فرعون کے متبعین کو گمراہی میں اس کی آل کہا گیا ہے، میں نے کہا کیا آدمی کے قبیلہ کو اس کی آل کہا جاتا ہے؟ وہ بولا نہیں، بلکہ اس کے گھر کے لوگوں کو خاص کر اس کی آل کہا جاتا ہے، اور اسی کی مؤید وہ حدیث ہے جس کو امام بغوی نے شرح السنۃ میں لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ مجھے کعب بن عجرہ ملے، اور کہنے لگے کہ میں تجھے ایک تحفہ دوں جو میں نے سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، میں نے کہا بیان فرمائیے، کعب کہنے لگے ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ آپ کے اہل بیت پر کسطرح درود بھیجا جاہیئے، تو آپ نے فرمایا اس طرح پڑھا کرو۔ اللھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔ (بخاری) کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول میں اس حدیث کو درج کرکے لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کی دوسرے کے ساتھ تفسیر بیان فرمائی ہے، اور مفسر و مفسر بہ معنی میں برابر ہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل آپ کے اہل بیت ہیں، اور اہل بیت آل ہیں۔ پس یہ دونو معنی میں متحد ہیں، اور اس کی حقیقت کا انکشاف اس سے ہوتا ہے کہ آل اصل میں اہل ہے۔"

فصل دوم

آل محمد کے فضائل میں۔

تمام اہل اسلام پر آل محمد کی محبت فرض ہے، کیونکہ یہ سچے ایمان کی علامت ہے، اور لوازمات اسلام سے ہے۔

۱۔ تفسیر بیضاوی

Marfat.com

۱ - تفسیر بیضاوی جلد دوم ص ۱۶۴ میں ہے ۔

"ومن یقترف حسنۃ ومن یکتسب طاعۃ سیما حب آل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

یعنی جو شخص نیکی کماوے اور عبادت کرے خصوصاً آل محمدؐ کی محبت رکھے ۔

۲ - تفسیر جلالین ص ۴۰۱ میں ہے ۔

"ومن یقترف یکتسب حسنۃ طاعۃ ۔" یعنی جو شخص کماوے (کرے) نیکی (عبادت)

اس کے حاشیہ پر لکھا ہے ۔

"قولہ طاعۃ وعن السدی انھا المودۃ فی آل الرسول" یعنی سدی کا قول ہے کہ حسنہ اور طاعت سے مراد آل رسول اللہ کی محبت ہے ۔

۳ - مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے ۔

"قال فی فرائض الاسلام للشیخ محمد ھاشم التتوی رحمہ اللہ تعالیٰ ان حب آل محمد فرض انتھی حاصلہ ودلت علیہ الآیات وللہ در القائل ۔ سہ

یا آل رسول اللہ حبکم فرض من القرآن انزلہ

یکفیکم من عظیم الفخر انکم من لم یصل علیکم لا صلوۃ لہ

ومحبۃ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کمال الایمان کما فی الصواعق وبغض الہ ضد ذلک وقد صح انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا یبغضنن اھل البیت احدٌ الا ادخل اللہ النار واخرج احمد

Marfat.com

مرفوعاً من ابغض اهل البیت فھو منافق وزعم الجھال ان حب آل محمد رفض حاشا من ذلك

فان حب آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلاصۃ طریقۃ اھل السنۃ والجماعۃ کما فی فصل الخطاب و

الصواعق وغیرھما قال الامام الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ۔

ے

لوکان رفضاً حب آل محمد فلیشھد الثقلان انی رافض "

یعنی شیخ محمد ہاشم تھٹوی نے فرائض الاسلام میں کہا ہے کہ آل محمد کی محبت بیشک فرض ہے، اور اس پر آیات دلالت کرتی ہیں، کسی نے اچھا کہا ہے اے آل رسول اللہ تمہاری محبت قرآن میں فرض کی گئی ہے، تمہارے لئے یہ بہت بڑا فخر کافی ہے کہ جو شخص تم پر درود نہ بھیجے اس کی نماز نہیں ہوتی، اور آل رسول اللہ کی محبت کمال ایمان سے ہے جیسا کہ صواعق محرقہ میں ہے، اور آپ کی آل کا بغض اس کی ضد ہے (یعنی ایمان کے ناقص ہونے کی دلیل ہے) اور یہ حضور علیہ السلام سے صحیح ثابت ہوا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص میرے اہل بیت سے بغض رکھے گا، خدا اسے دوزخ میں ڈالے گا، اور امام احمد نے مرفوعاً لکھا ہے کہ جو شخص اہل بیت کا بغض رکھے، وہ منافق ہے، اور جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ آل محمد کی محبت رفض (شیعہ پن) ہے، ہرگز ایسا نہیں بلکہ آل محمد کی محبت اہل سنت جماعت کے طریقہ کا خلاصہ ہے، جیسا کہ فصل الخطاب اور صواعق وغیرہ میں ہے، امام شافعی رح نے کہا ہے کہ اگر آل محمد کی محبت کا نام رفض ہے تو جن و انس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

۴۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے

فی فصل الخطاب۔

Marfat.com

" فی فصل الخطاب عن جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا من مات علیٰ حب اٰل محمد مات مغفورًا لہ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد مات شہیدًا الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان من الجنۃ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر ونکیر الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد یزف الی الجنۃ کما یزف العروس الیٰ بیت زوجہا الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد جعل اللہ تعالیٰ زوار قبرہ ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علیٰ حب اٰل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علیٰ بغض اٰل محمد جاء یوم القیٰمۃ مکتوب بین عینیہ ائس من رحمۃ اللہ تعالیٰ الا ومن مات علیٰ بغض اٰل محمد لم یشم رائحۃ الجنۃ "

یعنی فصل الخطاب میں حضرت جریر بن عبد اللہ بجلی رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے وہ مغفور ہے، وہ شہید ہے، اس کی قبر میں دو دروازے بہشت سے کھولے جاتے ہیں، ملک الموت اور منکر ونکیر بھی اس کو جنت کی بشارت دیتے ہیں، اور وہ جنت کے نزدیک اس طرح جلوی کیا جاتا ہے جیسا کہ عروس اپنے شوہر کے پاس، اور اللہ تعالیٰ رحمت کے فرشتوں کو اس کی قبر کے زائر مقرر کرتا ہے، اور وہ طریق سنت وجماعت پر مرتا ہے اور جو شخص آل محمد کے بغض پر مرے وہ جب قیامت کے روز آئے گا اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا "خدا کی رحمت سے ناامید" اور اس کو جنت کی خوشبو نہ آئے گی۔

۵۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی، مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے۔

" وفیہ ایضًا حب اٰل محمد جواز علی الصراط والولایۃ لاٰل محمد امان من العذاب "، یعنی فصل الخطاب

Marfat.com

یس ہے آل محمد کی محبت صراط سے گذرنے کا ذریعہ ہے، اور آل محمد کی دوستی عذاب دوزخ سے امان ہے۔

۶۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رمکتوب نمبر ۴۸ میں ہے۔

" اخرج الدیلمی مرفوعاً من اراد التوسل الیٰ ان یکون لہٗ عندی اشفع لہٗ بھا یوم القیامۃ فلیصل علیٰ اھل بیتی ویدخل السرور علیھم " یعنی دیلمی نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص مجھ سے توسل کا ارادہ کرے کہ میں اس کی شفاعت کروں، پس میرے اہل بیت پر درود بھیجے، اور ان پر خوشی سے داخل ہو۔

۷۔ علامہ ابوالقاسم بن الحسین بن النقی الرضوی القمی (شیعہ) تفسیر لوامع التنزیل سوالع التاویل الجزء الثانی ص ۲۷۴ پر لکھتے ہیں۔

" درمجمع وعیاشی ومبانی از حضرت باقر رض مروی ست آل محمد ابواب اللہ وسبلہٗ والدعاۃ الی الجنۃ والقادۃ الیھا والادلاء علیھا الیٰ یوم القیامۃ وقال صلعم انا مدینۃ العلم وعلی بابھا ولا تؤتی المدینۃ الا من بابھا یعنی آل محمد ابواب خدا وراہ ہائے نجات وداعیان بطرف جنت وقائدان خلق بطرف آں و دلیلہائے خدا بران تا قیامت اند ورسول خدا ص فرمود کہ من شہر علم وحکمتم وعلی باب آں و بمدینہ وخانہ آمدہ نمیتواند مگر از دروازہ آں " یعنی مجمع اور عیاشی اور مبانی میں حضرت امام باقر رض سے روایت ہے کہ آل محمد خدا کے دروازے اور نجات کے راستے، اور جنت کی طرف بلانے والے، اور خلقت کو اس کی طرف کھینچنے والے، اور قیامت تک خدا کی دلیلیں ہیں، حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں علم وحکمت کا شہر ہوں، اور علی اس کا دروازہ ہے، اور شہر وگھر میں سوائے دروازہ کے داخل نہیں ہوا جاتا۔

۱۰ تفسیر آیہ

Marfat.com

۸ - شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۰۷ میں ہے -

"آیت - ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ترجمہ تحقیق اللہ تبارک وتعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول خدا پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو (تم سب بھی) اس کے نبی پر درود اور سلام بھیجو -

حضرت کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی صحابہ نے عرض کیا اے رسول خدا کے ہم کو سلام بھیجنا تو آپ پر معلوم ہے درود کسطرح بھیجیں، فرمایا یہ کلمات پڑھا کرو، اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد صحابہ کرام کا سوال صیغہ وکیفیت ارسال درود سے بعد نزول آیت کے ہے، اور جناب سرور کائنات کا جواب اور تعلیم درود بالفاظ مخصوص اس امر پر صریح دلیل ہے کہ اس آیت سے جملہ مسلمانوں کو اہل بیت نبوی اور آپ کی اولاد پر درود بھیجنے کا حکم دینا ہے، اس امر کو صحابہ کرام سیاق آیت سے سمجھ گئے تھے، ورنہ بعد نزول آیت نہ صحابہ کا سوال ہوتا اور نہ حضور نبوی انکو الفاظ درود تعلیم فرماتے، جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ الفاظ درود تعلیم فرمائے تو اس سے معلوم ہوا کہ آپ کے واسطے اور آپ کے اہل بیت اور اولاد کے واسطے درود بھیجنا فرض ہے، یہ بھی الفاظ درود سے بخوبی معلوم ہوگیا کہ در باب درود وسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل بیت اور اولاد کو اپنے ساتھ شریک فرمایا، کیونکہ آپ پر درود بھیجنے سے آپ کی کمال تعظیم مقصود ہے، اور جو لوگ آپ کے ساتھ اس درود میں شریک ہیں ان کی بھی عظمت شان وجلالت قدر واضح ہوتی ہے" -

فصل سوم

آل محمد کی تعیین میں -

Marfat.com

یہاں چند محققین صحابہ اور مجتہدین اور مورخین اور محدثین کے اقوال لکھے جاتے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

آل محمد سے مراد تمام اولادِ حضرت علی مرتضٰے رضہ اور اولادِ حضرت جعفر طیار رضہ اور اولادِ حضرت عقیل رضہ اور اولاد

حضرت عباس رضہ ہیں، جہاں کہیں احادیث شریفہ میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں، ان سے مراد یہی حضرات ہوا کرتے ہیں۔

۱۔ "عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فحمد اللہ واثنی علیہ

ثم قال اما بعد ایھا الناس انما انا بشر مثلکم یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیبہ وانی تارک فیکم ثقلین

اولھما کتاب اللہ عزوجل فیہ الھدٰی والنور فتمسکوا بکتاب اللہ عزوجل وخذوا بہ وحث فیہ

ورغب ثم قال واھل بیتی اذکرکم اللہ عزوجل فی اھل بیتی ثلث مرات فقیل لزید من اھل بیتہ

الیس نساءہ من اھل بیتہ قال بلٰی ان نساءہ من اھل بیتہ ولکن اھل بیتہ من حرم علیھم

الصدقۃ بعدہ قال ومن ھم قال ھم ال علی وال جعفر وال عقیل وال عباس قال کل ھؤلاء

حرم علیھم الصدقۃ قال نعم۔ اخرجہ مسلم۔" یعنی حضرت زید بن ارقم رضہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ہم میں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے، اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا اے لوگو میں تمہاری طرح

ایک بندہ ہوں، قریب ہے کہ خدا کا بھیجا ہوا (فرشتہ ملک الموت روح قبض کرنے کے واسطے) میرے پاس آئے،

پس میں اس کو قبول کروں، اور میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، پہلی خدائے عزوجل کی کتاب جس میں ہدایت

اور روشنی ہے، پس کتاب اللہ کے ساتھ تمسک کرو، اور اس کو پختہ پکڑ لو، اور آپ نے اس کی نہایت تاکید کی،

اور رغبت دلائی، پھر فرمایا اور (دوسری) میرے اہل بیت، اور میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارہ میں خدا تعالیٰ

کو یاد

Marfat.com

کو یاد دلاتا ہوں، تین مرتبہ یہ الفاظ دُہرائے، پس زید (راوی حدیث) کو کہا گیا کہ حضور کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیبیاں اہل بیت نہیں؟ زید نے کہا ہاں، آپ کی بیبیاں اہل بیت میں سے ہیں لیکن آپ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر حضور کے بعد زکوٰۃ لینا حرام ہے، پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ زید نے کہا کہ وہ اولاد علی اور اولاد جعفر اور اولاد عقیل اور اولادِ عباس ہیں، کہا گیا کیا ان سب پر زکوٰۃ لینا حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے کہ "امام ابن جریر طبری بعد نقل کرنے اس حدیث کے لکھتے ہیں، والاخذ بھذا الحدیث احری ولیس المراد بالاھل الازواج فقط بلھم مع آلہ یعنی اس حدیث پر عمل کرنا بہتر ہے، اور اہل سے مراد محض بیبیاں نہیں بلکہ اولاد بھی اس میں داخل ہے"

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت زید بن ارقم صحابی رض نے تمام سامعین کے روبرو اہل بیت کی تشریح و تعیین میں اولادِ حضرت ابوطالب رض اور اولادِ حضرت عباس رض کو ذکر کیا، اور کسی نے ان پر اعتراض نہ کیا، بلکہ تسلیم کر لیا جب صحابہ کرام کے عہد میں ان کو آل محمد سمجھا جاتا تھا تو اب اس شرف کو محض بنی فاطمہ سے مخصوص کرنا اور دوسروں کو اس سے خارج کرنا محض تعصب ہے، صحیح یہ ہے کہ تمام سادات علوی و جعفری و عقیلی و عباسی آل محمد و اہل بیت نبوی ہیں۔

۲۔ شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم ص ۱۴۱ میں ہے۔

"ایک روایت میں منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ پر ناقص درود نہ بھیجا کرو، صحابہ نے عرض کیا، حضور! ناقص درود کا کیا مطلب ہے؟ ارشاد فرمایا صرف اللھم صل علی محمد کہکر خاموش نہ ہو جاؤ،

Marfat.com

بلکہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد پورے الفاظ ادا کیا کرو، بعض احادیث سے جو الفاظ درود منقول ہیں جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں یہ روایات مذکور ہیں، ان میں صرف اللھم صل علی محمد ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جس راوی کو جو الفاظ یاد رہے اس نے نقل کر دئے، مگر مجموع روایات ملانے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وعلی آل محمد بھی مختلف طرق سے آیا ہے، بلکہ بعض روایات میں اٰلہٖ وازواجہٖ وذرّیاتہٖ بھی ہے، اور اٰلہٖ کے بعد ازواجہٖ وذرّیاتہٖ ذکر کرنے سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ ازواج وذریات آل میں داخل نہیں، کیونکہ آل میں بنی ہاشم و بنی مطلب باایمان ہیں، البتہ ذریات آل میں داخل ہیں، اور بعد ذکر آل کے ان کے ذکر میں اظہار شرافت ذریات ہے۔ (صواعق محرقہ) "

اس روایت سے تمام مومنین بنی ہاشم وبنی مطلب کا آل محمد میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے۔

۳ - شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۲۷ میں ہے۔

" اس آیت پاک (ان اللہ وملائکتہٗ الآیہ) سے جناب علی کی عظمت وکرامت کسقدر ظاہر ہے۔ جناب رسول خدا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جب درود بھیجا جاوے آپ کے اہل بیت وآل بھی جن میں جناب علی مرتضٰے رض بالیقین داخل ہیں، اس صلوٰۃ وسلام میں شامل کرلئے جاویں۔"

۴ - شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۲۵ میں ہے۔

" آیات مذکرہ بالا سے جناب امیر المومنین علی مرتضٰے رض کی فضیلت وکرامت کسقدر ظاہر ہوتی ہے، جناب نبوی کے اہل بیت اطہار اور خاندان رسالتمآب رسول مختار کی بزرگی اظہر من الشمس ہے، اور جناب امیر المومنین کا

Marfat.com

آل سید الرسل میں داخل ہونا بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ظاہر وباہر ہے "۔

ان روایتوں سے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کا آلِ محمد میں داخل ہونا ثابت ہوتا ہے ، لہٰذا تمام ساداتِ علوی ضمناً اس میں داخل ہیں ۔

۵ ۔ حضرت مولانا شاہ فقیر اللہ علوی نقشبندی مجددی شکارپوری ؒ مکتوبات شریف مکتوب نمبر ۴۸ میں لفظ آل کی تشریح میں لکھتے ہیں ۔

" قال السید مصطفیٰ المیمنی المصری فی شرح الورد وھو الماتن الآل عند امامنا الاعظم ثلث عینات وجیم وحاء ۔ آل العباس وآل عقیل وآل علی وآل جعفر وآل الحارث وعند الامام الشافعی ھم مؤمنوا بنی ھاشم وبنی المطلب وعند المالکیۃ مختص ببنی ھاشم "

یعنی کہا سید مصطفیٰ یمنی مصری نے شرح الورد میں اور وہی متن والے ہیں کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک آل سے مراد تین عین ، اور ایک جیم ، اور ایک حاء ہے ، تین عینوں سے مراد اولادِ عباس بن عبدالمطلب ، اور اولادِ عقیل بن ابیطالب ، اور اولادِ علی بن ابیطالب ، اور جیم سے مراد اولادِ جعفر بن ابیطالب ، اور حاء سے مراد اولادِ حارث بن عبدالمطلب ہے ، اور امام شافعی ؒ کے نزدیک آل سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب کے مومنین ہیں ، اور مالکیہ کے نزدیک آل سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں ۔

۶ ۔ سید محمد مراد علی شاہ بخاری قادری ؒ کتاب تاریخ السادات میں لکھتے ہیں ۔

" اس بات کے متعین کرنے میں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کون ذوات مقدسہ ہیں "

Marfat.com

اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔

ایک گروہ کا قول ہے کہ آل سے مراد صرف ذات جناب علی مرتضٰے اور جناب سیدہ اور جناب حسنین علیہم السلام

ہیں اس کی تعیین کے لئے یہ ثبوت پیش کرتے ہیں۔ عن شہر بن حوشب عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

قالت ان رسول اللہ م قال لفاطمۃ ائتنی بزوجک وابنیک فجاءت بھم فالقی علیہم رسول اللہ

کساء ثم قال اللھم ھؤلاء آل محمد فاجعل صلوتک وبرکاتک علیٰ آل محمد کما جعلتھا

علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید (رواہ البیہقی) یعنی شہر بن حوشب ام سلمہ رضؓ سے

روایت کرتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جناب فاطمہ رضؓ سے کہا کہ اپنے خاوند اور اپنے

دونو بیٹوں کو ہمارے پاس لاؤ، جب وہ اپنے ہمراہ لے آئیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنی چادر

اوڑھائی، اور فرمایا اے میرے پروردگار، یہ آل محمد ہے تو اپنی رحمت اور برکت ان پر نازل کر جیسے کہ

تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر کی ہے، بیشک تو ہے ستودہ اور بزرگ۔

دوسرے گروہ کا قول ہے کہ آل سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے، یعنی اولاد عبدالمطلب

وہ اپنے قول کی تائید میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں، جس کی سند صحیح ہونے پر مسلم اور نسائی اور ابوداؤد

نے اتفاق کیا ہے، عن عبداللہ بن ربیعۃ بن الحارث قال سمعت رسول اللہ یقول ان

ھذہ الصدقات انما اوساخ الناس وانھا لاتحل لآل محمد۔ یعنی عبداللہ بن ربیعہ بن حارث

کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ صدقہ لوگوں کی میل ہیں، اور

آل محمد

Marfat.com

آل محمد پر حلال نہیں۔

تیسرے گروہ نے پیروانِ دین کو بھی آل میں داخل کیا ہے، ان کا تمسک اس آیت سے ہے اِلّآ اٰل لوط انجیھم اجمعین۔ یعنی مگر لوط کی آل کہ ہم سب کو نجات دینے والے ہیں، اس پر تمام مفسرین متفق ہیں کہ اس آیت میں آل لوط سے تمام متبعین مراد ہیں جو جناب لوط کے تھے۔

ان تمام امور میں کمال الدین بن طلحہ شافعی مطالب السئول میں اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں۔ فالمعانی کلھا مجتمعۃ فیھم السلام فانھم اھل بیتہ وتحرم علیھم الصدقۃ وھم دابتون بدینہ والمتبعون منھاجہ وسبیلہ واطلاق اسم الاٰل علیھم حقیقۃ وعلیٰ غیرھم مجازًا بالاتفاق۔ یعنی آل کے تمام معانی ان چار ذوات مقدسہ میں مجتمع ہیں، کیونکہ یہی حضرت کے اہل بیت ہیں، اور انہیں پر صدقہ حرام ہے، اور یہی حضور کے دین کے پورے پیرو ہیں، اور یہی حضرت کے طریقہ پر خوب چلنے والے ہیں، پس آل کا نام حقیقت میں انہیں پر اطلاق ہو سکتا ہے، اور ان کے غیر پر مجازی بولا جاتا ہے اور اس پر جملہ علماء کا اتفاق ہے۔"

۷۔ نواب سید صدیق حسن خاں صاحب محدث بھوپالی (اہلحدیث) تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر ص۴ میں لکھتے ہیں۔

"المراد من الاٰل علی وفاطمۃ والحسنان ویدل علیہ اٰیۃ المباھلۃ واٰیۃ التطہیر والکساء وکذا فی التفسیر الخازن وغیرہ" (فلک النجات ص۳۵) یعنی آل محمد سے مراد علی اور فاطمہ

Marfat.com

اور حسنین ہیں ، اس پر دلالت کرتی ہے آیت مباہلہ اور آیت تطہیر اور کسار کی ، اسی طرح تفسیر خازن وغیرہ میں ۔

۸ ۔ حافظ ابن حجر فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ششم ص ۵۳ میں لکھتے ہیں ۔

" قال احمد المراد بآل محمد فی حدیث التشہد اھل بیتہ وعند الشافعی من حرم علیہ الصدقۃ

(فلک النجات ص ۲۵) یعنی امام احمد حنبل نے فرمایا ہے کہ تشہد کی حدیث میں آل محمد سے مراد حضور کے اہل بیت ہیں ، اور امام شافعی کے نزدیک وہ لوگ مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے ۔

۹ ۔ امام حافظ علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزی الحنبلی الدمشقی رح جلاء الافہام فی فضل الصلوۃ علی خیر الانام میں لکھتے ہیں ۔

" اختلف فی آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی اربعۃ اقوال فقیل ھم الذین حرمت علیھم الصدقۃ وفیھم ثلثۃ اقوال العلماء احدھا انھم بنو ھاشم وبنو المطلب وھذا مذھب الشافعی واحمد فی روایۃ عنہ الثانی انھم بنو ھاشم خاصۃ وھذا مذھب ابی حنیفۃ والروایۃ الثانیۃ عن احمد واختیار ابن القاسم صاحب مالک والثالث انھم بنو ھاشم ومن فوقھم الی غالب فیدخل فیھم بنو المطلب وبنو امیۃ وبنو نوفل ومن فوقھم الی بنی غالب وھو اختیار اشھب من اصحاب مالک حکاہ صاحب الجواھر عنہ وحکاہ اللخمی عنہ فی تبصرۃ عن ابیہ ولم یحکہ عن اشھب وھذا القول فی الآل اعنی انھم الذین تحرم علیھم الصدقۃ ھو منصوص الشافعی واحمد والاکثرین وھو اختیار جمہور اصحاب احمد والشافعی والقول الثانی ان النبی صلی اللہ

Marfat.com

صلى الله عليه وسلم هم ذرّيته وازواجه خاصة حكاه ابن عبد البر فى التمهيد والقول الثالث

ان آله اتباعه الى يوم القيامة حكاه ابن عبد البر عن بعض اهل العلم واقدم من روى عنه

هذا القول جابر بن عبد الله ذكره البيهقى عنه ورواه عن سفيان الثورى وغيره واختاره

بعض اصحاب الشافعى حكاه عنه ابو الطيب الطبرى فى تعليقه ورجحه النووى فى شرح مسلم

واختاره الازهرى والقول الرابع ان آله هم الاتقياء من امته حكاه القاضى حسين والراغب

وجماعة واحتجوا بما رواه الطبرانى فى معجمه عن جعفر بن الياس بن صدقة حدثنا نعيم بن

حماد ثنا نوح بن ابى مريم عن يحيى بن سعيد الانصارى عن انس بن مالك قال سئل رسول الله

صلى الله عليه وسلم من آل محمد فقال كل تقى وتلا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اولياؤه

الا المتقون قال الطبرانى لم يروه عن يحيى الا نوح تفرّد به نعيم وقد رواه البيهقى من حديث

احمد بن عبد الله بن يونس ثنا نافع ابو هرمز عن انس فذكره ونوح هذا ونافع لا يحتج

بهما احد من اهل العلم وقد رميا بالكذب الى قوله والصحيح هو القول الاول ويليه

القول الثانى واما الثالث والرابع فضعيفان لان النبى صلى الله عليه وسلم قد دفع الشبهة

بقوله ان الصدقة لا تحل لآل محمد وقوله انما يأكل آل محمد من هذا المال وقوله اللهم

اجعل رزق آل محمد قوتا وهذا لا يجوز ان يراد به عموم الامة قطعا فاولى ما عمل عليه

الآل فى الصلوة الآل المذكورون فى سائر الفاظه ولا يجوز العدول عن ذلك انتهى ملخصا۔

Marfat.com

(اتحاف النبلاء المتقین۔ مقصد اول۔ ص ۶۶) یعنی اختلاف کیا گیا ہے اس میں کہ آل نبوی کون لوگ ہیں۔ اس میں چار اقوال ہیں۔

پہلا قول یہ ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، اس میں بھی علماء کے تین اقوال ہیں، ایک یہ کہ وہ بنو ہاشم و بنو مطلب ہیں، یہ مذہب ہے شافعی کا، اور احمد کا ایک روایت میں، دوسرا یہ کہ وہ خاص بنو ہاشم ہیں یہ مذہب ہے ابو حنیفہ کا، اور دوسری روایت احمد سے، اور یہ مختار ہے ابن القاسم شاگرد مالک کا، تیسرا یہ کہ وہ بنو ہاشم ہیں، اور ان کے اوپر غالب بن فہر تک، پس داخل ہوتے ہیں ان میں بنو مطلب اور بنو امیہ و بنو نوفل اور ان کے اوپر بنی غالب تک۔ اور یہ مختار ہے اصحاب مالک سے۔ حکایت کیا ہے اس کو صاحب جواہر نے اس سے، اور حکایت کیا ہے اس کو نحمی نے اس سے تبصرہ میں اصبغ سے، اور نہیں حکایت کیا اس کو اشہب سے، اور یہ قول آل کے متعلق یعنی یہ کہ اس سے وہ لوگ مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، یہ شافعی اور احمد اور اکثر علماء سے منصوص ہے، اور یہ مختار ہے جمہور اصحاب احمد اور شافعی کا۔

دوسرا قول یہ ہے کہ آل نبی سے مراد ان کی اولاد اور بیویاں ہیں خاص طور پر، حکایت کیا ہے اس کو ابن عبدالبر نے تمہید میں۔

تیسرا قول یہ ہے کہ آل سے مراد ان کے متبعین ہیں قیامت تک، حکایت کیا ہے اس کو ابن عبدالبر نے بعض اہل علم سے، اور سب سے پہلے جس سے یہ قول روایت کیا گیا ہے وہ جابر بن عبداللہ ہے، ذکر کیا ہے اس کو بیہقی نے اس سے، اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری وغیرہ سے، اور اختیار کیا ہے اس کو بعض اصحاب شافعی نے

حکایت کیا ہے

Marfat.com

حکایت کیا ہے اس کو ابو الطیب طبری نے تعلیق میں، اور ترجیح دی ہے اس کو نووی نے شرح مسلم میں، اور اختیار کیا ہے اس کو ازہری نے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ آل سے مراد امت کے اتقیا ہیں، حکایت کیا ہے اس کو قاضی حسین اور راغب اور ایک جماعت نے، اور حجت پکڑی ہے ساتھ اس کے جو روایت کیا ہے طبرانی نے اپنے معجم میں جعفر بن الیاس بن صدقہ سے۔ حدیث بیان کی ہم کو نعیم بن حماد نے بیان کیا ہم کو نوح بن ابی مریم نے یحییٰ بن سعید انصاری سے، اس نے انس بن مالک سے، کہا سوال کئے گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آل محمد سے، پس فرمایا تمام پرہیزگار، اور تلاوت کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان اولیاؤہ الا المتقون (نہیں دوست اس کے مگر پرہیزگار) کہا طبرانی نے نہیں روایت کیا اس کو یحییٰ سے سوائے نوح کے کسی نے، اور اکیلا ہے ساتھ اس کے نعیم۔ اور تحقیق روایت کیا ہے اس کو بیہقی نے حدیث احمد بن عبد اللہ بن یونس سے، بیان کیا ہم کو نافع ابو ہرمز نے انس سے پس ذکر کیا اس کو۔ اور یہ نوح اور نافع نہیں محبت پکڑتا ان دونو کے ساتھ اہل علم میں سے کوئی شخص، تحقیق یہ دونو جھوٹ سے متہم ہیں الی قولہ۔ (یہاں تک کہا اس نے) اور صحیح ان میں سے پہلا قول ہے، اور اسی کے مطابق دوسرا قول ہے، مگر تیسرا اور چوتھا یہ دونو ضعیف ہیں کیونکہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قول سے شبہ کو رفع کر دیا ہے ان الصدقۃ لاتحل لآل محمد (تحقیق صدقہ آل محمد پر حلال نہیں) اور آپ کا قول انما یاکل آل محمد من ھذا المال (آل محمد اس مال سے کھائیں) اور آپ کا قول اللھم اجعل رزق آل محمد قوتاً (یا اللہ آل محمد کا رزق قوت بنا دے) اور یہ نہیں جائز

Marfat.com

کہ ارادہ کریں اس سے عموم امت کا قطعاً ، پس سب سے بہتر جس پر محمول کیا جاوے آل کو نماز میں وہی آل ہے جو سارے الفاظ میں مذکور ہیں ، اور اس سے عدول کرنا جائز نہیں . انتہی خلاصہ کرکے ۔

۱۰ ۔ رحمۃ للعالمین ج ۲ ص ۱۷۶ میں ہے ۔

"یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آل اور اہل دونو لفظ ایک ہی ہیں ، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ لفظ آل کی تصغیر اُہَیل آتی ہے ، قرآن مجید کی آیت مذکورہ بالا میں اگرچہ اہل البیت سے مراد بالخصوص ازواج النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ، لیکن احادیث صحیحہ میں لفظ اہل یا آل زیادہ وسیع معنی میں آیا ہے ۔

الف ۔ یہ لفظ ازواج کے لئے بھی آیا ہے ، دیکھو ابونعیم محمد کی حدیث میں اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد ہے ، اور ابوسعید ساعدی کی حدیث میں اللھم صل علی محمد وعلی ازواجہ ، یعنی حدیث دوم حدیث اول کی تفسیر کرتی ہے ۔

ب ۔ یہ لفظ جملہ بنو ہاشم و بنو مطلب کے لئے آیا ہے جن پر صدقہ کا لینا حرام ہے ، حدیث میں ہے ۔ انھا لا تحل لمحمد ولا لآل محمد ۔ صدقہ تو محمد اور آل محمد کو حلال نہیں ۔

ج ۔ یہ لفظ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت کے لئے ہے ، بیہقی نے سند جید کے ساتھ واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنین علیہما السلام کو بلایا ، اور ان کو اپنی رانوں پر بٹھایا ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے شوہر علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی گود سے قریب کیا ، اور ان پر چادر ڈال کر فرمایا اللھم ھٰؤلاء اھلی ۔ آہی یہ میرے اہل ہیں ، پس تتبع

آثار و احادیث

Marfat.com

آثار واحادیث نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے واضح ہوتا ہے کہ بنو ہاشم و بنو مطلب بھی زیادہ وسیع معنی میں اور آل عباس بھی خاص معنی میں بروئے ارشاداتِ نبوی داخل اہل بیت ہیں، جیسا کہ ازواج النبی بروئے قرآن پاک مخاطب باہل بیت ہیں، ان میں سے کسی ایک امر کا انکار احادیث سے ناواقفیت یا منطوقِ قرآن سے عدم مہارت پر دال ہے۔"

۱۱ - شرح ہدایہ۔ ج ۱۔ باب الزکوٰۃ، فصل مصارف الزکوٰۃ، مسئلہ زکوٰۃ بنی ہاشم، ص ۱۹۹ میں ہے۔

" بنی ہاشم وھم آل علی وآل عباس وآل جعفر وآل عقیل وآل حارث بن عبد المطلب امّا ھٰؤلاء فلانھم ینسبون الیٰ ھاشم بن عبد المناف ونسبۃ القبیلۃ الیہ۔" یعنی بنی ہاشم سے مراد اولادِ علی اور اولادِ عباس اور اولادِ جعفر اور اولادِ عقیل اور اولاد حارث بن عبد المطلب ہیں، یہ سب ہاشم بن عبد المناف کی طرف منسوب ہیں، اور قبیلہ کی نسبت اس کی طرف ہے۔

۱۲ - حاشیہ علامہ شیخ ابراہیم باجوری علیٰ شرح العلامہ ابن قاسم الغزی علیٰ متن الشیخ ابی شجاع الشافعی جلد دوم۔ ص ۵۰۸ پر ہے۔

" [قولہ وعلیٰ آلہٖ] ای اتباعہ ولو عصاۃ لان العاصی احوج الی الدعاء من غیرہٖ وقد تقرر ان المناسب لمقام الدعاء التعمیم فالاولیٰ تفسیر الآل بمطلق الاتباع واما فی مقام المدح فالمناسب تفسیرھم بالاتقیاء واما فی مقام الزکوٰۃ فیفسرون ببنی ھاشم وبنی المطلب عندنا معاشر الشافعیۃ وعند السادۃ المالکیۃ یفسرون ببنی ھاشم فقط۔" یعنی آل

Marfat.com

سے مراد اتباع ہیں خواہ گنہگار ہوں، کیونکہ گنہگار آدمی دوسروں سے زیادہ دعا کا محتاج ہے، اور یہ مقرر ہے کہ دعا کے مقام میں عمومیت مناسب ہے، پس آل کی تفسیر مطلق پیروؤں سے کرنا مناسب ہے۔ اور حج کے مقام پر اس کی تفسیر پرہیزگاروں سے کرنا مناسب ہے، اور زکوٰۃ کے مقام پر آل کی تفسیر ہمارے گروہ شافعیہ کے نزدیک ہاشم کی اولاد اور مطلب کی اولاد سے کرتے ہیں، اور اکابر مالکیہ کے نزدیک آل سے مراد محض بنی ہاشم ہیں۔

۱۳۔ فیض الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری پارہ ششم ص ۸۲ میں ہے۔

"باب ما یذکر فی الصدقۃ للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآلہ۔ ترجمہ۔ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی آل پر صدقہ حرام ہونے کا بیان۔ ف فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس مقام میں تین امروں میں کلام ہے، ایک یہ کہ آل سے مراد بنی ہاشم اور مطلب کی اولاد ہیں، اس قول کو ترجیح ہے، اور امام ابوحنیفہ اور مالک کے نزدیک فقط ہاشم کی اولاد ہے۔"

آگے کچھ وقف کے بعد لکھا ہے۔ "ابن قدامہ نے کہا کہ اس میں اختلاف نہیں کہ ہاشم کی اولاد پر صدقہ فرض حرام ہے۔"

۱۴۔ شیخ ابی شجاع اصفہانی شافعی رح نے کتاب التقریب اور غایۃ الاختصار میں، زکوٰۃ کے مصارف میں لکھا ہے۔

"وخمسۃ لایجوز دفعہا الیہم الغنی بمال او کسب وبنو ہاشم وبنو المطلب الخ" یعنی پانچ لوگوں کو زکوٰۃ

Marfat.com

کو زکوٰۃ نہ دی جاوے ، جو مال یا پیشہ سے دولتمند ہو ، اور بنی ہاشم و بنی مطلب کو ۔

۱۵ ۔ شیخ ابن قاسم الغزی فتح القریب المجیب فی شرح الفاظ التقریب میں عبارت بالا کی شرح میں لکھتے ہیں

" وخمسة لایجوز دفعها ای الزکوٰة الیهم الغنی بمال اوکسب والعبد وبنوهاشم وبنوالمطلب سواء منعوا حقهم من خمس الخمس امرلا وکذا اعتقاهم لایجوز دفع الزکوٰة الیهم ویجوز لکل منهم اخذ صدقة التطوع ۔" یعنی پانچ لوگوں کو زکوٰۃ نہ دینی چاہیئے جو مال یا پیشہ سے غنی ہو گیا ہو ، اور غلام کو ، اور بنی ہاشم کو ، اور بنی مطلب کو ، خواہ ان سے خمس الخمس کا حق بند کر دیا گیا ہو یا نہ ، اور اسی طرح ان کے آزاد کردہ غلام کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ، اور ان میں سے ہر ایک کو نفلی صدقہ لینا جائز ہے ۔

۱۶ ۔ اس عبارت کے حاشیہ پر علامہ شیخ ابراہیم باجوری شافعی لکھتے ہیں ۔

" [قوله وبنوهاشم وبنوالمطلب] المراد بالبنین ما یشمل ابنات ففیه تغلیب فلا یجوز دفع الزکوٰة لهم لقوله صلی الله علیه وسلم ان هٰذه الصدقات انما هی اوساخ الناس وانها لاتحل لمحمد ولا لآل محمد ولقوله لا احل لکم اهل البیت من الصدقات شیئًا ان لکم فی خمس الخمس ما یکفیکم او یغنیکم ای بل تغنیکم ۔" (جزو اوّل ص ۲۷۰) یعنی بنو ہاشم و بنو مطلب سے مراد ان کے بیٹے (اولاد) ہیں ، جن میں تغلیبًا بیٹیاں بھی شامل ہیں ، پس ان کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے ، یہ صدقے لوگوں کے میل ہیں ، یہ محمد اور آلِ محمد

Marfat.com

کے واسطے حلال نہیں ، اور حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے اے اہل بیت! صدقات میں سے تم پر کوئی شے حلال نہیں ، تمہارے لئے پانچویں میں سے پانچواں حصہ ہے جو تم کو کافی ہوگا ۔ یا تم کو غنی کر دے گا ، بلکہ تم کو غنی کرے گا ۔

۱۷ ۔ مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین مصنفہ امام غزالی ، جلد اول ، باب پنجم ، فصل سوم ، ص ۲۳۴ میں ہے ۔

"جاننا چاہیے کہ زکوٰۃ کا مستحق وہی شخص ہے جو مسلمان اور آزاد ہو ، اور ہاشمی اور مطلبی نہ ہو ، اور اس میں ایک صفت ان آٹھ صفتوں میں سے ہو جو قرآن مجید میں مذکور ہیں ، انما الصدقات الآیۃ ، اور زکوٰۃ کافر کو اور غلام کو اور ہاشمی اور مطلبی کو نہ دینی چاہیئے ۔"

۱۸ ۔ امام ابوالحسن بن احمد بن محمد بن جعفر البغدادی المعروف بالقدوری کتاب قدوری ص ۳۲ میں لکھتے ہیں ۔

"ولا یدفع الی بنی هاشم وهم آل علی رضی الله عنه وآل عقیل وآل عباس وآل جعفر وآل حارث بن عبد المطلب ولا موالیهم" یعنی زکوٰۃ بنو ہاشم کو نہ دینی چاہیئے ، اور وہ اولاد علی مرتضیٰ اور اولاد عقیل اور اولاد عباس اور اولاد جعفر اور اولاد حارث بن عبد المطلب ہیں ، اور ان کے غلاموں کو بھی نہ دینی چاہیئے ۔

۱۹ ۔ امام حافظ الدین ابو البرکات عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفی کتاب کنز الدقائق ص ۱۴ میں لکھتے ہیں ۔

" لا الی ..... بنی هاشم وموالیهم " یعنی زکوٰۃ بنی ہاشم اور ان کے غلاموں کو نہ دینی چاہیئے ۔

۲۰ ۔ کتاب

Marfat.com

۲۰ - کتاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار، باب سوم، حدیث نمبر ۵۴۶، ص ۱۱۸ میں ہے۔

"م۔ عبدالمطلب بن ربیعۃ لاتحل الصدقۃ لآل محمد انما ھی اوساخ الناس" مسلم میں عبدالمطلب بن ربیعہ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ حلال نہیں زکوٰۃ کا مال لینا بنی ہاشم کو، زکوٰۃ کا مال تو آدمیوں کا میل ہے۔"

۲۱ - کتاب تحفۃ الاخیار، باب دوم، حدیث نمبر ۴۴۰، ص ۹۶ میں ہے۔

"ف۔ زکوٰۃ کا مال حضرت پر بلکہ سب بنی ہاشم پر حرام تھا۔"

۲۲ - مولوی محمد بارک اللہ حنفی کتاب نصاب الفقہ المشہور انواع ص ۲۹۰ میں لکھتے ہیں۔

"ہاشمیاں نوں روا نہ دیون ناں اونہاں لئین حلال
ایہ علی عقیل عباس تے جعفر بھی حارث دی آل"

۲۳ - مجموعۃ الفتاوٰی مولانا عبدالحی لکھنوی جلد اوّل ص ۶۵ سے فتوٰی درج کیا جاتا ہے۔

استفتا۔ نمبر ۵۸

چہ میفرمائید علمائے دین اندریں مسئلہ کہ در زمان خیریت نشان آنحضرت صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم برائے بنی ہاشم خمس الخمس از غنیمت مقرر بود کہ حالا باقی نماندہ پس آیا دریں زمان دادن زکوٰۃ بایشاں جائز ست یا نہ بینوا توجروا۔

الجواب

دادن زکوٰۃ بنی ہاشم را بر قول مفتیٰ بہ وظاہر المذہب وظاہر الروایت جائز نیست، آرے در غیر ظاہر الروایت

Marfat.com

یعنی روایت نوادر را ابو عصمہ از امام ابو حنیفہ جواز ش نقل کردہ و طحاوی قولش را ماخوذ فرمودہ و در روایتے دیگر از ابو یوسف و ابو حنیفہ جواز دادن ہاشمی مثل خود را وارد گردیدہ ولیکن ہر دو روایت خلاف ظاہر الروایت و ظاہر المذہب ست و دلیل مفتی بہ بودن عدم جواز آنست کہ در ہمہ متون فقہیہ عدم جواز مذکورست و شک نیست کہ فتوائے بر قول متون مے باشد و نیز در معتبرات فقہیہ عدم جواز را ظاہر الروایت و جواز را خلاف ظاہر الروایت بل خلاف صواب نوشتہ اند و اینک روایات معتبرہ

در عیون المذہب جامع مذاہب اربعہ مے آرد لا الی بنی ھاشم بالاجماع - و در برہان شرح مواہب الرحمان کہ جامع مذاہب اربعہ است مے نگارد لا تدفع الزکوٰۃ وسائر الواجبات الی بنی ھاشم وھم بنوا العباس والحارث ابنی عبد المطلب و بنو عقیل وجعفر و علی اولاد ابی طالب فی ظاہر الروایۃ لقولہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نحن اھل البیت لا تحل لنا الصدقۃ رواہ البخاری ولقولہ ان الصدقۃ لا ینبغی لآل محمد انما ھی اوساخ الناس رواہ مسلم وروی ابو عصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوز فی ھذا الزمان وانما کان ممتنعا فی ذلک الزمان وعنہ وعن ابی یوسف یجوز ان یدفع بعض بنی ھاشم الی بعض زکاتھم - و در ہدایہ مذکورست لا تدفع الی بنی ھاشم لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یا بنی ھاشم ان اللہ حرم علیکم غسالۃ الناس - و در فتح القدیر مے آرد ھذا ظاہر الروایۃ وروی ابو عصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوز فی ھذا الزمان وانما کان ممتنعا فی ذلک

الزمان

Marfat.com

الزمان - ودرشرح ملتقی الابحر از صاحب دُرّمختار مذکورست عن الامام جوازدفع الهاشمی زکاته لمثله وعنه الجواز فی زماننا مطلقا قال الطحاوی وبه ناخذ واقره القهستانی وغیره الا ان ظاهر الروایة اطلاق النهی - وصاحب بحرالرائق ہے آرد الهلق الحکم فی بنی هاشم ولم یقیده بزمان ولا بشخص للاشارة الی رد روایة ابی عصمة عن الامام انه یجوز الی بنی هاشم فی زمانه وللاشارة الی رد الروایة بان الهاشمی یجوز له ان یدفع زکوته الی مثله لان ظاهر الروایة المنع مطلقاً - ودرنهرفائق مسطورست روی ابو عصمة جواز اعطاء الهاشمی الواجبة فی زماننا بمنعهم خمس الخمس قال الطحاوی وبه ناخذ الا ان ظاهر الروایة اطلاق المنع - وصاحب درمختار (ص۱۰۶ ج ۲) میگوید ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع فقول العینی والهاشمی یجوز له دفع زکوته لمثله صوابه لا یجوز - وایضاً علامه شامی درشرح قولهٗ اطلاق المنع میگوید ای فی الازمان کلها یعنی فی زمان النبی صلی الله علیه وعلی اله وسلم وبعده - ودرمعدن شرح کنز میگوید لاتدفع الزکوٰة الی بنی هاشم سواء کانوا مجاهدین اوغیرهم وسواء کان الدافع هاشمیا اوغیره عندنا وقال احمد یحل اخذ الزکوٰة لهاشمی مجاهد کذا فی فتاواه - وسبب اشارت ردِّ روایت نوادر چنانچه صاحب بحر

حاشیه - عه قولهٗ لایجوز الخ اعلم ان اطلاق بنی هاشم مما لاینبغی اذ لاتحرم علیهم کلهم بل علی بعضهم ولهذا قال فی الحواشی السعدیة ان آل ابی لهب ینسبون ایضاً الی هاشم وتحل لهم الصدقة (ج ۲ ردالمحتار -

Marfat.com

گفتہ آن ست کہ منع زکوٰۃ بہ بنی ہاشم معلل ست بہ دنش صدقہ و اوساخ الناس کما نقلنا ہ من الاحادیث الصحیحۃ المعتبرۃ و حکم معلل تا دام العلۃ زوال نے نمایۂ۔ قال صاحب الفصولین ان الحکم اذا ثبت بعلۃ فما بقی شئ من احکام العلۃ یبقی الحکم ببقائہ ۔ دریں جا علتش موجود فکذا المعلول۔ و ازیں تقریر مندفع شد آنچہ در بعض اذہان خطور بودہ است کہ علتش تقرر خمس خمس بود کہ بسبب ضائع شدن بیت المال مفقود و مرتفع گردید زیرا کہ علتش بودن صدقہ و وسخ ست کہ آنحضرت آں را بر اقارب و اہل بیت خود حرام فرمودہ اند نہ تقرر خمس الخمس و الا اگر از حرمت مذکورہ قطع نظر کردہ شود در زمان حفظ بیت المال ہم کدام وجہ ممنوعیت آں نبود کہ اگرچہ بسبب تقرر خمس الخمس حاجت اخذ زکوٰۃ نبود لیکن حرمت چیزے دیگرست و عدم حاجت چیزے دیگر ، و اگر گفتہ آید کہ دریں زمان اگر حکم جواز زکوٰۃ ندادہ آید سادات در اشد حاجت مبتلا خواہند ماند ، جوابش ایں کہ مؤدیان زکوٰۃ دریں زمان خاں خاں سادات اند خوشحالی ہمہ مستحقان زکوٰۃ کہ وظائف شاں ہم از بیت المال مقرر بود زکوٰۃ مردم ایں زمانہ نا متصور معہذا مؤدیان زکوٰۃ و غیر شاں کہ قدرت بر تطوعات میدارند ایشاں را مے باید کہ بدون تطوعات و صدقات نافلہ و محاصل اوقاف خدمت سادات نمایند۔ فی الدر المختار (ص ۱۰۷ ج ۲) جازت التطوعات و غلۃ الاوقاف لهما ای لبنی هاشم سواء سماهما الواقف اولا علی ما هو الحق کما حققه فی الفتح ۔ و عزت نامہ اللہ در بالا بدیں نہج نمایند بنی ہاشم و موالی آنہا را ندہند مگر صدقہ نفل و اول از صدقہ نفل بہ بنی ہاشم بدہد کہ زکوٰۃ بر ایشاں حرام ست انتہی واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ احقر العباد بنیاز الطاف اللہ عفی اللہ عنہ و عن جناہ [محمد لطف اللہ]

الجواب

Marfat.com

الجواب صحیح والرای نجیح [محمد سعد اللہ ۱۲۴۹] [محمد نور النبی ۱۲۸۱]

الجواب صحیح [ظہور الحق ۱۲۷۹]

ھذا الجواب حق والمجیب محق [محمد اکبر علی]

اصاب من اجاب۔ بندۂ خاکسار ظہور الحسن

لاشک فی ان ظاھر المذھب ھو ما اختارہ سائر المتون الفقھیۃ من عدم جواز اداء الفریضۃ من الصدقۃ الی بنی ھاشم وان کان مخالفا لما افتا علیہ الطحاوی فان قول الطحاوی مردود کما افادہ المجیب ممالا مزید علیہ۔ نقلہ العبد الاثیم عبد الکریم۔ [محمد غلام اکبر خان عبد الکریم ۱۲۸۰]

در فتاوی عالمگیری مسطور ست لایدفع الی بنی ھاشم وھم آل علی وعباس وجعفر وعقیل و آل الحارث کذا فی الھدایۃ واللہ اعلم۔ محمد میر علی۔

در عدم جواز دادن ہاشمی را مجیب ظاہر الروایت شک نیست۔ کتبہ احمد حسن عفی عنہ۔

لاشک انہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم قال نحن اھل البیت لاتحل لنا الصدقۃ رواہ البخاری وایضا قال ان الصدقۃ لاینبغی لآل محمد رواہ مسلم۔ کتبہ اضعف العباد رحمت علی۔

ھذا الجواب صحیح والمجیب نجیح لاشک انہ لاتدفع الزکوٰۃ الی بنی ھاشم کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان ھذہ الصدقات انما ھی اوساخ الناس فانھا لاتحل لمحمد ولا لآل محمد رواہ مسلم۔ کتبہ الفقیر محمد عبد القادر [محمد عبد القادر ۱۲۸۴]

Marfat.com

ایں جواب صحیح ست بر صحتش تمام روایات متون وظاہر الروایت دلالت میکنند کما حرر فی الجواب وپیش روایت متون وظاہر الروایت روایتے معتبر نیست کما فی الدر المختار قالوا فی رسم المفتی ان ما اتفق علیه اصحابنا کما فی الروایات الظاهرة یفتیٰ به قطعًا۔ انتہیٰ ۔ وتمام حضرات ما مثل مولانا شاہ عبدالعزیز ومولانا محمد اسحاق صاحب وشاہ غلام علی صاحب وشاہ ابوسعید صاحب ومولانا رفیع الدین صاحب وغیرہم ہرگز فتوی بجواز زکوٰۃ برائے بنی ہاشم نمیدادند ونہ بالفعل اینجا کسے بران فتوے میدہد ۔

حررہ المسکین محمد قطب الدین دہلوی [فقیر خواجہ قطب الدین احمد]

ھوالمصوب

اکثر احادیثے کہ در باب حرمت صدقہ بر بنی ہاشم وارد شدہ اند صاف صاف دلالت میکنند برنکہ حرمتش مقید بزمانے نیست مسلم روایت کردہ کہ فرمودہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ان الصدقة لا ینبغی لآل محمد انما ھی اوساخ الناس ۔ وطبرانی روایت کردہ لا یحل لکم اھل البیت من الصدقات شیئ انما ھی غسالة الایدی وان لکم فی خمس الخمس ما یغنیکم ۔ پس ازیں عبارات وامثال آنہا معلوم میشود کہ حرمت معلل بہ بودنش وسخ وغسالہ است واین وصف برائے صدقہ لازم ست دہر زمان موجود باشد پس حرمت ہم در ہر زمان خواہد ماند ولہذا جملہ ارباب متون وشروح معتبرہ بسبیل اطلاق رفتند وحرمت را مقید بزمانے نساختند وطحاوی در شرح معانی الآثار بعد ازانکہ حرمت را مدلل بروایات ساختہ میگوید فھذہ کلھا قد جاءت بتحریم الصدقة علیٰ بنی ھاشم ولا یعلم سبب نسخھا ولا عارضھا من الآثار

Marfat.com

وهوقول ابی حنیفة وابی یوسف ومحمد انتهی ملخصًا۔ پس معلوم شد که علت حرمت تقرر خمس الخمس
نیست تا آنکه فتوای بجوازش درین زمان داده شود۔ واگر تسلیم کرده شود که تقرر خمس الخمس علت حرمت
است چنانکه از قول مجاہد و وکیع کان رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم واهل بیته
لا یأکلون الصدقة فجعل لهم خمس الخمس اخرجه ابن ابی شیبة والطبری مفهوم میشود
انحصار علت درین تقرر مسلّم نخواهد شد بلکه گفته خواهد شد که حرمت صدقه بر بنی هاشم معلل بدو علت
است یکے بودن آن وسخ دوّم تقرر خمس الخمس ودرین زمان اگرچه ثانی نیست مگر اول موجود ست پس
لاجرم حکم حرمت باقی خواهد ماند وگردانیدن علت مجموع این هر دو خلاف عقل ونقل ست بلکه هریکے
ازین هر دو علت مستقلّه است ازینجا واضح شد که آنچه طحاوی اختیار کرده میتویسد روی عن
ابی حنیفة انه قال لا باس بالصدقات کلها علی بنی هاشم حدثنی سلیمان عن
ابیه عن محمد عن ابی یوسف عنه به وذهب فی ذلك عندنا الی ان الصدقات
انما کانت حرمت علیهم من اجل ما جعل لهم فی الخمس فلما انقطع ذلك عنهم
حل لهم ما کان حرم علیهم فهذا ناخذ انتهی ملخصًا۔ قابل اختیار نیست ولهذا کسے
از فقهاء معتبرین برین روایت فتوے نداده وهر فقیهے که این روایت را نقل کرده مثل الیاس زاده
وقهستانی وبرجندی در شرح نقایه وشرنبلالی در مراقی الفلاح وغیرهم بجز نقل قول طحاوی
فهذا ناخذ۔ امرے دیگر نکرده والله اعلم۔ حررہٗ محمد عبد الحی عفا الله عنه

Marfat.com

فی الحقیقت دریں زمان دادن زکوٰۃ بنی ہاشم را جائز نیست فی رسائل الارکان واما انہ لا یعطی الھاشمی فلما

عن عبد المطلب بن ربیعۃ بن الحارث قال ان ربیعۃ بن الحارث قال لعبد المطلب بن ربیعۃ

والفضل بن عباس اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فقولا استعملنا علی الصدقات

فاتی علی ونحن علی تلک الحال فقال ان رسول اللہ لا یستعمل احدا منکم علی الصدقۃ فقال

عبد المطلب فانطلقت انا والفضل حتی اتینا رسول اللہ فقال لنا ان ھذہ الصدقات انما

ھی اوساخ الناس وقال لا یحل لمحمد ولا لآل محمد رواہ النسائی ورواہ المسلم وفی روایتہ

طول انتھی ۔ وایضًا لا یجوز صرف زکوۃ الی بنی ھاشم کما مرّ وعن ابی ھریرۃ قال اخذ الحسن

بن علی تمرۃ من تمرۃ الصدقۃ فجعلھا فی فیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کخ کخ ارم بھا اما علمت انا لا تحل لنا الصدقۃ رواہ الشیخان وفی الباب احادیث کثیرۃ

لا بعد ان یدعی تواتر معناھا فی فتح القدیر روی ابو عصمۃ عن ابی حنیفۃ انہ یجوز فی

ھذا الزمان صرف الزکوٰۃ الی بنی ھاشم وان کان ممتنعًا فی ذالک الزمان لظھور شدۃ

الحاجۃ فیہم ولا یعطیہم احد صلۃ وقد اذنی بعض المتاخرین بھذہ الروایۃ وھذا کلہ

خطأ وغلط لانہ مخالف للنصوص القاطعۃ انتھی مختصرًا واللہ علیم بالصواب وعندہ

اُمّ الکتب ۔

کتبہ الفقیر الی فضل ربہ الحکیم خادم اھلہ

ابو الاحیاء محمد نعیم غفر ذنوبہ وستر عیوبہ

ھو موفق

Marfat.com

هوالموفق

فی الواقع دریں زمان بموجب نصوص قاطعہ دادن زکوٰۃ سادات بنی ہاشم را جائز نیست ھکذا فی الکتب المعتبرۃ لیکن اہل اسلام ذوی الاقتدار را باید کہ خدمت گذاری جملہ سادات بنی ہاشم بہ تطوعات نمایند واللہ اعلم بالصواب وعندہٗ ام الکتب۔

حررہٗ عبدہ الاثیم خادم الفقرا ابوالحیا محمد عبدالحلیم عفا عنہ اللہ الکریم ثالث شہر الشوال المکرم ۱۲۸۷ھ ہجری۔

اجوبہ مرقومہ بالا صحیح اند وعبارت متون فقہیہ دال بر عدم جواز دادن زکوٰۃ بہ بنی ہاشم ست واحادیث مصرح ہم ہمیں ست لہذا دادن زکوٰۃ بہ بنی ہاشم جائز نیست واللہ اعلم وحکمہٗ احکم۔

تمتہ خادم اولیاء اللہ الصمد علی محمد غفرلہ اللہ الواحد

۲۴۔ مجموعۃ الفتاوٰی مولنا عبدالحی لکھنوی جلد دوم ص ۲۸۷ پر فتوٰی درج ہے۔

استفتا۔ نمبر ۱۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ چہ میفرمایند علماء دین اندریں مسئلہ کہ زکوٰۃ مال گرفتن سادات کرام غربا را وعلما اغنیا را جائز ست یا نہ بینوا توجروا۔

ھوالمصوب

علماء اغنیا را زکوٰۃ گرفتن بالاتفاق حرام ست وسادات را بروایتے فی زماننا درست ست لیکن

Marfat.com

مقتضائے دلیل ہمین ست کہ در ہر زمان ممنوع ست۔ و در بحر رائق مے نویسد اطلق الحکم فی بنی ھاشم ولم یقید بزمان ولا بشخص للاشارۃ الی الرد علی روایۃ ابی عصمۃ عن الامام انہٗ یجوز الی بنی ھاشم فی زمانہٖ وللاشارۃ الی الرد علیٰ روایۃ انہٗ یجوز للھاشمی ان یدفع زکوٰتہ الیٰ مثلہٖ لان ظاھر الروایۃ المنع مطلقًا انتھیٰ۔ و در رسائل الارکان بعد ذکر روایت ابو عصمہ مینویسد ھذا کلہٗ خطاء وغلط لانہٗ مخالف للنصوص القاطعۃ انتھیٰ۔ واللہ اعلم۔

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

بہر حال تمام ائمہ مجتہدین و علمائے محدثین و فقہائے مذاہب اربعہ کے اقوال و فتاوٰے حنفیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سادات علوی بلا تخصیص فاطمی کے سب آل محمد میں داخل ہیں۔ بلکہ تمام اولادِ ہاشم اس شرف سے مشرف ہیں۔

باب چہارم

Marfat.com

باب چہارم

اعلام القیادت فی اقسام السیادت

اس باب میں دو[۲] فصل ہیں۔

فصلِ اول

لفظ "سیّد" کے ترجمہ و تشریح میں۔

سیّد کا لغوی ترجمہ | ۱۔ المنجد ص ۳۷۲ میں ہے۔

"السیّد ذو السیادۃ وقد یخفف فیقال سَیْد ج اسیاد وسادۃ وسیائد"

یعنی سیّد سرداری والے کو کہتے ہیں، اور اس کو تخفیف سے سَیْد کہتے ہیں، اس کی جمع اسیاد وسادت وسیائد ہے۔

۲۔ منتخب اللغات شاہجہانی میں ہے۔

"سیّد۔ بالفتح وتشدید یاء مکسورہ پیشوا و پیر کلان سال و بدیں معنی بالکسر و فتح یا نیز آمدہ"

یعنی سیّد پیشوا۔ بوڑھا آدمی۔

۳۔ غیاث اللغات ص ۲۳۸ میں ہے۔

"سیّد۔ بالفتح و یائے مشدّد مکسور بمعنی پیشوا و مہتر قوم و سردار و بہمیں معنے بتخفیف تحتانی بروزن قید نیز آمدہ چرا کہ تخفیف یائے مشدّد جائز ست چنانکہ میّت را بتخفیف مَیْت خوانند بروزن

Marfat.com

بیت وکسانیکہ بہائے مشدّد ومفتوح خوانند خطاست " یعنی سیّد، پیشوا، قوم کا رئیس، سردار۔

۴۔ کریم اللغات ص ۹۵ میں ہے۔

" سیّد۔ ۶۔ سردار، رئیس، بزرگ "

۵۔ لغات کشوری ص ۲۶۵ میں ہے۔

" سیّد پیشوا، سردار، بزرگ "

۶۔ فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۵۱ میں ہے۔

" سیّد۔ سردار، پیشوا، بزرگ، رئیس "

۷۔ فیروز اللغات اردو حصہ دوم ص ۵۹ میں ہے۔

" سیّد (سَیْ یِدْ) مذکر۔ امام، پیشوا، سردار "

۸۔ بیان اللسان ص ۳۵۱ میں ہے۔

" سیّد۔ سردار، سخی آدمی، عقلمند، بُردبار، مالک "

۹۔ بیان اللسان ص ۳۱۷ میں ہے۔

" سادات۔ سردار و شریف لوگ "

۱۰۔ فرہنگ اردوئے معلّے ص ۲۵ میں ہے۔

" سیادت۔ ۲۔ سرداری، سیّد ہونا "

سیّد کی

Marfat.com

سیّد کی وصفی تشریح | خداوند تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت زکریا علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا ہے فنادته الملئکة وهو قائم یصلی فی المحراب ان الله یبشرك بیحیٰی مصدقا بکلمة من الله وسیّدًا وحصورًا ونبیًّا من الصّٰلحین (۳/۳۹) یعنی جب حضرت زکریا علیہ السلام محراب میں نماز پڑھ رہے تھے تو ان کو فرشتوں نے آواز دی کہ حق تعالےٰ تم کو یحییٰ کی ولادت کے متعلق خوشخبری دیتا ہے، وہ خدائی کلمہ کی تصدیق کرے گا۔ اور سردار اور حصور اور پیغمبر ہے نیکوکار لوگوں سے۔

مفسرین نے لفظ سیّد کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے چنانچہ چند اقوال یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ تفسیر بیضاوی ص ۵۰ میں لفظ سیّد کے نیچے لکھا ہے۔

"وسیّدا ایسود قومہٗ ویفوقہم وکان فائقًا للناس کلھم فی انہٗ ما ھم بمعصیة قط" یعنی سیّد وہ ہے جو قوم کا سردار اور ان پر فوقیت رکھتا ہو، اور حضرت یحییٰ علیہ السلام تمام لوگوں پر فائق تھے، اور انہوں نے کبھی گناہ کا ارادہ بھی نہ کیا۔

۲۔ تفسیر جلالین میں ہے۔

"سیّدًا حلیمًا من الجھل" یعنی سیّد وہ ہے جو جاہلوں کی بیجا حرکتوں کی برداشت کرے اور نرمی سے پیش آئے۔ (تحقیق السیادت)

۳۔ تفسیر جلالین ص ۴۸ میں ہے۔

"وسیّدًا متبوعًا" یعنی سید وہ ہے جس کی پیروی کی جاوے۔

Marfat.com

۴ ۔ کما فی حاشیہ جلالین ص ۴۸ میں ہے ۔

" السید ھو فعیل من ساد یسود وھو الرئیس الذی یتبع " یعنی سیّد بروزن فعیل ہے ساد یسود سے ، اور وہ رئیس ہے جس کا اتباع کیا جاوے ۔

۵ ۔ تفسیر جامع البیان برحاشیہ جلالین ص ۴۸ میں ہے ۔

" وسیّدًا حلیمًا یفوق فی الخلق والکرم والدین " یعنی سید وہ ہے جو حلیم الطبع ہو اور اخلاق اور بخشش اور دین میں سب لوگوں پر فایق ہو ۔

۶ ۔ تفسیر ابوالسعود میں ہے ۔

" سیدًا ای رئیسًا یسود قومہ ویفوقھم فی الشرف وکان فائقًا للناس فانہٗ لم یہلم بخطیئۃ ولم یھم بمعصیۃ " یعنی سیّد وہ ہے جو اپنی قوم کا رئیس و سردار ہو اور دینی شرافت میں ان پر فوقیت رکھتا ہو ، حضرت یحییٰ علیہ السلام لوگوں پر فائق تھے ، پس وہ کسی خطا پر ملامت نہ کیے گئے تھے ، اور نہ ہی کبھی گناہ کا ارادہ کیا تھا ۔

۷ ۔ تفسیر ابن مسعود میں ہے ۔

" مالک سواد الاعظم " یعنی جو بہت بڑی جماعت کا مالک ہو وہ سیّد ہے ۔

۸ ۔ تفسیر کبیر میں ہے ۔

" قال ابن عباس السید الحلیم قال الجبائی انہٗ کان سیدا للمؤمنین رئیسًا

Marfat.com

لهم فی الدین اعنی فی الحلم والعلم والعبادۃ والورع قال مجاهد الکریم علی الله قال ابن المسیب

الفقیه العالم قال عکرمة الذی لایغلبه الغضب قال القاضی السید هو المتقدم المرجوع الیه

فلما کان سیدا فی الدین کان مرجوعًا الیه فی الدین وقد وقه الدین فید خل فیه ای فی یحیٰی

علیه السلام جمیع الصفات المذکورة من العلم والحلم والکرم والفقه والزهد والورع"

یعنی عبداللہ بن عباس رض نے فرمایا ہے کہ سیّد وہ ہے جو کینہ ور نہ ہو ، جبائی نے کہا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام دین میں مومنوں کے سردار اور رئیس تھے ، یعنی حلم ، علم ، عبادت ، پرہیز گاری میں ان پر فوقیت رکھتے تھے مجاہد نے کہا ہے سیّد وہ ہے جو صاحب کرم ہو ، سعید بن المسیّب نے کہا ہے سیّد وہ ہے جو دین کی سمجھ رکھنے والا عالم ہو ، عکرمہ نے کہا ہے سیّد وہ ہے جس کی عقل پر غضب غالب نہ آئے ، قاضی نے کہا ہے سیّد وہ ہے جو پیشوا اور مرجوع الیہ ہو ، یعنی لوگ اپنی حاجتیں لے کر اس کی طرف رجوع کریں ، حضرت یحییٰ علیہ السلام جب دین کے سردار تھے تو دین میں لوگوں کے مرجوع الیہ اور پیشوا تھے ، ان میں یہ ساری صفتیں علم ، حلم ، کرم ، فقہ ، زہد ، ورع موجود تھیں .

۹ - تفسیر خازن الموسوم بہ لباب التاویل فی معانی التنزیل ، جزو الاول ص ۲۲۶ میں ہے .

" وسیّدا من ساد یسود والسید هو الرئیس الذی یتبع وینتهی الی قوله وکان یحیٰی علیه

السلام سید المؤمنین ورئیسهم فی الدین والعلم والحلم وقیل السید هو الحسن الخلق وقیل

هو الذی یطیع ربه وقیل هو الفقیه العالم وقیل سیّدا فی العلم والعبادة والورع وقیل السید

Marfat.com

هوالحلیم الذی لایغضبه شیئ وقیل السید هوالذی یفوق قومهٗ فی جمیع خصال الخیر

وقیل هوالسخی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سیّدکم یا بنی سلمۃ قالوا جد

بن قیس علی انا نبخله قال وای داء ادوأ من البخل لکن سیّدکم عمرو ابن الجموح"

یعنی سیّد سادیسود سے بنا ہے ، سید وہ رئیس ہے جس کا اتباع کیا جاوے ، اور اس کے کلام کی طرف رجوع کیا جاوے ، اور حضرت یحییٰ علیہ السلام مومنوں کے سردار تھے ۔ اور دین وعلم وحلم میں ان کے رئیس تھے ۔ اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو نیک خلق والا ہو ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو اپنے پروردگار کا فرمانبردار ہو ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو فقیہ اور عالم ہو ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو علم اور عبادت اور پرہیزگاری میں سردار ہو ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو ایسے حلم والا ہو کہ اس کو کوئی چیز غصہ میں نہ لا سکے ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو سب نیک خصلتوں میں اپنی قوم پر فایق ہو ، اور کہا گیا ہے سیّد وہ ہے جو سخی ہو ، فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بنی سلمہ ! تمہارا سردار کون ہے ؟ انہوں نے عرض کیا جد بن قیس ہے ، مگر وہ کنجوس ہے ، حضور نے فرمایا کنجوسی سے زیادہ کونسی بیماری ہے ، ولیکن تمہارا سردار عمرو ابن جموح ہے ۔

۱۰ - تفسیر مدارک التنزیل وحقایق التاویل برحاشیہ خازن ص ۲۲۶ میں ہے ۔

" وسیّدًا ھوالذی یسود قومهٗ ای یفوقھم فی الشرف وکان یحییٰ فائقًا علی قومه

Marfat.com

لانہ لم یرکب سیئۃ قط ویالھا من سیادۃ وقال الجنید ھو الذی جاد بالکونین عوضًا عن المکون " یعنی سیّد وہ ہے جو اپنی قوم کا سردار ہو یعنی بزرگی میں ان پر فائق ہو، اور حضرت یحییٰ علیہ السلام اپنی قوم پر فایق تھے، کیونکہ انہوں نے کبھی کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا، اور یہ ان کی سیادت کا نشان ہے، اور جنید نے کہا ہے سیّد وہ ہے جس نے پروردگار کے عوض دونو جہان کو خیرات کر دیا ہو۔

۱۱۔ تفسیر واحدی میں ہے۔

" قال قتادۃ واللہ کان سیّدًا فی العلم والعبادۃ والورع " یعنی قتادہ نے کہا ہے قسم بخدا حضرت یحییٰ علیہ السلام علم اور عبادت اور پرہیزگاری میں سیّد تھے۔

۱۲۔ تفسیر جمل جلد اول ص ۳۳۲ میں ہے۔

" سیّدًا یعنی فائقًا علی الناس کلھم " یعنی سیّد وہ ہے جو تمام لوگوں پر فوقیت رکھنے والا ہو۔

۱۳۔ تفسیر حسینی الموسوم بہ مواہب العلیہ جلد اول میں ہے۔

" وسیدًا و مہتر بے بحلم وعلم وتقوٰے کہ شرائط سیادت ست آراستہ "

۱۴۔ تفسیر قادری ترجمہ اردو تفسیر حسینی میں ہے۔

" وسیّدًا اور سردار کہ حلم اور علم اور تقوٰی جو سرداری کے شرائط ہیں، اُن سے آراستہ ہوگا "۔

Marfat.com

۱۵ - تفسیر مواہب الرحمان المعروف جامع البیان میں اس آیت شریف کے تحت میں ہے۔

" وسیدًا متبوعًا۔ اور یحییٰ سید ہوگا یعنی لوگ اس کی پیروی کریں گے ، روی انہ لم یعمل خطیئۃ ولم یہم بھا۔ روایت ہے کہ یحییٰ نے کوئی خطا نہیں کی ، اور نہ خطا کا قصد کیا ، رواہ ابن عساکر عن معاذ۔ ابو العالیہ و ربیع و قتادہ و سعید وغیرہ نے کہا کہ سیّد بمعنی حلیم ہے ، اور قتادہ نے کہا کہ علم و عبادات میں سردار ، اور ابن عباس و ضحاک و ثوری نے کہا کہ سیّد بمعنی حلیم و متقی ، اور بعض نے کہا فقیہ ، عالم ، اور بعض نے کہا کہ شریف ، اور مجاہد نے کہا کہ. جو اللہ تعالےٰ کے نزدیک بزرگ قدر ہو ، اور بعض نے کہا ہے سیّد وہ ہے جس پر عزت و ہیبت حق کا نور غالب ہوگیا ہو ، نیز سیّد وہ ہے کہ اس کو اس کی خودی سے الگ کر کے خلعت نور احدیت پہنایا گیا ، اور لباس فردانیت دیا گیا ہو ، اور بہائے حق عزوجل سے اس کو تاج دیا گیا ہو تاکہ وہ سزاوار اس کا ہو کہ اس سے تمام خلق زندہ کی جاوے ، اور اسی کے حکم کے تابع ہو کر اپنی سرکشی سے باز آویں ، اور بعض نے کہا کہ (یحییٰ) سیّد اس وجہ سے تھے کہ انہوں نے اپنی ذات کیواسطے کوئی مقام نہ چاہا ، اور نہ اپنی کوئی قدر سمجھی ، شیخ جعفر بن محمد نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جس نے اپنے رب کو پہچانا ، اور اس کے ماسوا سب سے انکار کیا ، اور کہا کہ سیّد وہ ہے جس نے اپنے اخلاق سے اپنے زمانے والوں کو سیدھا کر دیا ہو ، اور ابن عطا ، نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جس کا تحقق بحقیقت حق عزوجل ہو ، اور جعفر نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جو مخلوق سے وصف میں اور حال میں اور خلق

Marfat.com

اور خلق میں بالکل جدا ہو ، اور نصر آبادی نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جس نے اپنے لگاؤ کو اپنے مولےٰ کے ساتھ ٹھیک کر لیا ہو ، اور شیخ جنید نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جس نے اپنے پروردگار کے عوض میں ہر دو جہان کو خیرات کر دیا ہو ، اور ابن منصور نے کہا کہ سیّد وہ ہے جس نے بشریت کے اوصاف سے اپنے آپ کو خالی کر دیا ہو ، اور ربوبیت کے اوصاف کو ظاہر کیا ہو ، قال المترجم یعنی اخلاق ذمیمہ چھوڑ کر اخلاقِ حمیدہ اختیار کئے ہوں۔"

۱۲ - تفسیر نعیمی الموسوم بہ اشرف التفاسیر جلد سوم ص ۲۵۷ میں ہے۔

" وسیّداً وحصوراً :۔ سیّد سود یا سواد سے بنا ، سود بمعنی جماعت اور سواد یعنی سیاہی بلکہ بڑی جماعت کو بھی سواد اسی واسطے کہتے ہیں کہ اس سے میدان سیاہ ہو جاتا ہے ، اور سیّد وہ ہے جو سواد یعنی بڑی جماعت کا متولی و سردار ہو ، یا تو اس سے مراد کریم ہے یا حلیم یا متقی یا شریف یا فقیہ عالم یا رب کے فرمان پر راضی یا سردار ، بعض اہل لغت نے اس کے معنے ہمت والا اور مالک بھی کئے ہیں ، سفیان توری فرماتے ہیں کہ سیّد وہ ہے جو کسی پر حسد نہ کرے ، اور ابو اسحاق نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جو علم و تقوےٰ میں اپنی قوم سے افضل ہو ، اب اصطلاح میں ہر دینی یا دنیوی فوقیت رکھنے والے کو سیّد کہتے ہیں (روح المعانی) چونکہ یحییٰ علیہ السلام میں یہ ساری صفتیں تھیں اس لئے انہیں سیّد فرمایا گیا ، بعض بزرگوں نے فرمایا کہ آپ نے کبھی کوئی خطا نہ کی (روح البیان) تفسیر کبیر نے فرمایا کہ آپ نے کبھی کسی پر غصہ نہ کیا ، اس لئے رب نے آپ کو سیّد فرمایا "

Marfat.com

۱۷ - تفسیر فتح البیان (شیعہ) جلد اول ص ۳۸ میں ہے۔

"فی کل شیئ من الخیر فی الدنیا والدین" یعنی جو دنیا اور دین کی تمام بھلائیوں میں سب سے بہتر ہو وہ سیّد ہے۔

۱۸ - تفسیر مجمع البیان (شیعہ) جلد اول ص ۱۸۲ میں ہے۔

"من افترض طاعتہٗ" یعنی سیّد وہ ہے جس کی اطاعت فرض ہو۔

۱۹ - تفسیر مجمع البیان (شیعہ) کے ص ۲۵۳ میں سیّد کی تفسیر علماء اور فقہا سے کی ہے۔

۲۰ - روح المعانی میں سیادت کو ریاست شرعی کا منصب قرار دیا ہے۔

۲۱ - امام نووی شرح صحیح مسلم میں حدیث شریف انا سید ولد آدم کی شرح میں لکھتے ہیں۔

"قال الھروی السید ھو الذی یفوق قومہٗ فی الخیر وقالوا ھو الذی ینزع الیہ فی النوائب والشدائد فیقوم بامرھم ویتحمل عنھم مکارتھم ویدفعھا عنھم"

یعنی ھروی نے کہا ہے سیّد وہ ہے جو نیک کاموں میں اپنی قوم پر فوقیت رکھتا ہو، اور ہروی کے سوا اور لوگوں نے کہا ہے کہ سیّد وہ ہے جو حوادث اور سختیوں میں لوگ اُس کے آگے فریاد کریں، اور وہ ان کے کام سنوارنے میں مستعد رہے، اور ان کی ناپسندیدہ حرکتوں کو برداشت کرے، اور ان کے سر سے مصیبتوں کو دفع کرے۔

۲۲ - مشکوٰۃ شریف مترجم جلد چہارم۔ کتاب الآداب، باب الاسامی، ص ۱۸ کے حاشیہ پر ہے۔

(علام ہے

Marfat.com

(غلام اپنے مالک کو) "سیّد کہے اس لئے کہ سیادت اور فضیلت و ریاست ثابت ہے مالک کو نسبت مملوک کے"۔

۲۳۔ القول الجیّد فی اطلاق السیّد میں ہے۔

"ابوالعالیہ، قتادہ، سعید بن جبیر نے فرمایا ہے کہ سیّد بمعنی حلیم ہے، عکرمہ نے کہا کہ جس پر غصہ غالب نہ ہو، عطیہ نے فرمایا کہ سیّد وہ ہے جو خلق اور دین میں برتر ہو، اور توری نے کہا کہ متقی اور حلیم کو سیّد کہتے ہیں، ابن المسیب نے فرمایا کہ سیّد بمعنی فقیہ و عالم ہے"

۲۴۔ حضرت علامہ ڈاکٹر اقبال لاہوری نے جاوید نامہ میں لکھا ہے۔

ے

"ہر کہ عاشق شد جمالِ ذات را اوست سیّد جملہ موجودات را"

یعنی جو شخص ذاتِ الٰہی کے جمال کا عاشق ہے وہی تمام مخلوقات کا سیّد (سردار) ہے۔

۲۵۔ پنجاب کے ایک مشہور بزرگ شاعر سید وارث شاہ چشتی جنڈیالوی نے قصہ ہیر میں لکھا ہے۔

مصرعہ

"سیّد سو جو شوم نہ ہووے کاذب زانی سیاہ تے ناں قہروان ہووے"

یعنی سیّد وہ ہے جو بخل، کذب، زنا، چوری، ظلم جیسے برے اوصاف سے مبرّا و پاک ہو۔ بہرکیف جس شخص میں یہ تمام اوصاف مذکورہ بالا پائے جاویں وہ شرعی طور پر سیّد کہلانے کا استحقاق رکھتا ہے

Marfat.com

فصلِ دوم

سیادت کے اقسام میں

اقسامِ سیادت

- عامہ
  - طاغوتیہ
    - فساق
    - فجار
  - لغویہ
    - ملوک
    - خدام
  - حسنہ
    - حقیقیہ (اصلیہ)
    - شرعیہ (مجازیہ ظلیہ)
      - کبرٰے (کلیہ)
      - عظمٰے (علیا)
        - شخصی
        - قومی
        - علما
        - صلحا
        - اصفیا
        - اتقیا
        - اوصیا
      - صغرٰے (صلاحیہ)

احادیث شریف کے تتبع سے ثابت ہوتا ہے کہ سیادت دو قسم ہے سیادتِ عامہ اور سیادتِ خاصہ۔

سیادتِ عامہ | بدکاروں اور نیکوکاروں تمام لوگوں کو شامل ہے۔ یہ تین قسم ہے۔ سیادت طاغوتیہ۔ سیادتِ لغویہ۔ سیادتِ حسنہ۔

سیادتِ طاغوتیہ | بدکاروں سے مخصوص ہے، یہ دو قسم ہے، سیادتِ کفار۔ سیادت فساق۔

Marfat.com

سیادتِ کفار | یہ کافروں سے مخصوص ہے، جو کفر میں دوسرے لوگوں کے سردار تھے ان کو اس قوم کا سیّد کہا گیا ہے۔ حق تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

وقالوا ربنا انا اطعنا سادتنا وکبرائنا فاضلونا السبیلا (۳۳/۶۷) یعنی اہل دوزخ کہیں گے اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کی فرمانبرداری کی، پس انہوں نے ہم کو راستہ سے گمراہ کردیا۔

ابوجہل کی سیادت | حضرت سعد بن معاذ رضؓ مکہ میں گئے، اور امیہ بن خلف کے ہاں مہمان ہوئے کیونکہ وہ اُن کا جاہلیت کے زمانہ کا دوست تھا، ان کی ابوجہل سے کچھ گفت وکلام ہوگئی، امیہ نے حضرت سعد کو روکا اور کہا اے سعد! ابوالحکم (ابوجہل) پر آواز بلند نہ کرو، وہ اہل بادیہ کا سردار ہے، بخاری کے الفاظ ہیں،

فقال له امیة لاترفع صوتك یا سعدٌ علیٰ ابی الحکم سیّد اهل الوادی (صحیح بخاری جلد سوم ص ۲)

امیہ کی سیادت | ابوجہل نے امیہ بن خلف کو کہا یا ابا صفوان انك متی یراك الناس قد تخلفت وانت سیّد اهل الوادی تخلفوا معك (صحیح بخاری جلد سوم ص ۲) یعنی اے ابوصفوان (امیہ) جب لوگ تجھے دیکھیں گے کہ تو جنگ سے پیچھے رہ گیا ہے حالانکہ تو اہل بادیہ کا سردار ہے تو پھر وہ بھی جنگ سے پیچھے ہٹ جائیں گے۔

سیادتِ فساق | یہ گنہ کاروں کے لئے مخصوص ہے۔

۱۔ مشکوٰۃ شریف باب علامات قیامت میں ہے۔

"وساد القبیلة فاسقهم"، یعنی قبیلہ کا سردار فاسق آدمی ہوا کرے گا۔

Marfat.com

۲ - حضرت امام ابوالحسن علی المرتضیٰ نہج البلاغت میں فرماتے ہیں۔

"الا والحذر من طاعۃ ساداتکم وکبرائکم الذین تکبروا عن حسبہم وترفعوا فوق نسبہم" یعنی اپنے ان سرداروں اور بڑے لوگوں کی اطاعت مت کرو جو اپنے حسب پر تکبر کرتے ہوں، اور اپنے نسب کی بڑائی پر اتراتے ہوں (اخبار ہفتہ وار رضا کار لاہور ص ۴ - ۸ رجولائی ۱۹۵۱ء)

سیادتِ لغویہ | یہ حسبِ معمول لوگوں میں مشترک اور اہلِ زبان کے طور پر مشہور ہے، یہ تین قسم ہے، سیادتِ خدام، سیادتِ ملوک، سیادتِ شوہراں۔

سیادتِ خدام | حدیث شریف میں آیا ہے کہ قوم کا سردار وہ ہوتا ہے جو قوم کی خدمت کرے، چنانچہ یہ حدیث شیعوں کی معتبر کتاب من لایحضرہ الفقیہ میں بھی بریں الفاظ مروی ہے سید القوم خادمہم۔

سیادتِ ملوک | یہ آقا و مالک کے واسطے ہے۔

۱ - مشکوٰۃ شریف جلد چہارم، کتاب الآداب، باب الاسامی ص ۱۸ میں حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ولایقل العبد ربی ولکن لیقل سیدی وفی روایۃ لیقل سیدی ومولای رواہ مسلم۔ یعنی غلام کو چاہیئے کہ اپنے مالک کو اپنا رب نہ کہے بلکہ اپنا سردار کہے۔ اور دوسری روایت میں ہے کہ اپنا سردار اور آقا کہے۔

۲ - حضرت عبداللہ بن عمر رض نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث روایت کی ہے جس کے چند الفاظ ہیں، والخادم فی مال سیدہ راع وھو مسئول عن رعیتہ (صحیح بخاری جلد دوم ص ۳۰) یعنی خادمہ کا

Marfat.com

اپنے سردار کے مال کا محافظ ہے ، اور اس کی محافظت سے سوال کیا جائے گا ۔

۳ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اذا نصح العبد سیدہ واحسن عبادۃ ربہ کان لہ اجرہ مرتین (صحیح بخاری ، جلد دوم ص ۵۳) یعنی جب غلام اپنے سردار کو نصیحت کرے اور اپنے پروردگار کی اچھی طرح عبادت کرے تو اُس کو دُگنا اجر ملے گا ۔

۴ ۔ حضرت ابی موسےٰ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے المملوک الذی یحسن عبادۃ ربہ ویودی الیٰ سیدہ الذی لہ علیہ من الحق والنصیحۃ والطاعۃ لہ اجران (صحیح بخاری ۔ جلد دوم ۔ ص ۵۳) یعنی جو غلام خدا تعالیٰ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے سردار کا حق ادا کرے اُس کو دُگنا اجر ہو گا ۔

۵ ۔ حضرت ابو ہریرہ رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لا یقل احدکم اطعم ربک وضئ ربک واسق ربک ولیقل سیدی مولائی (صحیح بخاری جلد دوم ص ۵۳) یعنی کوئی تم میں سے اس طرح نہ کہے کہ اپنے رب کو کھلاؤ یا پلاؤ ، بلکہ اس کو اپنا سردار یا آقا کہے ۔

۶ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر رض حضور انور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا والعبد راع علیٰ مال سیدہ وھو مسئول عنہ (صحیح بخاری جلد دوم ص ۵۳) یعنی غلام اپنے سردار کے مال پر محافظ ہے ، اور وہ اس سے پوچھا جائے گا ۔

Marfat.com

۷۔ امام ابن سیرین رض غلام کی گواہی کے بارہ میں فرماتے ہیں، شہادتہٗ جائزۃ الا العبد لسیدہٗ (صحیح بخاری جلد دوم ص ۶۴) یعنی غلام کی گواہی جائز ہے مگر وہ اپنے سردار کیلئے نہیں دے سکتا۔

ان سب حدیثوں میں مالک و آقا کو سیّد کہا گیا ہے۔

سیادتِ شوہراں یہ خاوندوں کے واسطے ہے، قرآن کریم میں وارد ہے کہ زلیخا کو گھر کے دروازے پر اُس کا شوہر ملا، والفیا سیّدھا لدی الباب (۱۲/۲۵) یعنی پایا اُن دونو (یوسف و زلیخا) نے اُس (زلیخا) کے سردار کو دروازے کے نزدیک۔

اِس جگہ سردار سے مراد شوہر ہے۔

سیادتِ حسیہ یہ انسان کے علاوہ دوسری قابل احترام چیزوں کو بھی حاصل ہوئی۔

۱۔ حضرت علی المرتضےٰ رض کی اِس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے، اس کے آخر کا حصہ یہ ہے۔

سیّد الجبال طور سیناء وسیّد الشجر سدرۃ وسیّد الشہور محرم وسیّد الایام جمعۃ وسیّد الکلام قرآن مجید وسیّد القرآن البقرۃ وسیّد البقرۃ آیۃ الکرسی واما انہا خمس کلمات فی کل کلمۃ خمسون برکۃ۔ (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس) یعنی پہاڑوں کا سردار طور سیناء ہے، اور درختوں کا سردار سدرۃ المنتہیٰ، اور مہینوں کا سردار محرم، اور دنوں کا سردار جمعہ ہے، اور کلاموں کا سردار قرآن مجید، اور قرآن کا سردار سورۃ البقرہ، اور سورۃ البقرہ کا سردار آیۃ الکرسی ہے، اور جو دعا ہے اس میں پانچ کلمے ہیں، اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔

Marfat.com

۲۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح غنیۃ الطالبین میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں۔

* وقیل ان سید البشر آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام وسید العرب محمد وسید
الفُرس سلمان وسید الروم صہیب وسید الحبش بلال وسید القریٰ مکۃ
وسید الاودیۃ وادی بیت المقدس وسید الایام یوم الجمعۃ وسید اللیالی
لیلۃ القدر وسید الکتب قرآن وسید البقرۃ آیۃ الکرسی وسید الاحجار
الحجر الاسود وسید الآبار زمزم وسید العصا عصاء موسیٰ وسید الحیتان
الحوت الذی کان یونس علیہ السلام فی بطنہ وسید النوق ناقۃ صالح و
سید الخیل الافراس البراق وسید الخواتیم خاتم سیدنا سلیمان وسید الشہور
شہر رمضان۔ (غنیۃ الطالبین مترجم فارسی ص ۵۵۰) یعنی کہا گیا ہے کہ آدمیوں کے سردار حضرت
آدم علیہ السلام، اور عرب کے سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور فارس کے سردار
سلمان، اور روم کے سردار صُہَیب، اور حبش کے سردار بلال، اور گاؤں کا سردار مکہ، اور
جنگلوں کا سردار وادی بیت المقدس، اور دنوں کا سردار جمعہ، اور راتوں کی سردار لیلۃ القدر،
اور کتابوں کا سردار قرآن، اور سورۃ البقرہ کی سردار آیۃ الکرسی، اور پتھروں کا سردار حجر اسود،
اور کوؤں کا سردار زمزم، اور لاٹھیوں کا سردار عصا حضرت موسیٰ علیہ السلام، اور مچھلیوں کی
سردار وہ مچھلی جس کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام رہے، اور اونٹنیوں کی سردار حضرت

Marfat.com

صالح علیہ السلام کی اونٹنی ، اور گھوڑوں کا سردار براق ، اور انگشتریوں کی سردار حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری ، اور مہینوں کا سردار رمضان شریف ہے ۔

۳ - کتاب تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار باب وہم ، حدیث نمبر ۲۰۶۱ - ص ۴۶۵ میں ہے۔ بروایت شداد بن اوس رض " سید الاستغفار ان یقول العبد اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علیٰ عہدک ووعدک ما استطعتُ اعوذ بک من شر ما صنعتُ ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء لک بذنبی فاغفرلی فانہٗ لا یغفر الذنوب الا انت " یعنی سید الاستغفار یہ ہے کہ بندہ کہے اللھم انت ربی الحدیث ۔

سیادتِ خاصہ | یہ اعلیٰ فضائل وکمالات سے ہے ، یہ دو قسم ہے ، سیادتِ حقیقیہ ، سیادتِ شرعیہ۔

سیادتِ حقیقیہ | اس کو سیادتِ اصلیہ بھی کہتے ہیں ، یہ ذات کبریائے اللہ تعالیٰ کے لئے زیبا ہے ۔ کیونکہ وہ تمام کائنات کا سردار و مالک ہے ۔

۱ - حضرت مطرف بن عبداللہ بن الشخیر رض سے روایت ہے کہ میں بنی عامر کے وفد میں حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور ہم نے آپ کو کہا انت سیدنا فقال السید اللہ ۔ یعنی آپ ہمارے سردار ہیں ، حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سردار (سیّد) ہے ۔ رواہ ابوداؤد (مشکوٰۃ شریف جلد سوم ۔ باب المفاخرۃ والعصبیت ۔ فصل ثانی ۔ ص ۴۸۴)

۲ - کتاب کافی کلینی (شیعہ) جلد اول ص ۷۰ میں امام باقر علیہ السلام اللہ الصمد کی تفسیر

Marfat.com

السید المصمود سے منقول ہے۔ "خدا تعالےٰ بشانِ صمدیت سیّد ہے، بے نیازی خاص صفت خدا تعالیٰ ہے"

۳۰۔ حضرت علی المرتضےٰ رض نے صحیفہ علویہ ص ۱۸ میں فرمایا ہے "انت السید وانا العبد" یعنی اے اللہ! تو سردار (سیّد) ہے اور میں بندہ ہوں۔

سیادتِ شرعیہ | اس کو سیادتِ مجازیہ یا سیادتِ ظلیہ بھی کہتے ہیں، یہ خدا تعالےٰ کے مقبول بندوں سے مخصوص ہے، یہ تین قسم ہے، سیادتِ کبرےٰ، سیادتِ عظمےٰ، سیادتِ صغرےٰ۔

سیادتِ کبرےٰ | اس کو سیادتِ کلیہ بھی کہتے ہیں، یہ انبیاء علیہم السلام کے لئے مخصوص ہے، بعض پیغمبروں کے متعلق صریح ارشادات بھی ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی سیادت | حق تعالیٰ نے حضرت زکریا علیہ السلام کو بشارت عطا فرمائی، ان اللہ یبشرک بیحییٰ مصدقاً بکلمۃ من اللہ وسیّداً وحصوراً ونبیاً من الصالحین (۳/۳۹) یعنی اللہ تعالےٰ تم کو یحییٰ کی ولادت کے متعلق خوشخبری دیتا ہے، وہ خدائی کلمہ کی تصدیق کرے گا، اور سردار (سیّد) اور جتی ستی اور پیغمبر ہے نیکو کار لوگوں سے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی سیادت | آپ تمام لوگوں کے سردار تھے۔

۱۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں حضرت علی المرتضےٰ رض سے روایت کیا ہے کہ سید الناس آدم یعنی تمام انسانوں کے سردار (سیّد) حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

۲۔ رسالہ القول السدید فی اطلاق السیّد میں حدیث شریف نقل کی ہے۔ آدم سید البشر یعنی حضرت

Marfat.com

آدم علیہ السلام تمام آدمیوں کے سردار (سیّد) ہیں۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیادت | آپ تمام بنی آدم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار (سیّد) ہیں۔

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے یٰسٓ۔ اس کی تفسیر میں علامہ حسین الواعظ الکاشفی الہروی تفسیر حسینی جلد دوم میں لکھتے ہیں۔

"می شاید کہ این کلمہ سیّد باشد یعنی یا سید البشر و حدیث انا سید ولد آدم تفسیر این حرف بود"

۲۔ مولوی فخر الدین صاحب تفسیر قادری جلد دوم ص ۳۰۰ میں اس کا ترجمہ لکھتے ہیں۔

"اور شاید کہ کلمہ (یٰسٓ) سیّد کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ انا سید ولد آدم یہ ان حرفوں کی تفسیر ہو"

۳۔ مولوی شاہ عبدالقادر صاحب محدث دہلوی، تفسیر موضح القرآن منزل پنجم ص ۴۶۰ میں لکھتے ہیں

"یٰسٓ۔ اے سیّد محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم"

۴۔ قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری۔ رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۴۰۰ میں لکھتے ہیں۔

"یٰسٓ۔ اے سیّد! یہ معنی امام جعفر صادق سے مروی ہیں۔ کتاب شفا ص ۱۶"

۵ حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ السلام نے انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم۔ (مشکوٰۃ مجتبائی

باب الفضائل

Marfat.com

باب فضائل سید المرسلین۔ ص ۴۹۰) یعنی میں قیامت کے روز تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں گا سب سے پہلے قبر سے میں اٹھوں گا ۔ اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا ۔ اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی ۔

۶ ۔ حضرت ابو سعید رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ السلام نے انا سید ولد آدم یوم القیمۃ ولا فخر رواہ الترمذی (مشکوۃ ۔ جلد چہارم ۔ باب فضائل سید المرسلین ۔ ص ۴۹۷) یعنی میں قیامت کے روز تمام اولاد آدم کا سردار (سیّد) ہوں ، اور میں بڑائی کی وجہ سے نہیں کہتا ۔

۷ ۔ حضرت امام حسن مجتبیٰ رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انا سید ولد آدم ۔ (حلیۃ الاولیا) یعنی میں تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں ۔

۸ ۔ حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انا سید ولد آدم (رواہ الدارقطنی والحاکم) یعنی میں تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں ۔

۹ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انا سید العالمین (رواہ البیہقی والحاکم) یعنی میں تمام جہان و اہلِ جہان کا سردار (سیّد) ہوں ۔

۱۰ ۔ حضرت سلمہ بن نفیل رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا انا امام المتعلمین وسیّد العالمین (تاریخ بغداد للخطیب) یعنی میں علم پڑھنے والوں کا امام اور تمام اہلِ جہان کا سردار ہوں ۔

۱۱ ۔ حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا نحن بنی عبدالمطلب

Marfat.com

سادات اهل الجنة انا وحمزة الحدیث (اخرجه ابن ماجة والدیلمی) یعنی ہم عبدالمطلب کی اولاد جنتی لوگوں کے سردار (سیّد) ہیں۔ میں اور حمزہ وغیرہ الی آخر الحدیث۔

۱۲۔ فرمایا حضور علیہ السلام نے وجعلنی فی الدنیا سید ولد آدم (خصال شیعہ جلد اول ص۴۲)

یعنی اللہ تعالیٰ نے دنیا میں مجھ کو تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) بنایا ہے۔

۱۳۔ کتاب تحقیق السیادت میں حدیث منقول ہے سید الرجال محمدؐ۔ یعنی تمام مردوں کے سردار (سیّد) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ رض نے فرمایا ہے سید العرب محمد (رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس) یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردار (سیّد) ہیں۔

سیادتِ عظمیٰ | اس کو سیادتِ علیا بھی کہتے ہیں، یہ طبقہ محبوبانِ الٰہی غیر انبیا کے لئے مخصوص ہے، آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے بطورِ فضیلت یا خطاب کے ان کو عطا ہوئی ہے، اس کی دو قسمیں ہیں، سیادتِ شخصی، سیادتِ قومی۔

سیادتِ شخصی | یہ وہ ہے جو بعض خواص صحابہ کرام رض کو ان کے اوصاف حمیدہ اور خصائل جمیلہ کے باعث حضور علیہ السلام نے سیّد کے خطاب سے مشرف فرمایا۔

حضرت ابوبکر رض کی سیادت | آپ سیّد تھے۔

۱۔ ترمذی نے انس بن مالک سے اور ابن ماجہ نے حضرت علی المرتضیٰ رض سے روایت کیا ہے کہ حضور

علیہ السلام

Marfat.com

علیہ السلام نے فرمایا ابوبکر وعمر سیّدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والاٰخرین الا النبیین و المرسلین ۔ یعنی ابوبکر وعمر نبیوں اور پیغمبروں کے سوا پہلوں اور پچھلوں تمام ادھیڑ عمر والے جنتیوں کے سردار ہیں۔

۲ ۔ شیخ یحییٰ بن حمزہ (شیعہ) اطواق الحمامہ فی بحث الامامہ میں لکھتے ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا کہ ابوبکر وعمر قریش کے سردار (سیّد) ہیں ۔ ملخصاً ۔

۳ ۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض کہا کرتے تھے ابوبکر سیّدنا (صحیح بخاری جلد دوم ۔ص ۱۸۸) یعنی حضرت ابوبکر ہمارے سردار (سیّد) ہیں ۔

حضرت عمر رض کی سیادت | ترمذی وابن ماجہ کی حدیث مقدم الذکر اور اطواق الحمامہ کی روایت مذکور سے آپ کی سیادت ظاہر ہے ۔

نیز کتاب شمس التواریخ جلد سوم ، جزو دوم ، ص ۱۰۲۴ میں ہے ۔

"امام شعبی رح سے روایت ہے کہ جناب اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب نے اپنی خلافت کے زمانہ میں اہل نجران کی شکایت پر انہیں جواب دیا کہ بیشک عمر ابن الخطاب سیّد الامت تھے ، جو کچھ وہ کر چکے ہیں میں اسے ہرگز نہیں بدلوں گا ۔"

حضرت عثمان رض کی سیادت | مرزا غلام احمد قادیانی کتاب فتاوٰی مسیح موعود ص ۱۷۸ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت ابوبکر وعمر وعثمان سب سیّد تھے ۔" ملخصاً ۔

Marfat.com

حضرت ابوسفیان بن حارث کی سیادت

کنز العمال جلد ششم، ص ۱۷۶ میں حدیث درج ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت ابوسفیان بن حارث رض کو فرمایا سیّد فتیان اھل الجنۃ، یعنی جنتی نوجوانوں کا سردار (سیّد) ہے۔

حضرت سعد بن عبادہ کی سیادت

صحیح بخاری جلد دوم ص ۶۶۰ میں ایک طویل حدیث میں حضرت عائشہ صدیقہ رض کا قول ہے فقام سعد بن عبادۃ وھو سیّد الخزرج یعنی کھڑے ہو گئے سعد بن عبادہ رض اور وہ قبیلہ خزرج کے سردار (سیّد) تھے۔

حضرت سعد بن معاذ کی سیادت

آپ سید تھے۔

۱۔ حضرت ابوسعید خدری رض سے روایت ہے کہ کہا جب بنو قریظہ سعد بن معاذ کے حکم پر اُترے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو سعد کی طرف بھیجا، وہ قریب ہی تھے، گدھے پر سوار ہو کر آئے، جب مسجد کے قریب پہنچے تو حضور علیہ السلام نے انصار کو فرمایا قوموا الی سیّدکم یعنی اپنے سردار (سیّد) کیلئے کھڑے ہو جاؤ۔ (متفق علیہ۔ مشکوٰۃ جلد چہارم، کتاب الاداب، باب القیام، فصل دوم ص ۶۳)

۲۔ صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۹۲ میں حدیث مذکور میں یہ الفاظ مروی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا الی خیرکم او سیّدکم۔ یعنی حضور علیہ السلام نے انصار کو فرمایا اپنے بہترین کے لئے یا سردار (سیّد) کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔

۳۔ کافی کلینی (شیعہ) ص ۵۶۵ میں یہی حدیث مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے سعد بن معاذ کو فداہ میں

Marfat.com

انصار میں سے سیّد کم (یعنی تمہارا سردار) فرمایا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کی سیادت | کتاب ریاض المستطاب ص ۴۹ پر حدیث شریف درج ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رض کو سیّد من سادات المسلمین فرمایا۔ یعنی یہ مسلمانوں کے سرداروں میں سے ایک سردار (سیّد) ہے۔

حضرت صُہیب رومی رض کی سیادت | دیلمی نے مسند الفردوس میں بروایت حضرت علی المرتضٰے رض نقل کیا ہے سیّد الروم صہیب۔ یعنی روم کا سردار (سیّد) صہیب ہے۔

حضرت سلمان فارسی رض کی سیادت | دیلمی نے مسند الفردوس میں بروایت حضرت علی المرتضٰے رض نقل کیا ہے سیّد الفرس سلمان یعنی فارس کا سردار (سیّد) سلمان ہے۔

حضرت بلال حبشی کی سیادت | آپ کی سیادت دلائل ذیل سے ظاہر ہے۔

۱۔ کنز العمال جلد دوم میں حدیث مذکور ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت بلال رض کو سیّد المؤذنین یعنی اذان دینے والوں کا سردار (سیّد) فرمایا۔

۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رض کہا کرتے تھے ابوبکر سیّدنا واعتق سیّدنا یعنی بلالاً (صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۸۸) یعنی ابوبکر ہمارے سردار ہیں، اور ہمارے سردار بلال کو آزاد کیا۔

۳۔ دیلمی نے مسند الفردوس میں بروایت حضرت علی المرتضٰے رض نقل کیا ہے سید الحبش بلال یعنی حبشہ کا سردار (سیّد) بلال ہے۔

Marfat.com

حضرت لقمان و بلال و نجاشی کی سیادت علامہ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی کتاب تذکرۃ الموضوعات ص ۳۰ میں لکھتے ہیں۔

"اتخذوا السودان فلان ثلاثۃ منہم سادات اھل الجنۃ لقمان وبلال والنجاشی رواہ ابن بن سفیان المقدسی" یعنی سرداروں (سادات) میں سے تین اہل جنت کے سردار ہیں۔ لقمان اور بلال اور نجاشی۔

حضرت عمر بن جموح کی سیادت معالم ص ۱۵۶ پر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرو بن جموح کو بنی سلمہ کا سید کہہ فرمایا۔ یعنی یہ تمہارا سردار ہے۔ یہی مضمون خازن ص ۲۲۶ میں ہے۔

حضرت یحییٰ، سعد، عمرو، حسن کی سیادت تفسیر نعیمی جلد سوم ص ۲۵۹ میں ہے۔

"غیر خدا کو سید کہہ سکتے ہیں۔ رب تعالیٰ نے یحییٰ علیہ السلام کو سید فرمایا، حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو انصار کا سید، اور عمرو بن جموح کو بنی سلمہ کا سید، اور امام حسن کو سب کا سید فرمایا، رضی اللہ عنہم"

تمام صحابہ کی سیادت مولوی نبی بخش حلوائی لاہوری کتاب النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ ص ۴۹ میں لکھتے ہیں۔

"شاہ ولی اللہ دہلوی حسن العقیدہ میں فرماتے ہیں۔ ونکف السنتنا من ذکر الصحابۃ الا بخیر وھم ائمتنا وسادتنا فی الدین وسبتھم حرام وتعظیمھم واجب" یعنی ہم نیکی کے سوا صحابہ کا ذکر کرنے سے زبان کو بند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ دین میں ہمارے امام و سردار ہیں۔ ان کو گالیاں دینا

حرام ہے

Marfat.com

حرام ہے ، اور ان کی تعظیم کرنا واجب ہے ۔

حضرت عبدالمناف کی سیادت | مولوی سید علی حیدر بن آقا سید علی اظہر مجتہد شیعہ تاریخ الائمہ ص ۱۵ میں بحوالہ تاریخ خمیس جلد اول لکھتے ہیں۔

" وساد عبد المناف فی حیاۃ ابیہ وکان مطاعاً فی قریش " یعنی عبدالمناف اپنے باپ کی زندگی ہی میں سردار ہو گئے ، اور قریش ہر بات میں ان کی اطاعت کرتے تھے ۔

یہ سیادت شخصی محض ان اکابر کی ذات تک محدود تھی ، چونکہ وہ سیادت کے اوصاف سے موصوف تھے ، اس واسطے وہ اس بابرکت لقب سے ملقب ہوئے ۔ ان کی اولاد یا خاندان کو اس سیادت سے کوئی حصہ نہیں ، نہ ہی کسی مفسر یا محدث یا مورخ نے ان کے خاندانوں کو قوم سادات سے شمار کیا ہے ۔

سیادتِ قومی | یہ آل محمد سے مخصوص ہے ۔

۱ ۔ حضرت مخدوم علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رح نے کتاب کشف المحجوب ص ۴۲۸ میں لکھا ہے ۔

" (حضرت عمر سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے جو آپ نے فرمایا ہے)

کل نسب وحسب ینقطع بالموت الا نسبی وحسبی ویروی کل سبب ونسب ینقطع الا حسبی ونسبی یعنی ہر نسب اور حسب موت سے علیحدہ ہو جاتا ہے مگر میری نسب اور حسب ، اور ایک روایت میں ہے کہ ہر سبب اور نسب منقطع ہو جاتا ہے مگر میری حسب اور نسب "

۲ ۔ علامہ ابوالقاسم ابن الحسین الرضوی النقیم نے غیر نوامع التنزیل الجزء الثانی ص ۶۲۹ ش میں

Marfat.com

یہ حدیث ان الفاظ سے درج کی ہے۔

"کل سبب ونسب ینقطع یوم القیٰمۃ ماخلا سببی ونسبی"، یعنی قیامت کے روز سب سبب ونسب ٹوٹ جائیں گے سوائے میرے سبب اور نسب کے۔

۳۔ مولوی محمد وارث علی صاحب نے کتاب شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۴۷ میں لکھا ہے کہ۔

"بروایت صحیحہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتحیات نے ایک روز منبر پر فرمایا لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ کہتے ہیں رسول اللہ کی قرابت اور ناطہ داری سے کسی کو کچھ نفع نہیں ہوسکتا۔ یہ خیال ان کا بالکل باطل ہے، میرا رشتہ وناطہ دنیا میں تا قیامت قائم رہنے والا، اور بروز آخرت نفع پہنچانے والا ہے، اے لوگو میں قیامت کے دن اپنے اہل قرابت کو نہ بھولوں گا، حوض پر سب سے پہلے پہنچ کر ان کا منتظر ہوں گا۔"

۴۔ مولوی حاجی مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی نے رسالہ الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول ص ۷ میں بحوالہ ردالمحتار جلد اول باب غسل المیت یہ حدیث نقل کی ہے۔

"کل نسب وسبب منقطع یوم القیامۃ الا نسبی وسببی۔ یعنی قیامت کے دن ہر نسبی اور سسرالی رشتے کٹ جائیں گے، اور کام نہ آئیں گے، مگر میرا نسب اور سسرالی رشتہ کام آئے گا۔"

ان حدیثوں سے حضور علیہ السلام کے سبب ونسب کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، چونکہ آپ کا نسب منقطع نہیں، اسلئے سیادت کا شرف حضور کی آل میں جاری ہوا، اور تا قیامت جاری رہے گا۔ آل محمد سے مراد آل علی اور آل جعفر اور آل

Marfat.com

اور آلِ عقیل اور آلِ عباس اور آلِ حارث ہیں ۔ بتصریح محدثین و فقہا یہ سب آلِ محمد ہیں ، اور ان پر صدقہ لینا حرام ہے ، سیادت قومی کے مفصل فضائل و دلائل ' ذوی القربیٰ ' اور ' اہل بیت ' اور ' آلِ محمد ' کے عنوانات کے ماتحت باب اوّل و باب دوم و باب سوم میں گذر چکے ہیں۔

جامع السیادتین | بعض حضرات وہ ہیں جو سیادت شخصی اور سیادت قومی کے جامع ہیں۔ مثلاً۔

حضرت ہاشم کی سیادت | تاریخ طبری میں لکھا ہے ۔

" ایک آدمی نے حضرت عبد المطلب کو دیکھا کہ وہ اپنے ہم عصروں میں فخریہ کہہ رہے تھے انا شیبة ابن ہاشم بن عبد المناف انا ابن سید البطحاء انا ابن سید مکة والحجاز وانا ابن رئیس القریش من لہٗ سودتہ علی سادات العرب ۔ یعنی میں شیبہ ہوں ، ہاشم بن عبد المناف کا بیٹا ہوں ، میں بطحا کے سردار (سیّد) کا بیٹا ہوں ، میں مکہ اور حجاز کے سردار (سیّد) کا بیٹا ہوں ، میں قریش کے رئیس کا بیٹا ہوں ، جس کو تمام سادات عرب پر سرداری (سیادت) حاصل ہے ۔"

حضرت علی المرتضیٰ کی سیادت | آپ سیّد تھے ، آپ کی سیادت کے مفصل دلائل آگے باب پنجم میں لکھے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ۔

حضرت فاطمۃ الزہرا کی سیادت | آپ سیّدہ تھیں ۔

۱ ۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فاطمة سیّدة نساء اھل الجنة (صحیح بخاری جلد دوم ، باب مناقب قرابت رسول اللہ ص ۱۸۵) یعنی فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار (سیدہ) ہے ۔

Marfat.com

۲ - حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا رض کو فرمایا

اما ترضین ان تکونی سیدۃ نساء اھل الجنۃ اونساء المؤمنین (صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۷۴)

یعنی کیا تو راضی نہیں کہ تو جنتی عورتوں یا مومنوں کی عورتوں کی سردار (سیدہ) ہو۔

اس حدیث کو مرزا عبدالستار بیگ سہسرامی نے مسالک السالکین جلد اول میں، اور مولوی محمد مخدوم حنفی نے شرح انواع جلد اول میں، اور مولانا شاہ فقیر اللہ علوی نے مکتوبات شریف میں بھی نقل کیا ہے۔

۳ - تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) الجزء الثانی ص ۴۸۳ میں ہے۔

" در صحاح ستہ اگرچہ بلفظ مختلف وارد شدہ فاطمۃ سیدۃ النساء الجنۃ اَوِ الاُمّۃ الی القیٰمۃ ونساء المؤمنین. در مودۃ و در مفتاح الفتوح وجامع الاصول منقول ست اما ترضین ان تکونی سیدۃ النساء العالمین " یعنی صحاح ستہ میں مختلف لفظوں سے وارد ہوا ہے کہ حضرت فاطمہ رض جنتی عورتوں، یا امت کی عورتوں، اور مومنوں کی عورتوں کی قیامت تک سردار (سیدہ) ہیں۔ اور کتاب مودۃ القربیٰ اور مفتاح الفتوح اور جامع الاصول میں منقول ہے کہ کیا تم راضی نہیں کہ تم اہل جہان کی عورتوں کی سردار (سیدہ) ہو۔

حضرت امام حسن رض کی سیادت | آپ سید تھے۔

۱ - حضرت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا، اور حسن بن علی آپ کے ایک پہلو میں تھے، حضور اکیدفعہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور اکیدفعہ اُن کی طرف اور فرمایا

Marfat.com

اور فرمایا ان ابنی ھٰذا سیّد ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین (صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۰) یعنی یہ میرا بیٹا سیّد ہے (سردار ہے) اللہ تعالیٰ اس کی بدولت مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں میں صلح کرا دے گا۔

۲۔ حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا الحسن والحسین سیّدا شباب اھل الجنۃ۔ رواہ الترمذی یعنی حسن اور حسین دونو جنتی جوانوں کے سردار (سیّد) ہیں۔

حضرت امام حسین رضؓ کی سیادت آپ سیّد تھے۔

۱۔ حضرت ابو سعید خدری رضؓ کی روایت سے جو ترمذی کی حدیث مذکور ہوئی ہے، اس میں حضرت امام حسین رضؓ کی سیادت کا ثبوت موجود ہے۔

۲۔ ابن ماجہ و دیلمی کی حدیث بروایت انس بن مالک رضؓ میں بھی حضرات حسنین رضؓ کی سیادت مذکور ہے، اصل حدیث باب پنجم سیادت مرتضوی کے دلائل میں لکھی جائے گی۔

۳۔ مودۃ القربیٰ میں حضرت سلمان فارسی رضؓ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت امام حسین رضؓ کے ماتھے اور منہ کو بوسہ دیا، اور فرمایا کہ تو سیّد ہے اور سیّد کا بیٹا ہے۔

ف جو لوگ سیادت کو محض حضرات حسنین رضؓ یا ان کی اولاد سے مختص سمجھتے ہیں، ان کو غور سے دیکھنا چاہیئے کہ ان احادیث طیبہ میں تخصیص کا کوئی لفظ موجود نہیں جس سے دوسروں کی سیادت کی نفی ہوتی ہو۔

Marfat.com

حضرت امیر حمزہ رض کی سیادت | آپ سیّد تھے۔

۱۔ ابن ماجہ اور دیلمی نے حضرت انس بن مالک رض سے روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد جنتی لوگوں کے سردار (سیّد) ہیں، میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

۲۔ کنز العمال جلد ششم ص ۱۷۱ میں حدیث شریف مذکور ہے جس میں امیر حمزہ کو سیّد الشہداء یعنی شہیدوں کا سردار (سیّد) کہا گیا ہے۔

حضرت جعفر طیار رض کی سیادت | آپ سیّد تھے۔

۱۔ ابن ماجہ اور دیلمی کی حدیث میں حضرت جعفر کا نام بھی سادات اہل جنت میں مذکور ہے، جیسا کہ گذر چکا ہے۔

۲۔ کنز العمال جلد ششم ص ۱۶۸ میں حدیث شریف مذکور ہے جس میں حضرت جعفر طیار کو سیّد الشہداء یعنی شہیدوں کا سردار (سیّد) کہا گیا ہے۔

حضرت امام زین العابدین رض کی سیادت | حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو فرمایا۔ اے جابر! حسین کے ہاں ایک لڑکا ہوگا، اس کا نام علی رکھا جائے گا، جس وقت قیامت کے دن ندا ہوگی یا سیّد العابدین (یعنی اے عبادت کرنے والوں کے سردار) اٹھو۔ تو وہی سرد اٹھے گا۔ (صواعق محرقہ)

حضرت

Marfat.com

حضرت امام مہدی کی سیادت

ابن ماجہ و دیلمی کی حدیث میں امام مہدی کو بھی سادات اہل جنت سے ذکر کیا گیا ہے۔

پس جاننا چاہیئے کہ حضرت ہاشم کو ان کے بیٹے حضرت عبدالمطلب نے سیّد فرمایا، اور باقی آٹھوں حضرات کو حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تخفی طور پر بھی سیادت کے خطاب سے مشرف فرمایا، اور قومی طور پر بھی ان کو اپنی آل و عترت و اہل بیت و ذوی القربے فرمایا، اور ان کی محبت کو تمام امت پر لازم فرمایا، تو یہ حضرات جامع السیادتین ہیں۔ اس لئے ان کا شرف دونو اعتبار سے زیادہ ہے، اور ان کی اولاد کو سب محدثین و مورخین آج تک سیّد اور شریف ہی بولتے اور لکھتے آئے ہیں۔

سیادتِ صغریٰ

اس کو سیادتِ اصطلاحیہ بھی کہتے ہیں، جس شخص میں سیادت کے اوصاف پائے جاتے ہوں، بلا امتیاز قوم اس کو اس سیادت سے حصہ ہے، یہ چھ قسم ہے، سیادتِ علما، سیادتِ صلحا، سیادتِ اصفیا، سیادتِ اسخیا، سیادتِ اتقیا، سیادتِ اوصیا۔

سیادتِ علما

دارقطنی میں حدیث شریف وارد ہے الانبیاء قادۃ والعلماء سادۃ ومجالسہم زیادۃ۔ یعنی پیغمبر پیشوائے قوم ہیں، اور علماء سردار (سیّد) ہیں، اور ان کی مجلسیں موجب زیادتی خیر ہیں۔

سید اسمٰعیل دہلوی

صحیفہ اہلحدیث کراچی حدیث نمبر۔ ص ۳۱۵ میں ہے۔

Marfat.com

"جناب مولانا سید اسمٰعیل صاحب شہید محدث دہلوی"

سید اسمٰعیل صاحب فاروقی النسب تھے، علوی یا فاطمی نہ تھے، ان کی علمیت کی وجہ سے ان کو سیّد لکھا گیا ہے۔

سیّد احمد دہلوی | مولوی سید ظہیر الدین بن سید احمد رسالہ عملیات مجربہ خاندان عزیزیہ حصہ دوم ص ۲ میں لکھتے ہیں۔

"سید احمد ولی اللہی عفی عنہ بن مولوی سید معز الدین نبیرہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین ماہر شریعت وطریقت پیشوائے عاملین مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ"

یہ سید احمد بھی فاروقی النسب تھے، علمیت کی وجہ سے ان کو سیّد لکھا گیا ہے۔

سیادتِ صلحا | جس شخص میں سیادت کے اوصاف موجود ہوں، اور وہ صالح ہو اس کو بھی اصطلاح میں سیّد کہہ دیتے ہیں۔

سید احمد علی اُویسی | مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اول ص ۴۵ میں لکھا ہے۔

"حضرت سیّد شاہ احمد علی رضی اللہ عنہ۔ نام مبارک آپ کے والد ماجد کا حافظ سید شاہ غلام رسول تھا، آپ اولاد امجاد سے حضرت خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے تھے۔"

یہ ظاہر ہے کہ ان کے مورث خواجہ اویس قرنی کے حق میں کہیں لفظ سیّد وارد نہیں ہوا جس سے یہ نتیجہ برآمد ہو کہ نسبی طور پر ان کو سیّد کہا گیا ہو، یہ صرف ان کی صالحیت و ولایت کے وسیلے ان کو سیّد لکھا گیا ہے۔

Marfat.com

سیادتِ اصفیا | صوفیائے کرام کو ان کے اخلاقِ حسنہ اور ظاہری و باطنی صفائی کی بدولت سیّد کہا جاتا ہے۔

۱ - امام شیخ عبدالرؤف مناوی نے صوفیہ کرام کے حالات میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام رکھا ہے الکواکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ۔ سادۃ - سیّد کی جمع ہے۔ اور جابجا صوفیوں کے ناموں کے ساتھ سیّدی (میرے سردار) لکھا ہے۔

۲ - امام شیخ عبدالوہاب شعرانی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار المعروف طبقات الکبریٰ میں صوفیوں کے ناموں کے ساتھ سیّدی (میرے سردار) لکھتے ہیں۔

سخاوتِ اسخیا | رسالہ تحقیق السیادت میں حدیث مذکور ہے، سادۃ عن الناس فی الدنیا الاسخیاء یعنی دنیا میں لوگوں کے سردار (سیّد) سخی لوگ ہیں۔

سیادتِ اتقیا | پرہیزگاروں کو بھی سیّد کہا گیا ہے۔

۱ - رسالہ تحقیق السیادت میں حدیث مذکور ہے، سادۃ من الناس فی العقبیٰ الاتقیاء یعنی عاقبت میں لوگوں کے سردار (سیّد) پرہیزگار ہیں۔

۲ - کتاب عین الحیوٰۃ (شیعہ) ص ۱۵۵ میں لکھا ہے۔

"المتقون سادۃ" یعنی پرہیزگار سردار (سیّد) ہیں۔

سیادتِ اوصیا | کتاب کافی کلینی (شیعہ) جلد اول ص ۱۷ میں ہے۔

"الاوصیاء سادۃ" یعنی پیغمبروں کے وصی سردار (سیّد) ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سیادت کے غیر مستحقین کتابوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بعض لوگ وہ بھی ہیں جو سیادت کے قطعاً مستحق نہیں ہو سکتے۔

۱۔ کتاب العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ، کتاب النکاح، حصہ دوم، باب المحرمات، ص ۵۲ میں ہے۔

"حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقولوا للمنافق سیّد فانہٗ ان یکن سیّدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل۔ منافق کو اے سردار کہہ کر نہ پکارو، اگر وہ تمہارا سردار (سیّد) ہو تو بیشک تم نے اپنے رب عزوجل کو ناراض کیا، رواہ ابوداؤد والنسائی بسند صحیح عن بریدۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاکم نے صحیح مستدرک میں بافادۂ تصحیح اور بیہقی نے شعب الایمان میں ان لفظوں سے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہٗ جو شخص کسی منافق کو سردار (سیّد) کہہ کر پکارے وہ اپنے رب عزوجل کے غضب میں پڑے، امام حافظ الحدیث عبدالعظیم زکی الدین منذری نے کتاب الترغیب والترہیب میں ایک باب وضع کیا ہے۔ الترھیب من قولہٖ لفاسق او مبتدع یا سیّدی ونحوہٗ من الکلمات اللہ التی علی التعظیم، یعنی ان حدیثوں کا بیان جن میں کسی فاسق یا بدمذہب کو اے میرے سردار یا کوئی کلمہ تعظیم کہنے سے ڈرایا گیا ہے، اور اس باب میں یہی حدیث انہیں دو یا تین راویوں سے ذکر فرمائی ہے"

۲۔ مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے کتاب السنیۃ الانیقہ فی فتاوی افریقہ ص ۱۲ میں لکھا ہے۔

Marfat.com

" ابو داؤد و نسائی بسند صحیح بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بروایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لاتقولوا للمنافق سیّد فانہ ان یکن سیّدًا فقد اسخطتم ربکم عزوجل ، منافق کو سیّد نہ کہو اگر وہ تمہارا سردار ہو تو بیشک تمہارے رب کا تم پر غضب ہو "

۳ ۔ تفسیر نعیمی جلد سوم ، ص ۲۵۹ میں ہے ۔

" بے دینوں اور منافقوں کو سیّد کہنا منع ہے ، جس حدیث میں اس کی ممانعت ہے اس کا یہ ہی مطلب ہے ، حضور فرماتے ہیں ۔ صلے اللہ علیہ وسلم لاتقولوا للمنافق سیّد منافق کو سید نہ کہو (احکام القرآن) "

۴ ۔ خصال (شیعہ) جلد اول میں حضرت امام جعفر صادق رض سے مروی ہے لایسود سوء الخلق یعنی بدعمل بداخلاق کیلئے سیادت ہرگز جائز نہیں ۔

۵ ۔ خصال (شیعہ) ص ۱۳۰ میں ہے ۔ ولا یسود سفیہ یعنی بیوقوف آدمی سردار (سیّد) نہیں ہو سکتا ۔

Marfat.com

باب پنجم

القول الجلی فی سیادت علی

حضرت علی مرتضٰے رضؓ کی سیادت کے دلائل

اس میں دلائل واضحہ کثیرہ نقلیہ وعقلیہ سے ثابت کیا ہے کہ حضرت امام ابوالحسن علی المرتضٰے رضؓ سیّد تھے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پاک سے آپ کو سیّد کا خطاب عطا ہوا، اور آپ کے معاصرین نے اس کو تسلیم کیا۔

اس باب میں چار فصل ہیں۔

فصل اوّل

اس میں احادیث نبوی سے آپ کی سیادت کے دلائل درج کئے ہیں۔

علی سیّد ہیں

(۱)

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا الحسین علی فخذہ وھو یقبل عینیہ ویقبل فاہ وھو یقول انت سیّد بن سیّد وانت امام بن امام وانت حجۃ بن حجۃ ابو تسعۃ من صلبک تاسعھم قائمھم۔ مودۃ القربیٰ (ذخائر العقبیٰ)

یعنی حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ دیکھا کہ امام حسین آپ کی گود میں ہیں۔ اور آپ ان کی آنکھوں اور منہ کو بوسہ دیتے ہیں، اور فرماتے ہیں، تو سیّد

Marfat.com

اور سیّد کا بیٹا ہے ، اور امام ہے اور امام کا بیٹا ہے ، اور حجت ہے اور حجت کا بیٹا ہے ، اور نو شخصوں کا باپ ہے جو تیری پشت سے ہوں گے ، اور نواں اُن کا قائم ہو گا ۔

(۲)

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں ۔

" حضرت سلمان فارسی سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ، کیا دیکھتا ہوں کہ جناب امام حسین علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ران مبارک پر بیٹھے ہیں ، آپ کبھی ان کی آنکھوں سے بوسے لیتے ہیں ، اور کبھی منہ کو چومتے ہیں ۔ اور فرماتے ہیں تو سیّد ہے اور سیّد کا بیٹا ہے ، اور امام ہے اور امام کا بیٹا ہے ۔

علی سیّد العرب ہیں

(۳)

عن الحسن بن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی سیّد العرب یعنی علیا فقالت عائشۃ الست سیّد العرب قال انا سیّد ولد ادم وعلی سید العرب

حلیۃ الاولیا ۔ یعنی امام حسن مجتبیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیّد العرب یعنی علی کو بلاؤ ، تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کہا کیا آپ سیّد العرب نہیں ؟ تو فرمایا میں تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں ، اور علی رض عرب کا سردار (سیّد) ہے ۔

(۴)

Marfat.com

حضرت امام حسن مجتبیٰ رض سے روایت ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رض جب مجلس نبوی ص میں آئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلا بھیجا، جب وہ حاضر ہوئے تو فرمایا۔ ھٰذا سیّد العرب فاحبوہ بحبی و اکرموا بکرامتی فان جبریل اخبرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزوجل۔ یعنی یہ علی تمام عرب کا سردار ہے، میری دوستی کی وجہ سے اس کو دوست رکھو، اور میری عزت کی وجہ سے اس کی عزت کرو، تحقیق جبریل نے خدا تعالےٰ کا یہ پیغام مجھ کو دیا ہے، جو میں نے تم سے بیان کیا ہے۔ (حلیۃ الاولیا)

(۵)

عن ابی لیلیٰ عن الحسن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا انس انطلق فادع سید العرب الحدیث (طبرانی فی الکبیر) یعنی حضرت ابی لیلےٰ حضرت امام حسن رض سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے انس! جاکر سیّد العرب (علی المرتضیٰ) کو بلا لاؤ۔

(۶)

حضرت امام حسن مجتبیٰ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے انس! جا، اور عرب کے سردار (سیّد) کو بلا لا، پس وہ حضرت علی رض کو بلا لائے۔ (تاریخ السادات بحوالہ معجم کبیر)

(۷)

مولوی حافظ علی محمد (شیعہ) کتاب فلک النجات فی الامامۃ والصلوٰۃ جلد اول ص ۲۶ میں لکھتے ہیں۔

"وفی کنز العمال جلد ۶ ص۴ (مسند السید الحسن) ادعوالی سیّد العرب قلت

السنۃ

Marfat.com

الست سیّد العرب قال انا سیّد ولد ادم وعلی سیّد العرب " یعنی عرب کے سردار (سیّد) کو بلاؤ، میں نے کہا کیا آپ عرب کے سردار (سیّد) نہیں؟ فرمایا حضور علیہ السلام نے میں تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں، اور علی عرب کا سردار (سیّد) ہے۔

(۸)

عن عائشة رض قالت کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم اذا دخل علی فقال هٰذا سیّد العرب فقلت بابی وامی انت سید العرب فقال انا سیّد العٰلمین وهو سید العرب (ارجح المطالب بحوالہ بیہقی وحاکم) یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھی تھی کہ حضرت علی آئے، حضور علیہ السلام نے فرمایا، یہ عرب کا سردار (سیّد) ہے، میں نے عرض کیا، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، آپ عرب کے سردار (سیّد) ہیں، تو آنجناب نے فرمایا میں تمام اہلِ جہان کا سردار (سیّد) ہوں، اور وہ (علی) عرب کا سردار (سیّد) ہے۔

(۹)

عن عائشة رض قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ادعوا لی سید العرب فقلت یا رسول الله الست سید العرب فقال انا سید ولد ادم وعلی سید العرب (زاد السبیل ص۴۶)

یعنی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے عرب کے سردار (سیّد) کو بلاؤ، میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ سیّد العرب نہیں؟ فرمایا میں تمام اولادِ آدم کا

Marfat.com

سردار ہوں، اور علی عرب کا سردار (سیّد) ہے۔

(۱۰)

عن عائشة رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا سیّد ولد آدم و علی سیّد العرب۔

اخرجه الحاکم فی صحیحه المستدرك وقال صحیح الاسناد (زاد السبیل ص۴۶) یعنی حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں تمام اولاد آدم کا سردار (سیّد) ہوں، اور علی رض عرب کا سردار (سیّد) ہے، حاکم نے اس کو مستدرک صحیح میں نکالا ہے، اور کہا ہے کہ یہ صحیح الاسناد ہے

(۱۱)

حضرت سلمہ بن نفیل مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے فرمایا کہ اے عائشہ! اگر تو عرب کے سردار (سیّد) کو دیکھنا چاہتی ہے تو علی رض کو دیکھ۔ ام المومنین نے عرض کیا کیا آپ عرب کے سردار (سیّد) نہیں؟ فرمایا انا امام المتعلمین وسیّد العالمین و هٰذا سیّد العرب یعنی میں علم پڑھنے والوں کا امام، اور تمام اہل جہان کا سردار (سیّد) ہوں، اور یہ عرب کا سردار (سیّد) ہے۔ (تاریخ بغداد للخطیب)

(۱۲)

عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادعوا لی سیّد العرب فقالت عائشة رض الست سیّد العرب قال انا سیّد ولد آدم وعلی سید العرب هٰکذا رواه الجزری فی

اسنی

Marfat.com

اسنی المطالب وابن حجر فی الصواعق وشاہ ولی اللہ فی ازالۃ الخفا (زاد السبیل ص ۲۶)

یعنی حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے سیّد العرب کو بلاؤ۔ پس حضرت عائشہ رض نے عرض کیا کیا آپ سیّد العرب نہیں؟ فرمایا میں سب اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں، اور علی عرب کا سردار (سیّد) ہے، اسیطرح روایت کیا جزری نے اسنی المطالب میں، اور ابن حجر نے صواعق محرقہ میں، اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں۔

(۱۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انا سیّد ولد آدم وعلی سیّد العرب یعنی میں تمام اولادِ آدم کا سردار (سیّد) ہوں، اور علی رض عرب کا سردار (سیّد) ہے۔ (ارجح للمطالب بحوالہ دارقطنی وحاکم)

(۱۴)

علی سیّد المسلمین ہیں

عن انس بن مالك ونواس بن سمعان رض قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى رض يا سيد المسلمين وامام المتقين (دیلمی وابن مردویہ) یعنی حضرت انس بن مالک ونواس بن سمعان سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو فرمایا اچھے آئے اے مسلمانوں کے سردار (سیّد) اور پرہیزگاروں کے امام۔

(۱۵)

عن نواس بن سمعان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلى مرحبا سيّد المسلمين

Marfat.com

ین جاءہ علی بن ابی طالب (فردوس الاخبار دیلمی) یعنی حضرت انس بن سمعان رض سے روایت ہے
ہ جبوقت علی بن ابیطالب مجلس نبوی میں حاضر ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے اچھے آئے
ے مسلمانوں کے سردار (سیّد) ۔

(۱۶)

ن انس رض قال بینما انا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم الاٰن یدخل سیّد المسلمین فاذا طلع علی (کتاب التفسیر لابن مردویہ) یعنی حضرت انس رض سے
وایت ہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا اِس وقت
سلمانوں کا سردار (سیّد) آئے گا ۔ پس اُسی وقت حضرت علی رض وارد ہوئے ۔

(۱۷)

ن عبد اللہ بن سعد بن زرارۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسریٰ انتھیت
ربی عزّ وجل فاوحیٰ الی فی علی بثلاث انہ سید المسلمین ودلی المتقین وقائد الغر المحجلین
واہ ابن مردویۃ وابو نعیم والحاکم وابن النجار (تاریخ الطالب) یعنی حضرت عبد اللہ بن سعد بن زرارہ
روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ شب معراج میں جب میں نے پروردگار سے
ات کی تو مجھ کو علی رض کے تین القاب الہام کئے ۔ کہ وہ مسلمانوں کا سردار (سیّد) اور پرہیزگاروں کا
ست ، اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے ۔

(۱۸)

Marfat.com

(۱۸)

"امام حافظ جلال الدین سیوطی نے الحاوی الفتاوی جلد دوم ص ۲۰۷ میں لکھا ہے، کہ آنحضرت صلے اللہ
وآلہ وسلم نے علی کو فرمایا انت سید المسلمین و امام المتقین وقائد الغر المحجلین یعنی تم مسل
کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور نورانی چہرہ والوں کے پیشوا ہو۔ اخرجہ البزار وابن النجا
فی معجمہ والباوردی فی المعرفۃ والحاکم فی المستدرک من حدیث عبد اللہ بن سعد بن
زرارۃ عن ابیہ۔ (فلک النجات مجلد اول ص ۲۹۵)

(۱۹)

عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لی انک سیّد المسلمین و ولی المتقین و
قائد الغر المحجلین (مسند علی رضا) یعنی حضرت علی رض سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
مجھ کو فرمایا تو مسلمانوں کا سردار (سیّد) اور پرہیزگاروں کا دوست، اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے

(۲۰)

عن علی رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی انک سیّد المسلمین ویعسوب
المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین (ارجح المطالب بحوالہ دیلمی) یعنی حضرت علی رض سے روا
ہے کہ مجھ کو حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! بیشک تو مسلمانوں کا سردار (سیّد) اور
مومنوں کا سرگروہ، اور پرہیزگاروں کا امام، اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے۔

Marfat.com

(۲۱)

عن جابر بن عبد اللہ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ اوحی الیّ فی علی ثلاث اشیاء لیلۃ اسریٰ بی انہٗ سیّد المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین۔

رواہ الدیلمی فی فردوس الاخبار۔ یعنی حضرت جابر بن عبد اللہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات خداوند تعالےٰ نے مجھ کو علی رض کے تین القاب القا فرمائے کہ وہ مومنوں کا سردار (سیّد) اور پرہیز گاروں کا امام۔ اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے۔

(۲۲)

عن عبد اللہ بن الحکیم رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالیٰ اوحی فی علی ثلاثۃ اشیاء لیلۃ اسریٰ بی بانہٗ سیّد المؤمنین وامام المتقین وقائد الغر المحجلین۔

رواہ الطبرانی۔ یعنی حضرت عبد اللہ بن حکیم رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ معراج کی رات اللہ تعالےٰ نے مجھ کو علی کے تین القاب الہام فرمائے یہ کہ وہ مومنوں کا سردار (سیّد) اور پرہیز گاروں کا امام۔ اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے۔

(۲۳)

مولوی سید غلام یحییٰ النقوی البخاری المدراسی (شیعہ) کتاب زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل ص ۴۵ میں لکھتے ہیں۔

"اخرج شاہ ولی اللہ فی ازالۃ الخفاء فی مآثر المرتضیٰ بسند جید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وعلی

Marfat.com

اوحی الی فی علی ثلاث انہ سیّد المؤمنین وامام المتقین وقائد الغرّ المحجلین "یعنی حضرت

ولی اللہ محدث دہلوی رح نے ازالۃ الخفا میں حضرت علی المرتضٰے رض کے تین سند جید کے ساتھ روایت

کیا ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی کے متعلق مجھے تین چیزیں وحی کی گئیں

کہ وہ مومنوں کا سردار (سیّد) اور پرہیزگاروں کا امام، اور نورانی چہرہ والوں کا پیشوا ہے۔

(۲۴)

شمس التواریخ جلد سوم جزو دوم، ص ۵۸۷ میں ہے۔

"عبداللہ بن سعد راوی ہیں کہ جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میرے پاس خداوند

تعالےٰ نے تین مرتبہ وحی بھیجی کہ علی مومنوں کے سردار (سیّد) پرہیزگاروں کے امام، میری امت کو

یکجا کر کے جنت میں لے جانے والے ہیں"۔

(۲۵)

علامہ سید ابو القاسم بن حسین قمی (شیعہ) اصول الدین فی تکلیف المکلفین کتاب الامامت میں لکھتے ہیں۔

"فرمایا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان یسلموا علیٰ علیؑ بامارۃ المؤمنین انہ سیّد

المؤمنین وامام المتقین۔ یعنی علی کو امیر المؤمنین سمجھ کر سلام کہا کرو کیونکہ وہ مومنوں کے سردار

(سیّد) اور پرہیزگاروں کے امام ہیں"۔

علی سیّد الصالحین ہیں

(۲۶)

Marfat.com

مولوی محمد وارث علی صاحب کتاب شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۵۷ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا علی نیکوں کے امام و سردار (سید الصالحین) ہیں، قاتل کفار بدکار ہیں، جو ان کی نصرت کرے وہ منصور ہے، اور جو ان کی ذلت کا خواہاں ہو وہ ذلیل و مردود بارگاہ معبود ہے۔"

علی سید الصادقین ہیں (۲۷)

عن ابن عباس رض قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم علی سید الصادقین (تذکرہ خواص الامۃ)

یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علی سچے لوگوں کا سردار (سید) ہے۔

علی سید الاوصیاء ہیں (۲۸)

کتاب کافی کلینی (شیعہ) جلد اول ص ۱۷ میں ہے۔

"الاوصیاء سادۃ" یعنی وصی سردار (سید) ہوتے ہیں۔

یہ ظاہر ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رض وصی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے، بلکہ سید الاوصیا تھے۔

علی سید الوصیین ہیں (۲۹)

عن عیانۃ بن ربیع قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا سید النبیین و علی سید الوصیین ان اوصیاء بعدی اثنا عشر اولهم علی بن ابیطالب و آخرهم قائمهم مودۃ اقربا

(زاد السبیل)

Marfat.com

(زاد السبیل، ص ۱۷) یعنی حضرت عیاز بن ربیع رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں انبیا کا سردار (سیّد) ہوں، اور علی اوصیا کا سردار (سیّد) ہے تحقیق میرے بعد بارہ اوصیا ہوں گے، جن میں سے پہلا علی بن ابیطالب ہے، اور پچھلا قائم ان کا۔

علی سیّد الاولیا ہیں (۳۰)

"روی العلامۃ عبدالحق فی المدارج والجذب القلوب عن جابر بن عبداللہ رض ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ ذات یوم علی دوحات المدینۃ ومعہ علی بن ابیطالب فسمع صیحۃ نخلۃ تقول ھذا محمد سیّد الانبیاء وعلی سیّد الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین وذلک التمر قد سمی باسم تمر الصیحانی۔ (زاد السبیل ص ۷۰) یعنی علامہ عبدالحق دہلوی نے مدارج النبوۃ اور جذب القلوب میں جابر بن عبداللہ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے باغات سے گذرے، آپ کے ساتھ علی بن ابیطالب تھے، آپ نے ایک کھجور کی آواز سنی جو کہہ رہی تھی، یہ محمدؐ پیغمبروں کے سردار (سیّد) ہیں، اور یہ علی رض اولیا کے سردار (سیّد) ہیں، یہ ائمہ طاہرین کے باپ ہیں، یہ کھجور باسم تمر الصیحانی (آواز دینے والی کھجور) موسوم ہوئی۔

علی سیّد اہل الجنۃ ہیں (۳۱)

عن انس بن مالک رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نحن بنی عبدالمطلب سادات اھل الجنۃ انا وحمزۃ وعلی وجعفر والحسن والحسین والمھدی۔ رواہ ابن ماجۃ والدیلمی۔

Marfat.com

یعنی حضرت انس بن مالک رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم عبد المطلب
کی اولاد جنتی لوگوں کے سردار (سیّد) ہیں، میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

(۳۲)

روی ابن حجر المکی فی الصواعق اخرج ابن ماجة فی صحیحه عن انس قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم نحن ولد عبد المطلب سادات اهل الجنة انا وحمزة وعلی وجعفر والحسن
والحسین والمهدی۔" (زاد السبیل ص ۴۶) یعنی امام ابن حجر مکی نے صواعق محرقہ میں اور ابن ماجہ نے
صحیح میں انس سے روایت کیا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم عبد المطلب کی اولاد اہل
جنت کے سردار (سیّد) ہیں، میں اور حمزہ اور علی اور جعفر اور حسن اور حسین اور مہدی۔

علی سیّد فی الدنیا والآخرة ہیں (۳۳)

عن ابن عباس رض قال نظر رسول الله صلی الله علیه وسلم الی علی بن ابیطالب فقال انت
سیّد فی الدنیا والآخرة من احبك فقد احبنی وحبیبی حبیب الله وعدوك عدوی
وعدوی عدو الله فالویل لمن ابغضك بعدی اخرجه الحاکم والخطیب (زاد السبیل ص ۴۶)
یعنی حضرت عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی بن ابیطالب
کی طرف دیکھا، اور فرمایا اے علی! تو دنیا اور آخرت میں سردار (سیّد) ہے، جس نے تجھ کو دوست رکھا
اس نے مجھ کو دوست رکھا، اور جو میرا دوست ہے وہ اللہ کا دوست ہے، اور جو تیرا دشمن ہے وہ میرا
دشمن ہے

Marfat.com

دشمن ہے ، اور جو میرا دشمن ہے وہ اللہ کا دشمن ہے ، پس افسوس ہے اُس کے لئے جو میرے بعد تیرے حا
بغض رکھے ۔

(۳۴)

قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری نے کتاب رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۱۳۰ میں لکھا ہے ۔

" نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یابنیۃ اما ترضین انک سیّدۃ نساء العالمین قالت یاابت
فاین مریم بنت عمران قال تلکِ سیّدۃ نساء عالمھا وانتِ سیدۃ نساء عالمکِ اما واللہ
لقد زوجتکِ سیّدًا فی الدنیا والاٰخرۃ " بیٹی تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم نساء عالمین کی سیّدہ
فاطمہ نے فرمایا باواجان مریم علیہا السلام کدھر گئیں ؟ فرمایا وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہیں ، اور
تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو ، اور تمہارا شوھر دنیا اور آخرت میں سیّد ہے ۔"

علی خیر السادات ہیں (۳۵)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رح سرّ الشہادتین ص ۹ پر لکھتے ہیں ۔

" اخرج النسائی والرویانی والضیاء عن حذیفۃ وابویعلی عن ابی سعید وابن ماجۃ
عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود وابونعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمر
وجابر والبراء واسامۃ بن زید ومالک بن الحویرث والدیلمی عن انس وابن عساکر
عن عائشۃ وابن عمر وابن عباس وابی رمثۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

ل الحسن والحسین سیّدا شباب اهل الجنة وزاد ابن ماجة وابوهما خیر منهما وعند

طبرانی وابوهما افضل منهما۔" یعنی نسائی اور رویانی اور ضیاء نے حذیفہ رضؓ سے، اور ابویعلیٰ

ابوسعیدؓ سے، اور ابن ماجہ نے عبداللہ بن عمر رضؓ سے، اور ابن عدی نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے، اور

ابونعیم نے علی المرتضیٰ رضؓ سے، اور طبرانی نے معجم کبیر میں عمر رضؓ اور جابر رضؓ اور براء رضؓ اور اسامہ بن زید رضؓ

اور مالک بن الحویرث رضؓ سے، اور دیلمی نے انس رضؓ سے، اور ابن عساکر نے عائشہ صدیقہ رضؓ اور

عبداللہ بن عمر رضؓ اور عبداللہ بن عباس رضؓ اور ابی رمثہ رضؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت رسولِ اکرم

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، حسن اور حسین جوانانِ جنت کے سردار (سیّد) ہیں، اور ابن ماجہ نے

اتنا زیادہ کیا ہے کہ ان دونو کا باپ (علی المرتضیٰ رضؓ) ان دونو سے بہتر ہے، اور طبرانی میں ہے کہ ان

دونو کا باپ (علی المرتضیٰ رضؓ) ان دونو سے افضل ہے۔

ان سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کی سیادت حضرات حسنین رضؓ کی سیادت سے بہتر و افضل ہے۔

(۳۶)

عہ فتاوٰی اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی الموسوم بہ عرفانِ شریعت حصہ سوّم

ص مرتبہ مولوی عرفان علی صاحب بیسلپوری میں ہے۔

ولہٰذا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سرداری حضرات سبطین کریمین کو فقط تعمیم کیلئے جوانانِ

جنت سے خاص فرمایا۔ الحسن والحسین سیّدا شباب اهل الجنة کہ خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہم

Marfat.com

عنہم کو شامل نہ ہو ، اور متعدد حدیثوں میں اسی کے تتمہ میں فرمایا وابوھما خیر منھما جس اور

جوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں ، اور ان کا باپ ان سے افضل ہے ۔ رواہ ابن ماجۃ والحاک

عن ابن عمر والطبرانی فی الکبیر عن قرۃ بن ایاس بسند حسن وعن مالک بن الحو

والحاکم وصححہ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم "۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کی سیادت حضرات حسنین رضؓ کی سیادت

سے افضل ہے ، کیونکہ خیریت و افضلیت جب ہی ثابت ہو سکتی ہے کہ مفضول کے سب فضل

میں بدرجہ اتم پائے جائیں ۔

فصلِ دوم

اس میں آثار صحابہ کرام رضؓ سے آپ کی سیادت کے دلائل درج ہیں ۔

علی سید المؤمنین ہیں | (۱)

شمس التواریخ جلد سوم ، جزو دوم ، ص ۵۶۷ میں ہے ۔

" حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں جس جگہ قرآن مجید میں یاایھا الذین امنوا کا لفظ ہے جناب علی رضؓ اس

میں ضرور شامل ہیں ، بلکہ اس باب میں گویا آپ ان کے امیر و سردار (سید) ہیں "

(۲)

" اخرج الامام احمد بن حنبل فی المناقب والحافظ العلامۃ ابو نعیم فی تفسیر ما نزل من القرآن

Marfat.com

فی علی عن ابن عباس رض انہ قال ما فی القرآن ایۃ شریفۃ الا وعلی امیرھا وراسھا وفی

روایۃ ما فی القرآن سورۃ الا وعلی سیّدھا وراسھا وامیرھا۔" (زاد السبیل۔ص ۷)

یعنی امام احمد حنبل رح مناقب میں، اور حافظ ابو نعیم تفسیر ما نزل من القرآن فی علی میں لکھتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رض نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت شریف نہیں مگر یہ کہ علی اس کے امیر اور سرگروہ ہیں، اور ایک روایت میں ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی سورۃ نہیں مگر یہ کہ علی اس کے سردار (سیّد) اور سرگروہ اور امیر ہیں۔

(۳)

"قال حذیفۃ بن الیمان وھو صاحب سرّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کل ما ورد فی القرآن

الخطاب یا ایھا الذین اٰمنوا کان قائدہ وسیّدہ وراس منشاہ امیر المؤمنین علی بن

ابی طالب علیہ السلام" (زاد السبیل ص ۷ بحوالہ مناقب لاحمد حنبل) یعنی فرمایا حضرت حذیفہ بن یمان رض نے اور وہ رازدار حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں خطاب یا ایھا الذین آمنوا وارد ہوا ہے، اس کے پیشوا اور سردار (سیّد) اور اس کا اصل منشا امیر المؤمنین علی بن ابیطالب ہیں۔

علی سیّد الصادقین ہیں

(۴)

"قال ابن عباس رض علی سیّد الصادقین" (زاد السبیل ص ۳۵) یعنی حضرت عبداللہ بن عباس رض نے فرمایا

Marfat.com

نے فرمایا علی، نوجوانوں کا سردار (سیّد) ہے۔

علی خیر سیّد ہیں (۵)

"ھٰذا شعر حسان بن ثابت رض ؎

اباحسن تفدیك روحی ومھجتی — وکل بطی فی الھدی ومسارع

فانت الذی اعطیت اذکنت راکعا — فدتك نفوس الخلق یاخیر راکع

بخاتمك المیمون یاخیر سیّد — ویاخیر شار ثمّ یاخیر بایع

فانزل الله فیك خیر ولایة — وبینھا فی محکمات الشرایع"

(زاد السبیل ص ۲۴) خلاصہ مطلب یہ کہ اے ابوالحسن علی میری روح اور قلب تجھ پر فدا ہو تم نے اے بہترین سردار (خیر سیّد) رکوع کی حالت میں انگوٹھی راہِ خدا میں خیرات کی۔

علی سیّد بنی ہاشم ہیں (۶)

تفسیر علامہ ابوالسعود پارۂ اول سورۂ بقرہ میں ایک طویل واقعہ ہے جس میں مذکور ہے کہ۔

"ثمّ اخذ بید علی فقال مرحبا یا بن عمی رسول الله وختنه وسیّد بنی ھاشم" یعنی عبداللہ بن ابی منافق نے حضرت علی رض کا ہاتھ پکڑ لیا، اور کہا مرحبا اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے، اور اُن کے داماد اور بنی ہاشم کے سردار (سیّد)

اس سے ثابت ہوا کہ حضور انور کے زمانہ میں سب لوگ حتّٰی کہ کفار و منافقین بھی حضرت علی مرتضٰی رض کو سیّد سمجھتے اور سیّد کہتے تھے۔

Marfat.com

فصلِ سوم

اس میں اقوال علمائے عظام سے آپ کی سیادت کے دلائل درج ہیں۔

علی سیّد ہیں

(۱)

امام علاؤالدین محمد بن احمد سمرقندی رو حنفی کتاب تحفۃ الفقہا میں لکھتے ہیں۔

* ان علی رضی اللہ عنہ سیّد لانہٗ من اولاد ھاشم وکل من کان من اولاد ھاشم فھو سیّد " یعنی تحقیق حضرت علی سیّد ہیں، کیونکہ وہ اولاد ہاشم سے ہیں، اور حضرت ہاشم کی تمام اولاد سیّد ہے۔

(۲)

مولوی سید غلام یحییٰ النقوی البخاری المدراسی زاد السبیل ص ۱۲۰ میں لکھتے ہیں۔

"قال العلامۃ سبط ابن الجوزی فی تذکرتہ وقد جمع الائمۃ علیہم السلام العلامۃ ابوالفضل یحییٰ بن سلامۃ الحصکفی فی قصیدتہ المشہورۃ۔

وسائل عن حب اھل البیت ھل	انوا علانا بہ ام ا جحد
فیھات ممزوج بلحمی ودمی	حبھم وھو الھدی والرشد
حیدرۃ والحسنان بعدہٗ	ثم علی وابنہٗ محمد
جعفر الصادق وابن جعفر	موسیٰ ویتلوہ علی السیّد

اعنی

Marfat.com

اعنی الرضا ثم ابنه محمد ثم علی وابنه المسلد

احسن التالی ویتلوہ تلوہ محمد بن الحسن المفتقد

فانهم اشمتی وساد نی وان لحانی معشر وفندنی الخ

خلاصہ مطلب یہ کہ سب ائمہ سادات ہیں۔

(۳)

زاد السبیل ص ۱۱۹ میں ہے۔

"قصیدۃ ملا فضل الرومی بجان۔ شہ

سلام علی المصطفیٰ المجتبیٰ سلام علی السید المرتضیٰ"

یعنی سلام ہو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، سلام ہو حضرت سید مرتضیٰ رضؓ پر۔

(۴)

زاد السبیل ص ۱۱۴ میں حضرت علی المرتضیٰ رضؓ کے وہ فضائل شمار کئے ہیں جن میں ان کو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشارکت تھی جن میں سے۔

"خامسها فی التطهیر والسیادۃ وسادسها الادخال فی اهل بیت النبوۃ" یعنی پانچواں خاصہ تطہیر اور سیادت میں شریک ہونا ہے، اور چھٹا خاصہ اہل بیت رسالت میں داخل ہونا ہے۔

Marfat.com

(۵)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

"وقد توسل آدم بساداتنا محمد وعلی وفاطمة والحسن والحسین حتی تاب اللہ علیہ"

(زاد السبیل ص ۶۹) یعنی بیشک حضرت آدم علیہ السلام نے وسیلہ پکڑا ہمارے سادات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے ساتھ، یہاں تک کہ خدا نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

علی سید الامت ہیں

(۶)

زاد السبیل ص ۶۵ میں بحوالہ زین الفتا فی تفسیر ہل اتی لکھا ہے۔

"قلت ومن ھذا اخذ الشاعر۔ ؎

قسیم النار والجنة علی سید الامة"

یعنی علی رض دوزخ اور بہشت کے تقسیم کرنے والے، اور تمام امت کے سردار (سید) ہیں۔

علی سید المجاہدین ہیں

(۷)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

"کان کرارا غیر فرار فھو سید المجاھدین" (زاد السبیل ص ۱۱۴) یعنی حضرت علی رض حملہ کرنے والے نہ بھاگ جانے والے، اور مجاہدوں کے سردار (سید) تھے۔

علی سید المرسلین

Marfat.com

علی سیّد المؤمنین ہیں (۸)

* قال کمال الدین محمد بن طلحۃ الشافعی فی مطالب السئول اثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفس علی ما ھو ثابت لنفسہٖ علی المؤمنین عموماً فانہٗ اولیٰ بالمؤمنین وسیّد المؤمنین وناصر المؤمنین وامام المؤمنین ومقتدی المؤمنین" (زاد السبیل ص۱۹)

یعنی امام محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں کہا ہے، حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کی ذات کے لئے وہ کچھ ثابت کیا ہے، جو کچھ اپنی ذات کے لئے مومنوں پر تفوق بالعموم ثابت کیا ہے پس تحقیق علیؑ مومنوں میں بہت بہتر، اور مومنوں کے سردار (سیّد) اور مومنوں کے مددگار، اور مومنوں کے امام، اور مومنوں کے پیشوا ہیں۔

(۹)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

" اقول وباللہ التوفیق قد عرفت انہٗ ھو سیّد المؤمنین ورأس المؤمنین واوّل المؤمنین" (زاد السبیل ص۱۴۱) یعنی میں اللہ کی توفیق سے کہتا ہوں کہ تحقیق میں نے پہچان لیا ہے کہ علیؑ مومنوں کے سردار (سیّد) اور مومنوں کے سرگروہ، اور مومنوں کے اوّل ہیں۔

علی سیّد المومنین، سیّد المسلمین، سیّد العرب ہیں (۱۰)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

Marfat.com

« قد تحقق النص علیٰ ان علی بن ابیطالب علیه السلام کان سیّد المؤمنین وامام الصدیقین
وسیّد المسلمین ویعسوب الدین وسیّد العرب وخیر البشر بعد نبیّنا سیّد المرسلین »

یعنی نص سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد علی بن ابیطالب ، سب مومنوں کے سردار (سیّد) اور صدیقوں کے امام ، اور مسلمانوں کے سردار (سیّد) اور دین کے پیشوا، اور عرب کے سردار (سیّد) اور سب آدمیوں سے بہتر تھے۔

علی سیّد الصدیقین ، سیّد العرب ، سیّد الاولین والآخرین ہیں

(۱۱)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

« اللہ اکبر ما اعظم شانک وارفع مکانک یا اخا سیّد الثقلین نفس رسول الکونین صاعد
کتف نبی علی العرش مکین زوج بتول العذراء فاطمة الزهراء سیّدة نساء العالمین
یعسوب الدین امیر المؤمنین سیّد الصدیقین امام المتقین راس العارفین رئیس الفضلاء
سلطان الاولیاء الامین والشریف والهادی والمهتدی وذا اذن واعیة سیّد العرب بل
سیّد الاولین والاٰخرین بعد سیّد المرسلین وبیضة البلد واقضی الناس کل ذی
الفضائل قالها النبی صلی اللہ علیه وسلم فی حقك وانت مهندس معالم اللاهوتی ومفسر
احکام الجبروتی مولٰنا ومولی الکونین ابو السبطین المکرمین وانت الذی قد اطلع اللہ

علی الارض

Marfat.com

علی الارض فاختار النبی صلی اللہ علیہ وسلم واختارك واصطفاك علی العالمین"

(زاد السبیل ص ۱۱۶) یعنی اللہ اکبر۔ کیا بہت بڑی ہے آپ کی شان، اور بہت بلند ہے آپ کا مکان اے جن وانس کے سردار کے بھائی، اے دونوجہان کے پیغمبر کی جان، پیغمبر مکین عرش کے مونڈھوں پر سوار ہونے والے، جہان کی عورتوں کی سردار بتول عذرا، فاطمہ زہرا کے شوہر، دین کے رئیس، مومنوں کے امیر، صدیقوں کے سردار (سیّد) پرہیزگاروں کے امام، عارفوں کے سرگروہ، فاضلوں کے رئیس، اولیا کے بادشاہ، دیانتدار، شریف، ہدایت دینے والے، ہدایت یافتہ، صاحب اُذن داعیہ، عرب کے سردار (سیّد) بلکہ سیّد المرسلین کے بعد اولین وآخرین کے سردار (سیّد) بیعۃ البلد، لوگوں میں بہت بڑے قاضی، یہ کل فضائل حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کے حق میں فرمائے ہیں، آپ علوم لاہوتی کے مہندس، اور احکام جبروتی کے مقرر ہیں، ہمارے سردار اور دونوجہان کے سردار، سبطین مکرمین کے باپ ہیں، اور آپ وہ ہیں کہ نگاہ کی اللہ تعالےٰ نے زمین پر اور برگزیدہ کیا حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، اور پسند کرلیا آپ کو، اور چُن لیا آپ کو سب عالمین پر

علی سیّد الاتقیا، سیّد الصدیقین ہیں | (۱۲)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی البخاری لکھتے ہیں۔

"وکان سیّد الانقیاء مثل النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمصداق آیۃ والذی جاء بالصدق وصدق بہٖ اولئك ھم المتقون وکان سیّد الصدیقین الثلثۃ" یعنی حضرت علیؓ

Marfat.com

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اس آیہ کریمہ والذی جاء بالصدق الآیہ کے پرہیز گاروں کے سردار (سیّد) اور تینوں صدیقوں کے سردار (سیّد) تھے۔

علی سیّد الاولیا ہیں (۱۳)

مولوی مفتی احمد یار خاں صاحب گجراتی رسالہ الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول ص ۱۶ میں لکھتے ہیں۔

"سبحان اللہ حضور نبیوں کے سردار، حضرت علی شیر خدا ولیوں کے سردار (سیّد) حضرت فاطمہ زہرا، مسلمان بیبیوں کی سردار۔ حضرات حسنین شہیدوں کے سردار، سرداری ان پر عاشق ہے"

فصل چہارم

اس میں آپ کے فضائل و مناقب سے آپ کی سیادت پر استدلال کیے گئے ہیں۔

علی جان رسول اللہ ہیں (۱)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کرنا چاہا، تو حضرت علی مرتضیٰ کو بھی ہمراہ لیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ قل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکذبین (۳/۶۱) یعنی اے عیسائیو! آؤ ہم اور تم اپنے اپنے بیٹوں، اور عورتوں، اور جانوں کو بلائیں، اور باہم مباہلہ کریں، اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ڈالیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے آل عبا کو ذکر کیا ہے۔ چنانچہ۔

۱۔ تفسیر

Marfat.com

۱۔ تفسیر بیضاوی ص ۷۰ میں ہے۔

"فاتوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وقد غدا محتضنا الحسین آخذ ابید الحسن وفاطمۃ تمشی خلفہ وعلی رضی اللہ عنہ خلفہا وھو یقول اذا انا دعوت فامنوا" یعنی پس دوسرے روز حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، امام حسین کو گود میں لئے، اور امام حسن کا ہاتھ پکڑے تھے، اور آپ کے پیچھے حضرت فاطمہ چلتی تھیں، اور ان کے پیچھے حضرت علی رض تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔

۲۔ تفسیر جلالین ص ۵۱ میں ہے۔

"فاتوہ وقد خرج ومعہ الحسن والحسین وفاطمۃ وعلی رضی اللہ عنہم" یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے، اور آپ کے ساتھ حسن اور حسین اور فاطمہ اور علی تھے۔

۳۔ تفسیر حسینی ص ۹۲ میں ہے۔

"در روز دیگر حضرت رسالت پناہ م حسین را برداشتہ و دست حسن گرفتہ و فاطمہ زہرا از عقب و علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہمراہ بود بعد ازاں روان شدند و خواجہ عالم با ایشاں فرمود کہ چوں من دعا کنم شما آمین گوئید" یعنی دوسرے دن حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امام حسین کو اٹھائے اور امام حسن کا ہاتھ پکڑے ہوئے اور حضرت فاطمہ کو پیچھے لئے، اور حضرت علی کو ہمراہ لئے ہوئے تشریف لائے، اور حضور نے ان کو فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم آمین کہنا۔

Marfat.com

۴۔ تفسیر موضح القرآن ص ۵۸ میں ہے۔

"دوسرے دن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین کو گود میں لیا، اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ زہرا کو اپنے پیچھے، اور حضرت مرتضٰے علی کو ان کے پیچھے لیکر چلے، اور فرمایا ان سب کو کہ جب میں دعا مانگوں تم چاروں آمین کہو، انہوں نے قبول کیا"

۵۔ تفسیر مواہب الرحمٰن پارہ سوم ص ۲۱۲ میں ہے۔

"نبی صلے اللہ علیہ وسلم ان جھوٹوں سے مباہلہ کرنے کے لئے باہر نکلے تھے، اور آپ کے ساتھ حسن و حسین و فاطمہ و علی رضی اللہ عنہم تھے، اور آپ نے ان عزیزوں سے فرمایا کہ جب میں دعا کروں تو تم لوگ آمین کہنا"

۶۔ تفسیر نعیمی جلد سوم ص ۳۱۵ میں ہے۔

"ادھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ حضور علیہ السلام کی گود میں امام حسین ہیں، اور دست مبارک میں امام حسن کا ہاتھ ہے، اور فاطمہ زہرا و علی مرتضٰے حضور علیہ السلام کے پیچھے ہیں۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم"

۷۔ تفسیر نعمانی پارہ سوم ص ۱۵۵ میں ہے۔

"دوجے روز رسول مکرم گھر تھیں باہر جاندے فاطمہ علی حسین حسن بھی اپنے نال لیاندے"

۸ تفسیر محمدی (اہلحدیث) منزل اول ص ۲۷۳ میں ہے۔

"جاں فجر ہوئی تے سرور لیکے گود حسین پیارا امام حسن دا ہتھ پھڑیا ئے ٹر یا مثل سہارا
فاطمہ مگر اونہاندے ٹردی علی بھی پچھے آوے میں کراں دعا تساں آمین کہنا نبی تنہاں فرماوے"

Marfat.com

اس کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

"وچ مظہری دے نال روایت مسلم تے ترمذی دے سعد بن ابی وقاص رضی تھیں لیا یا ہے جو جدا یہ آیت نازل ہوئی تا بلایا پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے علی نوں تے فاطمہ نے حسن تے حسین علیہم السلام نوں پس کہیا اللھم ھٰؤلاء اھل بیتی یعنی ایہ لوک میرے گھر والے ہین"

۹۔ تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) پارہ دوم ص ۲۰ میں ہے۔

"مراد از انفسنا علی ست پس آنکس کہ نفس رسول اللہ بقول خدا و اتفاق امت باشد وصف او آدم چہ میکند" یعنی انفسنا سے مراد علی ہیں، پس جو شخص خدا کے ارشاد کے مطابق اور اتفاق امت سے نفس رسول اللہ ہو، اس کی آدمی کیا صفت کر سکتا ہے۔

۱۰۔ قرآن مجید مترجم بترجمہ مولوی سید مقبول احمد صاحب دہلوی (شیعہ) ص ۹۰ کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

"عیون اخبار الرضا میں جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ سوائے علی بن ابیطالب اور فاطمہ زہرا اور حسنین علیہم السلام کے کوئی شخص اس کا مدعی نہیں ہو سکتا کہ نصاریٰ سے مباہلہ کرنے کے دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اسکو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا ہو، پس خدا تعالیٰ کے قول ابنائنا کی تاویل جناب حسنین اور نسائنا کی جناب فاطمہ زہرا اور انفسنا کی جناب علی مرتضیٰ ہیں۔"

بہرکیف تفاسیر اہل سنت و اہل تشیع و احادیث سے ثابت ہے کہ انفسنا سے مراد حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی رضی ہیں، حدیث شریف میں بھی اس کی تصریح ہے، امام نسائی نے مناقب مرتضوی میں بروایت

Marfat.com

ابوذر رض یہ حدیث روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علیؑ کنفسی یعنی علی رض میری جان کی مانند ہے۔

جب حضرت علی المرتضےٰ رض جان رسول اللہ ہیں تو ان کی سیادت میں کیا شبہ رہا۔

علی رسول اللہ سے ہیں (۲)

حضرت عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن (مناقب مرتضوی) یعنی علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں، اور وہ ہر ایماندار کا دوست ہے۔ (۳)

حضرت زید بن حارث اور براء سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا انت منی وانا منک (مناقب مرتضوی) یعنی اے علی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

(۴)

جنشی بن جنادہ سکونی سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا علی منی وانا منہ (مناقب مرتضوی) یعنی علی مجھ سے ہے، اور میں اس سے ہوں۔

جب حضرت علی المرتضےٰ رض ذات رسول اللہ سے ہیں تو ان کی سیادت محقق ہے۔

علی اور رسول اللہ ایک نور ہیں (۵)

تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) پارۂ دوم ص ۶۳۴ میں ہے۔

۱۲ زید

Marfat.com

"احمد بن حنبل وغیراو دراحد روایات ازپیغمبر نقل کردند انا وعلی نور واحد و درثانی روایات خلقت انا وعلی من نور واحد" یعنی امام احمد حنبل نے پیغمبر صاحب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک روایت نقل کی ہے کہ میں اور علی ایک ہی نور ہیں، اور دوسری روایت میں ہے میں اور علی ایک نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔

حضرت علی مرتضیٰ رض اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نور سے ہونا سیادتِ علی کی دلیل ہے۔

علی رسول اللہ کے بھائی اور وارث ہیں (۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رض سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضیٰ رض نے فرمایا واللہ انی لاخوہ ووليه ووارثه وابن عمّه ومن احق به منی (مناقب مرتضوی) یعنی خدا کی قسم میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور دوست اور وارث اور چچا کا بیٹا ہوں، اور مجھ سے زیادہ ان باتوں کا کون مستحق ہے۔

وارث وہی ہوتا ہے جو تمام خوبیوں میں مورث کا وارث ہو، تو حضرت علی مرتضیٰ رض وراثتِ نبوی میں سیادت کے اوصاف والقاب سے متصف وملقب ہیں۔

علی رسول اللہ کے بھائی اور وزیر ہیں (۷)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رض کو فرمایا انت اخی وصاحبی ووزیری۔ (مناقب مرتضوی) یعنی تو میرا بھائی اور میرا دوست اور میرا وزیر ہے۔ حضرت علی مرتضیٰ رض نے خود فرمایا ہے انا عبداللہ واخو رسولہ۔ یعنی میں اللہ کا بندہ ہوں، اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی اور وزیر ہونا سیادتِ مرتضوی کی دلیل ہے۔

Marfat.com

علی مثیل ہارون ہیں | (۸)

حضرت سعد بن ابی وقاص اور مصعب بن سعد اور سعید بن مالک اور عائشہ صدیقہ اور اسماء بنت عمیس سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضٰے رض کو فرمایا انت منی بمنزلۃ ھارون من موسٰی غیر انہ لا نبی بعدی ۔ بروایت دیگر الا النبوۃ (مناقب مرتضوی) یعنی اے علی تو مجھ کو ایسا ہے جیسے موسےٰ کو ہارون تھے ، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ، دوسری روایت میں ہے سوائے نبوت کے ۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سوائے نبوت کے دوسرے کمالات میں حضرت علی رض بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تبعاً مشارکت رکھتے ہیں ، جن میں سے ایک کمال سیادت بھی ہے ۔

علی مولائے مومنین ہیں | (۹)

حضرت بریدہ اور سعد و ابی عبداللہ و زید بن ارقم و عمیر بن سعد و سعید بن وھب و زید بن سنیع و عامر بن واثلہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من کنت مولاہ فعلی مولاہ (مناقب مرتضوی) یعنی جس کا میں مولا ہوں ، علی اس کا مولا ہے ۔

(۱۰)

ایک روایت میں ہے من کان اللہ ورسولہٗ ولیہٗ فھٰذا ولیہ (مناقب مرتضوی) یعنی جس کا اللہ اور رسول ولی ہے پس یہ علی اس کا ولی ہے ۔ (۱۱)

ایک روایت میں ہے ۔ من کنت ولیہ فعلی ولیہ (مناقب مرتضوی) یعنی جس کا میں ولی ہوں پس علی اس کا ولی ہے ۔

Marfat.com

(۱۲)

زید بن ارقم سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علی رض کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا من کنت ولیہ فھذا ولیہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ (مناقب مرتضوی) یعنی جس کا میں ولی ہوں پس یہ علی اس کا ولی ہے ، اے خداوند جو اس کو دوست رکھے تو بھی اس کو دوست رکھ ، اور جو اس کو دشمن رکھے تو بھی اس کو دشمن رکھ ۔

ان احادیث سے موالات حضرت علی رض سب مومنوں پر ثابت ہے ، اور یہ سیادت کے مترادف ہے ، یعنی سب مومنوں پر آپ کو سرداری عطا ہوئی ۔

علی رض فاطمہ رض کے کفو ہیں

(۱۳)

تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) پارۂ دوم ص ۲۰ میں ہے ۔

" ہمدانی در مودۃ از اعلام خود روایت کردہ کہ لولا علی لم یکن لفاطمۃ کفو " یعنی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں اپنے علماء سے روایت کیا ہے کہ اگر حضرت علی رض نہ ہوتے تو فاطمہ رض کے لئے کوئی کفو نہ ہوتا ۔ حضرت فاطمہ زہرا رض چونکہ سیدۃ النساء العالمین تھیں ، اس لئے ان کا شوہر بننے کے واسطے وہی منتخب ہو سکتا تھا جو فخر سیادت سے مفتخر ہو ۔

علی پنج تن پاک سے ہیں

(۱۴)

آیہ تطہیر کی تفسیر اور حدیث کساء سے ثابت ہے کہ حضور علیہ السلام نے پانچ بزرگواروں کو اپنے دامن کے نیچے لیا

Marfat.com

اور سب کو طہارت کی بشارت سے مشرف فرمایا۔

اس سے ثابت ہوا کہ پانچوں حضرات سیادت کے شرف سے مشرف تھے۔ حضور علیہ السلام سیّد العالمین اور حضرت علی المرتضٰے رض سیّد فی الدنیا والاخرۃ، اور حضرت فاطمہ زہرا رض سیّدۃ نساء العالمین، اور حضرات حسنین رض سیّدا شباب اہل الجنۃ۔

علی بارہ اماموں سے ہیں (۱۵)

مولوی حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی (شیعہ) کتاب نہر المصائب جلد سوم ص ۵۴۳ میں لکھتے ہیں۔

"فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یکون من بعدی اثنا عشر خلیفۃ کلھم من قریش یعنی میرے بعد بارہ خلیفے ہوں گے جو سب قریش سے ہوں گے، اور کتاب مودۃ القربے میں بجائے قریش کے من بنی ھاشم ہے، یعنی بارہ خلیفے بنی ہاشم سے ہوں گے"

اس حدیث سے بارہ اماموں کا ہم قوم و ہم منصب ہونا ثابت ہوتا ہے، جو سیادت کی دلیل محکم ہے، یہ کہنا نہیں سکتا کہ ایک ہی پیشگوئی کے ماتحت گیارہ اماموں کو سیّد سمجھا جاوے، اور پہلے امام حضرت علی رض کو غیر سیّد بہرکیف چھتیس ۳۶ احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور چھ آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم، اور تیرہ ۱۳ اقوال علمائے عظام رحمہم اللہ، اور پندرہ ۱۵ تفصیلی دلائل حدیث یعنی کل ستر مستند و معتبر دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض کو کسی طرح کی سیادت کے شرف سے نوازش کیا گیا ہے، مثلاً۔ سیّد۔ سیّد العرب سیّد المسلمین۔ سیّد المؤمنین۔ سیّد الصالحین۔ سیّد الصادقین۔ سیّد الاوصیا۔ سیّد الوصیین

سیّد

Marfat.com

سیّد الاولیا ۔ سیّد اھل الجنۃ ۔ سیّد فی الدنیا والاٰخرۃ ۔ سیّد بنی ھاشم ۔ سیّد الامۃ ۔ سیّد المجاھدین ۔ سیّد الصدیقین ۔ سیّد الاولین والاٰخرین ۔ سیّد الاتقیا ۔ خیر السادات ۔ خیر سیّد ۔ وغیرہ ۔ پس دلیلاً و استدلالاً ہر طرح سے حضرت علی المرتضٰے رضؓ کی سیادت ثابت ہے ۔

تنبیہ : ان لوگوں کو آگاہ ہونا چاہیے جو حضرات حسنین رضؓ کو محض حدیث سیّدا شباب اھل الجنۃ کے مطابق سیّد سمجھتے ہیں ، اور ان کی اولاد کو بھی ان کی تبعیت میں بلا کسی خصوصی امتیاز کے سیّد کہتے ہیں ۔ اور باوجود اسقدر احادیث کثیرہ و روایات غیرہ کے حضرت علی المرتضٰے رضؓ کی سیادت سے انکار کرتے ہیں ، اور ان کی اولاد کو بھی سیّد نہیں سمجھتے ، یہ تعصب و ہٹ دھرمی نہیں تو کیا ہے ؟ بلکہ حق یہ ہے کہ حضرت علی المرتضٰے سیّد تھے ، اور ان کی ساری اولاد خواہ وہ فاطمی ہو یا غیر فاطمی بلا امتیاز سارے کی ساری سیّد ہے ۔

Marfat.com

باب ششم

الحجج القویہ فی سیادت العلویہ

حضرات علویہ کی سیادت کے دلائل

حضرت امیرالمومنین امام ابوالحسن علی المرتضےٰ رض کی سیادت کے بارہ میں ششتر دلائل باب پنجم میں لکھے جاچکے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور کو سیادت شخصی و سیادت قومی کا پورا پورا شرف حاصل ہوا، چونکہ آپ ایک خاندان کے مورث ہوئے، اس لئے آپ کی اولاد کو اہل اسلام نے "سید" کے معزز لقب سے ہی پکارنا شروع کیا، اور یہ لقب آپ کی اولاد کو دوسرے خاندانوں سے ممتاز کرتا ہے، اگرچہ آپ کی سیادت ثابت ہوجانے کے بعد آپ کی اولاد کی سیادت کا ثبوت کرنا تحصیل حاصل ہے، مگر چونکہ اہل ہند میں سے بعض متعصبین ابنائے وقت سیادت کو بنی فاطمہ رض سے مخصوص سمجھتے ہیں، اور دوسرے علویوں کو سیادت سے خارج شمار کرتے ہیں، اس لئے ان کے اطمینان قلب کے واسطے علمائے محدثین و مفسرین و فقہا کے بعض اقوال یہاں درج کئے جاتے ہیں، اس باب میں سات فصل ہیں۔

فصل اوّل

نسب کے بیان میں

(۱)

نسب باپ سے چلتا ہے

حضرت امام علی المرتضےٰ رض اپنے دیوان ص ۴ میں کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہ

الناس من جهة التمثال الماء	ابوهم آدم والامّ حواء
وانما امهات الناس اوعية	مستودعات وللانساب آباء

یعنی سب آدمی از روئے صورت یکساں ہیں کہ باپ ان کے آدم اور ماں ان کی حوّا ہیں، اور سوائے اسکے نہیں کہ مائیں آدمیوں کی صرف ظروف (برتن) ہیں کہ جائے امانت نطفہ ہیں، اور نسب کے لئے باپ کافی ہے

(ضمیمہ تاریخ جلیلہ ص ۳)

(۲)

تفسیر نعیمی، جلد سوم، ص ۳۱۶ میں ہے۔

"مسئلہ۔ اگر سیّد غیر سیدانی سے نکاح کرلے تو اس کی اولاد سیّد ہے، کہ انہیں زکوٰۃ لینا حرام ہے اور اگر غیر سیّد سیدانی سے نکاح کرلے تو اولاد سیّد نہ ہوگی، انہیں زکوٰۃ حلال، غرضکہ سیّد کی اولاد بہرحال سیّد ہے خواہ لونڈی سے ہو یا غیر سیدانی بیوی سے (احکام القرآن)"

(۳)

رسالہ الکلام المقبول فی طہارۃ نسب الرسول ص ۱۶ میں ہے۔

"سیّد وہ ہوگا جس کا باپ سیّد ہو، اگر ماں سیدانی ہے اور باپ غیر سیّد ہے تو وہ سیّد نہیں، نہ اس پر سیّد کے احکام جاری ہوں، اُسے زکوٰۃ کھانا بھی جائز ہے، کیونکہ نسب باپ سے ہے نہ کہ ماں سے

Marfat.com

اور اگر باپ سیّد ہے اور ماں غیر سیّد تو وہ سیّد ہی ہے ، اور اگر دونو ماں باپ سیّد ہیں تو وہ نجیب الطرفین سیّد ہے "

فصلِ دوم

سیّدوں کے القاب میں

ممالک اسلامی میں سادات کو " سیّد " اور " شریف " اور " امیر " کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے ان میں سے لفظ سیّد کی پوری پوری تشریح باب چہارم میں گذر چکی ہے ، باقی دونو الفاظ کی تشریح و تشہیر ذیل میں درج کی جاتی ہے -

شریف کا ترجمہ

۱ - منتخب اللغات شاہجہانی میں ہے -

" شریف - مرد بزرگ قدر و شرفا و اشراف جمع " یعنی مرد عالیقدر ، شرفا و اشراف اس کی جمع ہے -

۲ - غیاث اللغات ص ۲۴۶ میں ہے -

" شریف - ہر شے بزرگ قدر و مرد بزرگ قدر و نجیب و اصیل و بمعنی حاکم مکہ معظمہ کہ سیّد باشد از خیابان "

یعنی ہر شے بڑے قدر والی اور مرد بلند قدر والا ، اور نجیب و خاندانی اور مکہ شریف کا بادشاہ جو کہ سیّد ہو -

۳ - فیروز اللغات فارسی حصہ اول ص ۶۷ میں ہے -

شریف - ۱ - اصیل نجیب ، بزرگ ، مکہ معظمہ کے حاکم کا لقب "

۴ - فیروز

Marfat.com

۴۔ فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۱۰۷ میں ہے۔

"شریف۔ع۔ بزرگ، عالی خاندان، بھلا مانس، مہذب، اشراف"

۵۔ فیروز اللغات اردو حصہ اول ص ۹۶ میں ہے۔

"اشراف (ا۔ش۔راف) ع۔ مذکر۔ شریف کی جمع۔ عالی خاندان، مہذب، شائستہ، بزرگ"

سادات کو شریف کہا جاتا ہے

۱۔ "عربی ممالک میں شریف کا لفظ ہی اسی نسل (سادات) کیلئے بولا جاتا ہے" (فاطمی دعوت اسلام ص ۳)

۲۔ "قال القاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ روی مالکا رحمہ اللہ تعالیٰ لما ضربہ جعفر بن سلیمان الشریف وکان والیا بالمدینۃ الخ" (تحفہ محمدیہ) یعنی کہا ہے قاضی عیاض رح نے کہ امام مالک رض سے روایت ہے کہ جب ان کو جعفر بن سلیمان شریف (سید) والی مدینہ نے زدوکوب کیا۔

۳۔ "جدہ اش دختر شمس الائمہ سرخسی ست وگویند شمس الائمہ شریف بود ہم از قبل مادر بامیر المؤمنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مے رسد" (مناقب العارفین ص ۵۱) یعنی ان کی دادی صاحبہ شمس الائمہ سرخسی کی بیٹی تھیں، اور کہتے ہیں کہ شمس الائمہ سید تھے، والدہ کی طرف سے بھی حضرت علی مرتضیٰ رض کو پہنچتے تھے۔

۴۔ "چوں وے متولد شد در نہار رمضان از پستان مادر شیر نمیخورد و در مردم شہرت گردید کہ در خانہ بعضے از اشراف پسرے متولد شدہ است کہ در روز رمضان شیر نمیخورد" (اخبار الاخیار ص ۱۲) یعنی جب حضرت غوث الاعظم رض متولد ہوئے تو رمضان کے دنوں میں والدہ کا دودھ نہ پیتے تھے، لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ

Marfat.com

سادات کے گھر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان کے دن میں دودھ نہیں پیتا۔

۵ - "شریف جلیل ابو عبدہٗ محمد بن ابی العباس خضر حسینی موصلی" (زہرۃ الابرار ص ۲۹)

۶ - "شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبداللہ محمد بن ابو الغنائم محمد حسنی دمشقی (زہرۃ الابرار ص ۴۹)

۷ - "شیخ شریف ابو القاسم بن ہبۃ اللہ خطیب" (زہرۃ الابرار ص ۲۴۷)

۸ - "شریف ابو العباس احمد بن شیخ ابو عبداللہ محمد بن ازہری حسینی" (زہرۃ الابرار ص ۲۸۳)

۹ - "ایک شریف زادہ نے ایک عورت کو جو قوم کی چماری تھی مسلمان باقاعدہ کیا، اور اس سے نکاح کیا۔ اور اپنے مکان میں لے گیا۔ جب اہل برادری کو معلوم ہوا کہ اس نے خاندان قادریہ اور سادات کے بٹہ لگا دیا کہ چماری کو مسلمان کرکے نکاح پڑھ لیا الخ" (العطایا النبویہ، کتاب النکاح، حصہ اولیٰ ص ۸۲)

ان سب عبارتوں میں سادات کو شریف کہا گیا ہے۔

میر کا ترجمہ

۱ - المنجد ص ۱۵ میں ہے۔

"الامیر..... یطلق علیٰ من کان من اصل شریف وان لم یکن صاحب الامر" یعنی امیر کا لفظ بولا جاتا ہے جو سادات سے ہو اگرچہ وہ بادشاہ نہ ہو۔

۲ - منتخب اللغات شاہجہانی میں ہے۔

"امیر۔ بادشاہ و کارفرما" یعنی امیر بادشاہ اور حکم کرنے والا۔

Marfat.com

۳۔ غیاث اللغات ص ۴۶۲ میں ہے۔

" میر۔ بالکسر مخفف امیر " یعنی میر مخفف ہے امیر کا۔

۴۔ کریم اللغات ص ۱۷۶ میں ہے۔

" میر۔ مخفف ہے امیر کا یعنی سردار "

۵۔ فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۴۶۵ میں ہے۔

" میر۔ امیر کا مخفف سردار، حاکم "

۶۔ فیروز اللغات اردو حصہ دوم صفحہ ۴۹۶ میں ہے۔

" میر۔ ف مذکر۔ افسر، سردار، سرکردہ، سالار، چوہدری، مقدم، ہادی، رہنما، پیشوائے دین، سیدوں کا اعزازی لقب "

۷۔ نافع اللغات ص ۳۱۶ میں ہے۔

" میر۔ ف امیر کا مخفف ہے، سید، پیشوا، حاکم "

۸۔ ہادی اللغات ص ۸۹۹ میں ہے۔

" میر۔ (ف مذ) سردار، چوہدری، بزرگ، سیدوں کا خطابی نقط، سادات کو میر کہا جاتا ہے

۱۔ "میر حسن علاء سنجری از سادات عظام ست" (خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۳۴۴)

Marfat.com

۲۔ "خواجہ میر حسن المشہور بہ میر خورد از سادات عظام ست" (خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۵۴۲)

۳۔ "میر نعمان بحددی از اعاظم خلفائے شیخ احمد مجدد ست نہایت بزرگ جامع سیادت و نجابت الخ"

(خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۶۳۶)

۴۔ "میر حسینی سہروردی نام نامی واسم گرامی وے حسن بن سید عالم بن سید ابوالحسن الخ" (خزینۃ الاصفیا جلد دوم ص ۴۲)

۵۔ "میر محمد ہاشم قادری گیلانی سہروردی کشمیری از علمائے سادات حسنی ست" (خزینۃ الاصفیا جلد دوم ص ۳۶۲)

۶۔ "تحقیق، میر محمد عظیم عظیم آبادی ابن میر بدیع الدین معروف بہ میر متین کہ در اصل از سادات سمرقند بود"

(روز روشن ص ۱۲۸)

۷۔ "جمشید، میر غیاث الدین اصفہانی پسر سید مہدی حسینی بود" (روز روشن ص ۱۵۵)

۸۔ "حسن، مولوی سید نور الحسن چشتی الہ آبادی فرزند میر محمد علی" (روز روشن ص ۱۷۴)

۹۔ "رضی، میر محمد رضی الدین ابن سید نور الدین شوستری" (روز روشن ص ۲۴۸)

۱۰۔ "رفعت، میر محمد یوسف بن سید شاہ فضل اللہ ولد سید احمد خلف سید محمد از مشائخ کرام تہہ کاہی بود"

(روز روشن ص ۲۵۰) ان سب عبارتوں میں سادات کو میر کہا گیا ہے۔

فصل سوم

بنو ہاشم کے فضائل اور سیادت میں

(۱)

ہاشمی ذوی القربیٰ ہیں | تفسیر حسینی جلد دوم ص ۲۹۵ میں آیت شریف الا المودۃ فی القربیٰ کے تحت میں [illegible]

Marfat.com

"در تفسیر ثعلبی آوردہ کہ خویشان حضرت رسول ہ بنو ہاشم و بنو المطلب اند کہ خمس برایشاں تقسیم باید کرد"

یعنی تفسیر ثعلبی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار بنو ہاشم اور بنو المطلب ہیں جن پر خمس تقسیم کرنا چاہیئے۔

ہاشمی اہل بیت رسول ہیں (۲)

شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم ص ۳۹۷ میں ہے۔

"امام ثعلبی کا قول ہے کہ اہل بیت میں جملہ اولاد ہاشم داخل ہیں"

ہاشمی آل محمد ہیں (۳)

شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم ص ۴۱۷ میں ہے۔

"آل میں بنی ہاشم و بنی مطلب باایمان ہیں"

ہاشمی سیّد ہیں ۴

تحفۃ الفقہا میں ہے۔

"فی الشامل البیہقیۃ ان السید اسم اولاد ہاشم بن عبد المناف" یعنی شامل بیہقیہ میں ہے کہ ہاشم بن عبد المناف کی اولاد کا نام سیّد ہے۔

(۵)

تحفۃ الفقہا میں ہے۔ "کل من کان من اولاد ہاشم فھو سیّد" یعنی سب وہ لوگ جو

Marfat.com

اولاد ہاشم سے ہیں، پس وہ سیّد ہیں۔

(۶)

کتاب تہرالمصائب جلد پنجم، ص ۹۴۲ میں ایک مرثیہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شاعر کہتا ہے کہ جب میں دولتسرائے نبوی میں وارد ہوا تو اُس کو خالی پایا چنانچہ ایک شعر یہ ہے۔

ے

"فاقوت من السادات من آل ھاشم ولم یجتمع بعد الحسین شتاتھا"

یعنی وہ گھر سادات بنو ہاشم سے خالی ہو گیا، اور بعد شہادت امام حسین کے تو ایسا ویران ہوا کہ پھر کبھی آباد نہ ہوا۔

(۷)

الکلام الحاوی ص ۸ میں ہے۔

"بنی ہاشم سیّد ہیں" ملخصاً۔

ہاشمیوں کو سیّد لکھا گیا ہے۔ | مورخین نے کتابوں میں ہاشمیوں کو سیّد لکھا ہے۔

سید حمزہ عقیلیؒ | نفحات الانس میں ہے۔

"شریف حمزہ عقیلیؒ ہروی بود و ببلخ مقیم گشتہ" یعنی سیّد حمزہ اولادِ عقیل سے تھے، ہرات سے تھے اور بلخ میں مقیم ہوئے۔

ف عقیل بن ابوطالب ہاشمی تھے۔ ان کی اولاد کو سیّد لکھا گیا ہے۔

سید محمد اشرف عالم

Marfat.com

سید محمد اشرف عالم شاہ ہاشمی

(۱)

پیر غلام دستگیر صاحب نامی لاہوری یادگار اشرف ص ۱ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت پیر سید محمد اشرف عالم شاہ صاحب ہاشمی حاکمی بنکاری رئیس اعظم وجاگیردار رتہ پیراں"

(۲)

یادگار اشرف ص ۲ میں ہے۔

"قصیدہ مدحیہ در شان حضرت سید محمد اشرف عالم شاہ صاحب مرحوم"

(۳)

یادگار اشرف ص ۵ میں ہے۔

"اشرف خاندان مکی الاصل اور ہاشمی النسب ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سلسلہ عبدالمطلب بن ہاشم پر جا ملتا ہے۔"

سید مقبول الرحمٰن ہاشمی | رسالہ پیام حق کراچی بابت ماہ جون ۱۹۵۳ء مطابق رمضان ۱۳۷۲ھ، باب الاستفسار ص ۶ میں ہے۔

"سید مقبول الرحمٰن ہاشمی ہزاروی"

ان سب عبارتوں میں ہاشمیوں کو سیّد لکھا گیا ہے، جس سے ثابت ہوا کہ مورخین اسلام کے نزدیک تمام بنی ہاشم سیّد ہیں۔

Marfat.com

فصلِ چہارم

ساداتِ علویہ کے فضائل میں

سادات علویہ کے فضائل بیشمار ہیں، بعض ان میں سے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

علویہ ذوی القربیٰ ہیں (۱)

تفسیر جلالین ص ۴۰۱ میں آیت شریف الا المودۃ فی القربیٰ کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

"ای اذکرکم قرابتی والمراد بقرابتہ قیل فاطمۃ وعلی وابناھما وقیل ھم آل علی وآل عقیل وآل جعفر وآل عباس" یعنی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم کو اپنے قرابتداروں سے یاد دلاتا ہوں، اور قرابتداروں سے حضرت فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی اور ان کے دونو بیٹے مراد لئے گئے ہیں، اور بعض مفسرین کا قول ہے کہ اس سے مراد تمام اولاد علی و اولادِ عقیل و اولادِ جعفر و اولادِ عباس ہے۔

اس تفسیر کے دونو اقوال کے مطابق حضرت علی مرتضیٰ رض اور ان کی تمام اولاد کا قرابتدار رسول اللہ صلعم ہونا ثابت ہوتا ہے۔

علویہ اہل بیت رسول ہیں (۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی ستر الشہادتین میں لکھتے ہیں۔

"واستشہد مع الحسین علیہ السلام خمسۃ من اخوتہ عباس بن علی وعثمان بن علی

وعمد

Marfat.com

ومحمد بن علی وعبد اللہ بن علی من اھل بیتہٖ وجعفر بن علی وثلثۃ من ولد الحسن

اخیہ القاسم بن الحسن وعبد اللہ بن الحسن وعمر بن الحسن وقیل ابو بکر بن الحسن

وقتل معہ ابناء علی الاکبر فانہ قاتل بین یدی ابیہ حتی قتل شہیدًا وعبد اللہ

قتل صغیرًا بکربلاء جاءہ سہم شقی وھو فی حجر ابیہ فقتلہ وقتل معہ محمد وعون

ابناء عبد اللہ بن جعفر وعبد اللہ وعبد الرحمٰن وجعفر بنو عقیل بن ابیطالب فھؤلاء

مع الحسین ستۃ عشر رجلًا من خیار اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد

استشہدوا یومئذ " یعنی امام حسین رض کے ساتھ بھائیوں میں سے پانچ کس، عباس وعثمان و محمد وعبد اللہ وجعفر فرزندان علی ان کے اہل بیت میں سے، اور تین کس قاسم وعبد اللہ وعمر بقولے ابوبکر بھی فرزندان امام حسن، اور شہید ہوئے ان کے ساتھ بیٹوں میں سے علی اکبر، انہوں نے باپ کے سامنے جنگ کیا اور شہید ہو گئے، اور عبد اللہ بچپن میں ہی اپنے والد کی گود میں ایک بدبخت کے تیر سے کربلا میں شہید ہوئے، اور شہید ہوئے ان کے ساتھ محمد وعون فرزندان عبد اللہ بن جعفر، اور عبد اللہ وعبد الرحمٰن وجعفر فرزندان عقیل بن ابی طالب، پس یہ سولہ کس بڑے بزرگوار اہل بیت رسول اللہ میں سے اُس روز امام حسین رض کے ساتھ تھے۔

(۳)

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں مسلم کی حدیث کے آخری الفاظ یہ ہیں۔

Marfat.com

" فقیل لزید مَن اهلبیتہٗ الیس نساءہٗ من اهلبیتہٖ قال بلیٰ ان نساءہٗ من

اهلبیتہ ولکن اهل بیتہ من حرم علیهم الصدقۃ بعدہٗ قال ومَن هم

قال هم اٰل علی واٰل جعفر واٰل عقیل واٰل عباس " یعنی (راوی حدیث) زید بن ارقم

کو کہا گیا کہ حضور علیہ السلام کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں؟ زید نے کہا

ہاں آپ کی بیویاں اہل بیت میں سے ہیں، لیکن آپ کے اہل بیت وہ ہیں جن پر حضور علیہ السلام

کے بعد زکوٰۃ لینا حرام ہے، پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ زید نے کہا کہ وہ اولاد علی و اولاد جعفر و

اولادِ عقیل و اولادِ عباس ہیں۔

(۴)

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے۔

" پس زید را گفتہ شد کہ کیست اہل بیتِ او صلے اللہ علیہ وسلم آیا نیستند زنانِ او از اہل بیتِ او

گفت بلے زنانِ او از اہل بیت اویند لیکن اہل بیتِ او کسانے اند کہ زکوٰۃ بر آنہا حرام شدہ است

بعد ازاں گفتند کہ آں کیستند گفت زید ایشاں آل علی و آں جعفر و آل عقیل و آل عباس اند "

یعنی زید کو پوچھا گیا کہ حضور علیہ السلام کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا حضور کی بیویاں ہیں؟ زید نے کہا

ہاں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ لینا حرام ہے، پوچھا گیا وہ کون ہیں؟ کہا وہ اولاد علی

اور اولادِ جعفر اور اولادِ عقیل اور اولادِ عباس ہیں۔

(۵) تفسیر حقانی

Marfat.com

(۵)

تفسیر حقانی جلد ششم ص ۹۰ میں آیہ تطہیر کے نیچے لکھا ہے

"مسلم نے زید بن ارقم سے روایت کیا ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تم کو اہل بیت کے حق میں اللہ تعالےٰ کو یاد دلاتا ہوں، یعنی ان کی مراعات رکھنا۔ زید سے کسی نے پوچھا اہل بیت کون ہیں؟ کیا حضرت صلعم کی بیویں ان کی اہل بیت ہیں؟ کہا آپ کی بیویں آپ کی اہل بیت ہیں، لیکن آپ کے اہل بیت وہ لوگ ہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہے۔ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد"

(۶)

تفسیر حقانی جلد ششم ص ۹۰ میں لکھا ہے۔

"ف۔ کیا حضرت علی و جعفر و عقیل و عباس کی اولاد بھی جو سینکڑوں برس کے بعد ہوئی اور ہوگی سب اہل بیت ہیں؟ (جواب) حقیقت میں اہل بیت اور آل وہی لوگ تھے جو حضرت کے سامنے موجود تھے اور ان کی اولاد اور اولاد در اولاد کو جو اہل بیت اور آل نبوی کہا جاتا ہے تو مجازاً اور ادباً۔"

(۷)

تاریخ السادات ص ۵۰۳ میں ہے۔

"اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، وہ آل علی و آل عقیل و آل جعفر و آل عباس ہیں، زید بن ارقم بھی اسی کے قائل ہیں۔ ذکرہ الفخر الرازی۔"

Marfat.com

(۸)

مجموعہ فتاوٰی اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی الموسوم بہ عرفان شریعت حصّہ اوّل ص ۵ میں ہے ۔

"مسئلہ نمبر ۱۸ ۔ اہل بیت کون کون ہیں ۔ الجواب ۔ حضرت بتول زہرا رضہ کی اولاد امجاد اہل بیت ہیں، پھر علی وعقیل وجعفر وعباس رضی اللہ تعالٰی عنہم کی اولاد اہل بیت ہیں ، ازواج مطہرات رضوان اللہ تعالٰی علیہن اہل بیت ہیں ۔ واللہ تعالٰی اعلم ۔"

(۹)

صحیح بخاری جلد دوم ، حاشیہ ص ۱۸۶ پر ہے ۔

" قولہٗ فی اھل بیتہٖ قیل ھم نساءہٗ وقیل علی وفاطمۃ والحسن والحسین وقیل من حرم علیہ الصدقۃ بعدہٗ " یعنی اہل بیت کے متعلق کہا گیا ہے کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیویاں ہیں ، اور بعض کا قول ہے کہ علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین ہیں ، اور بعض کا قول ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جن پر حضور علیہ السلام کے بعد صدقہ لینا حرام ہے ۔

(۱۰)

امام ابن جریر طبری رح نے کہا ہے ۔

" ولیس المراد بالاھل الازواج فقط بل ھم جمیع اٰلہٖ " یعنی [illegible]

Marfat.com

بلکہ تمام اولاد بھی اس میں داخل ہے۔

(۱۱)

شمس التواریخ، جلد سوم، جزو دوم، ص ۳۹۷ میں ہے۔

"صحیح مسلم میں زید بن ارقم سے منقول ہے کہ کسی نے زید بن ارقم سے دریافت کیا کیا ازواج مطہرات اہل بیت میں داخل ہیں؟ انہوں نے جواب دیا لا، تسک اہل بیت ہیں مگر دراصل اہل بیت وہی ہیں جن کو صدقہ زکوٰۃ لینا حرام ہے" آن اقوال مفسرین و محدثین و فقہا سے ثابت ہوتا ہے کہ تمام سادات علویہ بلا تخصیص فاطمی و غیر فاطمی کے سب اہل بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں۔

(۱۲)

علویہ آل محمد ہیں | سر الشہادتین ص ۳۲ میں ہے۔

"اخرج ابو نعیم عن اصبغ بن بناتة قال اتینا مع علیؑ علیٰ موضع قبر الحسین فقال ھٰھنا مناخ رکابھم و موضع رحالھم و ھٰھنا اھراق دمائھم فئة من آل محمد یقتلون بھٰذہ العرصة تبکی علیھم السماء والارض" یعنی ابو نعیم نے اصبغ بن بناتہ سے روایت کیا ہے کہ ہم علی مرتضےٰ رضؓ کے ساتھ قبر حسین کی جگہ پر آئے، پس انہوں نے کہا کہ یہاں ان کے اونٹ باندھنے کا مقام ہے، اور یہاں کجاوے رکھنے اور خون بہنے کا، آل محمد کا ایک گروہ اس میدان میں قتل کیا جاوے گا جن پر آسمان و زمین روئیں گے۔

اس عبارت میں تمام اولاد علی و اولاد ابو طالب جو کربلا میں شہید ہوئے سب کو آل محمد کہا گیا ہے۔

Marfat.com

(۱۳)

مکتوباتِ شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے ۔

" قال السید مصطفٰی الیمنی المصری فی شرح الورد وھو المائتن الآل عندنا ما مثا الاعظم ثلث عینات وجیم وحاء آل العباس وآل عقیل وآل علی وآل جعفر وآل الحارث و عند الامام الشافعی ھم مؤمنوا بنی ھاشم وبنی المطلب وعند المالکیۃ مختص ببنی ھاشم"

یعنی کہا سید مصطفٰی یمنی مصری رح نے شرح الورد میں اور وہی متن والے ہیں کہ ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک آل سے مراد تین عین ، اور ایک جیم ، اور ایک حاء ہے ، تین عینوں سے مراد اولاد عباس اور اولاد عقیل اور اولاد علی ، اور جیم سے مراد اولادِ جعفر طیّار ، اور حاء سے مراد اولاد حارث ہے ، اور امام شافعی کے نزدیک آل سے مراد بنی ہاشم اور بنی مطلب کے مومنین ہیں ، اور مالکیہ کے نزدیک آل سے مراد خاص بنو ہاشم ہیں ۔

علویہ اولادِ رسول اللہ ہیں

(۱۴)

مولوی سید غلام یحییٰ نقوی بخاری المدراسی (شیعہ) زاد السبیل ص ۸۳ پر لکھتے ہیں ۔

" عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب علی بن ابی طالب اخرجہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر وھکذا اخرجہ العلامۃ المشہوری فی جواھر العقدین " یعنی جابر سے روایت ہے کہ ہر نبی

Marfat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالےٰ نے ہر ایک نبی کی ذریت (اولاد) کو خاص اسی کی صلب سے قرار دیا ہے اور میری اولاد کو علی بن ابیطالب کی صلب سے۔

(۱۵)

مولوی سید محمد مراد علی شاہ صاحب بخاری قادری تاریخ السادات میں لکھتے ہیں۔

" عن عباس بن عبد المطلب قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل علی فلما راٰہ اسفر فی وجھہٖ فقلت یارسول اللہ انک اسفر فی وجہ ھٰذا الغلام قال واللہ لاشد حبا منی ولم یکن نبی الا وذرّیتہ الباقیۃ بعدہٗ من صلبہٖ وان ذرّیتی من بعدی من صلب ھٰذا انہ اذا کان یوم القیامۃ دعی الناس باسمائھم واسماء ابائھم سترًا من اللہ علیہم الا ھذا وبنیہ فانھم یدعون باسمائھم واسماء ابائھم لنصحۃ ولادتھم (مروج الذہب مسعودی) یعنی عباس بن عبد المطلب کہتے ہیں کہ میں ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی تشریف لائے، جب حضور نے ان کو دیکھا تو آپ کا چہرہ زرد ہو گیا، میں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا چہرہ مبارک اس لڑکے کو دیکھ کر کیوں زرد ہو گیا ہے فرمایا مجھ سے زیادہ خدا تعالےٰ اس سے محبت رکھتا ہے، کوئی نبی ایسا نہیں گذرا مگر کہ اس کی اولاد اس کی صلب سے باقی رہی ہے، اور تحقیق میری اولاد میرے بعد اس کے صلب سے باقی رہے گی، جب قیامت کا دن ہو گا لوگوں کو خدا کی طرف سے بوجہ ان کی پردہ پوشی کے ان کے ناموں سے اور ان کی

Marfat.com

ماؤں کے ناموں سے پکارا جاوے گا، مگر یہ (علی بن ابیطالب) اور اس کی اولاد کو باعث ان کی صحت ولادت کے ان کے ناموں اور ان کے باپوں کے ناموں سے پکارا جاوے گا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ تمام ساداتِ علویہ حضور علیہ السلام کی اولاد ہیں بلا تخصیص فاطمیین کے بلکہ حدیث کے الفاظ میں ذریتی من بعدی من صلب ھذا (میرے بعد میری اولاد اس کے صلب سے ہوگی) حالانکہ حضرات حسنین حضور کی زندگی میں موجود تھے، تو ثابت ہوا کہ اس سے بالخصوص وہ اولادِ علی مرتضیٰ رض مراد ہے جو حضور کی وفات کے بعد ان کی صلب سے پیدا ہوئی، اور وہ بالاتفاق غیر فاطمیین ہیں، مثل حضرت عباس علمدار و محمد حنفیہ وغیرہ کے، اور اُن کی اولاد امجاد تا قیامت، کیونکہ حضور علیہ السلام کے بعد حضرت فاطمۃ الزہرا رض کے بطن سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔

(۱۲)

زاد السبیل ص ۸۳ میں ہے۔

"عن ابن عباس قال کنت انا والعباس ابی جالسین عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ دخل علی فسلم فرد النبیؐ علیہ السلام وقام الیہ وعانقہ وقبلہا بین عینیہ واجلسہ من یمینہ فقال العباس یارسول اللہ احببہ فقال یاعم واللہ احبہ واللہ اشد حُبًّا لہ منی ان اللہ عزّوجل جعل ذریۃ کل نبی فی صلبہ وجعل ذریتی فی صلب ھذا اخرجہ ابو نعیم حاکمی فی اربعینہ. جواہر العقدین" یعنی روایت ہے عبداللہ بن عباس رض سے

Marfat.com

روایت ہے کہ میں اور میرے باپ عباس رض حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے
کہ حضرت علی رض آئے اور سلام کیا۔ حضور علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا، اور کھڑے ہو گئے اور
ان کو گلے لگایا، اور ان کی دونو آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا، اور اپنے دائیں طرف بٹھا لیا،
حضرت عباس رض نے پوچھا یارسول اللہ! آپ ان سے محبت رکھتے ہیں؟ فرمایا چچا جان! بخدا میں
ان کو دوست رکھتا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ مجھ سے زیادہ ان کو دوست رکھتا ہے، اللہ تعالےٰ نے
ہر ایک نبی کی اولاد اُس کی اپنی پشت میں رکھی ہے، اور میری اولاد ان کی پشت میں رکھی ہے

(۱۷)

زادالسبیل ص ۹۵ میں ہے۔

"اخرج العلامة ابراهيم بن عبد الله اليمنى الشافعى فى كتابه الاكتفاء عن على رض
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ولدك ولدى الحديث۔" یعنی فرمایا حضرت رسول اکرم صلے
علیہ وسلم نے اے علی تیری اولاد میری اولاد ہے۔

(۱۸)

شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم، ص ۴۴۷ میں ہے۔

"روایت ہے کہ ایک روز جناب علی مرتضےٰ رض خدمت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئے،
جناب عباس رض بھی آپ کی خدمت میں موجود تھے، حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب علی رض

Marfat.com

کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوئے ، اور بکمال شفقت و محبت گلے سے لپٹا لیا ، آپ کی پیشانی کو چوما ، اور اپنے پاس بٹھا لیا ، جناب عباس رض نے فرمایا کیا آپ ان کو چاہتے ہیں ؟ فرمایا اے چچا جان ! بخدا میں ان کو (دل سے) چاہتا ہوں ، اور مجھ سے زیادہ خداوند تعالیٰ ان سے محبت فرماتا ہے ، خداوند تعالیٰ ہر نبی کی اولاد اس کی پشت سے پیدا کرتا ہے ، اور میری اولاد علی رض کے صلب سے پیدا کی ۔"

(۱۹)

شمس التواریخ ، جلد سوم ، جزو دوم ، ص ۴۴۷ میں ہے ۔

" طبرانی میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خداوند تعالیٰ شانہٗ نے ہر نبی کی اولاد و ذریت کو اُسی نبی کی پشت سے نکالا ہے ، اور میری اولاد و ذریت علی مرتضےٰ رض کی پشت سے پیدا کی ۔"

علویہ رسول اللہ کے بیٹے ہیں

(۲۰)

تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) الجزء الثانی ص ۴۷۶ میں ہے ۔

" و در کتاب مستطاب من لا یحضرہ الفقیہ آیا مردی نیست لما نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الیٰ اولاد علی وجعفر و فی اُخریٰ ضم معہم و اولاد عقیل فقال صلعم بنا تنا لبنینا و بنونا لبناتنا یعنی پیغمبر صلعم وقتیکہ نظر باولاد علی وجعفر و عقیل کرد پس فرمود دختران ما برائے پسران ما و پسران ما برائے دختران ما ے باشند این حصر خصوص لام دلالت میکند کہ اولاد رسول صلعم حلال برائے غیر از امت در نکاح ے باشد ۔" یعنی کتاب من لا یحضرہ الفقیہ میں روایت ہے کہ جب حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد علی

Marfat.com

اور اولادِ جعفر اور اولادِ عقیل کو دیکھا تو فرمایا کہ ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں کے واسطے ہیں، اور ہمارے بیٹے ہماری بیٹیوں کے واسطے ہیں، یہ لام کی تخصیص و علت کا حصر دلالت کرتا ہے کہ حضور علیہ السلام کی اولاد دوسری امت کے نکاح کے واسطے حلال نہیں۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اولاد حضرت ابوطالب، ف کو اپنی اولاد شمار کیا، اور ان کو اپنے بیٹے اور بیٹیاں فرمایا، اور ان کو نکاح کے واسطے باہم کفو قرار دیا، اور دوسری تمام امت سے اُن کو "اپنا" فرما کر ممتاز کیا۔ جب اولادِ جعفر و اولادِ عقیل کو بھی اپنے بیٹے قرار دیا جو بالاتفاق فاطمی نہیں، تو اولادِ حضرت علی رض بدرجہ اتم اولادِ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جیسا کہ دوسری بہت حدیثوں میں تصریح مذکور ہے، اس میں فاطمی و غیر فاطمی کا کوئی امتیاز نہیں۔

(۲۱)

علویہ کی رسول اللہ سے معیت

تفسیر نوامع التنزیل الجزء الثانی ص ۵۶۹ میں ہے۔

"قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطباً لعلی اما ترضیٰ ان تکون رابع اربعة اول من یدخل الجنة انا وانت والحسن والحسین وازواجنا عن ایماننا وشمائلنا وذریتنا خلف ازواجنا

یعنی اے علی آیا راضی نیستی یعنی ہستی کہ تو رابع چہار گانہ باشی اول کسیکہ داخل جنت شود من و تو و حسنین اند و ازواج ما یمین و یسار ما و ذریت ما عقب ازواج ما باشد" یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے علی! کیا تم کو پسند نہیں کہ تم جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے چار اشخاص سے چوتھے

Marfat.com

ہو جاؤ ، اور وہ میں اور تم اور حسن اور حسین ہیں ، اور ہماری بیویاں ہمارے دائیں بائیں ہوں ، اور ہماری اولاد ہماری بیویوں کے پیچھے ہو ۔

اس حدیث شریف میں " ازواج " اور " ذریت " جمع کے الفاظ ہیں ، جس سے ثابت ہوا کہ حضرت علی المرتضیٰ رض اور آپ کی تمام بیویاں ، اور تمام اولاد سب لوگوں سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ساتھ جنت میں داخل ہوں گے ، جو لوگ علویوں سے مراد محض حسنی و حسینی سادات کو لیتے ہیں ، ان کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اس حدیث میں حضرت امام حسن رض اور حضرت امام حسین رض کو حضور علیہ السلام نے علیحدہ شمار کیا ہے ، لہذا سادات حسینی اپنے مورث امام حسین رض کے پیچھے ہوں گے ، اور سادات حسنی اپنے مورث امام حسن رض کے پیچھے ہوں گے ، اور سادات علوی اپنے مورث امام علی المرتضیٰ رض کے پیچھے ہوں گے ، اور سب مل کر حضور علیہ السلام کی معیت میں داخل جنت ہوں گے ۔

علویہ باپ کے نام پر پکارے جائیں گے (۲۲)

شمس التواریخ ، جلد سوم ، جزو دوم ، ص ۴۴ ، میں ہے ۔

" دوسری روایت میں اس قدر اور بھی ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک شخص اس کی ماں کے نام سے بلایا جاوے گا مگر علی اور ان کی اولاد باپ کے نام سے پکاری جاوے گی ، علامہ ابن جوزی نے ان روایات کی توثیق کی ہے "

اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ غیر فاطمی سادات علویہ کے بارہ میں یہ فرمایا گیا ہے کیونکہ سادات فاطمی تو اپنی والدہ کی فضیلت کے باعث اپنی والدہ کے نام پر بلائے جائیں تو ان کے زیادہ شرف کا باعث سمجھا جا سکتا ہے ۔

Marfat.com

جاسکتا ہے ۔ اور حضرت علی مرتضٰی رض کی وہ اولاد جو دوسری بیبیوں کے بطن سے ہے ان کی شرافت اتنی

سے ظاہر ہو سکتی تھی کہ وہ اپنے باپ کے نام پر بلائے جائیں ۔

علویہ بخشے ہوئے ہیں

(۲۳)

فردوس الاخبار میں ہے ۔

"حضرت ابو ایوب انصاری رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے علی! تحقیق اللہ تعالےٰ نے تم کو ، اور تمہاری اولاد کو ، اور تمہارے اہل کو ، اور تمہارے دوستوں کو بخش دیا ہے کہ تم انزع اور بطین ہو ۔"

علویہ معزز نسل ہیں

(۲۴)

تفسیر لوامع التنزیل ، الجزء الثانی ص ۸ میں ہے ۔

"شیخ محمد بن علی ابن نطنزی خصائص العلویہ میں لکھتے ہیں نسلہٗ اعزّ نسلٍ ۔ یعنی حضرت علی مرتضٰی کی اولاد معزز ترین نسل ہیں ۔"

علویہ کی تعظیم لازمی ہے

(۲۵)

مکتوبات شاہ فقر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے ۔

"علوی در شرق وغرب وجنوب وشمال منتشر شدہ اند ونسب بعضے از ایشاں بتواتر وشہرت نزد خواص وعوام معروف شدہ است بطناً بعد بطنٍ وپشت بہ پشت و بہ نسبت سیادت وشرافت معروف اند ونسب

Marfat.com

ازیشاں بتواتر وشہرت مابین خواص وعوام بلدہ آنہا معروف نیست وزبطریق احاد مگر آنکہ شہرت یافتہ اند بنسبت سیادت ازخود وہرکس روایت این نسبت ازیشاں میکنند، پس درحق جمیع آں کسانیکہ نسبت ایشاں ازاول تاآخر بتواتر وشہرت ثابت شدہ است تعظیم آنہا لازم وواجب وتوقیر وتعظیم سوائے آنہا ازراہ احتیاط ثابت وشاید اگرچہ بوجہ شہرت درعامہ بودہ باشد وثبوت اخبار ثقات دراں نباشد چہ ازآیات واحادیث مذکورہ دانستہ شد کہ برانکار از سیادت ایشاں وعدم توقیر وتعظیم ایشاں خطر عظیم ست۔" یعنی سادات علویہ مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال میں پھیل گئے ہیں، اور ان میں سے بعضوں کا نسب خواص وعوام کے نزدیک بلکہ درپشت درپشت متواتراً مشہور ومعروف ہے، اور وہ سیادت وشرافت کی نسبت سے شہرت پاگئے ہیں، اور ان میں سے بعضوں کا نسب نہ تواتر سے اور نہ ہی خبر احاد سے ان کے شہری خواص وعوام میں معلوم ومشہور ہوا ہے مگر وہ اپنے قول کے مطابق نسبت سیادت سے شہرت پاگئے ہیں، اور ان کی سیادت کی روایت تمام لوگ انہیں کی زبان سے کرتے ہیں، پس جن لوگوں کی نسبت سیادت شروع سے اخیر تک تواتر اور شہرت سے ثابت ہوگئی ہے، ان کی تعظیم لازم اور واجب ہے اور ان کے علاوہ دوسروں کی سیادت اگرچہ شہرت عامہ کی وجہ سے ہو، اور معتبر حضار کا ان میں ثبوت نہ ہو تو بھی ان کی توقیر وتعظیم احتیاط کی وجہ سے کرنی چاہیئے، کیونکہ آیات واحادیث مذکورہ سے معلوم ہوا ہے کہ ان کی سیادت سے انکار کرنے اور ان کی توقیر وتعظیم سے باز رہنے میں بہت بڑا خطرہ ہے۔

مکتوبات

Marfat.com

(۲۶)

مکتوبات شاہ فقراللہ علوی، مکتوب نمبر ۴۸ میں سادات علویہ کے تذکرہ میں لکھا ہے۔

" وقد کثرت السادات فی الشرق والغرب والجنوب والشمال ولا یوجد سند انساب البعض بالتواتر ولا بطریق الاحاد عند الثقات والشہرۃ الی الانتہاء الا الشہرۃ عند العامۃ من اہل بلدانہم المسکونۃ سند الانساب من عندہم خاصۃ فینبغی فی مثلہم ان یراعی الادب فی تعظیمہم وتوقیرہم وتکریمہم وان وجدت نسبتہم بالشہرۃ ۔" یعنی سادات علوی مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال میں کثرت سے پھیل گئے، اور ان میں سے بعضوں کی نسبوں کی سند تواتر کے طور پر یا خبر احاد سے معتبر لوگوں میں نہیں پائی گئی، اور نہ ہی شروع سے شہرت پکڑی ہے، مگر ان کے شہری عوام میں انہیں کی ذاتی روایت سے مشہور ہو گئی ہے، پس ایسے لوگوں کی تعظیم وعزت واحترام میں بھی ادب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

(۲۷)

مکتوبات شاہ فقراللہ علوی، مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے۔

" ویلزم تعظیم اولادہم واولاد اولادہم وان سفلوا الی قیام القیامۃ لان افضلیۃ الآباء مفاخرۃ الابناء فی الزاہدیۃ والعتابیۃ الولد جزء الوالد فتعظیم الولد مستلزم لتعظیم الوالد فتعظیم احدہما تعظیم الآخر ۔" یعنی سادات علوی کی تعظیم اور ان کی اولاد اولاد

Marfat.com

جو قیامت تک ہوگی سب کی تعظیم مسلمانوں پر لازم ہے ، کیونکہ باپ دادوں کی افضلیت (بزرگی) اولاد کے لئے افتخار کا سبب ہے ، اور فتاوٰی زاہدیہ وعتابیہ میں ہے کہ بیٹا اپنے باپ کا حصہ ہوتا ہے پس بیٹے کی تعظیم کرنا باپ کی تعظیم کو مستلزم ہے ، پس ایک کی تعظیم کرنا دوسرے کی تعظیم ہے ۔

یہ سب فضائل جو اوپر مذکور ہوئے ہیں سادات علویہ کے متعلق ہیں ، اس میں فاطمی وغیر فاطمی کا کوئی امتیاز نہیں ، اس کے علاوہ بھی فضائل ومناقب بیشمار ہیں ، طوالت کی وجہ سے درج نہیں کئے گئے ۔

فصل پنجم

علویہ کی سیادت کے دلائل ہیں

المنجد کا حوالہ (۱)

علامہ فاضل لوئیس معلوف الیسوعی کتاب المنجد ص ۵۵۱ میں لکھتے ہیں ۔

" العلوی نسبۃ الی العلیّ ج علویّۃ " یعنی علوی وہ لوگ ہیں جو حضرت علی سے منسوب ہیں اس کی جمع علویہ ہے ۔

مصباح اللغات کا حوالہ (۲)

مولوی ابوالفضل عبدالحفیظ بلیاوی استاد ادب ندوۃ العلماء لکھنؤ وسابق استاد دارالعلوم دیوبند کتاب مصباح اللغات ص ۵۵۲ کالم نمبر ۲ میں لکھتے ہیں ۔

" العلوی ۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی جانب نسبت ج علویہ "

Marfat.com

غیاث اللغات کا حوالہ (۳)

مولنا محمد غیاث الدین صاحب رامپوری غیاث اللغات ص ۳۰۲ میں لکھتے ہیں۔

"علویان بضمتین سادات" یعنی علویان سیّد ہوتے ہیں۔

کریم اللغات کا حوالہ (۴)

مولوی کریم الدین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس پنجاب، کریم اللغات ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں۔

"علوی ۶۔ وہ سیّد جو اولاد حضرت علی رض سے ہو"

لغاتِ فیروزی کا حوالہ (۵)

مولوی محمد فیروز الدین صاحب منشی فاضل مدرس اوّل میونسپل بورڈ سیالکوٹ، لغات فیروزی ص ۲۹۶ میں لکھتے ہیں۔

"علوی۔۶ وہ سیّد جو حضرت علی کی اولاد سے ہوں، مگر اصطلاح میں حضرت علی کی اولاد جو بطن فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے نہ ہو"

مطلب یہ کہ جو غیر از بطن فاطمہ رض ہوں ان کو سیّد علوی کہا جاتا ہے۔

لغات کشوری کا حوالہ نمبر ۱ (۶)

مولوی سید تصدق حسین صاحب رضوی (شیعہ) لغات کشوری ص ۳۲۶ میں لکھتے ہیں۔

"علوی ۶۔ وہ سیّد جو اولادِ علی علیہ السلام سے ہو سوائے بطن اطہر حضرت فاطمہ علیہا السلام کے"

Marfat.com

لغاتِ کشوری کا حوالہ نمبر ۲ (۷)

لغاتِ کشوری ص ۳۲۶ میں ہے۔

"عُلویان ف گروہ سادات"

فیروز اللغات فارسی کا حوالہ نمبر ۱ (۸)

خانصاحب مولوی محمد فیروز الدین صاحب ایم، آر، اے، ایس لاہوری، فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۱۴۶ میں لکھتے ہیں۔

"علوی ع وہ سید جو حضرت علی رض کی اولاد تو ہو لیکن حضرت فاطمۃ الزہرا رض کے بطن سے نہ ہو، جیسے حضرت عباس عم دار تھے۔"

فیروز اللغات فارسی کا حوالہ نمبر ۲ (۹)

فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۱۴۶ میں ہے۔

"عُلویان ف علوی کی جمع سادات"

فرہنگ اردو کا حوالہ ۱ (۱۰)

فرہنگ اردو معلّٰی مصنفہ میر اسد اللہ خاں غالب ص ۸ میں ہے۔

"سادات ع (س ی د) سید کی جمع جمع سردار، بزرگ۔ حضرت علی کی اولاد"

رسوم ہند کا حوالہ (۱۱)

کتاب دوم

Marfat.com

کتاب رسوم ہند ، باب پنجم ، فصل سوم ، ص ۲۷۷ میں ہے۔

" حضرت علی رض کی اولاد جو حضرت فاطمہ رض کے سوا ان کی اور بیویوں سے ہے وہ سید علوی کہلاتی ہے "

مکتوبات شاہ فقراللہ علوی کا حوالہ نمبر ۱ (۱۲)

حضرت مولٰنا شاہ فقراللہ صاحب علوی نقشبندی مجددی شکارپوری رح اپنے مکتوبات مکتوب نمبر ۴ میں لکھتے ہیں۔

" اولادِ حضرت علی ہمہ سادات اند و شرفا و مابین جمیع ایشاں شرف مر اولادِ حسنین را زیادہ است بسبب قرابت حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام و بسبب آنکہ وقت نزولِ رحمت حضرت علی کرم اللہ وجہہ و فاطمہ و امام حسن و امام حسین را در چادر پیچیدہ است و دست برآوردہ و دعا کردہ اللھم ھؤلاء اھل بیتی وحامتی فاذھب عنھم الرجس وطھرھم تطھیرًا و مقرر ست کہ ہر نبی مستجاب الدعوۃ است و فرق تمیز کنند میانِ آنہا بسید علوی و سید حسنی و سید حسینی چنانچہ در دیارِ عرب مشہور ست "

یعنی حضرت علی رض کی تمام اولاد سادات اور شرفا ہیں ، اور ان سب میں سے حسنین رض کی اولاد کو زیادہ بزرگی ہے بسبب قرابت حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ، اور اس لئے بھی کہ نزولِ رحمت کے وقت حضرت علی رض اور حضرت فاطمہ رض اور امام حسن رض اور امام حسین رض کو حضور نے چادر میں لپیٹ لیا ، اور ہاتھ اٹھا کر دعا کی ، یا اللہ یہ میرے اہل بیت اور خواص ہیں ، ان سے پلیدی کو دور کر اور ان کو پاکیزہ بنا دے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے ، اور یہ بات مقرر ہے کہ ہر ایک پیغمبر مستجاب الدعوات

Marfat.com

ہوتا ہے ، ان سادات کے درمیان فرق کرتے ہیں ، سیّد علوی اور سیّد حسنی اور سیّد حسینی کے لقبوں سے جیسا کہ عرب کے ملک میں مشہور ہے ۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی کا حوالہ نمبر ۲ (۱۳)

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے ۔

" ومن ھٰذا عرفت ان اولاد علی کلھم سادات الّا ان لاولادہ من فاطمۃ شرفًا علیٰ غیرھم للقرابۃ الخاصۃ النبویۃ علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات ولھٰذا امیّزوھم بالقید بالسید الحسنی والحسینی والعلوی " یعنی اس سے پہچانا گیا ہے کہ بیشک حضرت علی رض کی تمام اولاد سادات ہیں ، مگر وہ اولاد جو حضرت فاطمہ رض کے بطن سے ہے ان کو دوسری اولاد پر بزرگی ہے بسبب قرابت خاصہ نبویہ کے ، اسی واسطے ان سادات میں امتیاز کرتے ہیں سیّد حسنی اور سیّد حسینی اور سیّد علوی کی قید سے ۔

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی کا حوالہ نمبر ۳ (۱۴)

مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں بحوالہ شرح الورد لکھا ہے ۔

" قال الجلال المحلی لا یکافیھم فی النکاح احد من الخلق ویطلق علیھم اسم الاشراف والوجد شریف وھم ولد علی وعقیل وجعفر وحمزۃ وھٰذا مصطلح السلف " یعنی امام جلال الدین محلی رح نے کہا ہے کہ گروہِ سادات کا تمام مخلوق سے نکاح کے بارہ میں کوئی کفو نہیں ۔

Marfat.com

نہیں، ان پر اشراف (سادات) کا نام اطلاق کیا گیا ہے (جو جمع ہے) اور اس کا واحد شریف (سید) ہے، اور وہ (سادات) اولادِ علی اور اولادِ عقیل اور اولادِ جعفر اور اولادِ حمزہ ہیں، اور یہ سلف یعنی پہلے زمانہ کے لوگوں کی اصطلاح ہے۔

تاریخ السادات کا حوالہ (۱۵)

حضرت مولٰنا سید محمد مراد علی شاہ صاحب بخاری قادری رح تاریخ السادات ص ۵۰۳ میں لکھتے ہیں۔

"مراد اہل بیت سے اولاد واز واج حسن وحسین وعلی ہیں، قالہ القسطلانی۔ سیوطی نے کہا ہے کہ اشراف حقیقتاً نزدیک سائر امصار کے یہی لوگ ہیں، اور تخصیص شرف (سیادت) کی ساتھ آل علی کے خاص اہلِ مصر کی اصطلاح ہے۔"

ثبوتِ خلافت کا حوالہ (۱۶)

مولوی ڈاکٹر نور حسین صاحب صابر جھنگوی (شیعہ) ثبوتِ خلافت حصہ اول ص ۷۷ میں لکھتے ہیں۔

"سیدنا علی مرتضٰے رضؓ کی تمام اولاد سید ہے۔" ملخصاً۔

شمس الاسلام کا حوالہ (۱۷)

مولوی ظہور احمد صاحب اختر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ بابت ماہ شعبان ۱۳۴۸ھ ص ۱۳ میں لکھتے ہیں۔

"کن کن کو زکوٰۃ دینی جائز نہیں، بنی ہاشم کے تین خاندان، بنی عباس، بنو حارث، بنو ابیطالب سادات بنی فاطمہ وسادات علویہ تیسرے خاندان میں شامل ہیں۔"

Marfat.com

کتاب الاسلام کا حوالہ (۱۸)

کتاب الاسلام ص ۹۱۲ میں ہے۔

" آل محمد، اہل بیت اور سادات سے مراد اولاد علی اور بنو ہاشم ہیں ، ملخصاً

جہاز محمدی کا حوالہ (۱۹)

مولوی محمد دین صاحب ساکن دہڑ درکاں ضلع گوجرانوالہ کتاب جہاز محمدی ص ۱۴۴ میں لکھتے ہیں۔

" ہر کوئی جانے نسل علی دی جو سن سیّد زادے ادب لحاظ کرو سب مومن دیو کجھ نام خدا دے "

اخبار الاخیار کا حوالہ (۲۰)

حضرت علامہ ابوالمجد والمفاخر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ص ۱۸۰ میں لکھتے ہیں۔

" قاضی شہاب الدین رسالہ دارد مسمی بہ مناقب السادات در ایجاد اعتقدت و محبت باہل بیت نبوت علیہم السلام

تعالیٰ علیہم اجمعین دادہ سرمایہ سعادت و موجب نجات دے در آخرت آں خواہد بود انشاء اللہ تعالیٰ ، بعلت

تصنیف آں رسالہ را چناں گویند کہ در زمان او سیّدے بود کہ او را سید اجمل میگفتند از اکابر وقت بود

جمال حسنش از حلیہ علم و فضل عاطل بود ، غالباً قاضی را با وے در محافل ملوک در تقدیم و تاخیر مجالس نزاعے

شدہ ، در اول قائل شدہ بافضلیت علم و تقدیم او بر علوی عامی ، بعد ازاں بتسویہ علم و غیر علوی با علوی در علم

دریں باب رسالہ نوشت و گفت فاضلیت بہ شخصہ بتقدیم است و علویت شما مشکوک بہ تقدیم

Marfat.com

ثابت باشد استاد قاضی شہاب الدین را ایں معنے از وے ناخوش آمد و مزاج از وے منحرف گشت قاضی ازیں معنی برگشت و در مناقب سادات و فضیلت ایشاں رسالہ نوشت و در آنچہ گذشتہ بود اعتذار نمود۔" یعنی قاضی شہاب الدین ایک رسالہ رکھتے ہیں مناقب السادات نام، اس میں اہل بیت نبوت کے ساتھ عقیدت و محبت کی داد دی ہے، انشاء اللہ تعالےٰ آخرت میں وہ ان کی سعادت اور نجات کا سبب ہوگا، اس کی تصنیف کی وجہ یہ کہتے ہیں کہ ان کے زمانہ میں ایک سید اجل نام اکابر وقت سے تھے، لیکن علم و فضل سے خالی تھے، غالباً قاضی صاحب کو بادشاہ کی محفل میں ان کے ساتھ تقدیم و تاخیر مجلس کے بارہ میں نزاع واقع ہوگئی، قاضی صاحب پہلے قائل ہوئے اس بات پر کہ عالم افضل و مقدم ہے علوی عامی پر، اس کے بعد عالم غیر علوی، علوی غیر عالم کے ساتھ برابر ہے، اور اس باب میں رسالہ لکھا، اور کہا کہ ہمارا عالم ہونا مشخص و یقینی ہے، اور تمہارا علوی ہونا مشکوک ہے، پس تقدیم و ترجیح ہماری تم پر ثابت ہے، قاضی صاحب کے استاد کو ان کی یہ حرکت پسند نہ آئی اور اُن کا مزاج ان سے برگشتہ ہوگیا، قاضی صاحب نے اس عقیدہ سے رجوع کیا، اور سادات کے مناقب میں ایک رسالہ لکھا، اور جو بات گذر چکی تھی اس کا عذر کیا۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ قاضی صاحب نے علویوں کو سیّد سمجھا، اور ان کے فضائل میں رسالہ مناقب السادات لکھا۔

تحفہ محمدیہ کا حوالہ (۲۱)

علامہ شیخ تاج محمود بن عثمان نے تحفہ محمدیہ میں لکھتے ہیں۔

"نقل ست کہ عبداللہ بن مبارک روزے با کوکبہ تمام از محلہ بیروں آمدہ بود و میرفت علوی بچہ گفت اے ہندوزادہ

Marfat.com

این چه کار و بار ست که ترا از دست برے آید من فرزند رسول اللہ ام روزے چندیں در فش میزنم تا توتے بدست آورم و تو با چندیں کوکبہ میروی، عبد اللہ گفت از بہر آنکہ من آں میکنم کہ جدِ تو کردہ است در زمود است و تو آں نمیکنی، نیز گویند چنیں گفت آرے اے سیّدزادہ ترا پدرے بود و مرا پدرے بود، و پدرِ تو مصطفٰے علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام بود از وے علم میراث ماند، و پدرِ من اہلِ دنیا بود از وے دنیا میراث ماند من میراثِ پدرِ تو گرفتم و برکتِ آں عزیز شدم و تو میراثِ پدرِ من گرفتی و بداں خوار شدی، آں شب عبد اللہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام را بخواب دید متغیر شدہ، گفت یا رسول اللہ سببِ تغیر چیست؟ گفت آرے نکتہ بر فرزندان من مے نشانی، عبد اللہ بیدار شد و عزم آں کرد کہ آں علوی زادہ را طلب کند و عذرِ او بخواہد، علوی بچہ ہماں شب پیغمبر را صلے اللہ علیہ وسلم بخواب دید گفت اگر تو چناں بودی کہ بایستے او ترا آں نتوانستے گفت، علوی چوں بیدار شد عزمِ خدمتِ عبد اللہ کرد کہ عذرِ او بخواہد، در راہ ہم رسیدند و ماجرائے درمیان نہادند و توبہ کردند۔"

یعنی عبد اللہ بن مبارک سے منقول ہے کہ وہ ایک دن خیل و حشم کے ساتھ محلہ سے نکل کر باہر جا رہے تھے، ایک علوی زادہ نے کہا کہ اے ہندو زادہ یہ کیسا کام ہے جو تجھ سے ظاہر ہو رہا ہے، میں رسول اللہ کا فرزند ہوں میں دن میں محنت مزدوری کر کے روٹی کھاتا ہوں، اور تو اسقدر خیل و حشم کے ساتھ جا رہا ہے، عبد اللہ نے کہا یہ اس لئے ہے کہ میں وہ کام کرتا ہوں جو تیرے دادا نے کئے ہیں، اور فرمائے ہیں، اور تو وہ کام نہیں کرتا، اور دوسری روایت میں ہے کہ عبد اللہ نے کہا اے سیّدزادہ: تیرا بھی ایک باپ تھا، اور میرا بھی ایک باپ تھا، تیرا باپ حضرت محمد مصطفٰے صلعم تھے۔ اُن سے علم میراث رہا، اور میرا باپ دنیادار تھا۔ اس سے دنیا میراث

Marfat.com

دنیا میراث رہی، میں نے تیرے کی میراث (علم) لے لی اس کی برکت سے معزز ہوگیا، اور تو نے
میرے باپ کی میراث (مال دنیا) لے لی، اس سے تو خوار ہو گیا، اس رات عبداللہ نے حضور علیہ السلام
کو خواب میں دیکھا کچھ ناراض ہیں، عرض کیا یارسول اللہ! ناراضگی کا کیا سبب ہے؟ فرمایا تو میرے فرزندوں
پر اعتراض کیا کرتا ہے، عبداللہ بیدار ہوئے اور ارادہ کیا کہ اس علوی زادہ کو طلب کریں، اور اس سے
عذر چاہیں، علوی زادہ نے بھی اس رات حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اگر تو
ایسا ہوتا جیسا کہ تجھ کو ہونا چاہیئے تھا تو وہ تجھے کچھ نہ کہہ سکتا، علوی جب بیدار ہوا تو عبداللہ کی
خدمت میں جانے کا ارادہ کیا کہ اس سے عذر چاہے، راہ میں دونو کی ملاقات ہوگئی، دونو نے ماجرا
اظہار کیا اور توبہ کی۔

اس عبارت میں، علوی زادہ کو فرزند مصطفےٰ، اور سید زادہ کہا گیا ہے۔

مصائب الابرار کا حوالہ (۲۲)

حاجی مولوی سید محمد حسین صاحب نوگانوی (شیعہ) مصائب الابرار در محبت آل اطہار ص ۱۱۹ میں بحوالہ
جلاء العیون لکھتے ہیں

"خادم نے کوٹھڑی کھولی تو اس میں بیس آدمی ضعیف و جوان و اطفال مردوں
گبہ اور کاکی ہوئے اس وقت سادات کی علامت تھی موجود تھے، اور تمام زنجیروں میں
جکڑے ہوئے حسنی و فاطمی تھے۔"

Marfat.com

فیض عام کا حوالہ (۲۳)

مولوی سید عنایت حسین صاحب بن سید امام علی صاحب بھیرسری (شیعہ) رسالہ فیض عام اردو ترجمہ رسالہ حسنیہ

ص ۵ میں لکھتے ہیں۔

"روایات صحیحہ و اسانید معتبرہ سے قصد مناظرہ حسنیہ کو فاضل محقق اور عالم مدقق شیخ ابوالفتح نے کہ علمائے [illegible] و فضلائے فخام سے ہیں، اس طرح بیان فرمایا ہے کہ زمان ہارون رشید عباسی میں کہ خلیفہ ششم خلفائے عباسیہ میں سے ہے، اور یہ بڑا ظالم و جابر گذرا ہے کہ اس ملعون کے زمانہ میں بہت سے سادات بنی فاطمہ اور [illegible] قتل ہوئے، اور ہزروں بنی فاطمہ بجائے سنگ و خشت کے عمارت میں چنے گئے، اور باعث تباہی [illegible] امام موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کا بھی یہی ملعون ہوا ہے۔"

ان عبارات میں سادات بنی فاطمہ کو علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اور سادات علویہ کو [illegible]

علویہ کی سیادت پر علمائے حنفیہ کا فتویٰ نمبر ۱ (۲۴)

سوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وآلہ الطیبین [illegible] اسید السادات حاجب علی المرتضیٰ ابن ابی طالب علیہ السلام و کرم اللہ وجہہ بلقب [illegible] اہل بیت حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام میں داخل ہیں یا نہیں، اسند قرآن مجید و حدیث [illegible] بینوا وتوجروا عند اللہ وعند الناس مشکور۔ [illegible] تاج محدثین زبان شاہ [illegible]

جواب

Marfat.com

الجواب

قل تعالوا ندع ابناءنا وابنائكم ونساءنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم ثم نبتهل فنجعل

لعنة الله على الكذبين ۔ (سورۂ آل عمران، سیپارہ ۳، آیت ۶۰) پس کہدو اے رسول اللہ کہ آؤ باہم بددعا کرنے کو کہ بلاویں ہم بیٹوں اپنے اور بیٹوں تمہارے کو، اور عورتیں اپنی اور عورتیں تمہاری کو، اور قریبوں اپنے اور قریبوں تمہارے کو پھر کوشش کریں ہم تضرع اور دعا میں یا ایکدوسرے کو لعنت طلب کریں، پھر کردیں ہم لعنت خدا اوپر جھوٹوں کے یعنی نفرین کریں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے نصاریٰ کے پیشواؤں کو بلا کر فرمایا کہ جسقدر ہم دلیلیں زیادہ دیتے ہیں تم عداوت و نزاع بڑھاتے ہو، اب آؤ تو مباہلہ میں مشغول ہوویں تاکہ اس بات میں امتیاز ہوجاوے کہ سچا کون ہے، اور جھوٹا کون ہے، حق پر کون ہے، اور باطل پر کون ہے، نصاریٰ اس بات پر راضی ہوگئے، وقت اور جگہ مقرر کردی، دوسرے روز جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امام حسین کو گود میں لیا، اور حضرت امام حسن کا ہاتھ پکڑا، اور جناب سیدۃ النساء حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا پیچھے، اور حضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام ساتھ چلے، حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب سے فرمایا میں جب دعا کروں تم سب آمین کہنا، اس طرف نصاریٰ بڑے تامل کے ساتھ حاضر ہوئے، مباہلہ سے پشیمان ہوئے، اور اپنی بہتری صلح میں دیکھی، باایں ہمہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر صف باندھی، جب ان کے سردار نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ

Marfat.com

وآلہ وسلم کو اہل البیت سمیت دیکھا تو چلّایا اور کہا یارو! ان بزرگواروں کی دعا سے بچو! قسم خدا کی میں دیکھتا ہوں کہ یہ بزرگوار اگر خدا سے چاہیں تو پہاڑوں کو جگہ سے گرا دیویں، اور میں یقین جانتا ہوں کہ اگر ان کے ساتھ بددعا کروگے تو ایک نصرانی بھی روئے زمین پر زندہ نہ رہے گا، پس اس بات پر صلح کرلی کہ ہر سال دو بار دو ہزار (۲۰۰۰) حلّے دیا کریں گے، اور تیس (۳۰) زرہیں عمدہ مسلمانوں کے حوالے کیا کریں گے، اس طور پر صلحنامہ لکھ کر دے کر اپنے گھروں میں پھر گئے، اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر نجران کے سردار ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے تو حق تعالےٰ انہیں مسخ کرکے اُن پر آگ نازل کرتا، اور سب نجران والے بلکہ جن چڑیوں کے گھونسلے ان کے مکانات کے چھت پر تھے، سب ہلاک ہوجاتیں۔

بس یہ آیت مباہلہ کہلاتی ہے اس آیت سے ثابت ہے کہ امیرالمومنین حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام سیّد اول ہیں، اور اہل البیت نبوی م اور پنجتن پاک میں داخل ہیں، ان کے جملہ فرزندان کی اولاد سیّد علوی ہیں گو کہ لقب ان کا امام یا میاں یا شیخ یا اخوند یا مولٰنا یا پیر صاحب یا شاہ صاحب یا پیر صاحب یا صاحبزادہ صاحب یا دیگر القاب سے بلائے جاتے ہیں، یہ تمام القاب سادات کے ہیں۔ فقط۔

جواب نمبر ۲۔ از قرآن مجید انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرًا

ترجمہ۔ سوائے اس کے نہیں کہ چاہتا ہے اللہ تعالےٰ تاکہ لے جاوے تم سے گناہ اے رسول اللہ کے اہل بیت اور پاک کردے تم کو گناہوں سے پاک کرنا۔

حضرت ام المومنین بی بی عائشہ صدیقہ رض اور حضرت بی بی ام سلمہ رض اور ابو سعید خدری رض اور انس بن مالک

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا کہ اہل البیت جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدہ فاطمہ و حضرت علی المرتضٰے و حضرت امام حسن و امام حسین صلوات اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

اس آیت کا شان نزول اس طرح پر ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ہے کہ میں اپنے گھر میں کملی سیاہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھائی اور آپ اس پر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں، اور سنبوسے اور پکا ہوا گوشت آپ کے واسطے لائیں، حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے فاطمہ! علی اور اپنے فرزندوں کو بلا کہ اس خوان میں وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائیں، جب وہ تمام تشریف لائے اور کھانا کھا چکے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کملی کا خالی کونہ ان پر اوڑھا دیا اور فرمایا کہ یا اللہ! یہ میرے اہل البیت ہیں، ان سے گناہ لے جا اور انہیں پاک وصاف کر دے تو یہ آیت نازل ہوئی تو میں نے اپنا سر کملی کے اندر کر کے عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا میں اہل البیت سے نہیں ہوں؟ آپ نے فرمایا اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ یعنی تم خوبی اور نیکی پر ہو اسی سبب سے انہیں پانچ شخصوں کو آل عبا بولتے ہیں۔

شعر

آل عبا رسول اللہ وابنتہٗ　　المرتضٰی ثم سبطاہ اذا جمعوا

تفسیر تیسیر اور بعض تفسیروں میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ جب نماز کے وقت بی بی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گذرتے تو یہ کہتے الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت

Marfat.com

ویطھرکم تطھیرًا۔

پس جانو اور یقین کرو کہ امیرالمؤمنین حضرت علی علیہ السلام اہل البیت رسول اللہ میں اول داخل ہیں اور سیّد ہیں،
یہ آیت نازل ہونے کے وقت حضور نے فرمایا ھٰذا اھل بیتی وعترتی یعنی یہ میرے اہل البیت و اولاد ہیں،
یہ آیت سیپارہ ۲۲ کے شروع میں ہے۔

جواب نمبر ۳ - سیپارہ ۲۵ - سورۃ الشوریٰ آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرًا الا المودۃ فی القربیٰ۔
ترجمہ۔ کہو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہیں مانگتا میں تم سے پیغام وحکم خدا پہنچانے پر بدلہ و مزدوری مگر
دوستی ومحبت چاہتا ہوں قرابت میں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت نازل
ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے قرابتدار کون ہیں؟ جن کے ساتھ
ہم کو دوستی ومحبت کرنی چاہیئے، آپ نے فرمایا کہ علی و فاطمہ وحسن وحسین۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔
پس اس آیت سے خوب ثبوت ہے کہ حضرت امیرالمؤمنین علی علیہ السلام خاص قرابتدار وخویش رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہیں، اور اہل البیت نبوی میں داخل ہیں، اور سیّد ہیں، اور ان کے بیٹے فرزند
کی اولاد سیّد ہیں، کیونکہ باپ سیّد ہو تو اولاد کیوں نہ سیّد ہو۔

جواب نمبر ۴ - حدیثوں سے ثابت ہے۔

فقد اخرج النسائی وابو یعلی وابن جریر وابن ابی حاتم والطبرانی فی الکبیر عن حذیفۃ وابو یعلی عن ابن سعید وابن ماجۃ عن ابن عمر وابن عدی عن ابن مسعود وابو نعیم عن علی والطبرانی فی الکبیر عن عمرو جابر و اسامۃ بن زید

Marfat.com

ومالك بن الحويرث والديلمي عن انس وابن عساكر عن عايشة وابن عمر وابن عباس

وابی رمثة ان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال الحسن والحسین سیدا شباب اهل

الجنة رواه ابن ماجة وغیره وابوهما خیر منهما وعند الطبرانی وابوهما افضل منهما۔

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کو افضل ان دونوسے فرمایا ہے تو اول سید

ہیں ۔ گلزار حسین سر الشہادتین ص ۱۴ ۔

اور فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے دن بمقام خم غدیر حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر

من کنت مولاہ فعلی مولاہ ۔

ایضاً جسوقت حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین وانصار میں آپس میں ایکدوسرے کو برادر

بنا دیا تو حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کا کوئی برادر برابر نہ ہوا ، توانہوں نے رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کے پیش ہوکر عرض کی ۔ یا رسول اللہ ! میرا کوئی برادر انصار سے نہیں ہوا ، توحضور نے فرمایا

جلدك جلدی ولحمك لحمی ودمك دمی وعظمك عظمی وشعرك شعری ۔ اور بہت آیات و

حدیثات سے جناب کے سید ہونے کا ثبوت ہر ایک کتب تفسیر وحدیث میں موجود ہے ، مناقب مرتضوی جو امام

نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیثیں جمع کی ہیں وہ ملاحظہ کرو وغیرہ کتب ہا دیکھو ، فقط۔

سلسلۃ الصفیہ جلد سوم ص ۵ ، مصنفہ مولوی عبداللہ خان سابق سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ماڈل سکول لاہور ۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ عرب کے رہنے والوں کو تین سببوں سے

Marfat.com

عزیز اور بزرگ جانو، اوّل یہ کہ میں عربی ہوں، دوسرا یہ کہ قرآن مجید عربی میں ہے، تیسرا یہ کہ اہل جنت کی زبان عربی ہوگی، پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کی رُو سے عرب کے رہنے والوں کو، اور ان کی اولاد کو جہاں تک ہو امتیاز اور عزت حاصل ہے، اور وہ شرافت اور حسب ونسب میں اور سب سے برتر ہیں، ملک عرب میں بہت سے قبیلے ہیں، ان میں سے ایک قبیلہ قریش ہے، جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے، پس شرافت کے لحاظ سے یہ قبیلہ اور سب قبیلوں پر ترجیح وعزت وبزرگی رکھتا ہے، اسی قبیلے میں اسلام پہلے پہل جاری ہوا، اور ابتدا میں جو لوگ اس قبیلے میں سے مسلمان ہوئے وہ شیخ (بتشدید) کہلاتے ہیں، شیخ کے معنی بزرگ کے ہیں، پھر شیخوں کی کئی شاخیں اور ہوگئیں، جو لوگ ابابکر صدیق رضؓ کی اولاد ہیں وہ شیخ صدیقی کہلاتے ہیں، اور جو لوگ عمر فاروق رضؓ کی اولاد ہیں انہیں شیخ فاروقی کہتے ہیں، اور جو لوگ عثمان رضؓ کی اولاد ہیں وہ شیخ عثمانی کے نام سے نامزد ہیں، اور جو لوگ انصار کی اولاد سے ہیں وہ شیخ انصاری کہلاتے ہیں، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کا نام مبارک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا تھا، ہرچند یہ بھی خاندان قریش میں تھیں، اور حضرت علی المرتضےٰ علیہ السلام کے ساتھ شادی شدہ تھیں، جو اولاد ان سے پیدا ہوئی وہ سیّد کے نام سے مشہور ہوئی، اور لوگوں پر بدستور شیخ کا نام قائم رہا، حضرت علی علیہ السلام کی اولاد جو حضرت فاطمہ رضؓ کے سوا اور مستورات سے ہے وہ سیّد علوی ہیں، اور سیّد علوی کہلاتے ہیں، اور سیّد علوی کو دو شرف حاصل ہیں، ایک تو سیّد علوی دوسرا عام، خاندان کرام اس خاندان سے قدیم الایام سے چلے آئے ہیں، اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علماء

ورثۃ

Marfat.com

ورثة الانبیاء - ایضاً- علماء امتی کانبیاء بنی اسراءیل - اور بہت حدیثیں علما کے بارہ میں مندرج ہیں، شیخ اور سید ہم نے دو ذاتیں بتادی ہیں، اب تیسری ذات کا حال سنو اسے مغل کہتے ہیں، اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ مغل لوگ یافث بن حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، اور ان کی ابتدا اس طرح پر ہوئی ہے کہ یافث کی چھٹی پشت میں سے ایک شخص پیدا ہوا جس کا نام مغل تھا، جو لوگ اس کی نسل میں سے ہیں انہیں مغل کہتے ہیں، ان لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد کئی سو سال بعد اسلام قبول کیا۔

چوتھی ذات پٹھانوں کی ہے، ان کا حال کتابوں میں اس طرح لکھا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل میں سے ایک شخص تھا جس کا نام افغان تھا، اس سے جو اولاد ہوئی، اور مختلف ملکوں میں پھیلی وہ افغان کہلاتے ہیں، ان سے ایک شخص کا نام قیس تھا، وہ ستر آدمی اپنے ہمراہ لیکر افغانستان سے حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اپنے ساتھیوں سمیت مسلمان ہوا، اور پھر واپس آکر اس نے افغانستان میں اسلام کو پھیلایا، چونکہ اسلام کی ابتدا ان لوگوں میں سے اس شخص سے ہوئی، اس واسطے ان لوگوں میں اس کا لقب بتان مشہور ہوگیا، بتان ان کی زبان میں جہاز کے نیچے کی تختی کو کہتے ہیں، اور جیسے جہاز کی مضبوطی اور پائداری اس تختے سے ہوتی ہے ویسی ہی افغانوں میں اسلام کی پائداری قیس سے ہوئی۔ اور وہ بھی بتان کے لقب سے مشہور ہوگیا، بتان کا لفظ بگڑ کر پٹھان ہوگیا، اس کی اولاد کو پٹھان کہتے ہیں۔ واللہ اعلم۔ فقہ العبد الاثیم۔

Marfat.com

علویہ کی سیادت پر علمائے حنفیہ کا فتویٰ نمبر ۲ (۲۵)

سوال

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ مکرمی مولٰنا دام فیوضہم العالی ، سلام مسنون ، براہ کرم مندرجہ ذیل سوالات کے جواب تحریر فرماکر مشکور فرمائیں ، لفافہ واپسی ارسالِ خدمت ہے ۔ فقط والسلام ۔

۱ ۔ کیا اولاد امام عباس علمدار بن علی المرتضٰے علیہما السلام سادات میں داخل ہے ؟ اور ان کو سیّد کہنا ٹھیک ہے ؟

۲ ۔ جناب امیر علیہ السلام کی تمام اولاد اہل بیت نبوی میں شامل ہے ، یا صرف امام حسن و حسین علیہما السلام ۔

۳ ۔ بنی فاطمہ یعنی امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی وہ اولاد جس کے اعمال صالح نہیں ان کو سیّد کہنا ٹھیک ہے ؟

۴ ۔ حضرت امیر علیہ السلام کی فاطمہ الزہرا کے علاوہ جو دیگر ازواج سے اولاد ہے ، وہ اور جناب حمزہ عم رسولؐ کی اولاد آل رسول میں شامل ہے ؟ ۔

الجواب

۱ ۔ سیّد کہنا ٹھیک ہے اور جائز ہے ۔

۲ ۔ امیر علیہ السلام کی تمام اولاد اہل بیت میں شامل ہیں ، اور سادات کہلانے کے حقدار ہیں ۔

۳ ۔ ۴ ۔ کا یہی جواب ہے ۔ گنہگاروں کی وجہ سے نسب میں فرق نہیں آتا ، یہ سب سادات برگزیدہ خلق ہیں ۔

علیٰ ما فی متون خمسۃ ۔

فقہ محمد یوسف بیربوری ۔

Marfat.com

ف یہ فتوائے مفتی اعظم جناب مولوی محمد یوسف صاحب حنفی خطیب جامع مسجد میرپور ریاست جموں وخلیفہ ارجمند حضرت خواجہ حافظ عبدالکریم صاحب نقشبندی مجددی راولپنڈی کا ہے۔

علویہ کی سیادت پر علمائے شیعہ کا فتویٰ (۲۶)

رسالہ نور جو کہ زیر سرپرستی مولوی سید ظفرالحسن صاحب مرادآباد، محلہ بازیگراں، علاقہ یوپی سے شائع ہوتا ہے؛ اور اہل شیعہ کا تبلیغی رسالہ ہے۔ ماہ جولائی ۱۹۴۷ء کے پرچہ میں باب الاستفسار ص ۱۸ پر مندرجہ ذیل سوال معہ جواب تحریر ہے۔

سوال

"جناب محمد زمان صاحب پشاور سے دریافت فرماتے ہیں، کیا اولاد محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ سادات میں داخل ہیں"

الجواب وباللہ التوفیق

"امیرالمومنین علی علیہ السلام کی تمام اولاد سادات ہیں، ان کو علوی سید کہتے ہیں، جناب محمد حنفیہؒ کی اولاد یقیناً سید ہے۔"

بہرکیف تمام اقوال اہل تفسیر واہل حدیث واہل فقہ واہل تصوف واہل تاریخ واہل لغت سے، اور فتاوے علمائے اہل سنت والجماعت، اور فتاوے علمائے اہل شیعہ سے ثابت ہوا کہ حضرت امیرالمومنین علی المرتضیٰ علیہ السلام کی تمام اولاد جو حضرت فاطمۃ الزہراؑ کے علاوہ دوسری بیویوں کے بطن سے ہوئی، اور ان کی اولاد الاولاد بالاتفاق سادات ہیں، اور ان کو سید علوی کہا جاتا ہے۔

Marfat.com

فصل ششم

ان علویوں کے ذکر میں جن کو مؤرخین نے سیّد لکھا ہے

علویوں کو سیّد لکھا گیا ہے تمام کتب تاریخ و تذکرات میں علویوں کو سیّد ہی لکھتے چلے آئے ہیں، ان میں سے بعض کے اسمار گرامی لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ سیّد محمد علوی رح مصائب الابرار ص ۱۴۲ میں ہے۔

"مصائب سادات رفیع الدرجات، ریاض الانساب میں ہے کہ محمد بن حمزہ بن حسن جو اولاد ابوالفضل العباس میں تھے ۲۹۱ھ میں طبرستان میں شہید کر دئے گئے۔ ان کی اولاد کو نوا شہید کہتے ہیں"

۲۔ میر ساہو علوی حدیقۃ الاسرار چمن ہفتم ص ۲۳۸ میں ہے۔

"آن شہید وحید و رشید حمید متنفز از غیر و مسرور باہو حضرت میر ساہو ابن عطاء اللہ علوی کہ نسبت آبائی وے بحضرت محمد حنفیہ فرزند حضرت علی ابن ابی طالب قدس سرہٗ و نور مرقدہٗ میرسد"

خلاصہ مطلب یہ کہ سیّد ساہو بن عطاء اللہ علوی کا نسب حضرت محمد حنفیہ بن علی مرتضیٰ کو پہنچتا ہے۔

۳۔ سیّد مسعود غازی علوی رح (۱) حدیقۃ الاسرار چمن ہفتم ص ۲۳۹ میں ہے۔

"آن عاقبت محمود حضرت مسعود غازی و شہید رشید و حمید دوران فرزند حضرت سالار ساہو ابن حضرت عطاء اللہ علوی کہ بذریعہ حضرت محمد حنفیہ بحضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرسد" خلاصہ مطلب یہ کہ حضرت مسعود غازی شہید بن سیّد ساہو بن عطاء اللہ علوی کا سلسلہ نسب حضرت محمد حنفیہ کے ذریعہ حضرت

علی مرتضیٰ

Marfat.com

علی مرتضیٰ رض کو پہنچتا ہے۔ (۲)

سیر المدار المعروف بہ ظہیر الابرار حصہ اول، ص ۱۳۹ میں ہے۔

"ایک مرتبہ بہرائچ میں آپ نے (یعنی سید احمد علی مداری متوفی ۱۱۸۵ھ نے) حضرت سید سالار مسعود غازی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چلہ کھینچا۔" (۳)

زاد الاعوان میں بحوالہ مرأۃ مسعودی لکھا ہے۔

"سلطان محمود کے ہمراہ علوی حنیفی جہاد ہند کو آئے ہیں، ان میں سالار ساہو امیر تھا، اور لاہور کا نائب السلطنت بھی سالار ساہو علوی مقرر ہوا ہے اور اس کا بیٹا سید سالار مسعود غازی جہاد کر کے بہرائچ میں مدفون ہوئے، اور یہ نسل حضرت امام حنفیہ بن علی کی تھی۔"

زاد الاعوان میں ہے۔ (۴)

"سید سالار مسعود غازی لاولد ثابت ہوئے"

۴۔ سید تاج الدین علوی رح | اتحاف النبلاء المتقین ص ۱۱۳ میں ہے۔

"سید تاج الدین ابو نصر عبد الوہاب بن محمد بن حسن بن ابی الوفاء العلوی المتوفی ۸۸۵ھ"

۵۔ سید محمد مبارک علوی رح | (۱)

کتاب سیر الاولیاء کے سرورق پر تحریر ہے۔

"کتاب سیر الاولیاء یعنی مجموعہ ملفوظات حضرت سلطان المشائخ نظام الحق چشتی قدس سرہ العزیز از تصنیف لطیف حضرت

Marfat.com

سید محمد مبارک العلوی الکرمانی المدعو بامیر خورد "

(۲)

سیر الاولیا کے دیباچہ ص ۱۳ میں مصنف صاحب اپنا نام اس طرح لکھتے ہیں۔

" کاتب حروف محمد مبارک علوی الکرمانی المدعو بامیر خورد عرض پرداز ہے کہ جب میری عمر کے پچاس سال گذر چکے "

۶۔ سید ہاشم علوی رح | سلطان الاذکار ص ۱۶۷ میں ہے۔

" رسالۃ الاولیا میں سید ہاشم علوی بیجاپوری تحریر فرماتے ہیں "

۷۔ مرزا جانجاناں علوی " | حدیقۃ الاسرار چمن پنجم ص ۱۷۸ میں ہے۔

" آں سلطان العاشقین و زبدۃ الکاملین حضرت شمس الدین حبیب اللہ میرزا جان جاناں کہ از سادات کرام علوی بودند قدس اللہ سرہم العزیز و بہ بیست و ہشت واسطہ بحضرت امیر المومنین علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ می پیوندند " خلاصہ مطلب یہ کہ جانجاناں علوی سادات کرام سے تھے، اٹھائیس واسطوں سے حضرت علی مرتضیٰ رض کو ملتے تھے۔

۸۔ سید غلام علی دہلوی رح | (۱)

حدیقۃ الاسرار چمن پنجم ص ۱۸۰ میں ہے۔

" آں کامل و مکمل ولی حضرت شاہ عبداللہ مشہور سید غلام علی دہلوی کہ از خلفائے اکبر و احبائے نامور وسجادہ نشین بلند اختر حضرت میرزا جانجاناں بود جناب موصوف در نسب شریف رفتہ رفتہ بعلی المرتضیٰ شیر خدا

Marfat.com

میر سد و نام والد ماجد ایشاں حضرت سید عبداللطیف بود قدس سرہ العزیز و نور اللہ مرقدہٗ " خلاصہ مطلب یہ کہ سید غلام علی صاحب دہلوی مرزا جانجاناں کے بڑے خلیفے تھے ، ان کا نسب حضرت علی مرتضٰے رضؓ کو ملتا ہے ان کے باپ کا نام سید عبداللطیف صاحب تھا۔ (۲)

تذکرہ علمائے ہند ص ۱۵۵ میں ہے ۔

" مولانا غلام علی دہلوی از سادات علوی و مریدان مرزا مظہر جانجاناں عارفے بود کامل " یعنی مولانا غلام علی صاحب دہلوی علوی سیّدوں سے تھے ، اور مرزا جانجاناں کے مریدوں سے عارف باکمال تھے۔

آثار الصنادید ، باب چہارم ، ص ۱۲ میں ہے ۔ (۳)

" وطن اصلی آپ کا (شاہ غلام علی صاحب دہلوی کا) ٹالہ ہے جو پنجاب کے ملک میں انبہر کے پاس واقع ہے ۔ اور آپ سادات علوی سے ہیں "

۹ - حافظ جمال اللہ علوی رح | برکات علی پور ص ۴۰ میں ہے ۔

" اسم شریف آپ کا سید حافظ جمال اللہ صاحب بن محمد درویش صاحب ہے ، نسب نامہ آپ کا حضرت امیرالمومنین علی رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے ۔ بخارا شریف سے آپ سپاہیانہ لباس میں آئے ، اور سرہند شریف میں قیام فرمایا۔"

۱۰ - علامہ سید علوی رح | الوھابی فورۂ لعنت ص ۹ میں ہے ۔

" علامہ سیّد علوی بن احمد بن حسن بن عبداللہ بن علوی الحداد کتاب موسوم بہ جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضلّ العوام میں لکھتے ہیں :"

Marfat.com

۱۱ - سید نیاز احمد علوی رح | میاں عیسےٰ حکیم کتاب خیر منکھ پنجابی منظوم میں اپنے پیر و مرشد کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"نیاز احمد شاہ نام ہے علوی سید پاک اُسدے چمن دے رتے چنگے نندے خاک"

۱۲ - شاہ تراب علی علوی رح | کتاب روز روشن ص ۱۲۹ میں ہے۔

"تراب۔ شاہ تراب علی علوی خلف الصدق شاہ کاظم از مشائخ کبار قصبہ کاکوری بود۔"

یعنی سید تراب علی علوی شاہ کاظم کے بیٹے قصبہ کاکوری کے بڑے پیروں سے تھے۔

۱۳ - سید محمد علوی رح | کتاب روز روشن ص ۱۳۷ میں ہے۔

"تاقب۔ میر سید محمد علوی ست۔" یعنی سید محمد علوی تاقب تخلص رکھتے تھے۔

۱۴ - میر سیف اللہ علوی رح | کتاب روز روشن ص ۱۶۹ میں ہے۔

"حزنی۔ میر سیف اللہ علوی اکبر آبادی آزاد مشرب قانع در دور جہانگیر بادشاہ بود" یعنی سید سیف اللہ علوی حزنی تخلص۔ آزاد طبع قناعت والے جہانگیر کے زمانہ میں تھے۔

یہ سادات کرام جن کے نام لکھے گئے ہیں سب غیر فاطمی تھے، اس لئے مورخین نے ان کو سید علوی لکھا ہے۔

فصل ہفتم

اس میں علویوں کی سیادت کے متعلق بعض اعتراضوں کے جواب ہیں

حضرات علویہ کی سیادت بفضیلت ارباب حدیث وفقہ وتاریخ کے نزدیک ثابت ومسلم ہونے کے بعد اگرچہ

کوئی شخص

Marfat.com

کوئی خدشہ باقی نہیں رہتا تاہم بعض اعتراضات جو عوام متعصبین کو سوجھتے ہیں، ان کے جوا
تحریر کئے جاتے ہیں۔

۱
اعتراض اوّل

ذوی القربیٰ و اہل بیت نبوت و آل محمد وہی لوگ تھے جو زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
میں آیۂ تطہیر کے نزول کے وقت موجود تھے، جن کو آل عبا بھی کہا جاتا ہے، آگے ان کی اولاد کسطرح
اہل بیت میں شمار کی جاسکتی ہے۔

جواب

اس کا جواب تین طرح پر ہے۔

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کل نسب وحسب ینقطع بالموت الا نسبی وحسبی
یعنی موت سے تمام نسب اور حسب ٹوٹ جاتے ہیں سوائے میرے نسب اور حسب کے۔
اس کا مطلب یہ ہے کہ اہل دنیا کے نسب صرف موت تک جاری رہتے ہیں، پھر ٹوٹ جاتے ہیں
آگے کسی کو کوئی نسب فائدہ نہ پہنچائے گا، اور میرا نسب دنیا پر بھی مفید ہوگا، اور دوسرے لوگوں
کے نسبوں سے امتیاز اور فضیلت کے باعث بروز قیامت بھی نفع پہنچانے والا ہوگا۔ پس جب حضور
علیہ اسلام کے نسب کو انقطاع نہیں تو جن لوگوں کو حضور نے اپنا اہل بیت فرمایا ہے، ان کی تمام
بھی قیامت تک اہل بیت میں داخل ہے۔

Marfat.com

۲ - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت مہدی آخر زمان کی نسبت ارشاد فرمایا ہے۔ لو لم یبق

من الدنیا الا یوم لطوّل اللہ ذلک الیوم حتّی یبعث اللہ فیہ رجلاً منی او من اھل بیتی یواطئ

اسمہ اسمی واسم ابیہ اسم ابی یملاء الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً۔

(مشکوٰۃ شریف۔ تفسیر لوامع التنزیل (شیعہ) جزو دوم ص ۲۸۷) یعنی اگر دنیا سے ایک دن بھی باقی رہ جاوے تو خدا اُس کو لمبا کر دے گا، حتّٰی کہ ایک مرد کو کھڑا کر دے گا مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے، اُس کا نام میرا نام، اور اُس کے باپ کا نام میرے باپ کا نام ہو گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ اس سے پہلے ظلم اور نا انصافی سے بھری ہوئی تھی۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے سادات علویہ کو جو قیامت ہونے والے ہیں، سب کو اپنا اہل بیت فرمایا ہے، یہ ممکن نہیں کہ حضرت علی مرتضےٰ رضی اہل بیت ہوں۔ اور پھر کثیر تعداد پشتوں کے بعد حضرت مہدی اہل بیت پیدا ہوں، اور درمیان کی سب پشتیں اہل بیت سے خارج ہوں، یہ بات خلاف عقل و نقل ہے، اور شان رحمت عالم سے بعید ہے، بلکہ من اھل بیتی کا لفظ ثابت کرتا ہے کہ درمیانی پشتیں سب یقیناً اہل بیت میں، اور وہ ان اہل بیت میں سے ہوں گے۔

۳ - تمام کتب حدیث و فقہ سے مفصل حوالے اس سے پہلے باب اول و دوم و سوم میں لکھے جا چکے ہیں، اعادہ کی ضرورت نہیں، علمائے مجتہدین مذاہب اربعہ اہل سنت والجماعت، علمائے اہلحدیث و علمائے اہل شیعہ کے اقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ قیامت ہونے والے سادات علویہ بلکہ تمام ہی ہاشمی ذوی القربیٰ و اہل بیت و

آل محمد

Marfat.com

آلِ محمد میں داخل ہیں ۔ اور سب پر صدقہ لینا تا قیامت از روئے احادیث صحیحہ حرام قرار دیا گیا ہے

اعتراض دوم

اسی باب ششم کے فصل چہارم میں چھ حدیثیں گذر چکی ہیں جن کا مضمون یہ ہے ۔

" اللہ تعالےٰ نے ہر ایک نبی کی اولاد کو خاص اُسی کی صلب سے قرار دیا ہے ، اور میری اولاد کو علی بن ابیطالب کی صلب سے ۔" (معجم کبیر)

نیز ایک حدیث میں آیا ہے ۔ " قیامت کے دن ہر ایک شخص اس کی ماں کے نام سے بلایا جائے گا مگر علی اور اس کی اولاد باپ کے نام سے پکاری جاوے گی " (شمس التواریخ)

ان حدیثوں سے مراد حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کی اولاد ہی ہو سکتی ہے ، کیونکہ دختری اولاد بھی اولاد ہی کہی جاتی ہے ۔

جواب

یہ احادیث مبارکہ محض حضرت علی مرتضےٰ رضؓ اور ان کی اُس اولاد کے حق میں وارد ہیں جو دوسری بیویوں سے جس سے ہوئی ، اور سادات علویہ کی فضیلت کو ظاہر کرتی ہیں ، کیونکہ حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے علیحدہ بشارتیں موجود ہیں ۔ چنانچہ ۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے الفاطمۃ بضعۃ منی یعنی فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے ، ظاہر ہے کہ ان کی اولاد بھی جگر گوشہ و اولاد ہیں ۔

Marfat.com

۱۔ شمس التواریخ جلد سوم، جزو دوم۔ ص ۴۵، میں حدیث منقول ہے۔

"ہر نبی کی اولادِ دختر اپنے باپ کی طرف منسوب ہے مگر فاطمہ کی اولاد میری طرف منسوب اور میری اولاد کہی جاتی ہے۔"

ان حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ساداتِ علویہ کے حق میں اولادِ رسول اللہ اور ذریت رسول اللہ ہونے اور باپ کے نام پر پکارے جانے کی بشارتیں علیٰحدہ وارد ہوئی ہیں، اور سادات فاطمیہ کے لئے اولادِ نبوی ہونے کی بشارت علیٰحدہ ہے۔

نیز ساداتِ فاطمیہ اپنی والدہ کی فضیلت کے باعث اگر اپنی والدہ کے نام پر بلائے جاتے تو ان کے زیادہ شرف کا موجب ہو سکتا تھا، مگر چونکہ علی مرتضیٰ رضؓ کی دوسری اولاد جو دوسری بیویوں کے بطن سے ہوئی ان کا اپنی ماؤں کے نام پر بُلایا جانا اسقدر موجب فضیلت نہ تھا، اس لئے ان کی فضیلت ظاہر کرنے کو فرمایا کہ وہ اپنے باپ کے نام پر بُلائے جائیں گے، تو ثابت ہوا کہ یہ حدیثیں بالخصوص ساداتِ علویہ سے تعلق ہیں۔

اعتراض سوم

سی باب ششم کے فصل چہارم میں دو حدیثیں گذر چکی ہیں جن کا مفہوم یہ ہے۔

۱۔ حضور نے اولادِ علی و جعفر کو اپنے بیٹے فرمایا۔

۲۔ "اے علی اللہ تعالےٰ نے تم کو اور تمہاری اولاد کو بخش دیا ہے۔

ان حدیثوں

Marfat.com

ان حدیثوں سے حضرت علی مرتضےٰ رض کی وہی اولاد مراد ہو سکتی ہے جو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں موجود تھے ، اور حضور نے ان کو دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ میرے بیٹے ہیں ۔ وہی فرزندِ رسول ہیں ، اور وہی منحصر ہیں اور وہ صرف اولادِ حضرت فاطمہ زہرا رض تھی ، کیونکہ اُس وقت کوئی دوسری بیوی حضرت علی رض کے نکاح میں نہ تھی ، اور نہ ہی کوئی دوسری اولاد موجود تھی ، تو یہ حدیثیں فاطمی سادات کے حق میں ہوئیں نہ کہ دوسرے علویوں کے حق میں

جواب

ان حدیثوں میں کوئی تخصیص کا لفظ موجود نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ صرف علی کی موجودہ اولاد کے متعلق یہ بشارت ہے ۔ اور آئندہ اولاد اس سے خارج ہے ، اگر حضور کا یہی مقصود ہوتا تو پھر یہی الفاظ حضرت فاطمہ رض کے حق میں فرما دیتے جس سے سادات فاطمی کی فضیلت ظاہر ہو جاتی ، اور دوسرے علوی اس سے خارج سمجھے جاتے ۔ جب یہ حدیثیں حضرت علی رض کی اولاد کے بارہ میں وارد ہوئیں تو اس سے مراد سادات علویہ ہی ہو سکتے ہیں ، خواہ وہ فاطمی ہوں یا غیر فاطمی ، اور اس میں زمانہ کی بھی کوئی تخصیص نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ حضرت علی رض کی جو اولاد بعد میں ہو گی وہ اس فضیلت سے خارج ہے ، بلکہ حضور علیہ السلام کے علم مبارک میں تھا کہ حضرت علی رض کی اولاد میرے بعد بھی ہو گی اور وہ غیر از بطنِ فاطمہ زہرا رض ہو گی ، باوجود اس علم ہونے کے حضور علیہ السلام نے حضرت علی رض کی اولاد کو اپنی اولاد فرمایا ، جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تمام سادات علویہ کو حضور کی اولاد ہونے اور منحصر ہونے کی نسبت سے حضرت

Marfat.com

حضرت سید محمد حنفیہ بن علی المرتضیٰ رضؓ کے متعلق بشارت

۱ - صحیح بخاری جلد دوم ص ۱۱۹ کے حاشیہ پر لکھا ہے۔

"قد روی فی غیر الصحیحین ما یقتضی خصوص الحکم بزمانہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کحدیث علی المذکور فی سنن ابی داؤد قال قلتُ یا رسول اللہ ارأیت ان ولد لی ولد بعدک اسمیہ باسمک واکنیہ بکنیتک قال نعم" یعنی صحیحین کے سوا دوسری کتابوں میں روایت کیا گیا ہے جو حضور علیہ السلام کے زمانہ مبارک کے خاص حکم کا مقتضی ہے، جیسے سنن ابی داؤد میں حضرت علی رضؓ کی حدیث مذکور ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ دیکھتے ہیں کہ اگر آپ کے بعد میرے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہو تو اس کو میں حضور کے نام سے موسوم کروں۔ یا حضور کی کنیت سے اس کو مکنی کروں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہاں۔

۲ - اعلیٰحضرت مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی رح کتاب الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا ملقب بلقب تاریخی الکمال الطامہ علیٰ شرك سوی بالامور العامہ ص ۱۱۸ میں لکھتے ہیں۔

"حدیث نمبر ۳۲۔ طبقات ابن سعد میں منذر ثوری سے ہے امیر المؤمنین علی و حضرت طلحہ میں کچھ گفتگو ہوئی۔ طلحہ رض نے کہا آپ نے اپنے بیٹے (محمد بن حنفیہ ابو القاسم) کا نام بھی نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام پاک رکھا، اور کنیت بھی حضور کی کنیت۔ حالانکہ سید عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے جمع کرنے سے منع فرمایا۔ امیر المومنین کرم اللہ وجہہ نے ایک جماعت قریش کو بلا کر گواہی دلوائی کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین سے ارشاد

Marfat.com

سے ارشاد فرمایا تھا ۔ سیولد لك بعدی غلام فقد تحلته اسمی وکنیتی ولا تحل لاحد من امتی بعدہ عنقریب میرے بعد تمہارے ہاں ایک لڑکا ہوگا ، میں نے اسے اپنے نام وکنیت دونو عطا فرمادئے ، اور اس کے بعد میرے کسی اور امتی کو حلال نہیں ، مولا علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں قلت یا رسول اللہ ان ولدنی ولد بعدك اسمیه باسمك واکنّیه بکنیتك فقال نعم فکانت رخصة من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لعلی ۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور کے بعد اگر میرے کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں حضور کا نام پاک اس کا نام رکھوں ، اور حضور کی کنیت اس کی کنیت ، فرمایا ہاں ۔ یہ مولا علی کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رخصت تھی ، احمد وابوداؤد والترمذی وصحح وابویعلیٰ والحاکم فی الکنیٰ والطحاوی والحاکم فی المستدرك والبیهقی فی السنن والضیاء فی المختارة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ۔"

حضرت سید عباس علمبردار بن علی المرتضےٰ رض کے متعلق بشارت

مولوی سید برکت علی شاہ صاحب گوشہ نشین وزیر آبادی (شیعہ) کتاب شہنشاہِ کربلا ص ۱۳۰ میں لکھتے ہیں۔

"حضور علیہ السلام نے حضرت علی المرتضےٰ رض کو بشارت دی کہ تیرے ہاں ام البنین رض کے بطن سے لڑکا ہوگا جس کا نام عباس ہوگا ، اور وہ حسین کے لشکر کا علمبردار ہوگا ، اس کے دونو بازو جعفر طیار کی طرح کٹ جائیں گے ۔" ملخصاً ۔

ان حدیثوں سے اظہر من الشمس ہے کہ حضور علیہ السلام کو علم تھا کہ حضرت فاطمہ زہرا رض کے بعد حضرت علی رض

Marfat.com

اور نکاح بھی کریں گے ، اور میرے بعد اُن بیویوں کے بطن سے ان کے ہاں اولاد بھی ہو گی ، اور اس علم کے ہوتے ہوئے آپ کو اولاد کے متعلق بشارات دیں ، بلکہ بعد والی اولاد کو ایک خصوصیت عطا فرمائی وہ یہ کہ اُس فرزند کو جو بعد میں ہونے والا تھا اپنا نام اور اپنی کنیت عطا فرمائی ، جو حضرات فاطمی کو عطا نہ فرمائی ، اور یہ ظاہر ہے کہ حضرت سید محمد حنفیہ رض حضرت خولہ بنت جعفر کے بطن سے ، اور حضرت سید عباس علم بردار رض حضرت ام البنین بنت حزام کے بطن سے تھے ، پس ثابت ہوا کہ یہ بشارات جو احادیث میں وارد ہوئی ہیں تمام سادات علویہ کے متعلق ہیں جو تا قیامت ہونے والے ہیں۔

اعتراض چہارم

عام طور پر اولادِ حضرت فاطمہ زہرا رض کو ہی سید کہا جاتا ہے ، غیر فاطمیوں کو سید نہیں کہا جاتا ، مکتوبات شاہ نقیر اسد علوی میں ہے ، "واشتهر فی دیارنا ان کان من اولاد الخلفاء الثلاثة یسمونه بالخولجه ومن کان من اولاد علی من فاطمة یسمّونہٗ بالسید (مکتوب نمبر ۴۸) یعنی ہمارے ملک ہندوستان میں مشہور ہے کہ خلفائے ثلاثہ کی اولاد کو خواجہ اور حضرت علی رض کی اولاد جو حضرت فاطمہ رض کے بطن سے ہے سید کہتے ہیں۔

جواب

اس کا جواب چار طرح پر ہے۔

۱۔ اس میں بنی فاطمہ رض کی سیادت کا ذکر ہے تخصیص کا ثبوت نہیں ، اور نہ ہی دوسرے علویوں کی سیادت کی نفی

Marfat.com

کی نفی اس سے پائی جاتی ہے۔

۲۔ یہ محض اہل ہند کا خیال ذکر کیا گیا ہے، اور اس تخصیص کی کوئی دلیل نہیں دی، حالانکہ تمام اہل عرب وعلمائے اسلام کے نزدیک علویوں کو سادات ذکر کیا گیا ہے، اور بنی فاطمہ کی کوئی تخصیص نہیں، چنانچہ حوالجات کثیر اس سے پہلے ذکر کئے جا چکے ہیں، اور دعوے بلا دلیل قابل حجت نہیں ہوتا۔

۳۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی میں امام جلال الدین محلی رح کا قول نقل ہے کہ تمام اولاد علی وعقیل وجعفر وحمزہ کو اصطلاح ائمہ سلف میں سادات کہتے ہیں، "وانما احدث تخصیص الشریف بولد الحسن والحسین فی مصر خاصۃ من عہد للفاطمیین انتہی ملخصاً۔"

یعنی اولاد امام حسن وامام حسین کو تخصیص شریف (سید) کہنا، یہ مصر میں خلفائے فاطمیین کے عہد میں ایجاد ہوا۔

اس عبارت سے صاف واضح ہو گیا کہ علمائے سلف زمانہ قدیم سے اپنی اصطلاح میں علویوں اور عقیلیوں کو شریف اور سید سمجھتے تھے، چار سو سال تک یہی طریقہ جاری رہا، پانچویں صدی ہجری میں فاطمیوں نے مصر میں شرافت (سیادت) کو اولاد حسن وحسین سے مخصوص کیا، اور اس بدعت کا جاری کرنا، ان کی خود غرضی اور انانیت پر دال ہے۔

ف مولوی عبدالرحمٰن صاحب شوق لمرتسری کی کتاب تاریخ اسلام جلد چہارم ص ۶۷۶ سے ظاہر ہوتا ہے کہ

Marfat.com

مصر میں خاندان فاطمیہ اسمٰعیلیہ میں سے سب سے پہلے المعزلدین اللہ ہے جو شیعہ اسمٰعیلیہ مذہب کا پیرو کار تھا، ۳۵۸ھ میں حکومت قائم کی، اس خاندان کے ستّرہ بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے دو سو سات ۲۰۷ سال تک حکومت کی، آخر سلطان صلاح الدین ایوبی نے ۵۶۵ھ میں خاندانِ فاطمیہ کا خاتمہ کیا۔

۴۔ شیخ زاہد امام علاؤالدین محمد بن احمد سمرقندی حنفی کتاب تحفۃ الفقہا میں لکھتے ہیں۔

" مایقول الناس ان السید من کان من نسل حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما فباطل لان علی رضی اللہ عنہ سیّد " یعنی جو لوگ کہتے ہیں کہ سیّد وہی ہیں جو حسن اور حسین کی نسل سے ہوں یہ قول باطل ہے، کیونکہ سیّد تو حضرت علی رضی ہیں۔

پس ان تمام اقوال ائمہ اسلام سے ثابت ہوا کہ تمام حضرات علویہ بلا تخصیص فاطمی وغیر فاطمی کے سب سیادت کے شرف سے مشرف ہیں اور یہ شرف ان کو درگاہِ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عطا ہوا ہے وللہ الحمد۔

Marfat.com

باب ہفتم

اَلْاِتِّجَاہُ اِلٰی سِیَادَتِ النَّوْشَاہْ

حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کے دلائل

اس باب میں چھ فصل ہیں۔

فصل اوّل

حضرت نوشہ صاحب رح کے مختصر حالات میں

نام ولقب | آپ کا اسم گرامی حاجی محمد ملقب نوشہ ، خطاب گنج بخش ، مجدد اکبر ، وارث الانبیا غالب الاولیا ، پہلوانِ سخی ، بھورے والا تھا۔

تاریخ ولادت | آپ یکم رمضان المبارک ۹۵۹ھ میں ، سلطان سلیم شاہ بن شیر شاہ سوری کے عہد حکومت میں ، بمقام گھگانوالی متصل قصبہ قادر آباد ضلع گجرات پیدا ہوئے۔

تربیت وتعلیم | آپ کی تربیت والدین نے اچھے طریقہ پر کی ، سن تمیز کو پہنچنے کے بعد آپ نے موضع جاگو تارڑ میں حضرت حافظ قایم الدین صاحب المعروف حافظا بڈھا صاحب قاری رح سے قرآن مجید حفظ کیا ، اور علوم معقول ومنقول کی تحصیل کی ، اور سند فضیلت حاصل کی۔ (کنز الرحمت بتحقیقات چشتی)

بیعت وخلافت | آپ نے ابتدا میں اپنے آبائی سلسلہ علویہ عباسیہ قطبیہ جالبیہ میں اپنے والد بزرگوار حضرت حاجی الحرمین الشریفین سید علاؤ الدین صاحب رح سے اخذ فیض کیا ، اور مجاز ہوئے ، پھر بیعت وارشاد

Marfat.com

تحکیم آپ نے حضرت سخی شاہ سلیمان نوری قریشی قادری بھلوالی رہ سے کی ، اور تمام مراتب سلوکِ قادریہ طے کرکے خلافتِ کبریٰ حاصل کی ، اور مسندآرائے طریقت ہوئے ۔ (ثواقب المناقب)

مجلسِ محمدی کا فیضان | بوقتِ عطائے خلافت حضرت شیخ رہ نے آپ کو باطنی طور پر مجلسِ محمدی میں حاضر کیا ، اُسوقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور چہار یارِ ظاہری ، اور چہار یارِ باطنی زینت افروز تھے ، سب نے اپنے اپنے فیضِ باطنی سے نوازش کی ۔ (سرِ مکتوم)

تفویضِ ولایت | حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو بوساطت حضرت سخی بادشاہ رہ بشارت دی کہ اس دیار کی ولایت وحکومت باطنی قیامت تک آپ کو ، اور آپ کی اولاد کو ، اور آپ کے مریدوں کو سپرد کی گئی ہے ، چنانچہ آپ کا سکۂ نوشاہت و ولایت اقطارِ عالم میں مشہور ہوا ۔ (تذکرہ نوشاہیہ)

تقرر نوشہرہ | آپ نے بحکم حضرت شیخ رہ نوشہرہ تارڑاں میں سکونت اختیار کی ، جو بعد میں بنام چک ساہنپال ، اور ساہنپال شریف مشہور ہوگیا ، بیشمار مخلوق اس جگہ حاضر ہوکر آپ سے فیضیاب ہوتی رہی ۔ (رسالہ احمد بیگ)

مرتبہ نوشاہت | آپ کو نوشہ و گنج بخش کا خطاب درگاہِ الٰہی سے عطا ہوا ، اور دیارِ اللہ کے زمانہ آپ کو وہ شان عطا کی گئی جو برأتیوں میں مجازی نوشہ (دولہا) کو ہوتی ہے ، یعنی سب دیارِ اللہ میں آپ کو منصبِ نوشاہت دے کر فضیلتِ کُلّی سے سرفراز کیا گیا ۔ (تذکرہ نوشاہیہ ۔ کنزالرحمت)

مجددیتِ کبریٰ | آپ کو ہزار سال کے سر پر خلعتِ مجددیتِ کبریٰ عطا ہوا ، اور آپ اپنے وقت کے مجدد اکبر ہوئے ۔

مقامات

Marfat.com

مقاماتِ ولایت | آپ کو ایسا مرتبہ (نوشاہیت) عطا ہوا جو تمام کمالاتِ ولایت کا جامع ہے ضمناً آپ کو مقامِ قطبیت ، غوثیت ، امامت ، نبوتیت ، صدیقیت ، محبوبیت ، سب عطا ہوئے۔

پیشگویاں | آپ سے پہلے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امام علی الرتضٰے رض ، اور حضرت غوث الاعظم رض ، اور حضرت مخدوم سید مبارک حقانی رح ، اور حضرت شاہ معروف خوشابی رح اور حضرت سخی شاہ سلیمان تونسوی رح ، اور حضرت حاجی سید علاؤالدین علوی رح ، اور حضرت سید رحیم الدین علوی رح ، اور حضرت شیخ عبدالوہاب متقی شاذلی رح وغیرہ بزرگوں نے آپ کے وجودِ مسعود کی بشارتیں دی تھیں۔ (تذکرہ نوشاہیہ ۔ کنزالرحمت ۔ قفس العشق)

کمالاتِ تامہ | آپ کے فضائل و کمالات بے شمار ہیں ، چنانچہ آپ کے کرامات و مقامات و ملفوظات و فضائل و خصائص کا مفصل تذکرہ فقیر سید شرافت عافاہ اللہ نے اپنی کتاب تشریف التواریخ جلد اول میں کیا ہے ، یہاں گنجائش نہیں۔

اولادِ کرام | آپ کے دو فرزند ارجمند تھے۔

اوّل ۔ حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح ۔ جو تمام اخلاق و عادات و کمالات میں مثیلِ نوشاہ تھے ، ان کو آپ نے اپنی زندگی میں ولیعہدِ خلافت کیا ، اور آپ کے بعد یہ سجادہ نشین ہو کر رہنمائے خلائق ہوئے ، ان کی اولاد بنام سادات نوشاہی برخورداری مشہور ہے۔

دوم ۔ حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح ۔ جو صاحبِ علم و حلم و عبادت تھے ، اور بیشمار مخلوق ان سے مستفیض

Marfat.com

ہوئی ، ان کی اولاد بنام سادات نوشاہی ہاشمی مشہور ہے۔

اور ایک بیٹی آپ کی حضرت سیّدہ سائرہ خاتون رح نام تھیں۔

خلفائے عظام | آپ کے خلفا بے شمار تھے جن کا مفصل تذکرہ میں نے اپنی کتاب شریف التواریخ جلد دوم وجلد سوم میں کیا ہے ، یہاں صرف بائیس ۲۲ صوبوں یعنی خلفائے اکبر کے نام لکھے جاتے ہیں۔

۱ شیخ رحیم داد قریشی اسدی بھلوالی رح ۲ شیخ تاج محمود قلندر قریشی اسدی بھلوالی رح ۳ سیّد حافظ محمد برخوردار بحر العشق علوی سانبیالی رح ۴ سید محمد ہاشم دریادل علوی سانبیالی رح ۵ حافظ محمد معموری بیلانی رح ۶ شیخ صدرالدین عقیلی المعروف شاہ صدر دیوان رکھی رح ۷ شیخ عبدالرحمٰن پاک صاحب قریشی اسدی بہبائی بھڑدی رح ۸ شیخ پیر محمد سجیار کیانی نوشہروی رح ۹ شیخ محمد تقی مجذوب نوشہروی رح ۱۰ شیخ نور محمد نوری سیالکوٹی رح ۱۱ سید صالح محمد گیلانی رح چک سادہ ۱۲ قاضی خوشی محمد کنجاہی رح ۱۳ قاضی رضی الدین کنجاہی رح ۱۴ شیخ میٹھا مجذوب کنجاہی رح ۱۵ خواجہ سید محمد فضیل وحی کابلی رح ۱۶ سید شاہ محمد شہید بھاکہری رہتاسی رح ۱۷ شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتا دیوان ساگری رح ۱۸ حافظ طاہر مجذوب کشمیری رح ۱۹ سید عبداللہ مجذوب بخاری رح ۲۰ شیخ اسمٰعیل کوٹلی جلال رح ۲۱ شیخ نانو مجذوب شہید کلاسکے چیمہ رح ۲۲ شیخ عبدالحمید گوجر رح

تاریخ وفات | آپ کا انتقال بروز سوموار بتاریخ ہشتم ۸ ربیع الاول ۱۰۶۴ھ میں بعہد حکومت سلطان ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحبقران ثانی ہوا۔

Marfat.com

مدفن پاک | آپ کا روضہ اطہر موضع سابنپال شریف، تحصیل بھالیہ، ضلع گجرات، پنجاب، میں دریائے چناب کے شمالی کنارہ پر مرجع خلائق ہے۔ یزار و تبرک بہ۔ رضی اللہ عنہ

فصل دوم

حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل علم الانساب سے

حضرت نوشہ صاحب علوی سید ہیں | (۱)

آپ کا سلسلہ نسب بدیں طور کتابوں میں مسطور ہے۔

سید العارفین حضرت سید حافظ شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش مجدد اکبر بن حاجی الحرمین الشریفین سید شاہ ابو اسمٰعیل علاء الدین حسین غازی المعروف بہ حاجی غازی صاحب بن سید شمس الدین سنگی شہید بن سید ابو سلیمان جلال الدین محمد بن سید عبداللہ ذاکر ھُو بن سید شاہ محمد المعروف شاہنشاہ بن سید گل محمد بن سید معز الدین بن سید عبدالصمد بن سید عطاء اللہ بن سید عبدالاول بن سید محمود شاہ المعروف پیر جالب بن سید کمال الدین احمد شاہ بن سید ابو المنصور جلال الدین سلطان شاہ بن سید محمد شاہ بخت مند بن سید سعید الدین سکندر شاہ بن سید برہان الدین ہُبَیرہ بن سید جلال الدین گوہر علی بن سید عز الدین بن سید جمال الدین اسحاق روشن ضمیر بن سید عبدالحق سجن بن سید زمان علی محسن المعروف شاہ کھوکھر بن سید عبدالعلی عون قطب شاہ بغدادی بن سید بعلے قاسم بن سید حمزہ ثانی بن سید طیار بن سید قاسم بن سید علی بن سید جعفر بن سید

Marfat.com

ابوالقاسم حمزۃ الاکبر بن سید ابوالعباس حسن بن عُبیداللہ المدنی بن سید امام ابوالفضل عباس علم بردار شہید کربلا بن حضرت سید امام ابوالحسن علی المرتضٰے رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

(۲)

حضرت سید گل محمد صاحب بن سید شاہ عصمت اللہ صاحب حمزہ پہلوان علوی نوشاہی برخورداری سابنیالی (متوفی ۱۲۱۵ھ) نے اپنے بیاض موسوم بہ لطائف گل شاہی میں حضرت نوشہ صاحب رح کا سلسلۂ نسب بروایت رانجہا و مانجہا میراثیانِ قدیم ساکنان خوردخانہ تحریر کیا ہے جو مندرجہ بالا طور پر حضرت امام علی المرتضٰے تک منتہی ہوتا ہے۔

(۳)

حضرت مولوی محمد اشرف صاحب فاروقی نوشاہی منیجری رح (متوفی ۱۲۲۵ھ) نے کتاب کنز الحقیقت میں حضرت نوشہ صاحب رح کا شجرہ نسب درج کیا ہے جو حضرت امام علی المرتضٰے رض تک پہنچتا ہے۔ عنوان پر یہ شعر لکھا ہے ؎

دربیانِ کرسی جدی ہمے رانم قلم　　یادگیرد باوضو صبح و مسا ایں راجواں

اور شجرہ والی غزل کا مطلع یہ ہے۔ ؎

حضرت نوشاہ حاجی بن علاؤالدین پیر　　شیر تر نوشید از پستانِ وحدت رشتہ گیر

اور اس شجرہ کو اس مصرعہ پر ختم کیا ہے۔ "از علی ابن ابیطالب عیاں شد زیب گیر"

حضرت

Marfat.com

(۴)

حضرت سید غلام قادر شاہ صاحب بن سید عبداللہ شاہ صاحب علوی نوشاہی برخورداری سابنپالی رح (متوفی ۱۳۰۶ھ) نے اپنے بیاض موسوم بہ بیاض قادری میں حضرت نوشہ صاحب رح کا شجرہ نسب لکھا ہے جو حضرت امام علی المرتضٰے رض تک پہنچتا ہے۔

(۵)

حضرت سید عسر بخش صاحب بن سید محمد بخش صاحب علوی نوشاہی برخورداری رسولنگری رح (متوفی ۱۳۱۱ھ) نے کتاب مناقبات نوشاہیہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کا شجرہ نسب درج کیا ہے جو حضرت امام علی المرتضٰے رض تک پہنچتا ہے۔

(۶)

جناب مولوی ابوالخادم محمد حیات صاحب شمسی قادری نوشاہی متولی و خطیب جامعہ حنفیہ سرتپور نے کتاب گلزار نوشاہی میں حضرت نوشہ صاحب رح کا شجرہ نسب لکھا ہے جو حضرت امام علی المرتضٰے رض تک منتہی ہوتا ہے۔

(۷)

رسالہ شمس المشائخ جو امرتسر سے صوفی سید خورشید الحسن صاحب کملی پوش قادری نوشاہی کی سرپرستی میں شایع ہوتا رہا ہے، اس کے ایک پرچہ میں حضرت نوشہ صاحب کا نسب نامہ درج ہوا ہے جو متصلاً حضرت امام علی المرتضٰے رض تک پہنچتا ہے۔

Marfat.com

(۸)

جناب سید شیر علی شاہ صاحب بن سید سلطان علی شاہ صاحب علوی نوشاہی ہاشمی رسلوی نے ایک شجرہ شریف منظوم شائع کیا ہے جس میں حضرت نوشہ صاحب رح کا نسب نامہ درج کیا ہے جو حضرت امام علی المرتضٰے تک منتہی ہوتا ہے ۔

(۹)

قلمی نسب نامے | اکثر بزرگان سلف کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے نسب نامے مختلف گھروں میں موجود ہیں، جن میں سے جو نسخے فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ کی نظر سے گذرے ہیں وہ یہ ہیں ۔

۱ ۔ حضرت سید محمد عظیم صاحب بن سید شاہ عمر اللہ صاحب حمزہ پہلوان علوی نوشاہی برخورداری (متوفی ۱۱۸۴ھ) کے ہاتھوں کا لکھا ہوا ۔

یہ نسب نامہ موضع ڈھل شریف متصل سرائے عالمگیر میں صاحبزادہ سید محمد شریف صاحب بن سید پیر محمد عالم صاحب علوی نوشاہی برخورداری کے گھر میں موجود ہے ۔ یہ نسب نامہ تقریباً ۲۵۰ ارڑھائی سو برس کا لکھا ہوا ہے ۔

۲ ۔ حضرت سید صبغۃ اللہ شاہ صاحب بن سید ابن یمین صاحب علوی نوشاہی برخورداری کے ہاتھ کا لکھا ہوا نسب نامہ جو کتاب تذکرہ نوشاہیہ قلمی کے خاتمہ پر درج ہے ۔

یہ کتاب صاحبزادہ سید پیر ولی صاحب بن سید عارف حق صاحب علوی نوشاہی برخورداری کے گھر میں بمقام نوشاہی گنج متصل باغ گل بیگم ۔ مزنگ ، لاہور موجود ہے ۔ یہ نسب نامہ تقریباً ۲۲۵ سوا دو سو برس کا لکھا ہوا ہے ۔

۳ ۔ حضرت

Marfat.com

۳ - حضرت سید عسر بخش صاحب بن سید محمد بخش صاحب علوی نوشاہی برخورداری رسولنگری رح نے ایک سیحرفی میں نسب نامہ نظم کیا ہے۔

یہ قلمی سیحرفی فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ کے گھر میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔

۴ - قلمی نسب نامہ۔ یہ سید حیدر شاہ صاحب بن سید عطا محمد صاحب علوی نوشاہی برخورداری کے گھر میں بمقام ساہنپال شریف موجود ہے۔ یہ نسبنامہ تقریباً پونے دوسو برس کا لکھا ہوا ہے۔

۵ - قلمی نسب نامہ۔ یہ میاں غلام حسین صاحب بن میاں اللہ دتہ صاحب نوشاہی رحمانی کے گھر میں بمقام بھڑی شاہ رحمان، ضلع گوجرانوالہ موجود ہے، یہ نسب نامہ تقریباً ڈیڑھ سو برس کا لکھا ہوا ہے۔

۶ - قلمی نسب نامہ۔ یہ صاحبزادہ سید مشتاق احمد صاحب بن سید فضل حسین شاہ صاحب علوی نوشاہی ہاشمی کے گھر میں بمقام رنمل شریف موجود ہے۔ یہ تقریباً ایک سو برس کا لکھا ہوا ہے۔

۷ - ۸ - ۹ - تین عدد قلمی نسب نامے۔ حاجی آغا یار احمد صاحب صدیقی قادری نوشاہی کے گھر میں بمقام شہر لیہ در محلہ مچھی ہٹہ موجود ہیں۔

یہ سب نسب نامے بالاتفاق حضرت نوشہ صاحب رح سے لے کر نام بنام حضرت علی المرتضیٰ رض کو ملتے ہیں، سلسلہ نسب پہلی دلیل میں لکھا جا چکا ہے، اس لئے حوالوں میں طوالت کے خوف سے بار بار نہیں دہرایا گیا، البتہ شجروں کے بعض اسماء میں چند ایک اختلاف نظر آتا ہے، مگر وہ مضر نہیں، کیونکہ کسی نے نام درج کر دیا، کسی نے لقب لکھ دیا، کسی نے خطاب تحریر کر دیا، مگر علوی النسب لکھنے میں

Marfat.com

سب پورے پورے متفق ہیں، جو حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کی پختہ دلیل ہے۔

(۱۰)

میراثیوں اور نسابوں کی شہادتیں دیار پنجاب میں عموماً علم الانساب کے ماہرین میراثی لوگ ہوتے ہیں، جو اپنے حافظہ میں تمام قوموں کے نسب محفوظ رکھتے ہیں، چنانچہ گورنمنٹ برطانیہ نے قوموں کے نسب نامے لکھنے میں میراثیوں کی زبان پر اعتماد کیا، اور ابتدائی بندوبستوں میں ان کی روایات سے شجرہ ہائے نسب مرتب کئے۔

حضرت نوشہ صاحب رح کا نسب نامہ میراثیوں میں بھی عام طور پر متواتر و مشہور ہے، جن میں سے فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ نے مندرجہ ذیل چند کس نسب نامہ پڑھتے سنے ہیں۔

۱۔ ماہلا بن سر بلند میراثی مرحوم ساکن ساہنپال شریف۔

۲۔ خوشی محمد بن سر بلند میراثی مرحوم ساکن ساہنپال شریف۔

۳۔ غلام محمد بن خوشی محمد میراثی ساکن ساہنپال شریف۔ یہ زندہ ہے۔ ۱۳۶۲ھ میں۔

۴۔ شادی بن لکھن میراثی ساکن ساہنپال شریف۔ یہ زندہ ہے۔ ۱۳۶۲ھ میں۔

۵۔ علی بخش بن غلام محمد میراثی مرحوم ساکن کوٹ ککے شاہ۔

۶۔ محمد بخش بن غلام محمد میراثی مرحوم ساکن رتل۔

۷۔ بابا سدا رنگ المعروف سدو جاگا میراثی مرحوم۔ ساکن اگرد یہ

۸۔ والم

Marfat.com

۸۔ دائم بن قاسم میرانی مرحوم ساکن رام دیانہ ضلع سرگودھا۔

یہ سب نسّاب بالاتفاق حضرت نوشہ صاحب رح کا نسب نامہ حضرت علی المرتضٰے رض تک پہنچاتے ہیں اور آپ کو علوی النسب تسلیم کرتے ہیں، اور ان کا بیان ہے کہ وہ قدیم سے اپنے آباواجداد سے یہ نسب اسی طرح سنتے اور یاد کرتے چلے آئے ہیں۔

یہ تمام کتابی حوالے اور قلمی نسب نامے، اور نسّابوں کی شہادتیں، حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کے محکم دلائل ہیں۔

فصل سوم

حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کے دلائل نسبی تعلقات کے لحاظ سے

حضرت نوشاہ عالیجاہ رح کا سلسلہ نسب اسی باب ثم کی دوسری فصل میں گذر چکا ہے، ان میں سے بعض اجداد سلف کا تذکرہ یہاں کیا جاتا ہے، جن کی ائمہ اہل بیت نے توقیر و تعظیم کی ہے، یا سادات کرام نے ان کو اپنی لڑکیوں کے رشتے دئے ہیں، یا معاصرین اور مورخین نے ان کی علویت و سیادت کو تسلیم بیان کیا ہے۔

(۱)

حضرت سید عباس علم بردار بن علی المرتضٰے رض | **حضرت سید عباس علم بردار کے متعلق**

۱۔ کتاب جنگ نامہ حامد ص ۱۵۶ میں لکھا ہے ؎

"کٹی فوج یزیدی آیا پی فرات — بھر دا مشک فرات توں سید نیک صفات"

Marfat.com

۲۔ میاں دائم اقبال قادری واسوئی کتاب تصویر یوسف موسوم بہ قصہ یوسف زلیخا ص ۳ پر لکھتے ہیں۔

مصرعہ " رُل گئی لاش عباس فرات اُتے بازو ہو گیا قلم زہیر سید "

۳۔ مولوی محمد فیروز الدین لاہوری فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۱۴۶ میں لکھتے ہیں۔

"علوی ۔ع۔ وہ سید جو حضرت علی کی اولاد تو ہو لیکن حضرت فاطمۃ الزہرا کے بطن سے نہ ہو ، جیسے حضرت عباس علم دار تھے "

(۲)

حضرت سید عبید اللہ بن عباس علم بردار علوی | کتاب میزان یمانی وخلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے۔

" کان عبید اللہ بن عباس العلوی من اصحاب علی بن الحسین وابنہ محمد وامہ سکینۃ بنت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب الہاشمیۃ وکان ازہد آل ابیطالب واعبدھم فی زمانہ واشجعہم کجد ہ واذا دخل علی علی بن الحسین یقوم الیہ ویعانقہ وقیل لہ ما یحملک علی ذلک قال محبتہ وتقواہ ۔ وروی الکشی من حمدویۃ بن نصیر عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن یونس بن یعقوب ان الجعفر الصادق قبل بین عینیہ بعد الصلوٰۃ علیہ وقال انت ابی ۔ وھذا الطریق واضح ۔ یعنی عبید اللہ بن عباس علوی زین العابدین اور ان کے بیٹے امام محمد باقر کے اصحاب میں سے تھے ، ان کی ماں کا نام سکینہ بنت عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب ہاشمیہ تھا ، اور یہ تمام اولاد ابوطالب سے زیادہ زاہد ، اور سب سے زیادہ عبادت کرنے والے اور اپنے

Marfat.com

اور اپنے دادا صاحب کی طرح سب سے زیادہ شجاع تھے ۔ جب کبھی امام زین العابدین رض کی مجلس میں جاتے تو وہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ۔ اور ان سے بغلگیر ہوتے ۔ بعض لوگوں نے امام صاحب سے پوچھا کہ آپ کو ان کی تعظیم کے لئے کس چیز نے کھڑا کیا ہے؟ امام صاحب نے فرمایا کہ ان کی محبت اور پرہیزگاری نے ، علامہ کشی رح نے روایت کیا ہے حمدویہ بن نصیر سے ، اُس نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے ، اُس نے احمد بن محمد بن عیسیٰ سے ، اُس نے یونس بن یعقوب سے کہ حضرت امام جعفر صادق رض نے عبیداللہ کا ماتھا چوما اور ان پر صلوات بھیجی ، اور فرمایا کہ آپ میرے لئے بمنزلہ والد بزرگوار ہیں ۔ اس روایت کا طریق بالکل واضح ہے ۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ سید عبیداللہ آل ابوطالب سے تھے ، علوی تھے ، عباسی تھے ، زاہد تھے ، عابد تھے ، شجاع تھے ، متقی تھے ، ائمہ کے محبوب تھے ، ائمہ کرام کے دل میں ان کی محبت موجود تھی ، اور ان کو پرہیزگار سمجھتے تھے ، اور ان کی کھڑے ہو کر تعظیم دیتے ، اور ان کے ساتھ معانقہ کرتے ، اور ان کی پیشانی چومتے ، اور ان پر صلوات بھیجتے ، اور ان کو اپنے باپ کے ہم پایہ سمجھتے ۔

یہ ارشادات ائمہ اہل بیت سید عبیداللہ کے اعلیٰ فضائل و سیادت کے دلائل سے ہیں ۔

(۳)

حضرت سید حسن بن عبیداللہ علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے ۔

Marfat.com

" واما حسن بن عبید اللہ بن عباس العلوی اخذ الطریقۃ من جعفر الصادق وامّہٗ مریم

بنت علی بن عبید اللہ بن جعفر الطیار بن ابی طالب وکان خصیصًا بجعفر بن محمد

جلیل القدر عظیم المنزلۃ زاھدًا ورعًا کثیر المحاسن ادیبًا وکان الصادق یکثر الثناء علیہ "۔ یعنی سید حسن بن عبید اللہ علوی نے امام جعفر صادق رض سے طریقت کا فیض حاصل کیا۔ ان کی ماں کا نام مریم بنت علی بن عبید اللہ بن جعفر طیار بن ابو طالب تھا، امام جعفر صادق کے خواص سے تھے، بزرگ قدر والے، بڑی منزلت والے، زاہد، پرہیزگار، بہت بڑی خوبیوں والے ادیب تھے، امام جعفر صادق ان کی بہت صفت و ثنا کیا کرتے تھے۔

۲۔ کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی میں ہے کہ سید ابو الحسن جعفر بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن مجتبیٰ رض نے اپنی لڑکی سیدہ رقیہ کا نکاح حضرت سید حسن بن عبید اللہ علوی کو کر دیا، جس کے بطن سے اولاد ہوئی۔ ان عبارات سے ان کا علوی ہونا، سید ہونا، جلیل القدر ہونا، عظیم المنزلت ہونا، زاہد ہونا، پرہیزگار ہونا، کثیر المحاسن ہونا، ادیب ہونا، ائمہ کرام کا ان کی تعریف کرنا، سادات حسنی کا ان کو رشتہ دینا، ثابت ہیں جو ان کی سیادت کے دلائل محکمہ سے ہیں۔

(۴)

حضرت سید حمزہ اکبر بن حسن علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب بابا علوی عباسی میں ہے۔

۱۔ اما حمزۃ بن الحسن العلوی کان لہ اختصاص بموسی الکاظم سلام اللہ علیہ وقال بعض

الثقات

Marfat.com

الثقات ان موسی الکاظم کان قاعدًا تحت ظل اذا طلع علیه شاب حلو الوجه حسن الشمائل
علیه قمیص نرسی ورداء نرسی وفی رجله نعل محضر فسلم علی موسٰی فقام الیه
فرحبه فجالسًا ساعة فقاما وکفه فی کف موسٰی فذهبا اقدامًا فرجع موسٰی و
ذهب هو فقلت یا سیدی من هذا الشاب قال هو حمزة بن الحسن العلوی من
اهل قوله تعالٰی ان الذین سبقت لهم منا الحسنٰی وهذا الحدیث معتبر یدل
علٰی مرتبته - "یعنی سید حمزہ بن حسن علوی کو حضرت امام موسٰے کاظم سے اختصاص تھا، بعض
ثقات سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت امام موسٰے کاظم، نہ سایہ کے نیچے بیٹھے تھے، کہ ناگہاں ایک
جوان خوبصورت نیک سیرت چادر و قمیص نرسی کی پہنے، اور پاؤں میں حضرموت کی جوتی ڈالے ہوئے
آیا اور سلام کیا، امام صاحب تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے، اور مرحبا کہا، پھر دونو ایک جگہ بیٹھ گئے،
چند ساعت کے بعد پھر دونو اُٹھے، دراں حالیکہ اُس کا ہاتھ امام صاحب کے ہاتھ میں تھا، پھر چند قدم
چل کر امام صاحب واپس اپنی جگہ پر آ بیٹھے، وہ جوان چلا گیا، لوگوں نے سوال کیا اے سیّد!
یہ جوان کون شخص تھا؟ فرمایا یہ جوان حمزہ بن حسن علوی تھا، یہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے
حق میں خدا تعالٰے فرماتا ہے ان الذین سبقت لهم منا الحسنٰی اولٰئك عنها مبعدون۔
صاحب خلاصۃ الانساب نے لکھا ہے یہ حدیث صحیح و معتمد ہے ان کے کمال مرتبہ پر دلالت کرتی ہے۔
اس حدیث سے امام صاحب کا اٹھ کر تعظیم کرنا، اور مرحبا کہنا، اور ایک مسند پر بیٹھنا، پھر چند قدم چل کر

Marfat.com

ان کی مشایعت کرنا ، اور کمال محبت سے اُن کا ہاتھ پکڑ لینا ، اور لوگوں کے جواب میں ان کی علویت کی شہادت دینا ان کی سیادت اور علو مرتبت کا ثبوت ہے ۔

۲ - میزان قطبی اور میزان ہاشمی میں ہے کہ سید ابو محمد حسن بن سید حسین اصغر بن سید امام زین العابدین بن سید امام حسین شہید کربلا نے اپنی لڑکی سیدہ ام کلثوم رض کا نکاح حضرت سید حمزہ اکبر بن سید حسن علوی کو کر دیا ، جس کے بطن سے اولاد ہوئی ۔

(۵)

حضرت سید جعفر بن حمزہ اکبر علوی | ان کی بزرگی و علمیت و علویت کا ائمہ اہل بیت نے اعتراف کیا ہے ۔

۱ - میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے ۔

"واما جعفر بن حمزۃ العلوی کان من اصحاب علی الرضا بن الموسیٰ و امه ام کلثوم بنت حسن ابن الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب هو محدث جلیل القدر قال الکشی اجتمعت الصحابۃ علی الصحیح ما یصح عنه واقروا له بالفقه فی اخرین ۔"

یعنی سید جعفر بن حمزہ علوی حضرت امام علی رضا رض کے اصحاب میں سے تھے ، ماں کا نام ام کلثوم بنت حسن بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب تھا ، یہ محدث جلیل القدر تھے ، علامہ کشی نے کہا ہے کہ صحابہ نے اجماع کیا ہے اس بات پر کہ جو حدیث ان سے صحت کو پہنچے وہ بالکل صحیح ہے ، اور متاخرین نے ان کے فقیہ ہونے کا اقرار کیا ہے ۔

۲ - عمدۃ

Marfat.com

۲ - "عن محمد ابن قولویہ عن سعد بن عبد اللہ عن محمد بن عیسٰی عن احمد بن الولید عن علی بن المسیب الھمدانی قال قلت للرضا شقتی بعیدۃ فلست واصل الیک فی کل وقت فممن من آخذ معالم دینی قال من جعفر بن حمزۃ العلوی او من زکریا بن آدم الصمی المامونین علی الدین والدنیا۔" یعنی محمد ابن قولویہ نے سعد بن عبد اللہ سے، اس نے محمد بن عیسٰی سے، اس نے احمد بن ولید سے، اس نے علی بن المسیب ہمدانی سے روایت کیا ہے کہ میں اکثر امام علی رضا رضؓ کے پاس تعلیم دین کے واسطے جایا کرتا تھا، ایک روز امام صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرا سفر بعید ہے، اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتا، پس میں کس عالم سے دینی علوم حاصل کیا کروں؟ امام صاحب نے فرمایا کہ جعفر بن حمزہ علوی یا زکریا بن آدم صمی سے اخذ کیا کر، کیونکہ وہ دین اور دنیا کے امانت دار ہیں۔

اس حدیث سے سید جعفر کی دیانت و امانت اور دینی علوم میں تبحر، اور ان پر اعتماد، اور ان کی علویت (سیادت) امام صاحب کے نزدیک مسلّم ثابت ہوتی ہے۔

۳ - کتاب عروۃ الوثقٰی میں اپنا نسب نامہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں "جعفر بن الحمزۃ بن الحسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی العباسی العلوی ثم الھاشمی القرشی نسلاً والبغدادی ثم مدنی مسکناً۔"

حاشیہ علمائے شیعہ اقوال ائمہ اہل بیت کو احادیث کہتے ہیں۔ ۱۲ شرف۔

Marfat.com

(۶)

حضرت سید علی بن جعفر علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے ۔

۱ - "واما علی ابن جعفر العلوی کان من اصحاب محمد ابن علی بن الموسیٰ وامه زینب بنت داؤد بن قاسم بن اسحاق بن عبد الله بن جعفر بن ابی طالب سلام الله علیهم اجمعین کان متبحرًا فی علوم کثیرة مثل علم الکلام والفقه واصول الفقه والادب والنحو والشعر واللغة وغیر ذلك وله دیوان شعر یزید علیٰ عشرین الف بیت وله مصنفات کثیرة وبکتبه استفادة الامامیة من زمنه رحمة الله تعالیٰ الیٰ یومنا هذا وهو رکنهم ومعلمهم" یعنی سید علی بن جعفر علوی حضرت امام محمد تقی رض کے اصحاب میں سے تھے ، اِن کی ماں کا نام زینب بنت داؤد بن قاسم بن اسحاق بن عبد اللہ بن جعفر بن ابوطالب تھا ، اُن سب پر خدا کا سلام ہو ، علوم کثیرہ مثل علم کلام اور فقہ واصول فقہ وادب ونحو وشعر ولغت وغیرہ میں متبحر تھے ، اِن کا ایک دیوان ہے جس میں بیس ہزار سے زیادہ اشعار ہیں ، اور ان کی تصانیف کثرت ہیں ، اِن کی کتابوں سے امامیہ گروہ کے لوگ اُس زمانہ سے لے کر آج تک فائدہ اُٹھا رہے ہیں ، اور یہ امامیہ کے رُکن اور استاد تھے ۔

۲ - میزان قطبی و میزان ہاشمی میں لکھا ہے کہ سید علی بن سید حسین قطعی بن سید ابو سبحہ موسےٰ بن سید ابراہیم اصغر الملقب بہ مرتضےٰ بن سید امام موسےٰ کاظم رض نے اپنی لڑکی سیدہ زینب کا نکاح حضرت

سید علی

Marfat.com

سید علی بن سید جعفر علوی کو کر دیا جس کے بطن سے اولاد ہوئی۔

اس سے ثابت ہوا کہ حسینی کاظمی سادات کے نزدیک بھی ان کی سیادت و علویت مسلّم تھی۔

(۷)

حضرت سید قاسم بن علی علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے۔

۱۔ "واما قاسم بن علی العلوی کان من اصحاب علی بن محمد الھادی وابنہ حسن العسکری وابنہ محمد المھدی الحجۃ القائم المنتظر صاحب الزمان سلام اللہ علیھم اجمعین وامہ زینب بنت علی بن الحسین بن موسیٰ بن ابراھیم بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب وھو شیخ اصحابنا ومقدمھم ولہ منزلۃ عظیمۃ کثیر الحدیث جلیل القدر۔" یعنی سید قاسم بن علی علوی حضرت امام علی نقی رض اور ان کے بیٹے حضرت امام حسن عسکری رض اور ان کے بیٹے حضرت امام محمد مہدی صاحب الزمان سلام اللہ علیہم کے اصحاب میں سے تھے۔ ان کی ماں کا نام زینب بنت علی بن حسین بن موسےٰ بن ابراہیم بن موسےٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابو طالب تھا، اور وہ ہمارے اصحاب کے شیخ اور پیشوا ہیں، اور ان کی بڑی منزلت تھی، کثیر الحدیث جلیل القدر تھے۔

۲۔ "قال ھارون بن موسی کان القاسم بن علی العلوی کتب الیٰ ابی محمد الحسن العسکری یعرفہ انہ مایصح لہ حمل یولد ویعرفہ انہ لہ حملاً ویسألہ ان یدعو الہ فی الصحۃ

Marfat.com

والسلامة وان يجعله الله ذكرًا نجيًا فكتب له الحسن على راس الرقعة بخط يده قد

فعل ذلك فهم العمل ذكرًا وقال هارون بن موسى ارانى القاسم بن على الرقعة والخط

وكان محققا۔" یعنی ہارون بن موسٰے سے روایت ہے کہ سید قاسم بن علی علوی نے حضرت امام حسن عسکری رض کو رقعہ لکھا کہ وہ مطلع فرماویں کہ ان کے گھر میں حمل ہے، اور ان کے لئے دعا فرماویں کہ صحت وسلامتی سے وہ حمل پورا ہو اور اس کو اللہ تعالےٰ لڑکا بنا دے۔ پس امام حسن عسکری رض نے رقعہ پر اپنے ہاتھ سے لکھدیا کہ حمل صحیح ہے اور وہ لڑکا ہوگا، ہارون بن موسٰے کہتے ہیں کہ سید قاسم بن علی نے وہ رقعہ امام صاحب کا لکھا ہوا مجھے دکھایا۔

اِن عبارات سے سید قاسم کا مقبول ائمہ ہونا، اصحابِ حدیث کا شیخ وپیشوا ہونا، عظیم المنزلت ہونا، کثیر الحدیث ہونا، جلیل القدر ہونا، ائمہ سے مراسلت کرنا، ائمہ سے بشارت پانا ثابت ہوتا ہے۔

(۸)

حضرت سید طیار بن قاسم علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے۔

"واما الطيار بن القاسم العلوى كان امه حميدة بنت عبد الله بن داؤد بن زكريا

بن محمد بن اسمٰعيل بن الفضل بن يعقوب بن الفضل بن عبد الله بن الحارث بن نوفل

بن عبد المطلب بن هاشم وهو شيخ الامامية ورئيس الطائفة جليل القدر عظيم

المنزلة عارف بالاخبار والرجال والفقه والاصول والكلام والادب وجميع الفضائل

تلاسب

Marfat.com

تنسب الیہ وصنف فی کل الاسلام وھوالمھذب للعقائد فی الفروع والاصول الجامع بکمالات النفس فی العلم والعمل "یعنی سید طیار بن قاسم علوی کی ماں کا نام حمیدہ بنت داؤد بن زکریا بن محمد بن اسمعیل بن فضل بن یعقوب بن فضل بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبدالمطلب بن ہاشم تھا، وہ گروہ امامیہ کے شیخ، اور جماعت کے رئیس، بزرگ قدر والے، بہت بڑی منزلت والے، حدیث اور رجال اور فقہ واصول وکلام وادب کے عارف تھے، تمام فضائل ان کی طرف نسبت کیے گئے ہیں، اور کل اسلامی علوم میں تصنیفیں کی ہیں، فروع واصول کے عقائد میں مہذب، علم وعمل کے کمالات نفسی کے جامع تھے۔

اس عبارت سے سید طیار کی علویت، شیخت امامیہ، ریاست طائفہ، جلالت قدر، عظمت منزلت، عرفان علوم دینیہ، اجتماع فضائل، اکثار تصنیف، تہذیب عقائد، علمی وعملی کمالات کی جامعیت ثابت ہوتی ہے۔

(۹)

حضرت سید حمزہ ثانی بن طیار علوی | کتاب میزان قطبی ومیزان ہاشمی وخلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے۔

"واما حمزۃ بن الطیار بن القاسم العلوی کان اوثق اھل زمانہ عند اصحاب الحدیث وغیرھم وامہ فاطمۃ بنت اسد الفاروق کان یصلی کل یوم خمسین ومائۃ رکعۃ

Marfat.com

ويصوم فى السنة ثلثة اشهر ويخرج زكوة ماله كل سنة ثلاث مرات وذلك

لانه لما مات والداه لزم على نفسه ان يصلى عنهما ويزكى عنهما ويحج عنهما

ويصوم عنهما وكل شئ عن البر والصلاح يفعله لنفسه يفعله عنهما وكانت

له منزلة من الزهد والعبادة" یعنی سید حمزہ ثانی بن طیار بن قاسم علوی اصحاب حدیث کے نزدیک اپنے زمانہ کے بڑے معتبر ثقہ لوگوں سے تھے۔ ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت اسد فارو قی تھا، ہر روز ایک سو پچاس رکعت نماز پڑھا کرتے، اور ہر سال میں تین مہینے روزے رکھتے، اور ہر سال میں تین مرتبہ زکوٰۃ دیا کرتے، یہ اس لئے کہ جب ان کے والدین فوت ہو گئے، انہوں نے اپنے نفس پر لازم کر لیا کہ ان دونو کی طرف سے نماز پڑھا کریں گے۔ اور زکوٰۃ دیا کریں گے، اور حج کیا کریں گے، اور روزے رکھا کریں گے، اور تمام نیکیاں اور کار خیر جو اپنے لئے کریں گے۔ اُن دونو کے لئے بھی کیا کریں گے۔ زہد و عبادت میں ان کی بڑی منزلت تھی۔

اس عبارت سے سید حمزہ ثانی کی علویت (سیادت) اور نقاہت اور تقوٰے اور کثرت عبادت، اور احسان بالوالدین، و زہد و بزرگی منزلت ثابت ہوتی ہے۔

(۱۰)

حضرت سید یعلےٰ قاسم بن حمزہ ثانی علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں:

"واما یعلی بن حمزة العلوی وهو المشهور بالقاسم وامه خدیجة بنت ابراهیم الصدیقی

Marfat.com

کان شاعرًا فاضلاً عالمًا ورعًا عظیم الشان رفیع المنزلۃ وکان سمع الحدیث ولہٗ کتب کثیرۃ فی الامامیۃ وغیرھا ۔" یعنی سید یعلےٰ بن حمزہ ثانی علوی المشہور قاسم ، ان کی ماں کا نام خدیجہ بنت ابراہیم صدیقی تھا ، یہ بڑے شاعر ، فاضل ، پرہیزگار ، بہت بڑی شان والے ، بلند مرتبے والے تھے ، احادیث بھی سنیں ، امامیہ میں ان کی کتابیں بہت ہیں۔

اس عبارت سے سید یعلےٰ قاسم کی علویت (سیادت) شاعری ، فضیلت ، علمیت ، تورع ، عظمت شان رفعت مرتبہ ، سماعت حدیث ، کثرت تصانیف وغیرہ ثابت ہوتی ہے ۔

(۱۱)

حضرت سید عون قطب شاہ بن یعلےٰ قاسم علوی | کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب باب علوی عباسی میں ہے ۔

۱ ۔ "اما عون بن یعلیٰ بن حمزۃ بن الطیار العباسی العلوی وھو المشہور بعلی بن قاسم وعبد العلی وعبد الرحمٰن وابراھیم وقطب شاہ ویکون فی زمن السلف اسم ولقب وکنیۃ وتخلص وامہ فاطمۃ بنت محمد بن علی بن داؤد بن قاسم بن عبد اللہ بن محمد بن علی بن حمزۃ بن حسن بن عبید اللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب وولد العون فی البغداد سنۃ تسعۃ عشر واربع مائۃ من الھجرۃ وھو کان حسن الخاطر دقیق الفطنۃ حاضر الجواب وشیخ اصحابنا ومقدمھم ولہٗ منزلۃ عظیمۃ

Marfat.com

فی الامامیة لکنه اختل واضطراب فی مذهبه باغواء عبدالقادر الجیلی لانه کان

زوج خالته عائشة وقال اصحابه فی ثنائه حین اختیار العون مذهبه وهو شیخ

اهل السنة والجماعة ورئیس هذه الطائفة جلیل القدر عظیم المنزلة قطب الزمان

فی الطریقة وصاحب العرفان فی الحقیقة وعظیم الشان فی الشریعة وسافر الی الهند

واقام هنا فزین الناس ببرکة نفسه الشریفة بالایمان والاسلام فکانة قطبا من

جانب الشیخ عبدالقادر الجیلی علی الهند فلهذا اشتهر لقبه فیه بقطب شاه واشتهر

اولاده فیه باسمها عوان ۔" یعنی سید عون بن یعلے بن حمزہ بن طیار عباسی علوی مشہور ہیں ساتھ

علی بن قاسم کے ۔ اور عبدالعلی و عبدالرحمن و ابراہیم و قطب شاہ بھی کہے جاتے ہیں ، پچھلے زمانہ میں نام

اور لقب اور کنیت اور تخلص ہوا کرتے تھے ، ان کی ماں کا نام فاطمہ بنت محمد بن علی بن داؤد بن قاسم بن

عبداللہ بن محمد بن علی بن حمزہ اکبر بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب تھا ، سید عون

۹۱۹ھ میں بغداد میں پیدا ہوئے ، یہ بڑے پاکیزہ خاطر ، باریک شناس ، حاضر جواب اور ہمارے اصحاب

کے شیخ و پیشوا تھے ، اور امامیہ میں ان کی بڑی منزلت تھی ، لیکن ان کے مذہب میں شیخ عبدالقادر جیلانی

کے ایما سے اختلال پیدا ہوا کیونکہ یہ شیخ صاحب (غوث اعظم رح) کی خالہ سیدہ عائشہ کے شوہر تھے ، اور

جب سید عون نے شیخ صاحب کا مذہب اختیار کیا تو اُن کے اصحاب نے ان کی تعریف میں کہا ہے کہ وہ

اہل سنت جماعت کے شیخ ، اور اس طائفہ کے رئیس تھے ، بلند قدر والے ، بہت بڑی منزلت والے ،

طریقت میں

Marfat.com

طریقت میں قطب زمان، حقیقت میں صاحب عرفان، اور شریعت میں بڑی شان والے تھے، بغداد سے ہند کی طرف سفر کیا، اور یہاں اقامت اختیار کی، اور ان کے برکاتِ وجود شریف سے بیشمار لوگ ایمان و اسلام کی زینت سے مزین ہوئے، یہ شیخ عبدالقادر جیلانی رح کی طرف سے اس دیار کے قطب تھے، اس لئے یہاں ان کا لقب قطب شاہ مشہور ہوا، اور ان کی اولاد یہاں اعوان کے نام سے مشہور ہوئی۔

انتباہ: فقیر سید شرافت عافاہ اللہ کہتا ہے کہ تاریخ میزان قطبی وغیرہ مذہب شیعہ کی کتابیں ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگانِ علویہ عباسیہ امامیہ مذہب رکھتے تھے، چونکہ وہ ائمہ معصومین کے صحابی، اور محدث و فقیہ و عالم و فاضل و پرہیزگار تھے، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو مذہب ائمہ معصومین کا تھا وہی ان کا تھا، اور ائمہ معصومین کا مذہب شیعہ ہونا پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا، کیونکہ اگر وہ شیعہ ہوتے تو اکابر مجتہدین اہل سنت و علمائے کرام و اولیائے عظام ان کی امامت و فضیلت کے ہرگز قائل نہ ہوتے، اور ان سے تلمذ و استفادہ و ارادت نہ کرتے، اور یہ ظاہر ہے کہ ائمہ اثنا عشر بھی ائمہ اربعہ کیطرح مجتہد تھے، اور اپنے اپنے اجتہاد پر عامل تھے، کسی دوسرے امام کی تقلید ان پر واجب نہ تھی، لہذا ان کا مذہب پورا پورا سنت نبوی کے مطابق تھا، پس وہ اہل سنت ہی تھے نہ کہ اہل شیعہ، شیعوں کا بزرگانِ علویہ عباسیہ کو امامیہ سمجھنا مکابرہ ہے، ممکن ہے کہ تفضیل مرتضوی کا اعتقاد رکھتے ہوں جس سے ان کو امامیہ سمجھ لیا گیا، اور یہ کوئی مضر نہیں کیونکہ کئی اکابر محدثین اہل سنت مثل امام نسائی و امام عبدالرزاق مشرب تفضیل رکھتے تھے، حاشا وکلا رفض و غلو ان کا مذہب ہرگز نہ تھا، اور جو شائبہ تشیع کا تھا وہ بھی حضرت غوث اعظم رح کے فیض مجلس اور توجہ سے رفع ہوگیا، اور پورے پورے مذہب اہل سنت کے پیرو ہوگئے۔

Marfat.com

۲ - کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی میں ہے کہ حضرت سید ابو عبداللہ صومعی بن سید ابو الجمال محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابو العطا عبداللہ بن سید ابو الکمال عیسیٰ رومی اکبر بن سید ابو علاء الدین محمد الجواد بن سید ابو الحسن علی العریضی بن سید امام جعفر صادق رض نے اپنی لڑکی سیدہ عائشہ ثانی رض کا نکاح حضرت سید عون قطب شاہ بن یعلے قاسم علوی کو کر دیا۔ جس کے بطن سے اولاد ہوئی۔ یہ سیدہ عائشہ ثانی حضرت غوث الاعظم رض کی خالہ تھیں۔

۳ - منشی ہنومان پرشاد کائستھ قنوجی تاریخ مخزن ہند فصل پنجم میں لکھتے ہیں۔

"گویند میر قطب نام شخصے از بغداد بہند آمد سہ زنان ہند در عقد در آوردہ بود و از ایشان نسل بسیار شد"

یعنی کہتے ہیں کہ سید قطب نام ایک بزرگ بغداد سے ہندوستان میں آئے، اور تین ہندی زادہ عورتوں سے نکاح کیا، اور ان کے بطن سے بہت اولاد ہوئی۔

۴ - میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب میں ذکر سید یعلے قاسم علوی میں ہے۔

"وکان لہ ولد العون وھو جد الاعوان" یعنی اس کا بیٹا عون تھا جو قوم اعوان کا دادا ہے۔

۵ - میزان قطبی و میزان ہاشمی و خلاصۃ الانساب میں حضرت سید عون قطب شاہ کی اولاد کے متعلق لکھا ہے،

"اولادہ منتشرۃ فی ابلاد بعضہا فی العرب و بعضہا فی بلاد ایران و بعضہا فی الہند و بعضہا فی غیر ذلک من المواضع و بعضہم المہتدون و بعضہم مضلون و اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم و اکثرہم المشہورون بالعلویین و بعضہم بالاعوان فاما العلوی فکونہم من اولاد علی بن ابی طالب و اما الاعوان فکونہم من اولاد عون بن یعلے" یعنی سید عون کی اولاد

Marfat.com

کی اولاد بہت شہروں میں پھیل گئے ، بعض عرب میں اور بعض ایران میں اور بعض ہند میں اور بعض دوسرے مقامات میں ، بعض ان میں سے ہدایت یافتہ ہیں ، اور بعض گمراہ ہیں ، اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے ، اکثر ان سے مشہور ہیں علوی نسبت سے ، اور بعض ان کے اعوان مشہور ہیں ، علوی اس لئے کہ وہ علی ابن ابی طالب کی اولاد ہیں ، اور اعوان اس لئے کہ وہ عون بن یعلےٰ کی اولاد ہیں ۔

۶ ۔ مرزا محمد اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست نے کتاب تاریخ ضلع جہلم میں اعوانوں کی کثیر التعداد شاخوں میں سے ایک شاخ کو " اعوان سید " لکھا ہے ۔

۷ ۔ مولوی سید محمد حسین اعوان اپنے رسالہ ص ۱۴ میں لکھتے ہیں ۔

زکوٰۃ اعواناں نوں لینی سمجھ حرام ایہائی ۔۔۔ پرہیز کریں تو اس مالوں دسیا تینوں بھائی

ایہ مسئلہ فقہ حدیث کتاباں وچ مفصل آیا ۔۔۔ زکوٰۃ صدقہ فطرتے نالے عشر منع فرمایا

ہاشم دی اولادی نوں تے اکثر سوا صحاباں ۔۔۔ مفصل ایہ توں مسئلہ دیکھیں اندر فقہ کتاباں

اعوان ہاشمی علوی نے اس کارن اینہاں تائیں ۔۔۔ زکوٰۃ صدقہ فطر وغیرہ ہے حرام تدائیں

حضرت سید عون قطب شاہ صالح مرد حقانی ۔۔۔ ہاشم دی اولادے وچوں ہویا ٹھیک پچھانی

اس کلوں ایہ ہاشمی اتے قریشی ہویا یارا ۔۔۔ حضرت شاہ علی دی طرفوں علوی تھیا پیارا

جیکر ایہ قریشی ہاشمی علوی ہویا بھائی ۔۔۔ اولاد اسدی پھر کیوں نہ ہوئے سوچ کرو کجھ کائی

Marfat.com

اولاد اُسدی بھی ہاشمی تائیں اوویں پئی سداوے — جیونکر اُسدا باپ دادا اپنی ذات کہاوے
قطب شاہ تھیں قطب شاہی اوہ سداون بھائی — تے عون توں اعوان کہاون ہور نہیں گل کائی
عباس تھیں عباسی، علوی کہن علی دے یار — ہاشم دلوں ہاشمی اوہ سداون سمجھ ہنجاروں
خاندان قریشیاں سندا ہے ایہ سارا آیا — قریشی ایہ کہا سن تاہیوں پتہ تمام سنایا
قصہ کوتہ قوم اعوان جو اپنا نام سداوے — قریشی ہاشمی علوی ہے ایہ بیشک سندی جاوے
جان باپ قریشی ہاشمی علوی ہو یا شک نہ کوئی — اولاد اسدی بھی ہاشمی علوی اتے قریشی ہوئی

پس ان عبارات سے سید عون قطب شاہ کی علویت، سیادت، نجابت طرفین، پاکیزہ دلی، شیخت اہل سنت، جلالت قدر، عظمت منزلت، امامت شریعت و طریقت، شیوخت حقیقت و معرفت، تبلیغ و اشاعت اسلام کثرت انتساب، قطبیت ثابت ہوتی ہے۔

نیز کتب تاریخ عرب و ہند سے ثابت ہوا کہ ان کی اولاد ان کے نام کی نسبت سے اعوان یا قطب شاہی مشہور ہوگئی۔ مگر دراصل وہ سادات علوی عباسی ہیں۔

(۱۲)

حضرت سید زمان علی الملقب بہ کھوکھر بن عون قطب شاہ علوی | مورخین نے ان کی علویت و سیادت کو تسلیم کیا ہے۔

۱۔ کتاب میزان قطبی و میزان ہاشمی باب علوی عباسی میں ہے۔

" وامازمان علی ابوہ عون بن یعلی و امہ زینب یقال لہ اکھوکھر ؒ " جنی سید زمان علی کے والد کا

Marfat.com

کے والد کا نام عون بن یعلیٰ علوی ہے ، اور والدہ کا نام زینب ہے ، اِس کو کھوکھر کہتے ہیں۔

۲ - کتاب انساب الاقوام ، فصل علوی میں ہے۔

" منھم کھوکھر نسبۃ الیٰ کھوکھر بن عون بن یعلیٰ ولقبہ الھنود لکونہ امّہٗ بنت رئیس الکھوکھر " یعنی علویوں میں سے ایک گروہ کھوکھر ہے ، اور وہ منسوب ہے طرف کھوکھر بن عون (قطب شاہ) بن یعلیٰ کے ، اور یہ لقب ان کا اہل ہنود نے رکھا ، کیونکہ ان کی والدہ قوم کھوکھر راجپوت کے رئیس کی بیٹی تھی۔

۳ - علامہ محمد زکریا بن ابراہیم دامغانی ، تاریخ کوہستانی میں لکھتے ہیں۔

" الکھوکھر بضم الکاف منسوب الیٰ کھوکھر وھو قوم من اقوام قدیم الھند الکثیر یکون فی الاسلام و بعضھم لا ومنہ ابن عون ای امّہٗ منہ واولادہٗ ھم ینتسبون الیہ " یعنی کھوکھر بضم کاف ، کھوکھر کی طرف منسوب ہے جو ہندوستان کی پرانی قوموں میں سے ایک قوم ہے ، اکثر ان میں سے مسلمان ہو گئے ہیں ، اور بعض نہیں ہوئے ، اور اسی قوم سے عون (قطب شاہ) کا بیٹا تھا ، یعنی اس کی ماں کھوکھروں سے تھی ، اور پھر اس کی اولاد اس کی طرف منسوب ہوئی۔

۴ - سر لیپل ایچ گریفین صاحب بہادر اپنی کتاب رئیسان پنجاب ۱۸۸۲ء ص ۵۷۴ پر لکھتے ہیں۔

" معلوم ہوتا ہے کہ اعوان اور کھوکھر اور کھٹر کی ایک ہی ابتدا ہے ، اور سب اپنا نکاس قطب شاہ سے بتاتے ہیں۔"

Marfat.com

۵۔ انگریزی گزٹ ضلع جھنگ ۱۸۸۳-۸۴ء ص ۵۹ پر لکھا ہے۔

"کھوکھر اپنی نسل کا نکاس کرتے ہیں قطب شاہ سے، جو کہ اولاد ہے علی کی، اور علی دادا ہے جناب رسول خدا کا۔"

۶۔ مخدوم امیر بخش سیالوی کتاب انوارِ سمسیہ ص ۷ پر لکھتے ہیں۔

"ثابت اور محقق ہے کہ قوم کھوکھر اصل میں قریش علوی ہے"

۷۔ چوہدری محمد افضل خاں منشی فاضل ایڈیٹر اخبار مسلم راجپوت امرتسر کتاب "راجپوت کوتیں" ص ۲۷۱ پر لکھتے ہیں۔

"ان (راجپوت) کھوکھروں کے علاوہ دوسری قسم قطب شاہی کھوکھر ہیں، جو عربی النسل ہیں، اور سید قطب شاہ کی اولاد ہیں"

ان تمام عبارتوں سے ثابت ہوا کہ سید زمان علی الملقب بہ کھوکھر، علوی النسب ہیں، اور مدعون قطب شاہ بغدادی کے فرزند ہیں، اور ان کی تمام اولاد جو بنام کھوکھر مشہور ہے سب سادات ہیں۔

(۱۳)

حضرت سید محمود شاہ الملقب بہ پرجاب بن سید احمد علوی | ان کی سیادت و شیخیت تاریخوں سے ظاہر ہے۔

ایک یوروپین مورخ سر لے راس نے اپنی کتاب ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب جلد دوم میں قوم جاپ اور ان کے مورث کے متعلق لکھا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے۔

"وہ کہتے ہیں

Marfat.com

"وہ کہتے ہیں کہ وہ دراصل کھوکھر تھے، جو اپنے بزرگ جالپ کے نام پر شہرت پاگئے جو ایک مشہور پیر گذرے اور جس کا مزار موضع رام دیانہ ضلع شاہ پور میں واقع ہے جو اُن کا مسکن تھا، وہ اب بھی اس بزرگ کے مزار پر ریاضت کرتے ہیں"

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ مورث قوم جالپ اپنے عہد میں بہت بڑے پیر تھے، اور پنجابیوں کی اصطلاح میں "پیر" سیّدوں کو کہا جاتا ہے۔

نیز یہ بات قابل غور ہے کہ تمام اقوام پنجاب کے مورث خواہ وہ جاٹ ہوں یا راجپوت مثلاً تارڑ، وڑائچ، چیمہ، چٹھہ، ہنجرا، درک، گوجر، کھرل، بھٹی وغیرہ ان میں سے کوئی مورث بھی پیر نہیں ہوا، کیونکہ یہ سب ہندو تھے، ان کی اولادیں بعد میں حلقہ بگوش اسلام ہوئیں، چونکہ جالپ قوم کے مورث اعلےٰ سیّد تھے، اس لئے بنام "پیر جالپ" مشہور ہوئے، ان کے نام کے ساتھ "پیر" کا خطاب شامل ہونا ان کی سیادت و بزرگی کا ثبوت ہے، پس ان کی سب اولاد جو بنام "قوم جالپ" مشہور ہے سب سادات علوی ہیں، جن کو "بنو جالب" یا "آلِ جالب" یا "جالبیون" کہا جاتا ہے۔

(۱۴)

حضرت حاجی سید علاؤالدین بن شمس الدین شہید علوی | ان کو تذکرہ نویسوں نے "شاہ صاحب" اور "پیر صاحب" لکھا ہے جو پنجاب میں سادات کرام کو کہا جاتا ہے۔

۱۔ مرزا احمد بیگ لاہوری نے کتاب مقامات حاجی بادشاہ المعروف رسالہ الاعجاز قلمی ص ۵۹ پر لکھا ہے۔

Marfat.com

" حضرت شاہ علاوالدین کہ دلیسنعمی حضرت شاہ بودند " یعنی حضرت شاہ علاوالدین، حضرت نوشہ صاحبؒ کے والد بزرگوار تھے۔

۲۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری، کتاب کنزالرحمت ص ۳۱ میں ایک عنوان لکھتے ہیں۔

" در تولد حضرتِ نوشاہِ عالی منقبت والدش شاہِ علاوالدین شاہِ دوجہان "

یعنی یہ حضرت نوشاہِ عالیجاہ، کی پیدائش کا بیان ہے جن کے والد بزرگوار حضرت شاہ علاوالدین صاحبؒ دونوجہان کے بادشاہ تھے۔

۳۔ کتاب کنزالرحمت ص ۳۱ میں ہے۔ ؎

" حضرت نوشاہِ حاجی بن علاوالدین پیر شیر ترنوشید از پستانِ وحدت زد تیر "

یعنی حضرت نوشہ صاحب بن پیر علاوالدین صاحب نے وحدت کے پستان سے دودھ پیا۔

۴۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی لوڑیکوی نے کتاب غمہ عشق ص ۱۳ پر لکھا ہے۔

؎

" شاہ علاوالدین عباسی سیدِ پاک گھرانہ جسدے خانے اندر تھا نوشہ نور یگانہ "

ان عبارات سے حضرت سید علاوالدین کا سیادت کا قطعی اثبات ہوتا ہے۔

پس آباد[۱۴] حضرت نوشہ صاحبؒ میں ان چودہ بزرگوں کے حالات میں مورخین و تذکرہ نگاروں نے تصریح ان کی علویت و سیادت کو تسلیم و تحریر کیا ہے، اور سادات بارہ، علوی، حسنی، حسینی وغیرہ

Marfat.com

نے اِن کو اپنی لڑکیوں کے رشتہ دئے ، چونکہ حضرت نوشہ پیر عالیجناب اِن کی اولاد امجاد سے ہیں لہذا اُن کی سیادت کالشمس فی نصف النہار روشن وآشکار ثابت ہوئی۔

فصل چہارم

حضرت نوشہ صاحب کی سیادت کے دلائل رشتہ داری کے لحاظ اور دیگر وجوہات سے

بھائی کی وجہ سے سیادت (۱)

حضرت نوشہ صاحب رح کے چھوٹے بھائی کا نام سید اسمٰعیل علوی تھا ، تذکروں میں ان کو شاہ صاحب کہا ہے کتاب کنز الرحمت ص ۳۴ میں ہے۔

"پس از چند فرزند دیگر بزاد — دل خورمی بر رخ ناں گشاد
شہ اسمٰعیلش نہادند نام — شد از زادنش عالمے شادکام"

یعنی حضرت نوشہ صاحب رح کی پیدائش سے کچھ عرصہ بعد دوسرا صاحبزادہ پیدا ہوا جو والدین کی خوشی کا باعث ہوا اُس کا نام شاہ اسمٰعیل رکھا گیا ، اُس کے تولد سے سب جہان کو خوشی حاصل ہوئی۔

لفظ "شاہ صاحب" سے اِن کی سیادت ثابت ہوئی ۔ حضرت نوشہ صاحب اِن کے بڑے بھائی تھے ، اُن کی سیادت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ (۲)

مادری تعلقات کی وجہ سے سیادت | فصل سوم کے گذشتہ دلائل میں بیان ہو چکا ہے کہ حضرت نوشہ صاحب

Marfat.com

کے اجدادِ سلف میں سے تین کس سادات فاطمی کے نواسے تھے۔

۱۔ حضرت سید حمزہ اکبر بن سید حسن علوی رح کی والدہ سیدہ رقیہ بنت سید جعفر حسنی سادات سے تھیں۔

۲۔ حضرت سید جعفر بن سید حمزہ اکبر علوی رح کی والدہ سیدہ ام کلثوم بنت سید حسن رح حسینی سادات سے تھیں۔

۳۔ حضرت سید قاسم بن سید علی علوی رح کی والدہ سیدہ زینب بنت سید علی رح کاظمی سادات سے تھیں۔

یہ تینوں بزرگ حضور کے سلسلہ نسب میں بڑے سرگروہ و اہل علم و فضل مشاہیر تھے۔

والدہ کی نسبت سے بھی سیادت ہو سکتی ہے | پس ان بزرگواروں کے ذریعہ امہات کی طرف سے بھی سیادت و نجابت داخل نسب ہوئی، بلکہ مذہب اہل سنت کے بعض فقہائے حنفیہ کا تو یہاں تک فتوے ہے کہ اگر کسی کی والدہ سیدہ ہو گرچہ اس کا والد سید نہ ہو اُس کا بیٹا سید ہو گا۔ یعنی اُس سیدہ کے بطن سے جو اولاد ہو گی وہ سید کہلائے گی۔

حضرت علامہ سید حافظ نور اللہ صاحب بن سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی علوی نوشاہی برخورداری مفتی رہتک (متوفی ۱۳۲۹ھ) نے اپنی کتاب نور الفتاوٰی الموسوم بہ فتاوٰی نوشاہیہ کے باب "ثبوت النسب و فیہ مسائل السیادت" میں چند معتبر فتاوٰی کی کتابوں سے عبارتیں نقل کی ہیں۔ وہ ہذا۔

۱۔ "امہ سیدۃ و ابوہ لیس بسید ھل ھو سید امر لا قال ھو سید بدلیل قولہ تعالیٰ وتلک حجتنا اٰتیناھا ابرھیم علیٰ قومہ نرفع درجٰت من نشاء فوق بعض الی بحجۃ الامر وغایہ الفتوی اخلاصہ) یعنی جس کی والدہ سیدہ ہو اور اس کا باپ سید نہ ہو

سید ہے

Marfat.com

کیا وہ سیّد ہے یا نہیں؟ فرمایا وہ سیّد ہے اللہ تعالےٰ کے کلام پاک کی دلیل سے (یہ روشن دلیلیں ہیں جو ہم نے ابراہیم کو قوم پر دیں، ہم جس کے چاہیں درجے بلند کرتے ہیں بعض پر) یعنی ماں کی وجہ سے درجے بلند کرتے ہیں، اور اسی پر فتوےٰ ہے۔

۲۔ "ولو کانت الام سیّدۃ ولا یکون الاب سیّدًا قال بعضہم لا یکون الولد سیّدًا وقال بعضہم یکون سیّدًا قال شمس الائمۃ الحلوائی الفتوٰی علیٰ انہ یکون سیّدا (جامع مثلی وکامل الفتاوٰی ومثلہ فی مجمع الفتاوٰی) یعنی اگر والدہ سیّدہ ہو، اور باپ سیّد نہ ہو تو بعض نے کہا ہے کہ ان کا بیٹا سیّد نہیں ہوتا، اور بعضوں نے کہا ہے کہ سیّد ہوتا ہے، شمس الائمہ حلوائی نے کہا ہے کہ فتوےٰ اسی پر ہے کہ بیٹا سیّد ہوتا ہے۔

۳۔ "من کانت امہ سیّدۃ ولا یکون ابوہ سیّدًا فھو سیّد وھو الصحیح (مراقی علائی)" یعنی جس کی ماں سیّدہ ہو، اور اُس کا باپ سیّد نہ ہو، پس وہ بیٹا سیّد ہے اور یہی صحیح ہے۔

۴۔ "ولو کانت الام سیّدۃ ولا یکون الاب سیّدًا فالمختار ان یکون الولد سیّدًا کذا فی الذخیرۃ والتجنید والجامع الصغیر والمبسوط" یعنی اگر ماں سیّدہ ہو اور باپ سیّد نہ ہو تو مختار مذہب یہی ہے کہ ان کا بیٹا سیّد ہوتا ہے۔

ان سب فقہی دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے آباؤ اجداد بجیب الطرفین سادات تھے، اگر بفرض سیادت فاطمیین سے ہی مخدوش ہوتی تو بھی از روئے فتاوٰی اکابر علمائے احناف کے وہ سیّد و شریف تھے۔

Marfat.com

(۳)

ہمشیرہ زادہ ہونے کی وجہ سے سیادت | فصل سوم میں گذر چکا ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے اجداد بزرگ میں سے تین بزرگوار سادات فاطمی کے ہمشیرہ زادہ تھے۔

۱۔ حضرت سید حمزہ اکبر بن سید حسن علوی رح حسنی سادات کے ہمشیرہ زادہ تھے۔

۲۔ حضرت سید جعفر بن سید حمزہ اکبر علوی رح حسینی سادات کے ہمشیرہ زادہ تھے۔

۳۔ حضرت سید قاسم بن سید علی علوی رح کاظمی سادات کے ہمشیرہ زادہ تھے۔

ہمشیرہ کی نسبت سے بھی سیادت ہو سکتی ہے | علویوں کی سیادت کے علاوہ ہمشیرہ زادہ ہونے کی حیثیت سے بھی ان کا شمار سادات میں ہوتا ہے۔

صحیح بخاری جلد دوم۔ ص ۱۶۴ میں ہے۔

"عن انس رض قال دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الانصار فقال ھل فیکم احد من غیرکم قالوا لا الا ابن اخت لنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابن اخت القوم منھم۔"

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور پوچھا کیا تم میں کوئی غیر آدمی بھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، مگر ہمارا ایک ہمشیرہ زادہ (غیر) ہے، حضور علیہ السلام نے فرمایا کسی قوم کا ہمشیرہ زادہ انہیں میں سے ہوتا ہے، (غیر نہیں ہوتا)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سادات علویہ کے بزرگان مقدم الذکر ہمشیرہ زادہ ہونے کی حیثیت سے سادات

حسنی

Marfat.com

حسنی وحسینی وکاظمی ہونے کا بھی استحقاق رکھتے ہیں۔

(۴)

رشتہ داری کی وجہ سے سیادت | حضرت نوشہ صاحب رح کے عہد میں آپ کی اور آپ کے قبیلہ برادری کی رشتہ داری سادات حسنی سے تھی، حسنیوں نے آپ کے خاندان میں رشتہ دیا۔ اس کے متعلق کتابوں میں دو روایتیں مندرج ہیں۔

روایت اول

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری اپنے رسالہ الاعجاز یعنی مقامات حاجی بادشاہ ص ۱۶۱ میں، اور حضرت سید حافظ محمد حیات صاحب ربانی علوی نوشاہی ہرجوداری ۳ کتاب تذکرہ نوشاہیہ میں لکھتے ہیں۔

"از زبان صاحبزادہ والاگوہر منقول است کہ در موضع ملک وال حضرت شیخ حامد کہ یکے از بزرگان وقت خود بودند وصال ایشاں شدہ بود، وچہار پسر از ایشاں ماندہ، اگرچہ فاضل بودند لیکن بچاشنی فقر آشنا نبودند اتفاقاً نسبت کسے از خویشان حضرت شاہ سخانہ عبدالقادر پسر کلان شیخ معزالیہ شدہ، وآں تکلیف نمودند کہ بطور حضرت شاہ راہم بیارند، چوں وسائل آمدہ عجز نمودند کہ رفتن حضرت سرفرازی ماست، وآنہا ہم تکلیف نمودہ اند، حضرت قبول نمودند۔" یعنی حضرت کے بڑے صاحبزادہ سے منقول ہے کہ موضع ملک وال میں ایک بزرگ حضرت شیخ حامد نام تھے، جن کا انتقال ہو چکا تھا، اور اُن کے چار لڑکے باقی تھے، اگرچہ ظاہری علم کی فضیلت تو رکھتے تھے مگر فقر کی لذت سے آشنا نہ تھے، اتفاقاً حضرت شاہ صاحب (نوشاہ عالیجاہ) کے قرابتداروں میں سے کسی کی منگنی شیخ موصوف کے بڑے بیٹے عبدالقادر کے گھر ہوگئی، اُنہوں نے (آپ کے

Marfat.com

قرابتداروں کو) کہا کہ کسی طرح حضرت شاہ صاحب کو بھی (برات کے ہمراہ) لاویں، قبیلہ کے لوگوں نے آپکی خدمت میں بہت عاجزانہ التماس کی کہ حضور کا (ہمارے ہمراہ) جانا ہمارے لئے افتخار کا باعث ہوگا، اور لڑکی والوں نے بھی آپ کو مدعو کیا ہے، چنانچہ حضور نے (برات کے ساتھ جانا) قبول کرلیا۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت شیخ حامد ملکوالی رح کی اولاد نے آپ کے قبیلہ برادری میں سے کسی شخص کو اپنی لڑکی کا رشتہ دیا۔ اور حضور بھی برات کے ہمراہ تشریف لیگئے۔

روایت دوم

سید محمد حسن صاحب علوی نوشاہی ہاشمی نے کتاب تحایف اصفیا ص ۹۷ میں لکھا ہے کہ خود حضور کے چھوٹے صاحبزادہ حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح کی شادی وہاں ملک وال میں ہوئی۔

ے

"جو تھا مولوی موضع ملک وال — بہت ہی شریفی میں نیکو خصال

وہ پہنچا تھا حضرت کے پاس یکدن — کہ نازل تھا کچھ اُن پہ رنج و محن

جبھی تھا وہ در پر سے سائل ہوا — جو مشکل تھا اُس پر وہ جاتا رہا

کرے عرض حضرت کے دربار میں — ہے دختر بنام خدا دون تہیں

جزاک اللہ بولے تھے تو شاہ پیر — ہوا ناطہ ہاشم جو روشن ضمیر"

اس سے ثابت ہوا کہ سید محمد ہاشم دریادل رح کی وہاں شادی ہوئی۔

بہرکیف

Marfat.com

بہرکیف یہ ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کی برادری میں سے کسی عزیز کی، یا خود حضور کے فرزند اصغر کی شادی، حضرت شیخ حامد ملکوالی کی پوتی سے ہوئی، اور یہ ظاہر ہے کہ ملک وال (ضلع گجرات) والا خاندان ساداتِ حسنیہ میں سے ہے اُن کا سلسلہ نسب قلمی بیاضوں میں اسطرح تحریر ہے۔

سیدمولٰنا عبدالقادر (جنہوں نے ساداتِ نوشاہیہ کو لڑکی کا رشتہ دیا) ابن سید تاج محمود بن حضرت شیخ حامد المعروف حاجی شیخ احمد ولی بن سید محمد عُرف محمد افغان بن سید جعفر بن سید یحییٰ اعرج بن سید ابو اصغر بن سید احمد بن سید ابراہیم بن سید عبداللہ محض بن سید حسن مثنیٰ بن سید امام حسن مجتبیٰ بن سید امام علی المرتضےٰ علیہم السلام۔

فائدہ:۔ رسالہ احمد بیگ اور تذکرہ نوشاہیہ اور ثواقب المناقب سے ظاہر ہوتا ہے کہ سید عبدالقادر حضرت شیخ حامد ولی رح کے بڑے بیٹے تھے، لیکن نسب نامہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُن کے پوتے تھے واللہ اعلم۔

اِس سے ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کی، اور آپ کے قبیلہ کی سیادت اُس وقت مُسلّم اور مشہور ومعروف تھی، اس لئے خاندانِ ساداتِ حسنیہ نے اُن کو اپنی لڑکی کا رشتہ دینا اپنی سعادت سمجھا۔

(۵)

قطبیت کی وجہ سے سیادت | کتب صوفیائے کرام سے ثابت ہے کہ منصب قطبیت ہر زمانہ میں اہل بیتِ نبوت میں رہا ہے، اور قطب زمان سادات سے ہی ہوتے رہے ہیں۔

۱۔ کتاب فلک النجاۃ فی الامامۃ والصلوٰۃ جلد اول ص ۱۶ میں ہے۔ "فی الصواعق المحرقۃ

Marfat.com

ومن ثم لما ذهبت عنهم الخلافة الظاهرة لكونها صارت ملكًا ولذا لم تتم للحسن عوضوا

عنها بالخلافة الباطنة حتى ذهب قوم الى ان قطب الاولياء فى كل زمن لا يكون الا منهم

وهكذا فى الشرف المؤبد لآل محمد للشيخ يوسف بن اسمٰعيل النبهانى ناقلًا عن العلامة

الصبانى فى اسعاف الراغبين " یعنی جب خلافت ظاہری اہل بیت سے چلی گئی اور حکومت بن گئی ،

اس کے بدلہ میں ان کو خلافت باطنی مل گئی ، یہاں تک کہ گروہِ صوفیہ کا اعتقاد ہے کہ قطب الاولیا ہر زمانہ

میں انہیں میں سے ہوتا ہے ۔ ایسا ہی شرف المؤبد اور اسعاف الراغبین میں ہے ملخصًا ۔

۲ ۔ کتاب شمس التواریخ جلد سوم ، جزو دوم ، ص ۴۰ ، میں ہے ۔

" جب خلافتِ ظاہرہ سے بوجہ اختتام زمانہ مبشر بالخیر کے آثار و برکات خلافتِ نبوت زائل ہو گئے ، اور نام

کی خلافت باقی رہی ۔ سلطنت و حکومت دنیوی ہو گئی ، خداوند تعالےٰ نے خاندانِ اہل بیت کو خلافتِ باطنی

عطا فرمائی ، اور وہ حکومت دائمی عنایت کی کہ تا قیامت اُن سے زائل نہ ہو سکے ۔ اور نہ کوئی مزاحمت

و مخاصمت کر کے ان پر غلبہ حاصل کرے ۔ خلافتِ باطنی یہی طریقت و ولایت ہے ، جس کی نسبت صوفیائے

کرام و مشائخ عظام کا مستند قول ہے کہ ہر زمانہ میں قطب الاولیا یا قطب مدار خاندانِ اہل بیت ہی سے

ہوتا ہے ۔ اور اس پر جمہور اکابر دین کا اتفاق ہے "

۳ ۔ کتاب العصیدۃ البوسفیہ لقاری ، قصیدۃ النوشیہ ص ۹۳ میں بحوالہ اسعاف الراغبین ص ۴۷ ، لکھا ہے

" کبھی کوئی قطب غوثیت کا مرتبہ رکھتا ہے اُسے قطب الاقطاب کہتے ہیں ، اور سب قطب اُس کے نائب

ہوتے ہیں

Marfat.com

ہوتے ہیں ، اور یہ قطب ہر زمانہ میں اہل بیت رسالتِ ونبوت سے ہوتا ہے "

حضرت نوشہ صاحب کی قطبیت | کتب قوم اس بات کی شاہد عادل ہیں کہ حضرت نوشہ صاحب رح اپنے وقت کے قطب بلکہ قطب الاقطاب تھے۔

اوّل ۔ مرزا احمد بیگ لاہوریؒ اپنے رسالہ میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "قطب الاولیا" (ص ۴)

۲۔ " قطب حق " (ص ۱۵۲)

دوم ۔ علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی دہلوی رح "تواقب المناقب" میں لکھتے ہیں۔

۳۔ "قطب الاولیا نوشہ حاجی" (ص ۴۸)

۴۔ "قطب دین ودنیا" (ص ۹۲)

۵۔ "قطب الاولیا نوشہ دیوان" (ص ۹۸)

۶۔ "قطب عالم افروز" (ص ۱۱۶) یہ مولانا محمد تقی کیلانیؒ کا قول ہے۔

۷۔ "قطب عالیجاہ" (ص ۱۲۳) یہ شیخ ابوالبقا کنجاہی رح کا قول ہے۔

۸۔ "قطب" (ص ۱۲۶)

۹۔ "قطب وقت" (ص ۱۶۷)

سوم ۔ مولانا محمد اشرف فاروقی منیجری رح "کنز الرحمت" میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

۱۰- "قطبِ آخر زمان" (ص ۳۰)

۱۱- "قطبِ دورِ زمانہ" (ص ۳۲)

۱۲- "قطبِ زمین" (ص ۱۱۰)

چونکہ ارشاداتِ اولیاء اللہ سے حضرت نوشہ صاحب رح کی قطبیت اظہر من الشمس ہے، اور قانون الٰہی کے مطابق، اور قول علمائے مشائخ کے موافق قطب ہر زمانہ میں اہل بیتِ نبوی سے ہوتا ہے، تو ثابت ہوا کہ حضرت نوشاہِ عالیجاہ رح اہل بیتِ عظام و ساداتِ کرام سے تھے۔

فصلِ پنجم

حضرت نوشہ صاحبؒ کی سیادت کے دلائل معاصرین کے اقوال سے

ساداتؒ کو "شاہ" کہا جاتا ہے | ہماری دیارِ پنجاب میں سیّدوں کو "شاہ صاحب" کہا جاتا ہے، اور ساداتؒ کے تمام خاندانوں کو "شاہ جیو" کے خطاب سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ

۱- مولوی محبوب عالم صاحب نقشبندی مجددی سُہیدی رح کتاب ذکرِ خیر ص ۱۸ پر لکھتے ہیں۔

"پنجاب میں "شاہ" کا لفظ سیّد پر مستعمل ہوتا ہے"

۲- فیروز اللغات اردو، حصہ دوم، ص ۲۶ میں ہے۔

"شاہ۔ مذکر۔ بادشاہ، سلطان، فقیروں کا لقب، داتا، سیّدوں کے نام سے مخصوص لفظ"

پس معاصرین اکابر اولیاء اللہ و مشائخ کرام نے حضرت نوشہ صاحب رح کو "شاہ صاحب" کے لقب سے یاد کیا ہے۔

Marfat.com

کیا ہے ۔ یہاں بعض بزرگوں کے اقوال کتب تاریخ و تصوف سے درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت سخی شاہ سلیمان نوری کی شہادت

(۱)

حضرت نوشہ صاحب رح کے پیر روشن ضمیر حضرت سخی بادشاہ قریشی سدی بھلوالی رح آپ کو شاہ صاحب فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا بادشاہ صاحب یہ میرے فرزند ہیں میں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ "بادشاہ ایں فرزندان من اند باشما مے سپارم" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۴۱)

(۲)

حضرت سخی بادشاہ رح نے اپنے فرزندوں اور یاروں کو فرمایا جس کو خدا تعالیٰ طلب ہے اُس کو چاہیے کہ حضرت شاہ حاجی محمد کی خدمت میں جاوے۔ "ہر کرا طلب خدا ست باید کہ بخدمت حضرت شاہ حاجی محمد برود" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۴۱)

(۳)

حضرت سخی بادشاہ رح نے مریدوں اور بیٹوں کو فرمایا جس کو راز آہی کی طلب ہے وہ شاہ حاجی محمد صاحب کے پاس جاوے

"بر شاہ حاجی محمد رو ید طلبگار راز آہی تو ید" (ذکر الرحمت ص ۱۴۱)

حضرت سید رحیم الدین علوی رح کی شہادت

(۴)

حضرت سید رحیم الدین علوی رح نے فرمایا کہ میرے بھائی حاجی سید علاؤالدین کے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو دین و دنیا کا بادشاہ ہوگا۔

"نہ کشور دین و دنیا بود زہر رتبہ اش رتبہ بالا شود" (ذکر الرحمت ص ۱۴۱)

Marfat.com

قاضی صاحب کنجاہی کی شہادت

(۵)

قاضی رضی الدین کنجاہی رح کو اُن کے والد بزرگوار نے فرمایا کہ ہم تجھ کو حضرت نوشہ صاحب رح کی غلامی میں دیتے ہیں،

" ماترا بغلامی حضرت شاہ میدہیم " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۷۰)

اہلیہ قاضی صاحب کنجاہی کی شہادت

(۶)

قاضی رضی الدین کنجاہی کو اُن کی والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تم حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں جاکر عرض کرو کہ وہ قاضی خوشی محمد پر مہربان ہوں۔ "رضی راگفت رو نزد شہنشاہ بگو کاں رحیم کن بر مرد گمراہ" (تحائف قدسیہ ص ۱۲)

شیخ جمال سہروردی کیلانی کی شہادت

(۷)

حضرت شیخ جمال سہروردی رح کیلیانوالہ میں ایک مشہور فاضل و بزرگ تھے، اور تدریس کیا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا مجھ کو حضرت نوشہ صاحب رح کے دیکھنے کا اشتیاق پیدا ہوا، "مرا ذوق دیدار حضرت شاہ شد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۹۷)

(۸)

حضرت شیخ جمال صاحبؒ نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے انتقال کے بعد میرے دل میں دو خطرے پیدا ہوئے۔" بعد از وصال حضرت شاہ مرا دو چیز در خاطر خطورے شد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۹۸)

شیخ محمد تقی کیلانی کی شہادت

(۹)

مولانا شیخ محمد تقی ساکن کیلیانوالہ اکابر علمائے وقت سے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت نوشہ صاحبؒ کی زیارت کا شوق دامنگیر ہوا۔ "روز شوق مطالعہ بنیادی جمال شاہ خورشید جاہ و دل بیقرارہ در جوش زد" (کواکب ثاقب ص ۱۰۱)

Marfat.com

(۱۰)

مولانا شیخ محمد تقی صاحب نے فرمایا رات کو حضرت نوشہ صاحب رح نے ہمارے لئے مسجد میں کھانا بھیجا۔ "شبانگاہ از جناب شاہ عالم پناہ کہ عالمے بسمن گردنامہ نان چون خلیل الرحمان مسخر دعوت او شد خوان عالیشان نعمت بیکران مانند سورہ مائدہ درعین مسجد شرف نزول یافت" (نواقب المناقب ص ۱۱۶)

(۱۱)

مولانا شیخ محمد تقی صاحب نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح میرے سامنے بیٹھ کر مجھ سے حالات دریافت فرمانے لگے۔ "شاہ قاعدہ دان سجود شہود چون نقش حسن اعتقاد من برجا نشستہ باعث رسیدن پرسیدن گرفت" (نواقب المناقب ص ۱۱۶)

(۱۲)

مولانا شیخ محمد تقی صاحب نے فرمایا۔ حضرت نوشہ صاحب رح واپس چلے گئے "لاعلاج شاہ دریادل خفر کردار اساس احد الراحتین خواندہ مراجعت فرمود" (نواقب المناقب ص ۱۱۶)

(۱۳)

مولانا شیخ محمد تقی صاحب نے فرمایا کہ مجھے حضرت نوشہ صاحب رح گھوڑے پر سوار عالم ہوا میں نظر آئے۔ "ہمداں شاہ خورشید جاہ برابرش برق رفتار در عرصۂ افق مرئی شد" (نواقب المناقب ص ۱۱۷)

سید عبدالقادر حسنی ملکوالی کی شہادت

(۱۴)

مولانا سید عبدالقادر بن سید تاج محمود حسنی، موضع ملک وال میں رہتے تھے، چونکہ وہ ظاہری علم کے جید عالم تھے،

Marfat.com

اور باطنی علوم سے ناواقف تھے، اس لئے وہ درویشانِ اہل اللہ سے انکار رکھتے تھے۔ حضرت نوشہ صاحبؒ کے اقربا میں سے کسی کا رشتہ اُن کی لڑکی سے ہوا، اُنہوں نے التماس کی کہ حضرت نوشہ صاحب رح کو بھی برات کے ہمراہ لاویں۔

"آں تکلیف نمودند کہ بطورے حضرت شاہ را ہم ہمراہ بیارند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۱)

(۱۵)

مولانا سید عبدالقادر حسنی رح نے حضرت نوشہ صاحب رح کے خلاف امتحاناً باشہ نام مسخرہ کو کہا کہ کسی طرح آپ کو ڈراؤ۔

"آنہا باشہ نام مسخرہ را گفتند کہ نوعے حضرت شاہ را بترساند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۲)

شیخ عبدالجلیل کی شہادت

(۱۶)

حضرت شیخ عبدالجلیل، علاقہ گوجر میں ایک مشہور بزرگ تھے۔ اُنہوں نے حضرت نوشہ صاحب رح کے خلیفہ شیخ عبدالحمید صاحب کو تکلیف پہنچائی، اور حضرت نوشہ صاحب رح کے متعلق کچھ شکایتی الفاظ بولے۔ اس کی سزا میں اُن کا جسم سُوج گیا۔ آخر انہوں نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ "آخر دانست کہ ایں ہمہ از بے ادبی حضرت شاہ بود" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۵۴)

اہلیہ شاہ نعمت اللہ دہلوی کی شہادت

(۱۷)

حضرت سید شاہ نعمت اللہ خدا نما نقشبندی دہلوی رح کی اہلیہ محترمہ نے کہا کہ شیخ نورمحمد میانوی رح حضرت نوشہ صاحب رح کے خلفا میں سے ہیں۔ "میاں نورمحمد نام بزرگے از یاران حضرت شاہ ولی اللہ نوشہ قادری میگوئند" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۱۲)

Marfat.com

حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی شہادت

(۱۸)

آپ کے فرزند اکبر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے قرابتداروں میں سے کسی کی منگنی ملک وال میں ہوئی۔ "نسبت کسے از خویشانِ حضرت شاہ در انجا شد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۱)

(۱۹)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح نے باشہ نام مسخرہ ڈرانے کی غرض سے حضرت نوشہ صاحب رح کی طرف دوڑا۔ "بجانب حضرت شاہ دوید" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۲)

(۲۰)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح نے باشہ مسخرہ کی طرف نگاہ کی تو وہ سر کے بل ہو کر گر پڑا "چونکہ حضرت شاہ بسوئے او نظر کردند بسر افتاد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۲)

(۲۱)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا کہ شیخ نانو حضرت نوشہ صاحب رح کے مریدوں میں سے تھا۔ "میاں نانو نام از یارانِ حضرت شاہ بود" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۲)

(۲۲)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح کو اہل مجلس کی بد باطنی معلوم ہو گئی "حضرت شاہ بد باطنی آنہا را دریافتند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۳)

Marfat.com

(۲۳)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح نے توجہ فرمائی تو مولانا سید عبدالقادر حسنی ملکوالی کی اہلیہ آپ کا نام لیتی ، نعرے مارتی ، کپڑے پھاڑتی ہوئی مکان سے باہر نکل آئی ، "عورت عبدالقادر کہ بزرگ قبیلہ بود نام حضرت شاہ گرفتہ پرچہا پارہ کردہ بیروں آمد" (رسالہ احمد بیگ۔ ص ۱۶۳)

(۲۴)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا ، جس کسی کو میاں ہنداں قوال کی آواز پہنچتی حضرت نوشہ صاحب رح کا نام لیتا ہوا باہر دوڑتا آتا ۔ "ہر کہ آواز میاں ہنداں میر سید نام حضرت شاہ را گرفتہ بروں میدوید" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۳)

(۲۵)

حضرت سید بحر العشق رح نے فرمایا ، موسراج قانونگو ، جھنڈا نامی کے ہمراہ حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ "تا آنکہ ہمراہ جھنڈا بخدمت حضرت شاہ آمد" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۳)

حضرت سید محمد ہاشم دریادل کی شہادت

(۲۶)

آپ کے فرزند اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل رح نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح جب زیارت بزرگان سے فارغ ہوئے تو ہمراہیوں کو فرمایا کہ پہلوان ہزاری منصب کو دیکھنا چاہیئے ۔ "قصہ کوتاہ بعد فراغ ملاقات زندہ مشہور و زیارت قبور معمور حکم شاہ شیر ور کہ منصور کمان ملاح و از قابل زور آزمائی وجود بعضا حضور صادر شد کہ پہلوان ہزاری منصب بادشاہ کہ چند روز روزہ لحمے درشتہ با حریف شکم بزد و مقابل ما شود دیدنے دارد" (مواقب مناقب ص ۲۲)

Marfat.com

(۲۷)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح پہلوان پائے تخت کو دیکھنے کے لئے تشریف لے گئے۔ "قضہ کوتاہ شاہِ تاجدار بدیدنِ پہلوانِ پائے تخت کہ دراں نزدیکی بصدد راہیں کار دست بستہ انگشت ناگشتہ بود توجہ فرمود" (تواقب المناقب ص ۶۷) (۲۸)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا ہماری کشتی استاد سے ہوگی "شاہِ گردوں بارگاہ کہ پنجۂ خورشید برمے تافت فرمود کہ کشتی ما باستاد بہتر خواہد شد" (تواقب المناقب ص ۶۷)

(۲۹)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب اپنے ہمراہیوں میں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ "شاہِ عالی جاہ خدارا یاد کردہ مانندِ انگشتِ شہادت از زمرۂ ہمدستاں برخاست" (تواقب المناقب ص ۶۷)

(۳۰)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا، میں بچپن میں حضرت نوشہ صاحب رح کے پاس سویا کرتا تھا "دراوانِ بہارِ طفولیت کہ ہنوز مانندِ مصحفِ گل برسمِ الخط ممتاز نبودم برنگِ غنچۂ سیپارۂ دل در پہلوئے شاہ مظہر حافظِ حقیقی مے غنودم" (تواقب المناقب ص ۱۰۸) (۳۱)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا، میں نے حضرت نوشہ صاحب رح کو اپنے پاس ہمخواب سمجھ کر کہا "بعادتِ قدیم شاہِ بیداردل را ہم خوابِ خود دانستہ گفتم" (تواقب المناقب ص ۱۰۸)

Marfat.com

(۳۲)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا ، میں حضرت نوشہ صاحب رح کی عدم موجودگی کو یاد کرکے نہایت متعجب ہوا ۔

"صبحگاہ غیبتِ شاہِ عالم پناہ یاد کردہ آئینہ تمثال سرمشقِ حیرت شدم" (تواقب المناقب ص ۱۰۹)

(۳۳)

حضرت سید دریادل رح نے حضرت نوشہ صاحب رح کے ایک مغرور و متکبر مرید کو غائبانہ توجہ سے سرنگون کیا اور فرمایا یہ بھی اپنے آپ کو حضور کے بڑے خلیفوں سے کہلاتا تھا ۔ "ایں ہم خود را از یارانِ بزرگ حضرت شاہ گویانید" (رسالہ ص ۲۵۰)

(۳۴)

حضرت سید دریادل رح نے فرمایا ، سیالکوٹ کے لوگوں کے متعلق حضرت نوشہ صاحب رح کا حکم ہے کہ ان کی تربیت شیخ نورمحمد صاحب کیا کریں "مردمِ سیالکوٹ را حکم حضرت شاہ آنست کہ میاں نورمحمد تربیت نمایند"

(رسالہ احمد بیگ ص ۴۰۸)

حضرت سید عنایت اللہ زاہد علوی کی شہادت

(۳۵)

آپ کے پوتے حضرت سید عنایت اللہ زاہد بن سید حافظ بحرالعشق رح نے فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے صحن خانہ میں ٹاہلی کے تین درخت تھے ، میں بچہ تھا ، میں نے کہا یہ تینوں درخت میرے ہیں ، حضور نے فرمایا ۔ بیٹا ! سارے اپنے ہی نہ بنالو کوئی ہمارے لئے بھی رہنے دو ۔ "شاہ طوبیٰ لہٗ فرمود کہ نوشتہ دبستان سخن ایں برسہ درگذ بند استقامت را کیست قلم از خود بیندار" (تواقب المناقب ص ۱۰۱)

Marfat.com

(۳۶)

حضرت سید عنایت اللہ زاہد رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا دیکھا چاہیئے۔ "شاہ فرمود بائید دید"

(تواقب المناقب ص ۱۰۱)

(۳۷)

حضرت سید عنایت اللہ زاہد رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا کہ وہ دو نوسیدھے درخت کہاں گئے۔

"شاہ عالیجاہ دریافت کہ آں دو نہالِ راست کیش مانند تیر بر باد رفت" (تواقب المناقب ص ۱۰۱)

حضرت سید عصمت اللہ حمزہ پہلوان کی شہادت

(۳۸)

آپ کے پوتے حضرت سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان بن سید حافظ بحر العشق رح نے حضرت تہمیر قلندر لاہوری رح کو فرمایا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کی وفات کے بعد تمہارے پیر حضرت سچیار صاحب رح وہاں گئے۔

؎ "چو رفتہ پیرِ تو بعد از وصالے چو شد آں شاہِ نوشہ اہل حالے" (تحائف قدسیہ ص ۳۴)

حافظ محمد معموری ہیلانی کی شہادت

(۳۹)

آپ کے داماد و خلیفہ حضرت حافظ محمد معموری ہیلانی رح نے فرمایا، ایک روز حضرت نوشہ صاحب رح کی مجلس میں مجھے خیال آیا۔ "روزے در حضور شاہ طغرا نویس فرمانِ قضا و قدر کہ لوحِ محفوظ خطِ غلامی از جبہہ خود مے نگاشت صفحہ خاطرِ من تختۂ مشقِ این خطرہ شد" (تواقب المناقب ص ۹۶)

(۴۰)

حضرت حافظ صاحب موصوف رح نے فرمایا کہ خواب میں میں نے کسی سے پوچھا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کا جھنڈا

Marfat.com

اِن جھنڈوں میں سے کونسا ہے ۔ ؎

"عَلم شاہِ عرصۂ آفاق ۔ حاجی کعبۂ علے الاطلاق

زیں عَلمہا کدام خواہد بود ۔ بکدامیں مقام خواہد بود" (تواقب المناقب ص۹۷)

(۴۱)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا، میں نے دیکھا کہ میدانِ قیامت میں حضرت نوشہ صاحب رح اپنے جھنڈا کے نیچے بمع اپنے چند یاروں کے بیٹھے ہیں۔ "در زیرِ علم حضرت شاہ با چند یاراں نشستہ اند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۰)

(۴۲)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے میاں جیون حجام کی التماس کو قبول کیا۔ "شاہ آئینہ رخسار ثانیہ بینِ حوادثِ روزگار عرض آں مقراض قطع تعلقات قبول کردہ توجہ فرمود" (تواقب المناقب ص ۱۰۷)

(۴۳)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا۔ یاروں نے حضرت نوشہ صاحب رح کے آگے بارش کی حقیقت بیان کی۔ "حقیقتِ باراں بخدمتِ حضرت شاہ عرض نمودند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۸۲)

(۴۴)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا کہ ابھی نماز کا وقت باقی ہے "شاہ ... مرحلہ فرمود کہ وقت وسعت دارد" (تواقب المناقب ص ۱۰۷)

Marfat.com

(۴۵)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح جب وہاں سے واپس ہوئے تو ابھی سورج اپنی جگہ سے آگے نہ سرکا تھا ۔ " ہرگاہ شاہِ عالم پناہ کہ خورشید ذرہ ایجاد شیشہ ساعت سواری او بود بمستقر خود مراجعت فرمود ہنوز آفتاب یک ذرہ دار از جا نرفتہ برنگ آئینہ جوہر دار پا در زنجیر حیرت داشت " (تواقب المناقب ص ۱۰۹)

(۴۶)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا کہ مولراج قانونگو حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں ملتجی ہوا ۔ " او التجا بحضرت شاہ آورد " (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۴) (۴۷)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب بمعہ سید شریف کے روانہ ہوئے ۔ " شاہِ عالی درجات با نفاقِ سید فرشتہ صفات رہ نوردشد " (تواقب المناقب ص ۱۲۰)

(۴۸)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح دلوں کے رازوں سے آگاہی رکھتے تھے " شاہِ ضمیر آگاہ کہ با فعالِ قلوب مانند اضمار قبل الذکر پیش از اظہار آگاہی داشت " (تواقب المناقب ص ۱۲۰)

(۴۹)

حضرت حافظ صاحب رح نے فرمایا ، مولراج قانونگو کو حضرت نوشہ صاحب رح سے جواب شافی ملا ۔ " مولراج کہ از جناب شاہِ حکمت پناہ جواب شافی یافت " (تواقب المناقب ص ۱۲۲)

Marfat.com

شیخ نور محمد سیالکوٹی کی شہادت

(۵۰)

حضرت شیخ نور محمد صاحب رح آپ کے بزرگ خلیفوں میں سے تھے ، سیالکوٹ کی قطبیت اِن کے سپرد تھی، انہوں نے فرمایا ہے کہ جب حضرت نوشہ صاحب رح اپنے پیر صاحب رح کی زیارت کو روانہ ہوئے ۔ "چوں حضرت شاہ باز بزیارتِ قبلہ گاہی خود روانہ شدند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۳)

(۵۱)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ۔ جب حضرت نوشہ صاحب رح جنگل میں پہنچے " چوں دراں مقام حضرت شاہ رسیدند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۳) (۵۲)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، جنگل میں حضرت نوشہ صاحب رح کے ہمراہ ڈاکو ہو گئے ۔ " آں طائفہ باحضرت شاہ ہمراہ شدند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۳) (۵۳)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، جب حضرت نوشہ صاحب رح بھلوال کے قریب پہنچے ۔ " چوں حضرت شاہ قریب بہ بھلوال رسیدند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۴) (۵۴)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، جب کبھی حضرت نوشہ صاحب رح زیارتِ پیر دستگیر کے لئے جاتے تھے ۔ " ہر گاہ حضرت شاہ بزیارت میرفتند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۵)

(۵۵)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، حضرت سخی بادشاہ رح نے حضرت نوشہ صاحب رح کا ہاتھ پکڑا ۔ " دست مبارک

حضرت شاہ

Marfat.com

حضرت شاہ گرفتہ " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۵) (۵۶)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، حضرت سخی بادشاہ رح حضرت نوشہ صاحب رح کو چارپائی پر بٹھایا کرتے تھے ۔

" حضرت شاہ را بر چہار پائی مے نشاندند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۵)

(۵۷)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح سے سنا گیا ہے ۔ " از حضرت شاہ مسموع شدہ " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۹)

(۵۸)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، جب حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنے پیر صاحب رح سے رخصت چاہی ۔ " چوں حضرت شاہ رخصت خواستند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۹) (۵۹)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح سلام کر کے رخصت ہوئے ۔ " حضرت شاہ تسلیمات بجا آوردہ رخصت شدند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۲۹) (۶۰)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح فرمایا کرتے تھے ۔ " حضرت شاہ میفرمودند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۲)

(۶۱)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، ایکدن حضرت نوشہ صاحب رح حضرت سخی بادشاہ رح کی خدمت میں بیٹھے تھے ۔ " روزے حضرت شاہ بخدمت شاہ شاہاں نشستہ بودند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۲) (۶۲)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا ، دریائے چناب حضرت نوشہ صاحب رح کے مکان کے قریب ہے ۔ " دریا کہ نزدیک

Marfat.com

بمکانِ حضرت شاہ است" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۴۴)

(۶۳)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا، ایک درویش نے حضرت نوشہ صاحب رح کو سلام بھیجا۔ "از دست تحفے سلام بخدمتِ حضرت شاہ فرستاد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۴۴)

(۶۴)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا، ایک دن حضرت نوشہ صاحب رح جنگل میں جا رہے تھے۔ "روزے حضرت شاہ بصحرا میرفتند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۵۵)

(۶۵)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا، ایک روز حضرت نوشہ صاحب رح ایک گاؤں کو تشریف لے جا رہے تھے۔ "روزے شاہ سرحلقہ باریک بینیاں و سرچشمہ خلوت نشینیاں کہ پیرانِ باریک بین مطالعہ عین الیقین را رز مدادِ او عینک وار گزیر نبود بدیہے میرفت" (ثواقب المناقب ص ۹۳)

(۶۶)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح ایک گاؤں میں استراحت فرما ہوئے۔ "شاہ حکمت پناہ بموضعے دیگر در راہ تشریف فرمودہ مردم دیدہ وار پنہاں از چشم اغیار استراحت گرفت" (ثواقب المناقب ص ۹۳)

(۶۷)

شیخ نور محمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے آرام فرمایا۔ "حضرت شاہ استراحت نمودند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۵۵)

Marfat.com

(۶۸)

شیخ نورمحمد صاحب رح نے فرمایا، جب حضرت نوشہ صاحب رح بیدار ہوئے۔ "ہرگاہ شاہِ بیدار بخت سر از بالیں خواب برداشت" (تواقب المناقب ص ۹۴) (۶۹)

شیخ نورمحمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے اُس نابینی عورت کو حاضر کرنے کا حکم کیا۔ "شاہ منظورِ نظرِ سلیمانِ روزگار، با حضارِ آں پرداخت کہ بلقیس تماشائے آئینہ رخسارش مستغرقِ گرداب حیرت مے شد امر فرمودہ" (تواقب المناقب ص ۹۵) (۷۰)

شیخ نورمحمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح کا طریقہ تھا کہ ہرگز نامحرم عورت کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔ "وضع حضرت شاہ آں بود کہ ہرگز بجانبِ عورت بیگانہ نظر نمیکردند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۵۷)

(۷۱)

شیخ نورمحمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا کہ ہمارے یاروں سے ایک شخص سیالکوٹ میں پیدا ہوگا۔ "حضرت شاہ فرمودہ بودند کہ شخصے از یارانِ ما اینجا پیدا خواہد شد" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۹)

مولنا عبدالحکیم سیالکوٹی کی شہادت

(۷۲)

حضرت مولنا عبدالحکیم سیالکوٹی رح جہانگیر بادشاہ کے وقت قاضی تھے، اور حضرت مجدد الف ثانی سرہندی رح نے ان کو آفتابِ پنجاب کا خطاب دیا تھا، ان کو حضرت نوشہ صاحب رح کی زیارت کا اشتیاق غالب ہوا۔ "مولوی عبدالحکیم را اشتیاقِ دیدنِ حضرت شاہ بسیار شد" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۹۰)

Marfat.com

(۷۳)

مولنا عبدالحکیم صاحب رح نے اپنا ارادہ سید محمد ہاشم دریادل رح کے سامنے ظاہر کیا۔" پیش صاحبزادہ مذکور کرد کہ مارا ذوقِ دیدنِ حضرت شاہ بسیارست " (رسالہ احدیہ ص ۲۹۰)

(۷۴)

مولنا عبدالحکیم صاحب رح نے حضرت نوشہ صاحب رح کے سامنے عرض کیا کہ یا حضرت! مجھ کو علم کا خزانہ کافی حاصل ہے۔

" سوائے کرد کاے شاہِ زمانہ مرا بسیار در علم ست خزانہ " (تحائف قدسیہ ص ۱۲۵)

شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح کی شہادت (۷۵)

آپ کے خلیفہ صادق حضرت شیخ پیر محمد سچیار نوشہروی رح نے حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق رح کو فرمایا کہ میں نے حضرت نوشہ صاحب رح کو آپ پر مہربان کر دیا ہے۔

" بدو گفتہ کہ من شاہِ زماں را تو بس مہرباں کردم مر آں را " (تحائف قدسیہ ص ۱۲۵)

(۷۶)

حضرت سچیار صاحب رح نے حضرت سید بحر العشق رح کو مشورہ دیا کہ جو کچھ حضرت نوشہ صاحب رح آپ کو فرمائیں وہ قبول کر لینا۔

" ہر آں چیزے کہ گوئید ما تو آں شاہ قبولش کن تو ہی زاں پس تو خوش شاہ " (تحائف قدسیہ ص ۱۲۵)

(۷۷) حضرت

Marfat.com

(۷۷)

حضرت بچیارصاحب رح نے خواجہ محمد نفیس کابلی رح کو فرمایا، یہ حضرت نوشہ صاحب رح کی جگہ ہے، یہاں کسی کا حکم جاری نہ ہوگا۔

"بفرمود ندایں جائے شہنشاہ ہ نگردد حکم جاری چوں دی راہ" (تحائف قدسیہ ص ۱۳۲)

خواجہ محمد نفیس کابلی کی شہادت

(۷۸)

حضرت خواجہ سید محمد نفیس وحی کابلی رح آپ کے اکابر خلفا سے تھے، اور آپ کی طرف سے افغانستان کی قطبیت پر مامور تھے، وہ فرماتے تھے کہ جو نعمتِ باطنی مجھ کو ملی ہے یہ حضرت نوشہ صاحب رح کی طرف سے ہے، اگر شاہ نعمت اللہ خدا نما رح اس کا دعوٰے کریں تو غلط ہے۔ "اگر دعوٰے ایں دولت کہ مارا از حضرت شاہ رسیدہ بکنند غلط ست" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۲۴)

(۷۹)

حضرت خواجہ صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح بیٹھے ہوئے تھے۔ "حضرت شاہ نشستہ بودند"

(رسالہ احمد بیگ ص ۳۳۷)

(۸۰)

حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا، میں حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ "من در خدمتِ حضرت شاہ حاضر بودم" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۳۷)

قاضی خوشی محمد کنجاہی کی شہادت

(۸۱)

Marfat.com

حضرت قاضی خوشی محمد کنجاہی رح آپ کے منظور نظر خلیفہ تھے، انہوں نے حضرت نوشہ صاحب رح کے سامنے عرض کیا کہ حضور انور میرے بغیر بتائے ہی میرے ضمیر سے واقف ہیں۔ "شاہِ بحر و بر ناگفتہ کار ہی آگاہی دارد" (نواقب المناقب ص ۱۱۲)

(۸۲)

قاضی خوشی محمد صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے میرے گرم ریت میں چلنے کی تکلیف کو محسوس کیا۔ "شاہ مطلع قصیدۂ کرامت از اشعالِ ناڑہ گرم روی مانند زنگ شیشہ ساعت" قافیہ رفتار بر من خاکسار تنگ دانستہ" (نواقب المناقب ص ۱۰۲)

قاضی رضی الدین کنجاہی رح کی شہادت

(۸۳)

حضرت قاضی رضی الدین کنجاہی رح آپ کے عالی مرتبہ خلیفوں میں سے تھے، انہوں نے فرمایا۔ حضرت سخی بادشاہ رح کی ایک ہی نگاہ سے حضرت نوشہ صاحب بیخود ہو گئے، "بیک نظر سلیمانِ روزگار شاہِ بیختہ کار بیخود افتادہ" (نواقب المناقب ص ۷۰)

(۸۴)

قاضی رضی الدین صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے مجھ کو فرمایا تمہارا بیمار ہونا تکلیف کا موجب ہوگا۔ "شاہ باطن آگاہ فرمود باعث تصدیع خواہد شد" (نواقب المناقب ص ۱۰۳)

(۸۵)

قاضی صاحب رح نے فرمایا۔ میں نے بیماری کے دوران میں اپنے والدین کو کہا کہ اگر میری زندگی چاہتے ہو تو رضامندی سے مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کے پاس بھیج دو۔ "اگر زندگانی من مطلوب ست برضامندی بجناب حضرت شاہ روانہ

Marfat.com

روانہ فرمائیند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۷۰) (۸۶)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، میں نے اپنی والدہ کو کہا کہ اگر میری زندگانی مطلوب ہے تو مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں لے چلو۔ " اگر زندگانی من مطلوب باشد رسانیدن بدرگاہِ شاہ کہ نسخہ دارالشفاست لازم باید شمرد " (نواقب المناقب ص ۱۰۳) (۸۷)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں بھیج دو۔ " پس مرا رخصت بخدمتِ حضرت شاہ نمائیند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۷۱) (۸۸)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، میں حضرت نوشہ صاحب رح کی یاد میں نہایت مضطرب ہوا۔ " بیادِ شاہِ دریادل موج وار غنان گسستہ جلوہ ریز گردیدم " (نواقب المناقب ص ۱۰۴)

(۸۹)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح نے مجھے حاضر ہونے کا حکم فرمایا۔ " لہذا شاہِ دریادل باجفارِ حضور چوں بارانِ کرم بر ساحل ریخت " (نواقب المناقب ص ۱۰۴)

(۹۰)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، حضرت نوشہ صاحب رح نے ہنس کر فرمایا۔ " حضرت شاہ تبسم نمودہ فرمودند " (رسالہ احمد بیگ ص ۱۸۳)

(۹۱)

قاضی صاحب رح نے فرمایا ، انہوں نے حضرت نوشہ صاحب رح کی مہربانی مجھ پر زیادہ دیکھی تھی۔ " مہربانی حضرت شاہ

Marfat.com

را برمن زیادہ دیرہ ہوئے" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۷۴)

(۹۳)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، میں نے حضرت نوشہ صاحب رح سے توجہ کی۔ "توجہ بجناب حضرت شاہ کردم"

(رسالہ احمد بیگ ص ۱۷۵) (۹۳)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، عالم واقعہ میں حضرت نوشہ صاحب رح نے شاہ حسام الدین مجذوب ہزاروی رح کو بھگا دیا۔ "شاہِ مشکل کشا آں سپند آتش زیر پا را مانند چشم بد دور راندہ" (تواقب المناقب ص ۱۰۵)

(۹۴)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح اس کو بھگا کر میرے پاس پہنچے۔ "پارہ را د حضرت شاہ اورا راندہ بنزدیک من رسیدہ" (رسالہ احمد بیگ، ص ۱۷۵)

(۹۵)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے مجھے اُٹھنے کا حکم فرمایا۔ شاہ دریا دل بسر وقتم آمدہ فرمود کہ اے ابرِ اشک ریز مانند دُودِ آہِ خود برخیز" (تواقب المناقب ص ۱۰۶)

(۹۶)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے میری التماس کو نہ ٹھکرایا۔ "شاہِ فلک جاہ حرف ایں از خاک برداشتہ بر زمین نزد" (تواقب المناقب ص ۱۰۶)

(۹۷) قاضی

Marfat.com

(۹۷)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، میں نے خواب میں حضرت نوشہ صاحب رح کو دیکھا۔ "درواقعہ حضرت شاہ را دیدم"

(رسالہ احد بیگ ص ۲۵۳)

(۹۸)

قاضی صاحب رح نے فرمایا، خواجہ محمد فضیل کابلی رح کہیں گے کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے یاروں میں سے میری مثل کوئی نہیں۔ "خواجہ جیو خواہد دانست کہ از یاران حضرت شاہ کسے مثل من نیست" (رسالہ احد بیگ ص ۳۲۸)

شیخ ابوالبقا کنجاہی کی شہادت

(۹۹)

حضرت شیخ ابوالبقا کنجاہی رح آپ کے عزیز القدر خلیفوں سے تھے، انہوں نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح کی طرف سے ایک عزیز میری تلاش کے لئے مامور ہوا۔ "از جناب شاہ غیب آگاہ عزیزے بہ تجسس من مامور شد"

(تواقب المناقب ص ۱۲۴)

(۱۰۰)

شیخ ابوالبقا صاحب رح نے فرمایا، میں حضرت نوشہ صاحب رح کی قدمبوسی سے مشرف ہوا۔ "بعد حصول سعادت قدمبوس شاہ عالی جاہ کہ قرص ماہ در دور روئے او چون نان شب ماندہ خوش آیندہ نبود" (تواقب المناقب ص ۱۲۴)

(۱۰۱)

شیخ ابوالبقا صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح کی نگاہ سے مجھے تمکین حاصل ہوگئی۔ "نظر کیمیا اثر شاہ بسمل خود را چوں سیماب گشتہ لنگر تمکین شد" (تواقب المناقب ص ۱۲۵)

شیخ محمود گوجر کی شہادت

(۱۰۲)

Marfat.com

حضرت شیخ محمود گوجر آپ کے اخلاصمندوں سے تھے، انہوں نے فرمایا، اس نے میرے سامنے حضرت نوشہ صاحبؒ کا نام لیا۔ "ایشاں نام حضرت شاہ را گرفتند" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۵۰)

شیخ جیون حجام کی شہادت (۱۰۳)

حضرت شیخ جیون حجام رح آپ کے یارانِ قدیم سے تھے، انہوں نے ایک دن حضرت نوشہ صاحب رح کے سامنے عرض کیا کہ یا حضرت! آپ کو ہمارے گاؤں باہو کے میں تشریف لے گئے بہت عرصہ گذر چکا ہے۔ "یا حضرت شاہ مدت شدہ کہ بجانب باہو کی الخ" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۸۱)

شیخ محمد امین لاہوری کی شہادت (۱۰۴)

حضرت شیخ محمد امین لاہوری رح آپ کے معزز یاروں سے تھے، انہوں نے فرمایا۔ میں لاہور سے حضرت نوشہ صاحبؒ کی خدمت میں آیا، آپ دیوان خانہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ "حضرت شاہ بدولت خانہ نشستہ بودند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۹۵)

(۱۰۵)

شیخ محمد امین صاحب رح نے فرمایا، ایک شخص نے لنگی چارخانہ حضرت نوشہ صاحب رح کی نذر کی۔ "ہمدراں سال سیاہے لنگی چارخانہ نذر شاہ فانی فی اللہ کرد" (تواقب المناقب ص ۱۱۵)

(۱۰۶)

شیخ محمد امین صاحب رح نے فرمایا، مجھے خیال آیا کہ اگر حضرت نوشہ صاحب رح لنگی مجھے عنایت فرما دیویں تو بہتر ہوگا۔ "اگر شاہ باقی باللہ بمکاشفہ قلبی ایں فتوح غیب از راہِ ایثار کرامت کند مارد تنگ غریبانی

چوں حوالہ

Marfat.com

چوں احوالِ ملاقیانِ مجذوب پوشیدہ گردد " (نواقب المناقب ص ۱۱۵)

(۱۰۷)

شیخ محمد امین صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح نے وہ لنگی مجھے عطا فرما دی۔ "شاہِ باطن آگاہ تبسم کردہ آں خلوتِ خلعِ عادات بایں ذرہ بیقدر تفویض فرمودہ" (نواقب المناقب ص ۱۱۵)

شیخ عبدالدائم کی شہادت

(۱۰۸)

حضرت شیخ عبدالدائم رح آپ کے بزرگ یاروں سے تھے، انہوں نے فرمایا، خواجہ محمد فضیل کابلی رح حضرت نوشہ صاحب رح کے فاتحہ کے لئے آئے۔ "خواجہ فضیل کابلی بعد از وفاتِ حضرت شاہ برائے فاتحہ خوانی آمدند" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۲۷)

(۱۰۹)

شیخ عبدالدائم صاحب رح نے فرمایا، حضرت نوشہ صاحب رح کے یاروں میں سے کسی نے خواجہ محمد فضیل رح سے ملاقات نہ کی۔ "کسے از یارانِ حضرت شاہ با خواجہ جیو ملاقات نکرد" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۲۷)

شاہ فتا دیوان کی شہادت

(۱۱۰)

حضرت شیخ فتح محمد قلندر المعروف شاہ فتا دیوان ساگری والے رح آپ کے خلیفوں میں سے تھے، انہوں نے فرمایا، دوسرے بزرگوں نے حضرت نوشہ صاحب رح کو زندگی میں دیکھا ہے۔ "بزرگانِ دیگر حضرت شاہ را در زندگی دیدہ اند" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۴۲)

چوہدری جھنڈا کی شہادت

(۱۱۱)

Marfat.com

چوہدری جھنڈا صاحب رح آپ کے مخلص مریدوں سے تھے وہ کہتے ہیں فلاں بات میں کیا جانوں حضرت نوشہ صاحب جانیں۔ "او گفت من چہ دانم حضرت شاہ بداند" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۳)

بلوچ خوشابی کی شہادت (۱۱۲)

خوشاب شریف کے ایک بلوچ نے کسی آدمی کو کہا کہ ہم ساہنپال شریف میں حضرت نوشہ صاحب رح کی زیارت کو جارہے ہیں۔ "بچک ساہنپال بزیارت حضرت شاہ میرویم" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۵۶)

(۱۱۳)

بلوچ خوشابی نے کہا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کا نام سُنکر امیدوار آیا ہوں۔ "چون نام مبارک حضرت شاہ راشنیدم امیدوار آمدہ ام" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۵۷)

اہلیہ بلوچ خوشابی کی شہادت (۱۱۴)

بلوچ خوشابی کی نابینا عورت کی نظر جب حضرت نوشہ صاحب رح کے دیدار سے کھُل گئی تو اُس نے کہا کہ حضور کی صورت مجھے اچھی طرح نظر آرہی ہے۔ "طلعتِ نورانی شاہ بوجہِ احسن مرئی میشود" (تواقب المناقب ص ۹۹)

چوہدری شریف دھریکوی کی شہادت (۱۱۵)

چوہدری شریف تارڑ مقدم موضع دھریک جو اپنے وقت کے معزز رؤسا سے تھا۔ اُس نے کہا کہ عاملِ گجرات کے ظلم سے حضرت نوشہ صاحب رح کو بھی خبر ہو چکی ہوگی؟ "شاہ مبتدا آگاہ ہم خبر داشتہ باشد" (تواقب المناقب ص ۱۲۱)

(۱۱۶) چوہدری

Marfat.com

(۱۱۶)

چوہدری شریف تارڑ نے کہا، مجھے حضرت نوشہ صاحب رح کے چہرہ مبارک کی قسم ہے۔ "بمصحفِ معرّب روئے شاہ قسم"

(ثواقب المناقب ص ۱۲۱)

ایک جوگی کی شہادت

(۱۱۷)

ایک ہندو جوگی حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کو عرض کیا، یا شاہ صاحب! آپ میری کرامت دیکھنے کے واسطے گاؤں سے باہر نکلیں۔ ؎

"بیا با من بروں از دیہ اے شاہ، کہ در پردہ نیاید باد دل خواہ" (تحائف قدسیہ ص ۱۱۴)

مقدم دیودالی کی شہادت

(۱۱۸)

موضع دیودال ضلع سرگودھا کے ایک زمیندار نے جو گاؤں کا مقدم تھا کہا، یہ جان حضرت نوشہ صاحبؒ کی طفیل سے عطا ہوئی ہے۔ "ایں جان بخشیدۂ حضرت شاہ است" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۷)

(۱۱۹)

مقدم دیودالی نے کہا، ہمارے گاؤں میں حضرت نوشہ صاحب رح کا گذر ہوا۔ "ناگاہ عبورِ شاہ دراں موضع افتاد"

(رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۸)

(۱۲۰)

مقدم دیودالی نے کہا، حضرت سخی بادشاہ رح نے حضرت نوشہ صاحب رح کو فرمایا کہ بڑے کام بڑے لوگوں سے ہو سکتے ہیں۔ "نظر بتباہ نمودہ فرمودند کہ کارِ بزرگ از بزرگاں میشوند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۸)

Marfat.com

(۱۲۱)

مقدم دیووالی نے کہا، حضرت نوشہ صاحب رح ہمارے گھر تشریف لاکر میرے سرھانے بیٹھ گئے۔ "شاہِ علیے النفس بخانہ ما نزول فرمودہ بر بالینم نشست" (نواقب المناقب ص ۸۱)

(۱۲۲)

مقدم دیووالی نے کہا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا کہ اس کو بغل سے پکڑ کر بٹھاؤ۔ "حضرت شاہ فرمودند کہ ایں را از بغل گرفتہ بنشانید" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۹)

(۱۲۳)

مقدم دیووالی نے کہا، حضرت نوشہ صاحب رح نے مجھ کو فرمایا کہ حضرت سخی بادشاہ رح تمہارے گاؤں میں آئے ہوئے ہیں۔ "حضرت شاہ فرمودند کہ در موضع تو حضرت شاہِ شاہاں آمدہ اند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۹)

(۱۲۴)

مقدم دیووالی نے کہا، حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔ "حضرت شاہ فرمودند کہ بگذارید" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۴۰)

والدہ مقدم دیووالی کی شہادت

(۱۲۵)

مقدم دیووالی نے کہا، میری والدہ نے مجھے آواز دی کہ حضرت شاہ حاجی محمد تشریف لائے ہیں۔ "مادرمن آواز داد کہ حضرت شاہ حاجی آمدہ اند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۹)

Marfat.com

ایک چرواہے کی شہادت (۱۲۶)

چوہدری مہمان تارڑ کے مویشیوں کے چرواہے نے کہا یا شاہ صاحب! اگر آپ فرماویں تو آپ کی دونوگاؤ میش میں چرا لایا کروں۔ "التماس نمود یا شاہ! اگر فرمایند ایں ہر دو گاؤ میش الخ" (رسالہ احمد بیگ ص ۹۵)

مولراج قانونگو کی شہادت (۱۲۷)

مولراج قانونگو آپ کا مرید تھا اس نے چوہدری جھنڈا کو کہا کہ مجھ کو اپنے ہمراہ حضرت نوشہ صاحب کے پاس لے چلو۔ "مرا ہمراہ خود پیش حضرت شاہ ببر" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۰۳)

حضرت شہمیر قلندر لاہوری کی شہادت (۱۲۸)

حضرت شہمیر قلندر لاہوری رح نے فرمایا، ایک شخص نے ایکسالہ بچھیرا حضرت نوشہ صاحب رح کی نذر کیا۔

"کہ شخصے نذر کردہ اسپ یکسال بخدمت شاہِ نوشہ صاحب حال" (تحائف قدسیہ ص ۱۲۴)

خلفائے نوشاہیہ کی شہادت (۱۲۹)

تمام خلفائے حضرت نوشہ صاحب رح نے حضرت پیچیار صاحب رح کو کہا کہ تم حضرت نوشہ صاحب رح کے آگے عرض کرو۔

"بکن معروض آں شاہِ دلاں را کہ قدرِ تست گفتن عرض جاں را" (تحائف قدسیہ ص ۱۲۵)

باشندگانِ ساہنپال کی شہادت (۱۳۰)

موضع ساہنپال شریف کے لوگوں نے جو آپ کے معاصرین تھے کہا کہ فلاں شخص کی زبان سے حضرت نوشہ صاحبؒ

Marfat.com

کے متعلق یہ الفاظ نکلے تھے ۔ "مردم گفتند کہ از زبانِ ایں بجناب حضرت شاہ ایں سخن برآمد بود" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۰)

(۱۳۱)

باشندگانِ ساہنیال شریف نے کہا ، حضرت نوشہ صاحب رح لوگوں کی التماس کو قبول فرما کر دریا پر تشریف لے گئے۔ "شاہِ یوسف لقا حسب الاستدعائے سائلاں چوں بارانِ کرم بدریا ریخت" (تواقب المناقب ص ۱۰۹)

(۱۳۲)

باشندگانِ ساہنیال شریف نے کہا ، حضرت نوشہ صاحب نے اُٹھ کر فرمایا ۔ "شاہِ بحر و بر کہ دریا از یمِ او بزنگِ آبِ گوہر خشک بر جامے ماند برخاستہ فرمود" (تواقب المناقب ص ۱۱۰)

(۱۳۳)

باشندگانِ ساہنیال شریف نے کہا ، اُسوقت حضرت نوشہ صاحب رح نے فرمایا ۔ "ہمدراں اثنا شاہِ متبحر دلم اسمہ فرمود" (تواقب المناقب ص ۱۱۰) (۱۳۴)

باشندگانِ ساہنیال شریف نے کہا ، حضرت نوشہ صاحب رح کے عدل و انصاف سے عاجزوں کو امن حاصل ہوا۔ "سبحان اللہ انصافِ شاہِ مجمع البحرین عدل و کرم کہ فرد دارد بدانگونہ رنگِ خرقِ عادت نہ گرفتہ کہ کشتیِ امید دل شکستگاں از گردابِ دور سرا پا جور ایمنی یافت" (تواقب المناقب ص ۱۱۱)

(۱۳۵)

باشندگانِ ساہنیال شریف نے کہا ، حضرت نوشہ صاحب رح ہر روز دریائے چناب کے کنارہ پر جا کر قدرے بیٹھا کرتے تھے

Marfat.com

کرتے تھے۔

" چو ہر روز آں شاہِ عالی جناب باندے نشستہ کنارِ چناب " (کترا رحمت ص

باشندگانِ ملک وال کی شہادت (۱۳۶)

موضع ملک وال کے لوگوں نے کہا، یا شاہ صاحب اِس شخص کا گناہ معاف کردو۔ "مردم التجا آوردند کہ خطا گناہ ایں معاف فرمائید" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۶۲)

باشندگانِ کیلیانوالہ کی شہادت (۱۳۷)

موضع کیلیانوالہ کے لوگوں نے حضرت شیخ تاج محمود قلندر بھلوالی رح کو کہا کہ وہ کونسے کام ہیں جو حضرت سخی اور حضرت نوشہ صاحب رح سے نہیں ہو سکے، مطلب یہ کہ اُن کی توجہ سے لوگوں کے سب کام ہو جاتے رہے

" یا حضرت از شاہ سلیمان و شاہ حاجی نوشہ چہ چیزہا ست کہ از ایشاں نشدہ " (رسالہ احمد بیگ ص ۲۲۳

جمہور خلائق کی شہادت (۱۳۸)

اُس عہد کے جمہور خلائق خورد و کلان میں مشہور تھا کہ اگر کسی شخص کو جن آسیب پہنچائے، تو محض حضرت نوشہ صاحب رح کی زیارت سے وہ ٹھیک ہو جاتا ہے، اور جن سامنے نہیں ٹھیر سکتا۔ "اتفاقاً خبر حضرت شنیدند کہ کسے را کہ جن دخل میکند از زیارتِ شاہ حاجی نوشہ بہ میشود و جن روبرو نے ماند

(رسالہ احمد بیگ ص ۲۳۵)

۱۳۸

پس ان اکتالیس[۴۱] اکابر بزرگان، اور باشندگانِ قرب و جوار، اور جمہور خلائق، خواص و عوام کے ایکسو اٹھیل

Marfat.com

اقوال سے ثابت ہوا کہ سب اعزہ معاصرین حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کے معترف تھے، اور آپ کو "حضرت شاہ صاحب" کے نام سے یاد کیا کرتے تھے، جو اس دیار میں سادات کرام کا مخصوص لقب ہے۔

فصل ششم

حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کے دلائل مصنفین کے اقوال سے

مصنفین و مورخین نے اپنی اپنی کتب و رسائل میں حضرت نوشہ گنج بخش کو "حضرت شاہ صاحب" کے لقب سے تحریر کیا ہے، جو آپ کی سیادت و شرافت کی پختہ دلیل ہے، اور بعض نے آپ کی سیادت و علوی النسب ہونے کی تصریح کی ہے، یہاں عبارت کی طوالت کو متروک کر کے محض مختصر الفاظ میں اقوال بلا ترجمہ درج کئے جاتے ہیں۔

اوّل

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری (متوفی ۱۱۰۰ھ) اپنی کتاب مقامات حاجی بادشاہ الموسوم بہ رسالہ الاعجاز المعروف رسالہ احمد بیگ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۱۔ "الحق کہ در خاندان قطب الاولیا حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ قادری ذکر بزرگان گفتن و شنیدن خاصیت اسم اعظم دارد" (ص ۴)

۲۔ "یارانِ نامدار کہ بلا واسطہ از ملازمت حضرت شاہ بہرہ یاب اند" (ص ۴)

۳۔ "از وصال حضرت شاہ چہل و سہ سال گذشتہ بودند" (ص ۵)

۴۔ "این طنطنہ در اطراف و جوانب مواضعات جوگالی شد خصوص بگوش حضرت شاہ حاجی محمد افتاد" (ص ۵)

۵۔ در ایں جا۔

Marfat.com

۵۔ "دریں جا مطلب بیان حضرت شاہ حاجی محمد جیو بود" (ص ۵۹)

۶۔ "پس مذکور حضرت شاہ را لازم آنست" (ص ۵۹)

۷۔ "صورت حضرت شاہ نمودہ بودند" (ص ۵۹)

۸۔ "حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ حق گو" (ص ۶۰)

۹۔ "آبائے کرام حضرت شاہ اکثر بزرگ شدہ آمدہ اند" (ص ۶۱)

۱۰۔ "احوالِ ایشاں در ذکر حضرت شاہ بیان خواہد شد" (ص ۶۱)

۱۱۔ مصرعہ "شاہباز مُلکِ شاہی شاہِ ما ست" (ص ۶۲)

۱۲۔ مصرعہ "حضرتِ حاجی شہِ عالم پناہ" (ص ۶۲)

۱۳۔ مصرعہ "شاہِ حاجی امامِ قبلۂ دل" (ص ۶۲)

۱۴۔ "در مدح شاہِ مُلکِ جان" (ص ۶۹)

۱۵۔ مصرعہ "شاہِ حاجی کہ خاکِ درگاہش" (ص ۶۹)

۱۶۔ "والدہ حضرت شاہ اسم ایشاں ہم بی بی جیونی بود" (ص ۷۱)

۱۷۔ "چوں حضرت شاہ در صحنِ خانہ بزانو گشتن گرفتند" (ص ۷۴)

۱۸۔ "معلوم شد کہ شاہ حاجی محمد بصحنِ خانہ بزانو مے غلطد" (ص ۷۴)

۱۹۔ "از برکتِ قدومِ حضرت شاہ مال بسیار شد" (ص ۷۵)

Marfat.com

۲۰۔ "چوں حضرت شاہ بازی کردن گرفتند" (ص۷۵)

۲۱۔ "ہمیں کہ مردم رفیقِ حضرت شاہ شدند" (ص۸۱)

۲۲۔ "در ہر فوج کہ حضرت شاہ مے بودند بآں فوج کسے ہوسِ جنگ نمیکرد" (ص۸۱)

۲۳۔ "حضرت شاہ را درانجا منسوب ساختند" (ص۸۵)

۲۴۔ "بعد چند روزے کتخدائی حضرت شاہ شد" (ص۸۵)

۲۵۔ "حضرت شاہ میفرمودند کہ چوں بیدار شدم" (ص۸۸)

۲۶۔ "پادہ بانِ چوبدری مہمان تمام احوالِ حضرت شاہ مشاہدہ میکرد" (ص۹۵)

۲۷۔ "پادہ بان حیران و پریشان شدہ بخدمت حضرت شاہ آمدہ ظاہر نمود" (ص۹۷)

۲۸۔ "چوں حضرت شاہ مدام بجانب دریا آمد شد داشتند" (ص۹۸)

۲۹۔ "عبورِ حضرت شاہ ازاں راہ شد" (ص۹۹)

۳۰۔ "حضرت شاہ در رفتنِ راہ پیش و پس چپ و راست نمے نگریستند" (ص۹۹)

۳۱۔ "حضرت شاہ تبسم نمودہ فرمودند" (ص۱۰۱)

۳۲۔ "ازاں روز در دلِ مردم موضع و اطراف ملاحظہ و دوستی حضرت شاہ شد" (ص۱۰۱)

۳۳۔ "حضرت شاہ و چندے از اخلاصمنداں را ذوقِ سیرِ لاہور شد" (ص۱۰۲)

۳۴۔ "حضرت شاہ تشریف فرمودند" (ص۱۰۲)

۳۵۔ او بجانب

Marfat.com

۳۵۔ "او بجانب حضرت شاہ دیدہ گفت" (ص ۱۰۵)

۳۶۔ "حضرت شاہ تبسم نمودہ فرمودند" (ص ۱۰۵)

۳۷۔ "حضرت شاہ برخاستہ با پرچہائے پوشیدہ گفتند" (ص ۱۰۶)

۳۸۔ "اگرچہ حضرت شاہ مدام بعبادت الٰہی مشغول بودند" (ص ۱۰۷)

۳۹۔ "حضرت شاہ بمیاں کریم الدین فرمودند" (ص ۱۰۸)

۴۰۔ "بخدمتِ حضرت شاہ آمدند" (ص ۱۰۹)

۴۱۔ "میاں کریم الدین پیش شدہ حقیقتِ حضرت شاہ را بیان کردند" (ص ۱۰۹)

۴۲۔ "چوں نظرِ مبارک بر چہرہ حضرت شاہ افتاد" (ص ۱۰۹)

۴۳۔ "احوالِ حضرت شاہ ہم دگرگون شد" (ص ۱۰۹)

۴۴۔ "چیزے از احوالِ حضرت شاہ کہ بخاطر بیاید" (ص ۱۱۱)

۴۵۔ "چوں حضرت شاہ مکرر آمد شد نمودند" (ص ۱۲۶)

۴۶۔ "یارانِ قدیم کہ پیش از حضرت شاہ صاحب مقرب بودند" (ص ۱۲۶)

۴۷۔ "باز حضرت شاہ را فرمودند" (ص ۱۲۷)

۴۸۔ "بعد از نماز شاہ شاہاں دستِ حضرت شاہ را گرفتہ وزن کردند" (ص ۱۲۷)

(۴۹) (یاراں) "بموجب امر در اطاعتِ حضرت شاہ شدند" (ص ۱۲۹)

Marfat.com

۵۰۔ "حضرت میانجیو از زبانی حضرت شاہ جیو نقل میکردند" (ص ۱۳۱)

۵۱۔ "حضرت شاہ کہ ولی مادرزاد بودند" (ص ۱۳۳)

۵۲۔ "حضرت شاہ با وجود ولایت مادرزاد" (ص ۱۳۵)

۵۳۔ "بحضرت شاہ فرمودند" (ص ۱۴۱)

۵۴۔ "صبحے حضرت شاہ حاضر شدند" (ص ۱۴۲)

۵۵۔ "در وقت وفات حضرت شاہ شاہاں حضرت شاہ حاضر نبودند" (ص ۱۴۴)

۵۶۔ "چوں حضرت شاہ تشریف بہ نوشہرہ آوردند" (ص ۱۴۴)

۵۷۔ "خبر بحضرت شاہ و سلام فرستاد" (ص ۱۴۴)

۵۸۔ "حضرت شاہ خبر وصال شاہ شاہاں را شنیدہ" (ص ۱۴۵)

۵۹۔ "حضرت شاہ در ظاہر احتیاط شریعت بسیار مینمودند" (ص ۱۴۷)

۶۰۔ "روز بروز غلغلہ حضرت شاہ زیادہ تر شد" (ص ۱۴۸)

۶۱۔ "چوہدری ساہنپال پسر مہمان بسیار دانا بود و در خدمت حضرت شاہ سرگرم بود" (ص ۱۴۹)

۶۲۔ "چوں او بحکم حضرت شاہ کمر بندی نمود" (ص ۱۵۰)

۶۳۔ "بخدمت حضرت شاہ عرض نمود" (ص ۱۵۱)

۶۴۔ "منقول ست از حافظ معموری کہ خویش حضرت شاہ اند" (ص ۱۵۸)

Marfat.com

۶۵۔ "حافظ معموری کہ خویش حضرت شاہ اند" (ص ۱۸۰)

۶۶۔ "در اثنار نوشتن رسالہ کہ از وصال حضرت شاہ چہل و سہ سال گذشتہ بود" (ص ۱۹۲)

۶۷۔ "اگر در نوشتن احوال حضرت شاہ شوم عمرہا بگذرد ہنوز ناتمام ست" (ص ۲۰۸)

۶۸۔ "حضرت شاہ فرمودند" (ص ۲۱۰)

۶۹۔ "روزے بجہت زیارت حضرت شاہ میاں صدرالدین آمد" (ص ۲۱۲)

۷۰۔ "نیز حضرت شاہ فرمودند" (ص ۲۱۷)

۷۱۔ "بعد از وصال حضرت شاہ مدفن و مزار ایشاں از موضع چک ساہنپال جانب قبلہ نمودہ شد" (ص ۲۱۸)

۷۲۔ "چوں حضرت شاہ را کرم بخشی فرمودند" (ص ۲۱۹)

۷۳۔ "حضرت شاہ بہر دو صاحبزادہ کرم بخشی نمودند" (ص ۲۱۹)

۷۴۔ "ایشاں فرزند بزرگ حضرت شاہ بودند" (ص ۲۲۷)

۷۵۔ "حضرت شاہ خوشوقت شدند" (ص ۲۲۷)

۷۶۔ "حضرت شاہ خود مستغرق مے بودند" (ص ۲۲۹)

۷۷۔ "و الا حضرت شاہ ہمیشہ خود مستغرق مے بودند" (ص ۲۲۹)

۷۸۔ "حضرت شاہ بخواندن علم و نوشتن بسیار تاکید میفرمودند" (ص ۲۲۹)

(۷۹) "حضرت شاہ صاحبزادہ فرمودند" (ص ۲۳۳)

Marfat.com

۸۰۔ "حضرت شاہ چوب ہائے دیار وغیرہ الخ" (ص ۲۳۴)

۸۱۔ "دریں سمت از یارانِ حضرت شاہ کسے ہست؟" (ص ۲۵۰)

۸۲۔ "یک یار از یارانِ حضرت شاہ است" (ص ۲۵۱)

۸۳۔ "بعد از حضرت شاہ نعمت بن خواہد رسید" (ص ۲۵۱)

۸۴۔ "بر احوالِ خود و مہربانی حضرت شاہ بسیار مغرور بود" (ص ۲۵۱)

۸۵۔ "حضرت شاہ صاحب موجب التماسِ یاراں" (ص ۲۵۴)

۸۶۔ "بعد از وصالِ حضرت شاہ رجوعِ خلائق" (ص ۲۵۴)

۸۷۔ "جملہ یارانِ حضرت شاہ را فرمودند" (ص ۲۵۶)

۸۸۔ "ذکرِ اولادِ حضرت میاں برخوردار کہ پسرِ کلانِ حضرت شاہ بودند" (ص ۲۵۹)

۸۹۔ "تولدِ میاں در عہدِ حضرت شاہ شدہ نہ سال بود" (ص ۲۵۹)

۹۰۔ "برائے دیدنِ ایشاں حضرت شاہ رفتند" (ص ۲۶۲)

۹۱۔ "تولدِ ایشاں ہم در عہدِ حضرت شاہ شدہ" (ص ۲۶۴)

۹۲۔ "بجنابِ حضرت شاہ نسبتِ دامادی دارند" (ص ۲۸۱)

۹۳۔ "کرمِ حضرت شاہ بر ایشاں بسیار بود" (ص ۲۸۱)

۹۴۔ "دلمن حضرت شاہ گھگا نوالی نام دیہ بود" (ص ۲۸۵)

۹۵۔ چوں

Marfat.com

۹۵۔ "چوں حضرت شاہ دریں سرزمین اقامت فرمودند" (ص ۲۸۵)

۹۶۔ "مردم حضرت شاہ را امید القند" (ص ۲۸۵)

۹۷۔ "بخدمت حضرت شاہ خواندن اختیار نمودند" (ص ۲۸۵)

۹۸۔ "مردم بعضے خوارق حضرت شاہ را دیدہ اعتقاد آوردند" (ص ۲۸۵)

۹۹۔ "حضرت شاہ فرمودند" (ص ۲۹۲)

۱۰۰۔ "حضرت شاہ حاجی نوشہ جیو را حصول کمال شد" (ص ۲۹۵)

۱۰۱۔ "واین سخن در حضرت شاہ و حضرت میاں درست مے تواند شد" (ص ۲۹۷)

۱۰۲۔ "دوسہ کردہ از انجا درگاہ حضرت شاہ مے شد" (ص ۲۹۷)

۱۰۳۔ "حضرت شاہ اکثر اوصاف ایشاں مینمودند" (ص ۳۱۴)

۱۰۴۔ "چوں حضرت شاہ در سیالکوٹ تشریف بردند" (ص ۳۱۵)

۱۰۵۔ "بعد از ادائے نماز حضرت شاہ پرسیدند" (ص ۳۱۵)

۱۰۶۔ "حضرت شاہ فرمودند کہ منافقاں را راز کسے اظہار کردن مناسب نمے باشد" (ص ۳۱۶)

۱۰۷۔ "خدمت حضرت شاہ میفرستادند" (ص ۳۱۷)

۱۰۸۔ "ایشاں از یاران کبار حضرت شاہ بودند" (ص ۳۱۷)

۱۰۹۔ "ایشاں نیز از یاران بزرگ حضرت شاہ بودند" (ص ۳۱۹)

Marfat.com

۱۱۰۔ "از اخلاصمندانِ حضرت شاہ بود" (ص ۳۲۰)

۱۱۱۔ "مزار شریف بر سر راہ درگاہ حضرت شاہ کہ از سیالکوٹ دُور کردہ خواہد بود ہست" (ص ۳۲۰)

۱۱۲۔ "ایشاں از اکابر یارانِ حضرت شاہ بودند" (ص ۳۲۰)

۱۱۳۔ "حضرت شاہ خود بزبانِ مبارک فرمودند" (ص ۳۲۲)

۱۱۴۔ "ایشاں از یارانِ کامل و اکمل حضرت شاہ اند" (ص ۳۳۲)

۱۱۵۔ "میاں برخوردار کہ فرزندِ بزرگ حضرت شاہ بود" (ص ۳۳۳)

۱۱۶۔ "حضرت شاہ نیز اکثر بار ازاں راہ گذر میکردند" (ص ۳۳۳)

۱۱۷۔ "روزے چوں گذر حضرت شاہ برآں سمت واقع شد" (ص ۳۳۴)

۱۱۸۔ "بخدمت حضرت شاہ آوردند" (ص ۳۳۵)

۱۱۹۔ "بخدمت حضرت شاہ آوردہ التماس نمودند" (ص ۳۳۵)

۱۲۰۔ "بہ بشارتِ حضرت شاہ در تجسس بودند" (ص ۳۴۰)

۱۲۱۔ "خود حضرت شاہ میفرمودند" (ص ۳۴۰)

۱۲۲۔ "پیشتر حضرت شاہ وصال کردہ بودند" (ص ۳۴۰)

۱۲۳۔ "از یارانِ خوب حضرت شاہ اند" (ص ۳۴۴)

۱۲۴۔ "و اخلاص بجانب حضرت شاہ مے آورد" (ص ۳۵۲)

۱۲۵۔ وحقیقت

Marfat.com

۱۲۵- "حقیقت اکثر از یارانِ حضرت شاہ معلوم شد" (ص ۳۵۳)

۱۲۶- "حضرت شاہ از دولت خانہ بیروں آمدند" (ص ۳۵۳)

۱۲۷- "حضرت شاہ فرمودند میاں عبدالحمید چہ خواست" (ص ۳۵۴)

۱۲۸- "ایشاں از یارانِ بزرگ حضرت شاہ بودند" (ص ۳۵۶)

۱۲۹- "اکثر اوقات کہ حضرت شاہ در جذب مے آمدند" (ص ۳۵۷)

۱۳۰- "روزے حضرت شاہ بسبب آزردہ خاطر شدہ درخانہ آمدند" (ص ۳۵۷)

۱۳۱- "آخر حضرت شاہ بے اختیار تبسم نمودہ بیروں آمدند" (ص ۳۶۰)

۱۳۲- "بخدمت حضرت شاہ آوردند" (ص ۳۶۲)

۱۳۳- "ہمیں کہ مذکور یا نامِ حضرت شاہ خود یا کسے درمیان مے آورد" (ص ۳۶۵)

۱۳۴- "ایشاں بخدمت حضرت شاہ بردہ بودند" (ص ۳۶۵)

۱۳۵- "ایشاں بدیدنِ حضرت شاہ رفتند" (ص ۳۶۷)

۱۳۶- "حضرت شاہ فرمودند شما کیست اید؟" (ص ۳۶۷)

۱۳۷- "بخاطر حضرت شاہ این سخن پسند آمد" (ص ۳۶۷)

۱۳۸- "حضرت شاہ میگفتند کہ فلانے آں نقطہ چہ خواست" (ص ۳۶۷)

۱۳۹- "بعد از وصالِ حضرت شاہ الخ" (ص ۳۶۹)

Marfat.com

۱۴۰- "ہنوز میاں صدرالدین رخصت ایشاں کردہ نرسیدہ بود کہ وصالِ حضرت شاہ شد" (ص ۳۷۴)

۱۴۱- "ہر سہ بخدمتِ حضرت شاہ نشستہ بودند" (ص ۳۷۸)

۱۴۲- "روزے حضرت شاہ نقل میکردند" (ص ۳۷۹)

۱۴۳- "طریقِ حضرت شاہ بود کہ ہر طور فقیرے کہ بخدمت مے آمد" (ص ۳۸۱)

۱۴۴- "حضرت شاہ ایشاں را رخصتِ وطن میکردند" (ص ۳۸۳)

۱۴۵- "حضرت شاہ بزبان مبارک فرمودہ بودند" (ص ۳۸۴)

۱۴۶- "چنانچہ در خوارق حضرت شاہ کہ بوقتِ عصر الخ" (ص ۳۸۶)

۱۴۷- "ایشاں را بجنابِ حضرت شاہ بندگی بود" (ص ۳۸۹)

۱۴۸- "تصرفاتِ حضرت شاہ گوش زدِ ملا عبدالحکیم مے شد" (ص ۳۹۲)

۱۴۹- "حضرت شاہ در جواب نوشتند" (ص ۳۹۳)

۱۵۰- "چوں خبر حضرت شاہ شنیدند" (ص ۳۹۴)

۱۵۱- "آخر چوں وصالِ حضرت شاہ شد" (ص ۳۹۴)

۱۵۲- "کشتی خود حضرت شاہ فرستادہ اند" (ص ۴۰۰)

دوم

حضرت علامہ شیخ محمد ماہ صداقت کنجاہی دہلوی رح (متوفی ۱۱۴۸ھ) کتاب تواقب المناقب میں ارشاد فرماتے ہیں

Marfat.com

۱۵۳- مصرعہ "چوگرد و نام شاہنشاہ مسطور" (ص ۴۸)

۱۵۴- مصرعہ "بود روزے شاہ در گہوارہ" (ص ۵۱)

۱۵۵- مصرعہ "داشتے الفت بہ شاہِ کم نگاہ" (ص ۵۱)

۱۵۶- "شاہِ خضر لقا تبدیل صورت عنصری نمودہ مانند سرو قیام گرفت" (ص ۵۲)

۱۵۷- "اگرچہ شاہِ حکمت پناہ در دفع عارضہ برادر مضمون آیۂ ان اللہ یامر بالعدل والاحسان تعویذ شافی و دعائے کافی میدانست" (ص ۵۲)

۱۵۸- "شاہِ تلخ کام شیریں گفتار فرمود" (ص ۵۲)

۱۵۹- "شاہِ مشکیں کاکل دام ظلہٗ کہ سگِ درگاہِ او بر خسرو چین و خطا آہو میگرفت" (ص ۵۴)

۱۶۰- مصرعہ "بود یک سو شاہِ دریا دستگاہ" (ص ۵۴)

۱۶۱- مصرعہ "قادر اندازیِ شاہِ قادری" (ص ۵۵)

۱۶۲- "شاہِ تجرد پناہ بعد مشق کمالاتِ ظاہر اصلاح باطن مدنظر داشتہ" (ص ۵۵)

۱۶۳- "ہرگاہ شاہِ عالیجناب چند ماہ مانند آفتاب بزم تجرید روشن کرد" (ص ۵۶)

۱۶۴- "لہذا اقامت شاہ فراغت پناہ ہمدران نزہت گاہ مقرر شد" (ص ۵۷)

۱۶۵- "لہذا شاہ سورۂ یٰسٓ مصحفِ کمالات" (ص ۵۸)

۱۶۶- "شاہ ختم انفراے آخریں دور" (ص ۵۸)

Marfat.com

۱۶۷۔ "شاہِ کمالات دستگاہ بعد فاتحہ فراغِ تحصیلِ کلام اللہ" (ص ۵۹)

۱۶۸۔ "شاہِ عالم پناہ را کہ خورشید جہانتاب روزبنیدار سرکار او بود" (ص ۶۰)

۱۶۹۔ "شاہ قائم مقام سلیمانِ روزگار کہ گلِ پیادہ در دورِ رخِ او ہیچ قدر ندارد" (ص ۶۰)

۱۷۰۔ "شاہِ فلک جاہ کہ برنگِ گاہ گردون از خوکردگیِ تجرد آنہا را بدیگر جانوران اختلاط نبود، (ص ۶۲)

۱۷۱۔ "چوپانِ مظلوم بادے چاکتر از گلوئے ما بی بحضورِ شاہِ دریادل نعرہ زن شد" (ص ۶۲)

۱۷۲۔ "شاہِ موم دل سنجنہائے چرب و نرم مریم زخمہائے او شدہ فرمود"، (ص ۶۳)

۱۷۳۔ "نعل ست کہ برسرِ راہِ شاہِ دریائے مسکن عنبرین نفس الخ" (ص ۶۴)

۱۷۴۔ "عبور آں خاصہ درگاہِ رب الارباب چنی شاہِ بیدار بخت کمخواب اتفاق گرفت" (ص ۶۲)

۱۷۵۔ "اگرچہ پیوستہ شاہِ قبا پوش استقامتِ ظاہر و باطن جذبہ شوق بالادست در آستین داشت" (ص ۶۸)

۱۷۶۔ "ہمیں کہ شاہِ شوق لبریز تشنہ دیدار کہ مانندِ دام ماہی سراپا چشم انتظار بود" (ص ۶۹)

۱۷۷۔ "شاہِ نوسفر کہ از روبہ بازی اخوانِ زمان آگاہ نبود" (ص ۷۱)

۱۷۸۔ "شاہِ عالیجاہ برگشتہ راہِ خود گرفت" (ص ۷۱)

۱۷۹۔ "بعد فراغ نماز دستِ شاہ قضا دستگاہ با دستِ میاں کریم الدین دزن کردہ" (ص ۷۲)

۱۸۰۔ "ازانجا کہ شاہِ دوا سپہ تاز عرصہ دست بردِ کرامات" (ص ۷۵)

۱۸۱۔ "شاہِ پختہ شناس دانست کہ این پیش بند حکم یاد داشت بناغ دارد" (ص ۷۵)

۱۸۲۔ "شا

Marfat.com

۱۸۲- "تاہ گردون کلاہ مانند ماہ برآں شبدیز نسب سوار شدہ احرام ملازمت بست" (ص ۷۶)

۱۸۳- "شاہِ قادر روزگار کہ ہر خالِ مشکینش کعبتین دار مرد مکِ دیدۂ تماشائیاں بود" (ص ۷۶)

۱۸۴- "شاہِ مجموعہ کمالات بجلدی ہرچہ تمامتر با چندے از طبقہ اجزائے صحبت شیرازۂ ادراکِ زیارت بست" (ص ۸۶)

۱۸۵- "مہمان نام مقدم نوشہرہ شاہِ خورشید کلاہ را با عامہ فقرا برابر مے شمرد" (ص ۹۰)

۱۸۶- "شاہِ عالیجاہ او را بر فتنِ دربار تاکید کردہ تسلی بخش شد" (ص ۹۰)

۱۸۷- "لہذا از جنابِ شاہِ غیب آگاہ مصحف وار فال گرفت" (ص ۹۱)

۱۸۸- "شاہِ معنی دان با ندیمِ مضمونِ رنگین دراں زمینِ تازہ رنگِ اقامت ریخت" (ص ۹۱)

۱۸۹- مقطع "کہ شاہِ بحر و بر را بارگاہ است" (ص ۹۲)

۱۹۰- "شاہِ سکندر طالع خضر لقا" (ص ۹۲)

۱۹۱- "شاہِ متقاضیش قلوب بکرمی وجد مانندِ آب در دہن تاب جوش و خروش تازہ یافت" (ص ۹۳)

۱۹۲- "سیلاب از جانب شاہِ دریا دل دویدن گرفت" (ص ۹۹)

۱۹۳- "میاں نانو از نوا حتگانِ شاہِ عالم پناہ در دائرہ محفل فروغ انومن برنگ پروانۂ فانوس سرمشقِ وجد و حال شد" (ص ۹۹)

۱۹۴- "شاہِ دیدہ بیضا دستگاہ بانی التفیر او مطلع گشتہ فرمود" (ص ۹۹)

۱۹۵- "از انجا کہ شاہِ نازک مزاج را بے اعتدالی میزبانِ دل آزار الخ" (ص ۱۰۰)

Marfat.com

۱۹۶۔ "شاہِ حکمت پناہ باشارۂ چشمِ بیمار سرمۂ خسوتی در گلوئے مطرب ریختہ" (ص ۱۰۰)

۱۹۷۔ مقطع "تہا تا ہنشہا عالم پناہ" (ص ۱۰۱)

۱۹۸۔ "ہنگامِ پوشش سقفِ مسجد شاہِ قادری کہ مانند دو توام با مسجدِ قبا برابری و برادری دارد" (ص ۱۱۲)

۱۹۹۔ "شاہ فرمود کہ لے سادہ لوحِ ناتراشیدہ" (ص ۱۱۲)

۲۰۰۔ "مولر لوح کہ از جنابِ شاہِ حکمت پناہ جوابِ شافی یافت" (ص ۱۲۲)

۲۰۱۔ مقطع "رفعتے شاہ دیدنے دارد" (ص ۱۲۷)

۲۰۲۔ "بصحت رسیدہ کہ اطلاقِ اسمِ مریدِ بر خدام درگاہ مرضیِ شاہ حکمت پناہ نبود" (ص ۱۲۹)

۲۰۳۔ "از انجا کہ در سایہ شاہ عالیجاہ و صاحبزادہ دریادل مانند نہالِ پیوندی نشو و نما یافت" (ص ۱۴۲)

۲۰۴۔ "اکثر اوقات فرمانِ شاہِ عالیجاہ در حقِ صدقِ اعتقادِ آں صدرِ والا قدر بدیں عنوان جلوۂ ظہور یافت" (ص ۱۴۵)

۲۰۵۔ مقطع "شاہِ آئینہ در ریادش شد" (ص ۱۴۷)

۲۰۶۔ "شاہ فرمود کہ مستغرقانِ ما خبر دریائے کشف را ہی دارد زبان از اظہار باید بست" (ص ۱۴۷)

۲۰۷۔ "بیک نگاہِ فضلِ شاہ آں فضیلِ عہد از فضولیہا توبہ کردہ بر ابنائے جنس تفضیل یافت" (ص ۱۵۲)

۲۰۸۔ "بارادہ بوسیدنِ لبِ گورِ شاہِ مکان شرف قبور شورِ قیامت برپا کردہ راہِ چک مبارک گرفت" (ص ۱۵۴)

۲۰۹۔ "روزے در دیوان خانۂ شاہ عالی جاہ کہ موزونیِ بیتِ دیوانِ شاہی دارد" (ص ۱۵۷)

۲۱۰۔ "بعد عبورِ آں بحرِ طویلِ مخمسِ بجاب بسمتِ جنابِ شاہِ دریادل سیل وار قطرہ زن گردید" (ص ۱۵۹)

Marfat.com

۲۱۱ - "بحقیقتِ ذاتِ شاہ متحد گشتہ خطابِ لفیفِ مقرون یافت" (ص ۱۶۰)

۲۱۲ - "سالہا آں محورِ قطبِ روزگار و محورِ دورِ لیل و نہار چرخ گردانِ جاہِ شاہِ عالیجاہ بود" (ص ۱۶۰)

۲۱۳ - "شاہِ مالک الرقاب کہ رقبہ گردون بستہ ملکیت اوست" (ص ۱۶۲)

۲۱۴ - "از زبانِ شاہِ کنز الدقائق جامع الرموز صادر شد" (ص ۱۶۲)

۲۱۵ - "ہمانا مطابق فرمانِ عالی شانِ شاہِ عالم پناہ ہم مقتدائے دیوانِ شرع محمدی شد" (ص ۱۶۴)

سوم

حضرت مولانا سید حافظ محمد حیات ربانی علوی نوشاہی برخورداری ساہنپالی رح (متوفی ۱۱۷۳ھ) کتاب تذکرہ نوشاہیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۱۶ - "شاہ جملہ عالم" (ص ۱۳۰)

۲۱۷ - "شاہ حاجی محمد" (ص ۲۰۷)

۲۱۸ - "شاہنشاہ" (ص ۲۱۴)

چہارم

حضرت مولانا سید پرکمال نوشاہی لاہوری کتاب تحائف قدسیہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۱۹ - "ہمہ اسباب شادی دید افلاک — چو آمد شاہِ ما بر تخت بے باک" (ص ۱۱۲)

۲۲۰ - "چو آمد بر لبِ آنجا نعرہ زد شاہ — ز ذکرِ ہو کشیدہ دم چو آں ماہ" (ص ۱۱۴)

Marfat.com

۲۲۱- ؎ "بیامد مولوی در خدمت شاہ — بدآں عبدالحکیمے نام چوں ماہ" (ص ۱۱۵)

۲۲۲- ؎ "شدہ مشغول ہر دو از تہمتن شاہ — کہ بخشیدے نگاہش ہر دو سر جاہ" (ص ۱۱۹)

۲۲۳- ؎ "بغیرت آمدہ آں شاہ جانی — سیہ گردید بر ہر دو جہانی" (ص ۱۲۰)

۲۲۴- ؎ "ازیں حالت بگفتہ بود در پیش — شہنشہ کاں نیائی تو فغاں کیش" (ص ۱۲۰)

۲۲۵- ؎ "شدہ بروے درِ رحمت کشادہ — بدل آں شاہ را رحم او فتادہ" (ص ۱۲۱)

۲۲۶- ؎ "ولے از ہیبتِ شاہ جوانمرد — بپرسیدن کسے جرأت نمیکرد" (ص ۱۲۵)

۲۲۷- ؎ "برفت آں پیر با دربار خدمت شاہ — ز معروضاتِ یاراں کرد آگاہ" (ص ۱۲۵)

۲۲۸- ؎ "چو کا دیدند قبرِ شاہِ عالی — نشد معلوم جملہ بود خالی" (ص ۱۲۵)

۲۲۹- ؎ "بصورت بس مبارک آنچہ بودہ — لباسِ کفنِ شاہ ہرگز نسودہ" (ص ۱۳۶)

پنجم

حضرت مولانا حکیم محمد اشرف فاروقی نوشاہی منیجری رح (متوفی ۱۲۲۵ھ) کتاب کنز الرحمت میں ارشاد فرماتے ہیں۔

۲۳۰- ؎ "تہِ معرفت تاج و عرفاں سریر — بہ برجِ ولایت مہ بے نظیر" (ص ۲۹)

۲۳۱- ؎ "بہر لشکرے کاں تہمتن شدے — نہ ہرگز کسے جنگ خواہاں شدے" (ص ۳۵)

۲۳۲- ؎ "چو نزدیک رفتہ ز آوازِ پا — بگوشِ تہمتن رسیدہ صدا" (ص ۳۶)

۲۳۳- ؎ "گرفتند دستِ تہمتن بدست — کہ از وزنِ بیشیں گراں گشتہ است" (ص ۴۳)

۲۳۴- ؎ بقیہ

Marfat.com

۲۳۴۔ ؎ "بفرمودۂ شاہِ والاگہر" بہ بست او بریں کار محکم کمر" (ص ۵۱)

۲۳۵۔ ؎ "درخوارقہا کہ پیش از بیعت آید در ظہور" از سرِ حاجی محمد قبلہ گاہِ انس و جاں" (ص ۳۷)

لفظ سَیِّد سے مراد سیّد ہے کیونکہ سر کا معنے سردار ہے۔ جیسا کہ غیاث اللغات ص ۲۲۳ میں، اور فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۲۰ میں لکھا ہے۔ اور سردار کا مطلب سیّد ہے۔

ششم

اس زمانہ حاضرہ کے مصنفین کے بعض حوالے لکھے جاتے ہیں۔

جناب حکیم شیخ نظام الدین صاحب للحالی کتاب نفس العشق المعروف گلزار نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

۲۳۶۔ ؎ "ہے فرزند عباس علی دا نوشہ پشت عباسوں" میرے تے اعتبار نہ جسدا جبر لوے ہر پاسوں" (ص ۸)

ہفتم

جناب شیخ صادق علی صاحب دلاوری ایم اے لاہوری رسالہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں لکھتے ہیں۔

۲۳۷۔ "حضرت مولانا شیخ محمد اکرم غنیمت کنجاہی مرید حضرت شیخ سید صالح محمد گیلانی ساکن چک سادہ کے وہ مرید حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی عباسی ساکن ساہنپال تریف کے" (رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء ص ۲۰)

۲۳۸۔ "یہ دونو بزرگ حضرت شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے" (رسالہ بابت ماہ نومبر ۱۹۴۳ء ص ۳۴)

ہشتم

جناب سید شیر علی شاہ صاحب بن سید سلطان علی شاہ صاحب نوشاہی ہاشمی رملوی شجرہ نسب منظوم میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

۲۳۹۔ سے "بانی قطب کہتے حضرت نے نوشہ پیر جوانے سیّد اصلی پیدا ہوا اندر اوس زمانے" (ص ۳)

۹
ہم

جناب مولوی حکیم سید غلام رسول شاہ صاحب برق نوشاہی ہاشمی رسالہ شجرہ شریف نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

۲۴۰۔ "حسب و نسب، آپ نسباً سیّد ہیں، اور خاندان سادات کے مایہ ناز بزرگ ابوالائمہ سیّدنا امام اسد اللہ الغالب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کے لختِ جگر سیدنا امام عباس علمدار علیہما السلام کی اولاد سے ہیں، آپ کا شجرہ نسب تینتیس ۳۳ واسطوں سے جناب امیر علیہ السلام سے جا ملتا ہے" (ص ۲)

۲۴۱۔ "آپ صحیح النسب علوی ہیں، اور علوی بالاتفاق خاندان سادات سے ہیں" (ص ۳)

۲۴۲۔ "سلسلہ عالیہ نوشاہیہ کی کتابیں شاہد ہیں کہ حضور نوشہ گنج بخش علوی ہیں۔ اور علوی وہ سیّد ہے جو جناب امیر علیہ السلام کی اولاد سے ہو" (ص ۴)

۲۴۳۔ مصرعہ "سید نوشہ حاجی رہنما کے واسطے" (ص ۱۶)

۱۰
دہم

جناب شہزادہ صوفی محمد افضل صاحب طور قریشی فاروقی فریدی نوشاہی بی اے منشی فاضل، ادیب فاضل ساکن گوندلانوالہ ضلع گجرانوالہ، اپنے ایک فارسی قصیدہ مدحیہ یائیہ کا عنوان جو حضرت نوشہ صاحب کے متعلق لکھا ہے، لکھتے ہیں۔

۲۴۴۔ "قصیدہ بحضور قدوۃ السالکین، عمدۃ العارفین، قطب الاقطاب، مظہر رب الارباب، زبدۂ اہل بیت کرام

Marfat.com

کرام ، سلالہ آل خیر الانام ، حضرت سید شاہ حاجی محمد نوشہ گنج بخش علوی قادری قدس سرہٗ "

بہر کیف

آٹھ کتابوں کے شجرہ جات نسب ، اور نو متفرق نسبناموں ، اور آٹھ میراثیوں کی شہادتوں ، اور چودہ نسبی تعلقات ، اور پانچ رشتہ داری کے تعلقات و وجوہات ، اور ایک سو اٹھتیس اکابر معاصرین کے اقوال ، اور دو سو چوالیس مصنفین و مورخین کی عبارات سے ، یعنی کل چار سو چھبیس دلائل سے مستند طور پر ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب رح سید صحیح النسب تھے ۔

Marfat.com

باب ہشتم

افادۃ الالٰہیہ فی سیادتِ النوشاہیہ

حضرات نوشاہیہ یعنی اولادِ حضرت نوشہ صاحبؒ کی سیادت کے دلائل

اس میں پانچ فصل ہیں۔

فصلِ اول

اس میں حضرت نوشہ صاحب رح کے فرزندوں کی سیادت کے دلائل تحریر ہیں۔

حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق کی سیادت (۱)

یہ حضرت نوشہ صاحب رح کے بڑے صاحبزادہ تھے، ان کو معاصرین و مورخین نے لقب "شاہ صاحب" لکھا ہے جو اس دیار میں سادات کا لقب ہے۔

۱۔ "مستغرق دریائے وحدانیت پروردگار کامل حضرت شاہ برخوردار جیو" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۲۵)

۲۔ "کاشف فیض عالم اسرار پیر آفاق شاہ برخوردار" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۲۵)

۳۔ "صاحبزادہ دانا قدر عالی بار میاں شاہ برخوردار" (تواقب مناقب ص ۱۳۲)

۴۔ "برگاہ پشم و چراغ طاق بیدار یعنی شاہ برخوردار در زمین [illegible] مانند بخشور او" (تواقب مناقب ص ۱۳۲)

۵۔ "چو امر تبدیر فتح غرت در فضا کہ بودہ شاہ برخوردار آنجا" (طائف قدسیہ ص ۱۲۵)

۶۔ "شدہ حامل مر چو آنجا شاہزادہ مراورا از زبان این ندا داد" (طائف قدسیہ ص ۱۲۵)

۷۔ [illegible]

Marfat.com

۷۔ ؎ "نبیرہ پیر برخوردار شاہے — بسے صاحب کمال و اہل جاہے" (تحائف قدسیہ ص ۱۳۵)

۸۔ ؎ "در مناقب شاہ برخوردار بحر عشق حق — حضرت نوشاہ را او بود فرزند کلاں" (کنز الرحمت ص ۸۰)

۹۔ ؎ "آشنائے بحر وحدت شاہ برخوردار بود — در یافت آئینہ دل صافش از زنگار بود" (کنز الرحمت ص ۸۰)

۱۰۔ "فرزند اکبر کا اسم شریف سید حافظ محمد برخوردار شاہ کامل تھا" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۷)

(۲)

حضرت سید محمد ہاشم دریا دل کی ولادت | یہ حضرت نوشہ صاحب رح کے چھوٹے صاحبزادہ تھے، ان کو بھی کتابوں میں "شاہ صاحب" ہی لکھا ہے۔

۱۔ "عزیزے از زبان شاہ ہاشم دریا دل نقل میکرد" (رسالہ احمد بیگ ص ۹۲)

۲۔ "منقول ست کہ حضرت شاہ ہاشم دریا دل را قصد خواند زشد" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۳۶)

۳۔ "حضرت شاہ ہاشم دریا دل نقل میکردند" (رسالہ احمد بیگ ص ۱۸۴)

۴۔ "در علم ظاہر کامل و در علم باطن مکمل حضرت شاہ ہاشم دریا دل" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۴۰)

۵۔ ؎ "شاہ ہاشم کہ بود دریا دل — حاتم از جود او شدست خجل" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۴)

۶۔ "ما را در خدمت حضرت شاہ ہاشم دریا دل در سیالکوٹ فرستادند" (رسالہ احمد بیگ ص ۲۸۸)

۷۔ "ملازمت قبلہ گاہ صوری و معنوی حضرت شاہ ہاشم دریا دل میسر آمد" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۹۸)

۸۔ "والدہ جیو خدمت حضرت شاہ محمد ہاشم دریا دل جیو عرض نمودند" (رسالہ احمد بیگ ص ۴۰۸)

Marfat.com

۹۔ "از زبان صاحبزادہ والاگوہر شاہ ہاشم دریادل رزقنا اللہ قطرۃ من ھیاتہ نقل ست"
(تواقب المناقب ص ۶۰)

۱۰۔ "ہرگاہ چشم وچراغ دودہ مسعودہ شاہ ہاشم دریادل لازال مستغرق الانوار" (تواقب المناقب)

۱۱۔ "لاچار صاحبزادہ والاگوہر شاہ ہاشم دریادل التماس کرد" (تواقب المناقب ص ۱۰۶)

۱۲۔ "درۃ التاج کرامت شاہ ہاشم دریادل فرمودہ" (تواقب المناقب ص ۱۰۸)

۱۳۔ "از جملہ ہنوز صاحبزادہ والاگوہر شاہ ہاشم دریادل مانند سرو جوئبار جادر کنار آزادی درست"
(تواقب المناقب ص ۱۳۴)

۱۴۔ "واصل کامل شاہ ہاشم دریادل برد اللہ مضجعہ" (تواقب المناقب ص ۱۳۶)

۱۵۔ ؎ "بیا اے خامۂ توفیق دمساز — رقم زن مدح شاہِ نکتہ پرداز" (تواقب المناقب ص ۱۳۶)

۱۶۔ ؎ "شہ دریادلِ اعجاز پرور — بزنگ ابر رحمت مایہ گستر" (تواقب المناقب ص ۱۳۶)

۱۷۔ "مالک قدس منزل شاہ ہاشم دریادل رزقنا اللہ استغراقہ" (تواقب المناقب ص ۱۳۶)

۱۸۔ "آن ہنگ جرو سدت مگر شاہ ہاشم دریادل باشد" (تواقب المناقب ص ۱۳۸)

۱۹۔ "دستگیر درماندگان یادرگل یعنی شاہ ہاشم دریادل" (تواقب المناقب ص ۱۴۰)

۲۰۔ "اکنون خامہ پیتہ کار زدگر اولاد کبار آن شاہ نامدار مدنظر دارد" (تواقب المناقب ص ۱۴۰)

۲۱۔ "جد وصال واصل کامل شاہ ہاشم دریادل" (تواقب المناقب ص ۱۴۱)

۲۲ "صاحبزادہ

Marfat.com

۲۲۔ "صاحبزادہ سراپا افادہ شاہ ہاشم تحصیل سعادت مدنظر داشت" (تواقب المناقب ص ۱۴۶)

۲۳۔ "بسفارش صاحبزادہ والاگہر شاہ ہاشم الخ" (تواقب المناقب ص ۱۵۸)

۲۴۔ ؎ "دگر اولاد اقدس شاہ ہاشم — جہاں خواہد کہ بر قدمش بپاشم" (تحائف قدسیہ ص ۱۳۵)

۲۵۔ ؎ "محمداں سعید سعد انوار — کہ بد فرزند ہاشم شاہ بیدار" (تحائف قدسیہ ص ۱۴۹)

۲۶۔ ؎ "دگر نقلہا شاہ ہاشم چناں — بیاں مے نمایند خود از زباں" (گنج الرحمت ص ۵۹)

۲۷۔ ؎ "زہے شاہ ہاشم سحاب کرم — جہاں تازہ کردہ ز آب کرم" (گنج الرحمت ص ۸۲)

۲۸۔ ؎ "بزیر درخت آں شہنشاہ ما — ہمے بود در خواب راحت فزا" (گنج الرحمت ص ۸۴)

۲۹۔ ؎ "چنیں گفت قاضی رضی از زباں — کہ چوں شاہ ہاشم برفت از جہاں" (گنج الرحمت ص ۸۹)

۳۰۔ ؎ "گرفتند نوشہ یکے دام را — نمودند باشاہ ہاشم عطا" (گنج الرحمت ص ۱۰۳)

۳۱۔ "سید صالح محمد کے فرزند سید فیض احمد نوری اور حاجی محمد نوشہ کے فرزند حضرت سید محمد ہاشم ہم سبق اور ہم عمر تھے۔ دونوں مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی کے مدرسہ میں برائے تعلیم جاتے تھے" (رسالہ دارالفرقان لاہور، ماہنامہ دسمبر ۱۹۵۳ء)

۳۲۔ "فرزند اصغر کا اسم شریف سید ہاشم شاہ دریادل تھا" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۷ از سید برق)

۳۳۔ "آپ حضور پرنور سیدنا حاجی محمد نوشہ گنج بخش قدس سرہ کے فرزند اصغر سید ہاشم شاہ دریادل قدس سرہ کی اولاد سے ہیں" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۹)

Marfat.com

۳۴۔ "سید ہاشم شاہ دریادل بن سیدنا اعلیٰحضرت مجدد اکبر حاجی محمد نوشہ گنج بخش" (شجرہ شریف نوشاہی ص۹)

(۳)

حضرت سیدہ سائرہ خاتون کی سیادت | یہ حضرت نوشہ صاحب رح کی صاحبزادی تھیں، ان کو بتصریح سیدہ لکھا گیا ہے۔

"صاحبزادی صاحبہ کا اسم شریف سیدہ سائرہ تھا" (شجرہ شریف نوشاہی ص۷)

ان عبارات کتب سے فرزندان حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت قطعاً ظاہر ہے۔

فصل دوم

اس میں حضرات نوشاہیہ برخورداریہ کی سیادت کے حوالے درج ہیں۔

(۱)

سید عصمت اللہ حمزہ پہلوان برخورداری کی سیادت | خلف ارجمند حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی رح

ان کے مزار شریف پر کتبہ نصب ہے جس پر یہ عبارت تحریر ہے۔

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آخری آرامگاہ قدوۃ السالکین امام العارفین حضرت شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان فرزند ارجمند و جانشین اکرم حضرت حافظ شاہ محمد برخوردار صاحب بحر العشق علوی نوشاہی قادری نوشاہی قدس سرہ"

(۲)

سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم برخورداری کی سیادت | خلف اصغر حضرت سید حافظ محمد برخوردار بحر العشق نوشاہی

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی لودھکوی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

؎ "حضرت شاہ جمال اللہ جو رہے راہ وکاناں اندر فقہ حدیث تصوف عشقوں رہے مستاناں"

۲۔ سید عبدالکریم شاہ صاحب عباسی نوشاہی جنیہلی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

؎ "حضرت شاہ جمال اللہ دی پیچ درگاہ نطوری شفقت دا ہتھ پھیر سر تے دور کرے مجبوری"

۳۔ مرزا محمد نذیر صاحب اختر نوشاہی شرافتی ساہنیالی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

؎ "حضرت شاہ جمال اللہ نوں جلوے ملے غفاری رحمت سایہ عالم اُتے چھا گیا یکساری"

۴۔ میاں شکر دین صاحب نوشاہی شرافتی ابدالوی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

؎ "حضرت شاہ جمال اللہ جس نوں ہویا وصال اللہ"

(۳)

سید حافظ محمد حیات ربانی برخورداری کی سیادت | خلف اصغر سید حافظ جمال اللہ فقیہ اعظم نوشاہی رح

۱۔ حکیم سید ابوالکمال غلام رسول شاہ صاحب برق نوشاہی ہاشمی نے تبحرہ شریف نوشاہی ص ۷ میں لکھا ہے۔

"تذکرہ نوشاہی قلمی مصنفہ سید محمد حیات قدس سرہٗ"

۲۔ سید عبدالکریم شاہ صاحب عباسی نوشاہی جنیہلی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

؎ "شاہ محمد حیات صاحب ہے واقف علم شریعت
پیچ درگاہ ربانی اُس نے پائی مقبولیت"

Marfat.com

(۴)

سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات برخورداری کی سیادت | خلف اکبر سید حافظ محمد حیات ربانی نوشاہی رح

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

" حضرت سید نوراللہ دا ایں ہاں نور مکینہ در اُس ویلے تے عاصی لکھاں بخشے فیض خزینہ "

۲۔ سید عباسی صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

" حضرت سید نوراللہ تے برسے نور غفاری خاص الخاص پیارا رب دا پائی عظمت بھاری "

۳۔ میاں شکر دین صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

" حضرت سیّد نوراللہ رہندے وچ حضوراللہ "

(۵)

سید حافظ آلہی بخش مظہر حق برخورداری کی سیادت | خلف اکبر سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات نوشاہی رح

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

" حضرت شاہ آلہی بخش نے تمع عشق دی بالی لگی لو جہاناں اندر درتے رہن سوالی "

۲۔ میاں شکر دین صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

" شاہ آلہی بخش جوان وچ عبادت رہے دھیان "

Marfat.com

(۶)

سید خدا بخش برخورداری کی سیادت | خلف اصغر سید حافظ نور اللہ فرشتہ صفات نوشاہی رح

سید عباسی صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے ۔

"حضرت شاہ خدا بخش تے بخشش ہوئی حضوروں ہر دم پون تجلی اس تے خاص خدا دے نوروں"

(۷)

سید حافظ قل احمد باکرات نوشاہ ثانی برخورداری کی سیادت | خلف اکبر سید حافظ الٰہی بخش مظہر حق نوشاہی رح

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے ۔

"حضرت شاہ قل احمد صاحب کامل وچ فقراں نوشہ ثانی لقب انہاندا کامل وچ اولیاواں"

۲۔ مرزا اختر صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے ۔

"حضرت شاہ قل احمد صاحب ہویا نوشہ ثانی کر دے فیض سخاوت ہر دم ایسی ہم شہانی"

۳۔ میاں شکر دین صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے ۔

"حضرت شاہ قل احمد پیر اوہ اساڈا دستگیر"

(۸)

سید محمد امین مختار برخورداری کی سیادت | خلف اکبر سید حافظ قل احمد باکرات نوشاہ ثانی نوشاہی رح

میاں شکر دین صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے ۔

Marfat.com

"حضرت شاہ محمد امین درجہ پایا حق الیقین"

(۹)

حضرت سید غلام علی شاہ برخورداری کی سیادت | خلف سید قدم الدین صاحب نوشاہی رح

سید عباسی صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ غلام علی دا سدا رہیں ہردا پور پیالے کرکے دیندا والی حوض کوثر دا"

(۱۰)

سید حافظ محمد شاہ نیک اختر برخورداری کی سیادت | خلف اصغر حضرت سید محمد امین مختار نوشاہی رح

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت پیر محمد شاہ ہے حامی دوہاں جہاناں گاون گیت جنگل وچ کیسوں لگا عشق حیوانا"

۲۔ مرزا اختر صاحب نے تبحرہ شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت پیر محمد شاہ نے نانگ دلاں دے کیتے مثل سرو دے باغے اندر افضل وچ قبیلے"

(۱۱)

اعلیٰحضرت سید غلام مصطفیٰ برخورداری کی سیادت | خلف الصدق حضرت سید حافظ محمد شاہ نیک اختر نوشاہی۔

۱۔ صوفی محمد افضل صاحب لمور قریشی بی اے منشی فاضل ادیب فاضل ایک قصیدہ کے عنوان پر لکھتے ہیں۔

• فخر ائمہ الطہار، افتخار سید الابرار، مخزن فیوض عرفان، معدن علوم یزدان، ہمائے بیخ سعادت،

Marfat.com

دبیر افلاک نجابت ، سالار لشکر ولایت ، حضرت سید شاہ غلام مصطفےٰ صاحب قادری نوشاہی

برخورداری سا ہنیالی ادام اللہ برکاتہ" "

۲ - صوفی طور صاحب قریشی نے ایک قصیدۂ حیرت عرافت میں لکھا ہے ۔

"والدِ سیدِ عرافت شاہ غلام مصطفےٰ منبعِ فیضانِ دریا باری باید نوشت"

۳ - شہزادہ شاہد رضا صاحب عرافتی نے کتاب نغمہ عشق عرف قصہ مرزا صاحباں ص ۱۶ میں لکھا ہے ۔

" مدح غوثِ دوران نوشاہِ زمان حضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی دام فیوضہٗ "

۴ - نغمہ عشق ص ۱۷ میں ہے ۔

"نام لیاں حل ہوون مشکل واہ واہ مرداں دی حضرت شاہ غلام مصطفےٰ سوہنا لقب نوشاہی"

۵ - سید عباسی صاحب نے مکتوب دوم میں لکھا ہے ۔

"کر دیہ دور سیاہی ل دی چمکے نور ایمانی صدقہ شاہ غلام مصطفےٰ دیر ذرہ نشانی"

۶ - چوہدری عنایت اللہ صاحب ناز قادری نوشاہی عرافتی لوڑ ہکوی سیحرفی اشتیاق نوشاہی میں لکھتے ہیں ۔

مصرعہ "حضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب جنہوں قرب سمیع بصیر دا لے "

۷ - چوہدری ناز صاحب اپنے مکتوب ردیف نمبر ا میں لکھتے ہیں ۔

یا شاہ غلام مصطفےٰ صاحب تسیں لاڈلے نوشہ لال دے ہو

جند جان ہزار نثار تیتھوں دسو ہور کی مجھ تھیں بھال دے ہو

Marfat.com

۸ - میاں شکر دین صاحب نے سیحر فی شوق نوشاہی میں لکھا ہے ۔

مقرر "حضرت شاہ غلام مصطفےٰ صاحب دیونیفی نوشاہی دادان میاں"

(۱۲)

سید بشیر احمد تبارت برخورداری کی سیادت | خلف اصغر اعلیحضرت سید غلام مصطفےٰ نوشاہی دام برکاتہٗ

۱ - صوفی طور صاحب قریشی نے ایک قصیدہ مدحیہ کے عنوان پر لکھا ہے ۔

"قصیدہ نگارش بہ پیشگاہ عالی جاہ تاجدار ولایت فتوت ، جہاندار اقلیم مودت ، جہانگیر ملک مروت ، شاہجہان دولت نجابت ، اورنگ زیب گنجینہ شرافت ، حضرت صاحبزادہ سید بشیر احمد تبارت علوی عباسی "

۲ - صوفی طور صاحب قریشی نے ایک تہنیت نامہ صاحبزادہ سید قدوس اختر کی ولادت پر لکھا ہے ، اس میں لکھتے ہیں ۔

" سید شاہ بشیر احمد تبارت را پسر — پاک دل پاکیزہ خو و پاک گوہر آمد
رونق و سرمایۂ حضرت امام مصطفےٰ — افتخار خاندان آل حیدر آمد
تیر برج سعادت ماہتاب اوج شرف — عزت عباسیان زیب افسر آمدہ "

۳ - صوفی طور صاحب قریشی اپنے مکتوب نمبر ۱۷ - مندرجہ کتاب المسلسلہ میں لکھتے ہیں ۔

" صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب "

۴ - صوفی طور صاحب قریشی کے مکتوب نمبر ۵۵ میں ہے ۔

Marfat.com

"حضرت صاحبزادہ سید بشیر احمد صاحب سے بھی سلام عرض کر دیں"

۵۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ بشیر احمد نوں حاصل ہوئی بشارت چھوڑ قضیے دنیا والے پائی خوب صدارت"

۶۔ میاں شکر دین صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

"شاہ بشیر احمد ہے کامل لطف الٰہی ہر دم شامل"

(۱۳)

سید افضل ولی برخورداری لاہوری کی سیادت | خلفِ اصغر سید واصل حق صاحب نوشاہی لاہوری ح

رسالہ ریلوے میگزین لاہور (انگریزی) متعلقہ ماہِ دسمبر ۱۹۵۴ء کے ص ۲۴ پر لکھا ہے۔

"سید افضل ولی صاحب نوشاہی، این، ڈبلیو، آر، کیرج شاپ مغلپورہ کے سٹینوگرافر نے صوبہ پنجاب کے شطرنج کے چمپئن شپ کا میچ جیتا جو کہ ۱۵ ستمبر ۱۹۵۴ء کو وائی، ایم، سی، اے میں کھیلا گیا تھا، چمپئن شپ کا میچ اکتیس ۳۱ کھلاڑیوں کے درمیان کھیلا گیا تھا"

(۱۴)

سید امتیاز الحق برخورداری لاہوری کی سیادت | خلفِ اکبر سید افضل ولی صاحب نوشاہی لاہوری۔

پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ مصوری کے خاص سالانہ رسالہ متعلقہ ۱۹۵۵ء ص ۱۰ پر لکھا ہے۔

"سید امتیاز نوشاہی، لاہور میں ۱۹۳۱ء میں پیدا ہوئے، آپ سید افضل ولی صاحب نوشاہی صوبہ پنجاب

Marfat.com

کے شطرنج کے چمپئن کے فرزند ارجمند ہیں، آپ نے ۱۹۵۱ء میں ماسٹر امام دین کے زیر اثر جناح سکول آف آرٹ میں تعلیم حاصل کی، ۱۹۵۲ء میں سپو سکول آف آرٹ سے سند حاصل کی، اور ۱۹۵۳ء سے آج تک ماسٹر اللہ بخش صاحب سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں"

(۱۵)

سید ریاض الحسن بخوردار کی سیادت | خلف اکبر خادم آل محمد فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی عفی عنہ۔

۱۔ صوفی ظہور صاحب قریشی نے تجرد شریف میں لکھا ہے منقول از کتاب المسطور۔

"شاہ ریاض حسن نوشہ دا بوٹا اک سکھ چینی — جسول نظر کرم دی کردا دور کریہ بے چینی
ہے منظور نظر ہر اک دا حسنی اتے حسینی — جیہدی اک توجہ سب نوں مست الست بنا دے
برکت پیراں نوشاہیاں دی شوق سراب پلا دے"

۲۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے تجرد شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ ریاض حسن ہے افضل وچ نوشاہیاں — ساقی خوب پلیا موں بھر بھر جام صہبائیاں"

۳۔ میاں شکر دین صاحب سیحرفی شوق نوشاہی، حرف ث میں لکھا ہے۔

"شاہ ریاض تے شاہ سعید نوں ثانی دتھر توں دتھر سہانڈا رے"

۴۔ سیحرفی شوق نوشاہی، حرف ھ میں لکھا ہے۔

"شاہ ریاض تے پیر قدوس اختر شکر دین ہاسن چار نامی"

Marfat.com

۵۔ میاں شکر دین صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

"شاہ ریاض الحسن پیارا دوجگ اندر رباح دُلارا"

(۱۶)

سید سعید النظفر برخورداری کی سیادت | خلفِ اصغر نقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی عافاہ اللہ۔

۱۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

"حضرت شاہ سعید النظفر ہے خوبان دا شہزادہ شوکت شان دتا رب عالم حدوں بہت زیادہ"

۲۔ میاں شکر دین صاحب شجرہ شریف میں لکھتے ہیں۔

"شاہ سعید النظفر کمالی سیدزادہ رتبہ عالی"

(۱۷)

سید قدوس اختر برخورداری کی سیادت | خلفِ اکبر سید ابوالرضا بشیر احمد صاحب بشارت نوشاہی سلمہ اللہ تعالیٰ۔

۱۔ صوفی طور صاحب قریشی نے عزیز قدوس اختر کا تہنیت نامہ فارسی میں لکھا ہے جس کا عنوان یہ لکھتے ہیں۔

"تہنیت بر ولادت باسعادت صاحبزادہ بلند اقبال پاک طینت و پاک گوہر عزیز سید قدوس اختر مدظلہ

خلف الرشید حضرت سید بشیر احمد صاحب بشارت علوی قادری نوشاہی برخورداری سانبیالی مدظلہ العالی"

۲۔ شہزادہ شاہد رضا صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

حضرت شاہ قدوس اختر ہے روشن نیک ستارا حسن نورانی دل واجانی لگے بہت پیارا

Marfat.com

۳۔ میاں شکر دین صاحب نے شجرہ شریف میں لکھا ہے۔

شاہ قدوس اختر ہے پیارا　　جنوں آن دیوے نظارا

ان عبارات کتب و رسائل سے حضرات برخوردار یہ کی سیادت ثابت و ظاہر ہے۔

فصل سوم

اس میں حضرات نوشاہیہ ہاشمیہ کی سیادت کے حوالے درج ہیں۔

(۱)

سید فضل اللہ ہاشمی کی سیادت | خلف اکبر حضرت سید محمد ہاشم دریادل نوشاہی رح

۱۔ علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کنجاہی دہلوی رح نے تواقب المناقب ص ۱۴۰ میں لکھا ہے۔

"فیروزہ کان وقار و زمرد کوہ اقتدار شاہ فضل اللہ نام"

۲۔ مولنا حکیم محمد اشرف فاروقی منیجری رح کنز الرحمت ص ۹۰ میں لکھتے ہیں۔

"بکے شاہ فضل اللہ داں خورد سال　　شدہ رو بر و ہاشم او را وصال"

(۲)

سید عظمت اللہ ہاشمی کی سیادت | خلف دوم حضرت سید محمد ہاشم دریادل نوشاہی رح

تواقب المناقب ص ۱۴۰ میں ہے۔ "نونہال نامی شاہ عظمت اللہ"

(۳)

سید محمد سعید دولا ہاشمی کی سیادت | خلف اصغر حضرت سید محمد ہاشم دریادل نوشاہی رح

حضرت مرزا

Marfat.com

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری رح اپنے رسالہ مقاماتِ حاجی بادشاہ ص۲۵۳ میں لکھتے ہیں۔

"حضرت میاں محمد سعید شاہِ زمان حاتم وقت ہاشمی طالباں بود"

(۴)

سید ہیبت شاہ ہاشمی کی سیادت | خلف اکبر سید محمد سعید دُولا نوشاہی رح

تواقب المناقب ص ۱۴۲ میں ہے۔

"ہم دریں ایام طاؤسِ خلد با نوس یعنی میاں ہیبت شاہ خلف الرشید آں گلشنِ کرامت بآبِ شمشیرِ باغیاں رنگِ صبغۃ اللہِ شہادت ریخت"

(۵)

سید ابراہیم شاہ ہاشمی کی سیادت | خلفِ دوم[۲] سید محمد سعید دُولا نوشاہی رح

مولنا سید ابوالکمال غلام رسول شاہ صاحب برق نوشاہی ہاشمی رسالہ تبرہ شریف نوشاہی میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "سید ابراہیم شاہ بن سید محمد سعید شاہ دُولا" (ص ۹)

۲۔ تبرہ شریف نوشاہی ص ۱۲ میں ہے۔

"سید ہاشم شاہ سعید و سید ابراہیم شاہ خاں محمد ملک شاہ سید حسن شاہ اولیا"

(۶)

سید عبدالرسول ہاشمی کی سیادت | خلفِ سوم[۳] سید محمد سعید دُولا نوشاہی رح

Marfat.com

مولوی حکیم نظام الدین قادری نوشاہی للحالی نے کتاب آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار ص ۲۴ میں لکھا ہے۔

"سید عبدالرسول انہانوں بیٹا بخشیا خالق لائق تک انہانوں قبلہ گدیوں کیتا مالک"

(۷)

سید خان ملک ہاشمی کی سیادت | خلفِ اصغر سید ابراہیم شاہ نوشاہی رح

۱۔ "سید خان محمد ملک شاہ بن سید ابراہیم شاہ" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۹)

۲۔ معرفت "سید ابراہیم سید ملک شاہ سید حسن" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۴)

(۸)

سید حسن محمد ہاشمی کی سیادت | خلف دوم سید خان ملک نوشاہی رح

سید برق صاحب نے شجرہ شریف نوشاہی ص ۹ پر لکھا ہے۔

"سید حسن شاہ بن سید خان محمد ملک شاہ"

(۹)

سید غلام محمد ہاشمی کی سیادت | خلف اصغر سید حسن محمد ہاشمی نوشاہی رح

"سید غلام شاہ بن سید حسن شاہ" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۹)

(۱۰)

سید اللہ دتہ ہاشمی کی سیادت | خلف اکبر سید غلام محمد عرف غلام شاہ نوشاہی رح

"سید ما

Marfat.com

"سیدنا پیرالدولہ شاہ بن سید غلام شاہ" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۹)

(۱۱)

سید احمد الدین ہاشمی کی سیادت | خلف اصغر سید غلام محمد عرف غلام شاہ نوشاہی رح

۱۔ "تقریباً چار سال کے بعد آپ نے اپنے برادر حقیقی سید احمد دین شاہ صاحب کو لکھا کہ وہ اہل وعیال کو چک سواری میں چھوڑ جائیں" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۰)

۲۔ "آپ کا اہل وعیال بہرامی سید احمد دین شاہ صاحب وارد چک سواری ہوا" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۰)

(۱۲)

سید سلطان علی شاہ ہاشمی کی سیادت | خلف الصدق سید اکبر علی شاہ نوشاہی سنگھوئی والہ۔

۱۔ مولوی حکیم نظام الدین صاحب للحالی نے آئینہ اسرار المعروف بہرامی گلزار کے صفحہ ٹائیٹل پر لکھا ہے۔

"پیر روشن ضمیر سلطان العارفین محبوب رب العالمین حضرت مولٰنا سید سلطان علی شاہ صاحب طیب اولاد حضرت سید ہاشم شاہ صاحب دریادل رح"

۲۔ آئینہ اسرار ص ۲۶ میں ہے۔

"التماس غزل بنام پیر روشن ضمیر سرکار سید سلطان علی شاہ صاحب"

(۱۳)

سید ملک شاہ ہاشمی کی سیادت | خلف الرشید سید سلطان علی شاہ نوشاہی سنگھوئی والہ۔

Marfat.com

آئینہ اسرار ص ۲۷ میں ہے۔

"دربیان غزل شریف درجدائی پیر رہنما حضرت سید سلطان ملک شاہ صاحب سنگھوئی شریف"

(۱۴)

سید چراغ محمد ہاشمی کی سیادت | خلف الصدق سید اللہ دتہ صاحب نوشاہی رح

سید برق صاحب نے شجرہ شریف نوشاہی ص ۹ میں لکھا ہے۔

"سید پیر چراغ محمد شاہ نوشاہی ابن سید نا پیر اللہ دتہ شاہ"

(۱۵)

سید فضل حسین شاہ ہاشمی کی سیادت | خلف سید احمد الدین نوشاہی رح

سید برق صاحب نے شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۳ میں لکھا ہے۔

"مختصر حالات سید فضل حسین شاہ صاحب، آپ حضرت سید احمد دین شاہ صاحب برادر حقیقی حضرت سید نا پیر اللہ دتہ شاہ قدس سرہما کے فرزند ارجمند ہیں"

(۱۶)

سید پیر عالم شاہ ہاشمی کی سیادت | خلف سید چراغ محمد نوشاہی رح

"سید پیر عالم شاہ صاحب دام فیوضہم" (شجرہ شریف نوشاہی ص ۱۴)

ان عبارات کتب سے حضرات ہاشمیہ کی سیادت ظاہر ہے۔

فصل چہارم

Marfat.com

فصل چہارم

اس میں محض مولف کتاب ہذا فقیر سید شریف احمد شرافت نوشاہی برخورداری عافاہ اللہ کی سیادت کے حوالے درج ہیں، جو بعض اربابِ قلم نے میرے متعلق لکھے ہیں۔

اوّل

شیخ صادق علی صاحب دلاوری ایم۔اے، لاہوری رسالہ اورینٹل کالج میگزین لاہور میں لکھتے ہیں۔

۱۔ "غنیمت کی زندگی کے حالات مرتب کرنے میں میں نے کتاب شریف التواریخ جلد سوم الموسوم بہ تذکرۃ النوشاہیہ سے بہت مدد لی ہے، یہ کتاب سید شریف احمد صاحب نوشاہی از اولاد حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمہ اللہ کی تصنیف ہے، اور اس کا مسودہ مصنف کے پاس ساہنپال شریف میں موجود ہے" (رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء حاشیہ ص ۱۶)

۲۔ "غنیمت کے خاندان کے متعلق مذکورہ بالا حالات کتاب نواقب المناقب مصنفہ شیخ محمد ماہ صدیق کنجاہی برادر زادہ غنیمت سے اخذ کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا نسخہ میں نے سید شریف احمد صاحب مصنف شریف التواریخ کے پاس ساہنپال شریف میں دیکھا۔" (رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء حاشیہ ص ۱۶)

۳۔ "یہ واقعہ مولوی عبداللہ صاحب نے سید شریف احمد صاحب کو سنایا، اور میں نے ان کی کتاب شریف التواریخ سے نقل کیا" (رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء حاشیہ ص ۱۷)

۴۔ "سید شریف احمد صاحب مصنف شریف التواریخ نے اپنی تصنیف تذکرۃ النوشاہیہ میں

Marfat.com

غنیمت کے بیان میں اخبار پیغام سے چند اقتباس نقل کئے ہیں" (رسالہ بابت ماہ مئی ۱۹۴۲ء ص۲)

۵۔ " یہ سب کتابیں خاندان نوشاہی سے متعلق ہیں، اور حضرت سید شریف احمد شرافت صاحب کے کتبخانہ واقع ساہنپال شریف میں موجود ہیں " (رسالہ بابت ماہ نومبر ۱۹۴۳ء حاشیہ ص۳۲)

دوم[۲]

شہزادہ صوفی محمد افضل صاحب طور قریشی فاروقی فریدی قادری نوشاہی، بی۔اے، منشی فاضل، ادیب فاضل، ساکن گوندلانوالہ ضلع گوجرانوالہ۔ اپنے مکاتیب مندرجہ کتاب المسطور میں لکھتے ہیں۔

۶۔ " تمام القابوں سے بالاتر جناب شاہ صاحب" (مکتوب نمبر ۱)

۷۔ "گنجینہ لطافت و خزینہ شرافت مکرمی سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۲)

۸۔ " کانِ ملاحت مکرمی سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۳)

۹۔ " عالی جناب نیفمآب جناب سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۷)

۱۰۔ "مخدومی و مکرمی جناب سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۸)

۱۱۔ " راحتِ جانِ عاشقاں سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۹)

۱۲۔ " محترمی و معظمی جناب سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۱۰)

۱۳۔ " واجب التعظیم والتکریم جناب سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۱۹)

۱۴۔ " خزینہ مکارم طریقت و شریعت جناب سید شرافت صاحب " (مکتوب نمبر ۲۱)

۱۵ مطبع

Marfat.com

۱۵۔ "منبع لطافت حضرت سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۲۴)

۱۶۔ "کرمفرمائے صمیم جناب سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۲۵)

۱۷۔ "محترمی و معظمی جناب شاہ صاحب" (مکتوب نمبر ۳۰)

۱۸۔ "مشفقی سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۱)

۱۹۔ "نازش خانوادہ عباسیہ حضرت سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۳)

۲۰۔ ؎ "ابو ریاض شرافت علوی اپنا ملجا ہے ماوا ہے" (مکتوب نمبر ۳۴)

۲۱۔ ؎ "جس پر ناز کریں عباسی ساہنپال میں وہ بستا ہے" (مکتوب نمبر ۳۴)

۲۲۔ "محترمی سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۵)

۲۳۔ "کرم فرمائے بندہ سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۶)

۲۴۔ "محترمی و معظمی سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۸)

۲۵۔ "مکرمی و محترمی سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۳۹)

۲۶۔ ؎ "زہے نصیب کہ مجھ تک بھی دور جام آیا شرافت علوی سا بھی خوش کلام آیا" (مکتوب نمبر ۳۹)

۲۷۔ "محب عظیم و مخلص صمیم سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۴۰)

۲۸۔ "جانِ بہارِ مصطفوی، آنِ افتخارِ مرتضوی، روح و روانِ کیوان آگاہی، فخرِ سلسلہ عباسی و نوتاہی، حضرت شرافت فریدون پناہی" (مکتوب نمبر ۴۱)

Marfat.com

۲۹۔ "فضیلت پناہ وحق آگاہ حضرت سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۴۲)

۳۰۔ "سطوتِ خاندانِ اسداللّٰہی حضرت شرافت نوشاہی" (مکتوب نمبر ۴۳)

۳۱۔ "حضرت ابوالظفر سید شریف احمد صاحب شرافت" (مکتوب نمبر ۴۴)

۳۲۔ "بُرجِ صداقت وشرافت حضرت سید شرافت" (مکتوب نمبر ۴۶)

۳۳۔ "دُرِّ شاہوارِ آلِ علمبردار" (مکتوب نمبر ۴۹)

۳۴۔ ؎ "سلام اے امیرِ رہِ مصطفٰے — سلام اے شہ و سیّدِ بوظفر" (مکتوب نمبر ۵۱)

۳۵۔ ؎ "سلام آں ظلِّ عباسیاں — سلام آں ذوالحقیقت نظر" (مکتوب نمبر ۵۱)

۳۶۔ ؎ "بنازم بہ بختِ ہمایوں قدر — سوئے من عنان تافت سیّد شفیق" (مکتوب نمبر ۵۲)

۳۷۔ ؎ "نامہ خواہم از گلاں زقدسیاں خواہم زبل — تا ثنائے سید سلطان بحر و بر کنم" (مکتوب نمبر ۵۵)

۳۸۔ ؎ "از سرِ فرطِ عقیدت از سرِ حسنِ طلب — مدحتِ سید شریف احمد شرافت گر کنم" (مکتوب نمبر ۵۵)

۳۹۔ "خلاصہ خاندانِ مصطفٰے، نقاوہ دودمانِ مرتضٰے، گلِ گلشنِ حیدری، بہارِ چمنِ علمبردار" (مکتوب نمبر ۵۸)

۴۰۔ "قبلہ گاہی ام سید شرافت صاحب" (مکتوب نمبر ۵۹)

۴۱۔ "آفتابِ سالکین، قمر العلما، بدر الفقرا حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت" (مکتوب نمبر ۶۱)

۴۲۔ ؎ "گلِ گلزارِ عباسی نہالِ شاخِ نوشاہی — حقیقت ہے کہ اس گل پر ثمرات نازکی ہے" (مکتوب نمبر [illegible])

۴۳۔ ؎ "میرے ہادی میرے مولا میرے مرشد میرے مالک — تیرا در ہے وہ در جس پر سعادت ناز کرتی ہے" (مکتوب نمبر [illegible])

Marfat.com

۴۴۔ ؎ "اک نونہال گلشن عباس کے طفیل — اپنی جزائے خیر کے ساماں ہوئے تو میں" (مکتوب نمبر ۶۳)

۴۵۔ ؎ "ہمہ دیباچہ مضمون تصوف یعنی — گوہر درج علی شاہد لستان بہار" (مکتوب نمبر ۶۳)

۴۶۔ "شمس بازغہ حذاقت حضرت صاحبزادہ سید شریف احمد صاحب شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی برخورداری" (عنوان استفتاء)

۴۷۔ مصرعہ " سرکار حضرت بادشاہ سیدے حضور اکھاں تے بجا آکھاں" (استفتاء)

۴۸۔ مصرعہ " سید شاہ جناب شریف احمد نظر کرم کرو اگھنہار اُتے " (استفتاء)

۴۹۔ ؎ گل نوبادہ و نورستہ گلزار نوشاہی — شریف احمد شرافت سید عالی نظر دارے" (قصیدہ نوشہ)

۵۰۔ "شمس صحافت سید ابو ظفر شریف احمد صاحب شرافت" (عنوان قصیدہ)

۵۱۔ ؎ "تا شود سرمایہ بردد جہاں این نظم من — مدحت آل علمبرداری باید نوشت" (قصیدہ)

۵۲۔ ؎ "بو ظفر سید شریف احمد شرافت مرورا — کارواں را قافلہ سالاری باید نوشت" (قصیدہ)

۵۳۔ "نذر عقیدت صاحبزادہ ابو ظفر سید شریف احمد صاحب شرافت علوی عباسی قادری نوشاہی ساہنپالی"

(سرفروش گوجرانوالہ جلد نمبر ۲، شمارہ نمبر ۴۶، بابت ۸ دسمبر ۱۹۵۳ء)

۵۴۔ ؎ سرو روان گلبن نوشاہ گنج بخش — آل علی نبی بتو قرباں ہزارہا" (قصیدہ۔ مندرجہ سرفروش گوجرانوالہ جلد نمبر ۲۔ شمارہ نمبر ۴۶، بابت ۸ دسمبر ۱۹۵۳ء)

۵۵۔ ؎ "تو نونہال گلشن عباس ذوالعلم — تو نخل بوستان علی سیر کردگار" (قصیدہ)

Marfat.com

۵۶۔ ؎ "اے بوظفر شرافت سید بیا بیا — دامانِ صبر گشتہ ز ہجر تو تار تار" (قصیدہ)

۵۷۔ ؎ "حرفے ز حسن سیرت ہستی علی بیر — لفظے ز باب خلق توئی مصطفےٰ شعار" (قصیدہ)

۵۸۔ ؎ "لئے جاتا ہے ذوقِ بادہ نوشی کھینچکر مجھ کو — سوئے سید شریف احمد شرافت شیر یزدانی" (قصیدہ)

۵۹۔ ؎ "امروز آمد آمد سید شرافت ست — ایں مژدہ نوید من از صبا رسید" (آمد شرافت)

۶۰۔ ؎ در راہِ او صد انجم و گوہر کنم نثار — آں نونہالِ گلشنِ آلِ عبا رسید" (آمد شرافت)

۶۱۔ ؎ "خلوصِ دل سے دعا ہے میری کہ طورِ شرفِ قبول پائے
بحکم سید شریف احمد لکھا گیا زنگار سہرا" (سہرا بربادی نصرت نوشاہی)

۶۲۔ ؎ "سید پیر شریف احمد ہے میرا پیر حقانی — علویاں تے عباسیاں دی پوچ جن جوئیں سمانی" (تبرہ شریف)

سوم

مولوی حکیم سید غلام رسول شاہ صاحب برق علوی عباسی قادری نوشاہی ہاشمی، ساکن چک سواری ضلع میرپور، ریاست جموں اپنے رسالہ تبرہ نسب نوشاہی ص ۹ میں لکھتے ہیں۔

۶۳۔ شریف التواریخ و تاریخ عباسی مصنفہ مجسم شرافت سید شریف احمد صاحب شرافت دام فیوضہم، سلسلہ کے حالات اور حضور کے سوانح حیات کا بیش بہا اور نایاب ذخیرہ ہے"

چہارم

صاحبزادہ سید عبدالکریم شاہ صاحب عباسی قادری نوشاہی برخورداری شرافتی، ساکن چنبھل ضلع تحویرہ لکھتے ہیں۔

Marfat.com

لکھا ہے۔

۶۴۔ مصرع "ج جگ جہان سب جاندا اے میرا پیر ہے شاہ شریف احمد" (سیحرفی اسرار شرافت)

۶۵۔ مصرع "اہل بیت دا شان جہانے جانے بچیاں قدیم شریف احمد" (اسرار شرافت حرفی)

۶۶۔ ؎ "غ غماں والی شاہا میری سُن لے کہانی دسو باہجھ تساڈے کسنوں جاکے سنانی" (سیحرفی ہجر شرافت)

۶۷۔ "دھکیں مول نہ در توں شاہا اوگنہارے تائیں پالیں بچ بے بچ بندے دی ناہیں دُور ہٹائیں" (مکتوب نمبر ۳)

۶۸۔ "رکھیں ہتھ سرے تے شاہا میں ہوں اوگنہارا ٹُھہر بن اوٹ پناہ نہ کوئی کی کراں بن چارا" (مکتوب نمبر ۳)

پنجم

چوہدری عنایت اللہ صاحب الملقب بہ شہزادہ شاہد رضا صاحب شرافتی قادری نوشاہی برخورداری، ساکن لوڑیکی، ضلع گوجرانوالہ نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے۔

۶۹۔ ؎ "برکت والڑا اسم تے ذات اُچی عالی شان سیّد خانی خان میرا

حضرت پیر جناب شریف احمد ساتھی ہو دسی حشر میدان میرا" (مکتوبات شاہد۔ دیباچہ)

۷۰۔ "یوسف نالوں حسن زیادہ دُوجگ دی سرداری سیّد پیر شرافت باہجوں کون کرے دلداری" (مکتوب نمبر ۶)

۷۱۔ مصرع "یاداں واسطہ سیّد الا سینے سُن اسانڈی حال نگار یارا" (مکتوب نمبر ۲۷)

۷۲۔ "شاہد رضا، کھلو تا آ، نہ دُور ہٹا، غماں دا گھا، توں دیئیں دنجا، ہیر آل عبا، چاکرم کما، پئی کراں صدا، سُنیں دکھیا ردی" (مکتوب نمبر ۳۰)

Marfat.com

شہزادہ صاحب افسانہ عشق المعروف قصہ شہزادہ تاج گل میں لکھتے ہیں۔

۷۳۔ "در مدح پیر و شنفیر حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی دام برکاتہ" (ص ۷)

۷۴۔ "حضرت شاہ شریف احمد ہے لقب شرافت عالی — عقل علم دا سچا گوہر سدا رہے خوش حالی" (ص ۷)

۷۵۔ "ایہ فرمایش پیر میرے دی شاہ شرافت نوری — مولا طاقت بخشے مینوں ہو جاوے ایہ پوری" (ص ۸)

۷۶۔ "بھر کر آن پیالہ دیوے شاہ شرافت میرا — پشت پناہ ہووے جد مرشد ہوندا تد دل سیرا" (ص ۴۷)

۷۷۔ "مرشد دے در منگتا میں بھی جے ادہ کرم کماوے — سید پیر شرافت شاہ دا نال گلے جے لاوے" (ص ۹۰)

شہزادہ صاحب نغمہ عشق المعروف قصہ مرزا صاحباں میں لکھتے ہیں۔

۷۸۔ "مدح دستگیر درماندگان مرشدا رشد حضرت سید شریف احمد صاحب شرافت نوشاہی دام برکاتہ" (ص ۱۸)

۷۹۔ "نالے عاشق نالے خادم نالے منگتا در دا — نالے سگ قدیمی ہو یا اوس سید دے گھر دا" (ص ۱۸)

۸۰۔ "دیہ نشہ کوئی ایسا ملیوں مستی اندر چلاں — عاشق ہو کے شاہ شرافت گھر ہاں دی سار گلاں" (ص ۱۸)

۸۱۔ "سید پیر شریف احمد دا گولا نام دھرا کے — ساہنپال مبارک اندر بناں گدائی جا کے" (ص ۱۸)

۸۲۔ "مشرق تھیں تا مغرب توڑی کل جنوب شمالی — اوس سید دا شہرہ کیتا آپ خداوند والی" (ص ۱۸)

۸۳۔ "پایاں دی پنڈ سر تے چا کے در سید دے آیا — منہ کالا تے ہتھ شرمندہ دل کجھی تے لایا" (ص ۹۰)

۸۴۔ "در تیرے تے آون لکھاں شاہ شرافت سائیں — میں بھی آیا ہو سوالی خیر کرم دا پائیں" (ص ۹)

۸۵۔ "حضرت شاہ شرافت صاحب ایہ گل آکھی مینوں — مرزے صاحباں دا کہ قصہ ہے [illegible]" (ص ۹)

Marfat.com

شہزادہ صاحب سیلاب عشق پر لکھتے ہیں۔

۸۶۔ مصرع "سید پیر شرافت دا عشق شاہد ہس رس کے بکھ مکاوندا ہیں" (بیحرفی شان نوشاہی حرف ق)

۸۷۔ مصرع "دس سیدا کی قصور شاہد کر مہر ہیں تے اک وار جا ئیں۔" (بیحرفی سوز عشق حرف س)

ششم

مرزا محمد نذیر صاحب اختر قادری نوشاہی شرافتی، ساکن ساہنیال شریف، ضلع گجرات لکھتے ہیں۔

۸۸۔ "ہند چین ایران توران چون وہند از توحید تطہیر جبدا
کیوں نہ متکلاں ہون آسان اختر حضرت شاہ شرافت پیر جبدا" (مکتوب نمبر ۱)

۸۹۔ "شرافت شاہ، میری لے چاہ، چا پاؤ گاہ، یا عالی جاہ، غماں دی بھاہ، پئی کرے تباہ لبان تے شاہ، نہ لگدا ہ
ایہ گل برات دی" (لہر بحر)

ہفتم

میاں شکر دین صاحب بسکر قادری نوشاہی شرافتی، ساکن ابدال چیمہ، ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں۔

۹۰۔ مصرع "سید پیر شرافت دی مدد لوڑاں کر کے نظر تے چھڈ سی تار مینوں" (بیحرفی شوق نوشاہی حرف ق)

۹۱۔ مصرع "سید پیر شرافت دے عشق والا دتا جوڑ کے قصہ سنا بیلی" (شوق نوشاہی حرف ی)

۹۲۔ مصرع "حضرت شاہ شرافت داہاں بروا او سے پیر سوہنے گل لایا سی" (ذوق نوشاہی حرف ذ)

۹۳۔ مصرع "سید پیر شرافت کمال عارف ہے سردار روح اولیا ساریاں دے" (ذوق نوشاہی حرف ز)

Marfat.com

۹۴۔ معرفہ "سید شاہ شرافت نوں جا ویکھاں سو ہنے پیر توں میں بلہار جاواں" (ذوق نوشاہی حرف ن)

۹۵۔ "شاہ شریف احمد شرافت سخن اونہاندے خاص بلاغت" (شجرہ شریف)

ہشتم

مولوی صوفی محمد باقر صاحب قدسی قادری نوشاہی برقی ساکن مھال ضلع جہلم لکھتے ہیں۔

۹۶۔ "پیر برق تے شاہ شریف احمد نوشہ پیر دے لاڈلے لال دونویں
ہوئی روشنی کل جہان اُتے آئے شمع عرفان دی بال دونویں
گنج بخشش دی ساری اولاد چوں صاحب علم تے روشن خیال دونویں
خادم دوہاں دا ادب نبیں رہ قدسی کیونکہ شجر نوشاہی دے ڈال دونویں" (دوہڑہ)

۹۷۔ "پیر برق تے شاہ شریف احمد نوشہ پیر بنائے سردار دونویں
بک دوسرے اُتوں فدا ہوندے ایسا رکھدے باہم پیار دونویں
اساں بندیاں منڈیاں گندیاں دے اندر مشکلاں دے مددگار دونویں
روز حشر مریداں نوں پکڑ قدسی کرسن پلصراط توں پار دونویں" (دوہڑہ)

انتباہ فقیر سید شرافت عافاہ اللہ کہتا ہے کہ یہ جو اس فصل میں میں نے اپنے متعلق حوالہ جات نقل کئے ہیں، کسی شخص کو یہ نہ وہم گذرے کہ میں نے اپنی تعریف یا مدح کے لئے یہ عبارتیں لکھی ہیں۔ حاشا وکلا میرا یہ مقصد ہرگز نہیں، میں نے محض سیادت کے مضمون کو جمع کرنے کے لئے وہ تحریری حوالے درج کئے ہیں، جن میں اہل قلم حضرات نے فقیر کو شاہ صاحب یا سید صاحب

Marfat.com

یا سید صاحب لکھا ہے ۔ مدح و توصیف تو اپنے اپنے عقائد و محبت کے لحاظ سے لوگوں نے کر دی ، ورنہ میں آنم کہ من دانم

اللہ کریم بطفیل بزرگان مغفرت سے نوازش کرے ، آمین ۔

فصل پنجم

نتائج کتاب ہیں ۔

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کتاب ہذا انوار السیادت کے باب اول میں چودہ[۱۴] دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض اور ان کی ساری اولاد ذوی القربٰے میں داخل ہے ، اور باب دوم[۲] میں چوالیس[۴۴] دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض اور ان کی ساری اولاد اہل بیت نبوی میں داخل ہے ، اور باب سوم[۳] میں چوالیس[۴۴] دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض اور ان کی ساری اولاد آل محمد ہے ، اور باب چہارم[۴] میں سیادت کی لغوی اور وصفی تعریف کر کے اس کو تیئیس[۲۳] اقسام پر منقسم کیا ہے ، اور حضرات علویہ کی سیادت کو قومی سیادت ثابت کیا ہے جو نسلاً بعد نسل جاری چلی آ رہی ہے ، اگرچہ ایک سو دو[۱۰۲] دلائل قطعیہ کے ہوتے ہوئے ضرورت نہ تھی کہ امیر المومنین حضرت علی المرتضٰے رض کی سیادت کا علیحدہ اثبات کیا جاوے ، لیکن پھر بھی بعض معترضین کی تسکین کے واسطے باب پنجم[۵] میں سیادت علی پر ستر دلائل محکم تحریر کئے ، اور سیادت علی کے بعد اگرچہ ان کی اولاد کی سیادت کا تذکرہ علیحدہ چھیڑنا تحصیل حاصل تھا ، کیونکہ جو والد کی قوم ہوتی ہے وہی اولاد کی شمار ہوتی ہے لیکن چونکہ مخالفین کا اطمینان قلب مطلوب تھا اس لئے باب ششم[۶] میں محض علویوں کی سیادت پر مضمون لکھا ، اور تقریباً چوراسی[۸۴] دلائل سے ثابت کیا کہ علویہ غیر فاطمیہ کو محدثین و مورخین نے سید لکھا ہے ، جب مجموعی دو سو چھپن[۲۵۶] دلائل سے یہ ثابت ہو چکا کہ علویہ سادات ہوتے ہیں تو پھر جس شخص کے متعلق ثابت ہو کہ وہ علوی النسب ہے تو یہ ثابت ہو گیا کہ وہ سید ہے ، خواہ وہ خود دعوٰی سیادت

Marfat.com

کرے یا نہ کرے ، یا عرفِ عام میں کسی دوسری قومیت سے مشہور ہو جاوے جیسے اعوان و حالب وغیرہ ، اگرچہ اس کے بعد کوئی ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ حضرت نوشہ گنج بخش علوی رح کی سیادت کا مسئلہ چھیڑا جاوے لیکن بعض ابنائے ضلالت کے اوہام و ۴۲۲
شکوک مٹانے کے واسطے باب ہفتم میں چار سو چھبیس دلائل سے ثابت کیا کہ حضور کو تمام معاصرین و مورخین نے سید لکھا ہے ، اگرچہ حضرت نوشہ صاحب رح کے بعد ان کی اولاد پر علیحدہ مضمون لکھنا کوئی ضروری نہ تھا ، تاہم نور علیٰ نور کے مطابق مزید اطمینانِ قارئین کی خاطر باب ہشتم میں حضور کی اولاد کے متعلق ۲۰۹ دو سو نو دلائل سیادت کے تحریر کئے ۔
گویا یہ تمام دلائل شروع کتاب سے لے کر یہاں تک جو شمار میں ۸۹۱ آٹھ سو اکانوے ہوتے ہیں ، اس امر کا بیّن ثبوت ہیں کہ از روئے کتب لغت و تفسیر و حدیث و فقہ و تصوف و تاریخ و انساب و ادب ، و فتاوائے اہل سنت و فتاوائے اہل شیعہ تمام خاندان علویہ ، خواہ حسنیہ ہوں یا عباسیہ ، حسینیہ ہوں یا حنیفیہ ، اعوان ہوں یا کھوکھر ، جالب ہوں یا مخدوم ، نوشاہیہ برخورداریہ ہوں یا ہاشمیہ ، سب ذوی القربیٰ ہیں ، سب اہل بیت ہیں ، سب آل محمد ہیں ، سب سادات ہیں ، سب باہم کفو ہیں ۔ ان سب کو صدقہ و زکوٰۃ کھانا از روئے شریعت محمدیہ حرام ہے ۔ اور ان سب کی تعظیم و توقیر بحکم اکرموا اولادی الصالحون للہ والطالحون لی اہل اسلام کیلئے یکساں طور پر لازم ہے ۔

باب نہم ۹۰

Marfat.com

باب نہم

صواعق البرقات فی ردّ الاعتراضات

اس باب میں اُن اعتراضات کے جواب ہیں جو عوام منکرین، سیادتِ نوشاہی پر کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱

حضرت امام عباس علم بردار ابن حضرت امام علی المرتضٰے رض جنگ کربلا میں شہید ہو گئے تھے، اسلئے ان کی کوئی اولاد باقی نہیں، تو حضرت نوشہ صاحب رح ان کی اولاد کیسے ہوئے۔

جواب

اس کا جواب دو طرح پر ہے۔

الزامی جواب | عموماً یہ اعتراض سادات حسینی جو تاریخ سے ناواقف ہیں، یا جاہل شیعہ کیا کرتے ہیں، ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اگر جنگ میں شہید ہو جانا اولاد کے باقی رہنے کا منافی ہے، تو حضرت امام حسین رض بھی شہید ہو گئے تھے، بلکہ ان کی اولاد سے بچوں تک شہید کئے گئے، اس لئے ان کی اولاد کا باقی رہنا بھی غلط ہوا، اور حسینی کہلانا لغو، پس جو حسینی حضرات کی طرف سے جواب ہو گا وہی عباسیوں کا جواب ہے۔

تحقیقی جواب | اکثر مؤرخین اسلام نے بالتصریح بیان کیا ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض کی اولاد پانچ فرزندوں سے دنیا میں باقی رہی، جن میں سے ایک حضرت عباس علم بردار تھے، یہاں چند تاریخوں کے

Marfat.com

حوالے لکھے جاتے ہیں۔

(۱)

امام عبدالوہاب شعرانی رح لواقح الانوار فی طبقات الاخیار ص ۱۸ میں لکھتے ہیں۔

"قال القضاعی رضی اللہ عنہ وکان لعلی رضی اللہ عنہ من الاولاد الذکور اربعۃ عشر ولدا ولم یکن النسل الا لخمسۃ منہم فقط الحسن والحسین ومحمد ابن الحنفیۃ وعمر والعباس رضی اللہ عنہم اجمعین۔" یعنی قضاعی رح نے کہا ہے کہ حضرت علی رض کی نرینہ اولاد چودہ تھی، اور ان میں سے صرف پانچ صاحبزادوں کی نسل باقی رہی ہے، حسن و حسین ومحمد ابن الحنفیہ وعمر و عباس رضی اللہ عنہم۔

(۲)

مولوی حکیم سید محمد ابراہیم شاہ صاحب انساب الخلافت ترجمہ اردو سبائک الذہب ص ۱۷ میں لکھتے ہیں۔

"آپ کے (علی مرتضٰے رض کے) چودہ فرزند تھے، حسن وحسین، ان کی والدہ فاطمہ بنت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھیں، محمد ابن حنفیہ ان کی والدہ خولہ بنت جعفر از قبیلۂ بنی حنیفہ تھیں، عباس وجعفر وعثمان وعبداللہ، ان کی والدہ ام البنین بنت حزام تھی، محمد اوسط، ان کی ماں امامہ بنت ابی العاص تھی، عمر، ان کی ماں ام حبیب تھی، عبیداللہ وابوبکر، ان کی ماں لیلے بنت مسعود تھی یحییٰ وعون، ان کی ماں اسماء بنت عمیس تھی، محمد اصغر، ان کی والدہ ام ولد تھی، ان میں سے پانچ کی نسل ہے۔

Marfat.com

نسل ہے ، حسن و حسین و محمد ابن حنفیہ و عباس و عمر ۔ ابن اثیر نے اپنی تاریخ میں ایسا ہی لکھا ہے ۔

(۳)

قاضی محمد سلیمان صاحب سلمان منصور پوری رحمۃ للعالمین جلد دوم ص ۸۶ میں لکھتے ہیں ۔

" حضرت علی مرتضٰے کی اولاد کے متعلق مورخین نے چند اقوال نقل کئے ہیں ۔ (۱) اٹھارہ بیٹے اور اٹھارہ بیٹیاں ۔ (۲) انیس بیٹے تھے جن میں سے چھ والد کے سامنے گذر گئے ، باقی تیرہ میں سے چھ کربلا میں شہید ہوئے تھے ، دنیا میں اس وقت صرف پانچ بیٹوں امام حسن ، امام حسین ، محمد حنفیہ ، عباس ، عمر اطراف کی نسل موجود ہے ۔ (عمدۃ الطالب فی نسل ابیطالب) "

(۴)

مولوی محمد وارث علی صاحب شمس التواریخ جلد چہارم ص ۱۳۰۵ میں لکھتے ہیں ۔

" جملہ اولاد جناب علی مرتضٰے رض چودہ لڑکے اور سترہ لڑکیاں ہیں ، ان میں سے نسل صرف امام حسن ، حسین ، محمد ابن حنفیہ ، عباس ابن کلابیہ ، عمر ابن تغلبیہ ، پانچ لڑکوں سے ہیں ، دیگر اولاد کا سلسلہ اعقاب نہ چلا ۔"

(۵)

شمس التواریخ جلد چہارم ، ص ۱۳۰۳ میں ہے ۔

" بعد وفات جناب سیدہ فاطمہ رض آپ نے (علی مرتضٰے رض نے) ام البنین بنت خرام کلابیہ سے

Marfat.com

عقد کیا ، ان سے عباس ، جعفر ، عبداللہ ، عثمان ، چار لڑکے پیدا ہوئے ، جو معرکہ کربلا میں شہید ہوئے ، عباس کے سوا ان میں سے کسی کا سلسلہ اولاد جاری نہیں ہوا (ابن اثیر) "

(۶)

مرزا عبدالستار بیگ بہرامی کتاب مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین جلد اول ص ۱۸۲ میں لکھتے ہیں ۔

" اور آپ کے (علی مرتضیٰ رض کے) صاحبزادوں سے صرف پانچ کی نسل باقی رہی ، حضرت امام حسن ، حضرت امام حسین ، حضرت عباس ، حضرت محمد ابن حنفیہ ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم ، اور صاحبزادیوں میں سے صرف ایک صاحبزادی زینب بنت فاطمہ رض کی نسل موجود ہے ، جن کا نکاح حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے تھا ۔ "

(۷)

مولوی محمد عبیداللہ صاحب بسمل امرتسری کتاب ابرج المطالب فی مناقب علی ابن ابیطالب ص ۳۲۲ میں لکھتے ہیں ۔

" اور نرینہ اولاد سے جناب امیر علیہ السلام کی نسل مبارک جناب حسن و حسین و محمد ابن حنفیہ و عمر و عباس علیہم السلام سے چلی ہے ، اور خدائے پاک نے ان سے بہت سے طیب اور طاہر پیدا کئے ہیں ۔ "

(۸)

مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی تاریخ اسلام ، جلد اول ، باب چہارم ، ص ۵۳۷ میں لکھتے ہیں ۔

" سلسلہ

Marfat.com

"سلسلہ نسب آپ کا (علی مرتضےٰ رض کا) صرف حسن، حسین، محمد ابن الحنفیہ، عباس اور جعفر سے چلا، باقیوں کی نسل باقی نہ رہی۔"

(۹)

مولانا حاجی معین الدین صاحب ندوی کتاب خلفائے راشدین ص ۳۶۸ میں لکھتے ہیں۔

"غرض حضرت علی رض کی سترہ لڑکیاں اور چودہ لڑکے تھے، ان میں سے پانچ سے سلسلہ نسل جاری ہے، ان کے نام یہ ہیں، امام حسن، امام حسین، محمد ابن حنفیہ، عباس، عمر، رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔"

(۱۰)

مولوی محمد بشیر صاحب صدیقی علی پوری مولوی فاضل کتاب سیرۃ العلی ص ۳۶ میں لکھتے ہیں۔

"بعد وفات حضرت سیدہ رض آپ نے (علی مرتضےٰ رض نے) ام البنین بنت حزام کلابیہ سے عقد کیا، ان سے عباس، جعفر، عبداللہ، عثمان، چار لڑکے پیدا ہوئے جو معرکہ کربلا میں شہید ہوئے، عباس کے سوا ان میں سے کسی کا سلسلہ اولاد جاری نہیں ہوا۔"

(۱۱)

مولوی فصیح الدین احمد انصاری اٹاوی کتاب سوانحعمری حضرت علی مرتضےٰ، ص ۵۵ میں لکھتے ہیں۔

"غرضیکہ آپ کی (علی مرتضےٰ رض کی) اولاد کی مجموعی تعداد یہ ہے، لڑکے چودہ، لڑکیاں سترہ

Marfat.com

جن پانچ صاحبزادوں سے نسل چلی ہے، وہ یہ ہیں، امام حسن، امام حسین، محمد بن حنفیہ، عباس، عمر۔"

(۱۲)

آقا بیدار بخت ایم، اے، او پنجاب (ایم، آر، اے، ایس لنڈن) فیلو پنجاب یونیورسٹی پرنسپل دارالعلوم السنہ شرقیہ لاہور، کتاب خلافت راشدہ ص ۱۶۰ میں لکھتے ہیں۔

"ان کی (علی مرتضیٰ رض کی) سترہ لڑکیاں اور چودہ لڑکے تھے، ان میں پانچ سے سلسلہ نسل جاری رہا، جن کے نام یہ ہیں، امام حسن، امام حسین، محمد بن حنفیہ، عباس، عمر، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔"

ان تمام تاریخی کتابوں سے ثابت ہوا کہ حضرت سید امام عباس علم بردار بن امام علی المرتضیٰ رض کی اولاد دنیا میں باقی ہے۔

ساداتِ علوی عباسی کے مشاہیر | حضرت سید امام عباس علم بردار رض کی اولاد سے بیشمار مجاہدین و اولیاء اللہ و شہدا و اُمرا گذرے ہیں، ان میں سے چند مشاہیر کا تذکرہ تاریخوں سے کیا جاتا ہے۔

(۱)

فرزندانِ سید عباس علم بردار | مولوی غلام دستگیر صاحب نامی لاہوری نے نسب نامہ رسول مقبول اور شیر و شکر میں، اور سید تجمل حسین صاحب نقوی بخاری نے کتاب باغ سادات میں لکھا ہے کہ حضرت عباس علم بردار کے چار بیٹے تھے، عبید اللہ، معاویہ، حسین، محمد۔

(۲) سید

Marfat.com

(۲)

سید عبیداللہ بن عباس علم بردار

۱ - مولوی مرزا محمد ہادی بن مرزا علی (شیعہ) کتاب خلاصۃ المصائب ص ۱۰۵ میں لکھتے ہیں۔

"فی الامالی عن علی بن سالم عن ابیہ عن ثابت انہ قال نظر علی بن الحسین الی عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابیطالب فاستعبر" یعنی امالی میں علی بن سالم سے روایت ہے، وہ اپنے باپ سے۔ اور وہ ثابت سے روایت کرتے ہیں کہ امام زین العابدین بن امام حسین نے عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابوطالب کو دیکھا تو رو پڑے۔

۲ - مولوی حاجی اخوند مرزا قاسم علی صاحب کربلائی کتاب نہر المصائب جلد سوم، ص ۱۱۴ میں لکھتے ہیں۔

"فی الامالی والخصال ان علی بن الحسین علیہما السلام نظر الی عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب واستعبر۔ یعنی امالی اور خصال اور اقبال میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب امام زین العابدین علیہ السلام نے طرف عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بحسرت نگاہ کی، اور آنکھوں میں آنسو بھر لائے۔"

۳ - میزان قطبی میں ہے کہ "جب عبیداللہ بن عباس بن علی، ثم امام زین العابدین کی مجلس میں جاتے تو وہ ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے، اور ان سے بغلگیر ہوتے"

Marfat.com

۴۔ میزان قطبی میں ہے کہ " علامہ کشی نے بروایت یونس بن یعقوب لکھا ہے کہ امام جعفر صادق نے عبیداللہ بن عباس بن علی کا ماتھا چوما، اور ان پر صلوات بھیجی، اور فرمایا کہ آپ میرے لئے بمنزلہ والد بزرگوار ہیں "

۵۔ مولانا اکبر شاہ خاں نجیب آبادی تاریخ اسلام، جلد دوم، آغاز باب ہفتم، ص ۲۴۶ میں بعنوان (شجرہ آل ابی طالب) لکھتے ہیں۔

" عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب "

(۳)

سید محمد بن عباس علم بردار | نہر المصائب ص ۳۲ میں ہے۔

" جدول اسمار مقدسہ شہدائے بنی ہاشم سلام اللہ علیہم کہ در روز عاشورہ شہید شدند "

تیرہویں شہید۔ " جناب محمد بن جناب عباس بن علی۔ از بطن زکیہ بنت فضل "

(۴)

سید عبداللہ بن حسین عباسی | تاریخ اسلام اکبر شاہ خاں، جلد دوم، ص ۵۸۴ میں " شجرہ علویین " کے عنوان میں تحریر ہے۔

" عبداللہ بن حسین بن عبیداللہ بن عباس بن علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب "

(۵) سید جعفر

Marfat.com

(۵)

سید جعفر بن حمزہ عباسی | کتاب عروۃ الوثقیٰ کے دیباچہ میں مصنف نے اس طرح اپنا نام ونسب لکھا ہے۔

"جعفر بن الحمزۃ بن الحسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی العباسی العلوی ثم الهاشمی القریشی نسلاً والبغدادی ثم مدنی مسکناً "

(۶)

سید علی بن ابراہیم حروقہ عباسی | مولانا حاجی سید آل محمد بن حاجی سید اصغر حسین نقوی امروہی (شیعہ) کتاب تصویر کربلا الموسوم بہ گلزار جنت میں لکھتے ہیں۔

"علی حروقہ بن ابراہیم حروقہ بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی نے ۲۶۴ھ میں وفات پائی۔"

(۷)

سید محمد بن علی عباسی | امام ابن حجر عسقلانی کتاب تقریب التہذیب ص ۳۳۲ میں ان کی توثیق اس طرح کرتے ہیں۔ "محمد بن علی بن حمزۃ بن الحسن العلوی البغدادی صدوق من الثانیۃ عشر مات سنۃ مائتین وست وثمانون "یعنی محمد بن علی بن حمزہ بن حسن (بن عبیداللہ بن عباس) علوی بغدادی بارہویں طبقہ سے سچے ہیں، ۲۸۶ھ میں فوت ہوئے۔

(۸)

سید دانیال بن بدرالدین عباسی | مفتی غلام سرور صاحب لاہوری کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۳۵۰

Marfat.com

یں لکھتے ہیں۔

"شیخ دانیال چشتی قدس سرہٗ (متوفی ۷۴۸ھ) از اعاظم خلفائے شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی ست ملقب بہ لقب مولانا عود بود نسب شریف دے بچند واسطہ بحضرت عباس بن علی المرتضٰے رض میرسد بدیں طریق کہ شیخ دانیال بن میر بدرالدین بن فضل بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی المرتضٰے رض کہ بہ پنج واسطہ درمیانی بحضرت شیر یزدانی میرسد و بزرگانِ دے عمر دراز یافتہ چنانچہ پدرش میر بدرالدین صد و چہل و دو ۱۴۲ سال عمر یافت" یعنی شیخ دانیال چشتی، شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی کے بڑے خلیفوں سے تھے، مولانا عود لقب تھا، ان کا نسب چند واسطوں سے حضرت عباس بن علی تک پہنچتا ہے (نسبنامہ اوپر لکھا گیا ہے) ان کے بزرگوں نے لمبی عمریں پائی ہیں، چنانچہ ان کے والد کی عمر ایک سو بیالیس ۱۴۲ سال تھی۔

(۹)

سید ابوالطیب محمد بن حمزہ عباسی | کتاب تصویر کربلا میں ہے۔

"ابوالطیب محمد بن حمزہ بن ابو عبیداللہ احمد بن ابوالحسن بن عبداللہ بن عباس خطیب بن حسن بن عبیداللہ بن عباس بن علی کو ظفر بن حفر فراغنی نے بستان طریہ میں ۲۹۱ھ میں بسبب شدت حسد قتل کر دیا"

(۱۰)

سید منصور بن ابوالحسن عباسی | کتاب تصویر کربلا میں بحوالہ عمدۃ الطالب تحریر ہے۔

"منصور بن ابوالحسن بن حسن بن احمد عجان بن حسین بن علی بن عبیداللہ بن حسن بن عبیداللہ بن ابوالفضل

Marfat.com

ابوالفضل عباس علمدار بن علی المرتضٰے رض کی اولاد کربلا میں آکر آباد ہوئی۔"

(۱۱)

سید ابی شجاع محمد سمرقندی عباسی | مولانا ابوالحسنات عبدالحی انصاری لکھنوی کتاب فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ میں ان کا نسب نامہ اس طرح لکھتے ہیں۔

" سید ابی شجاع محمد سمرقندی بن احمد بن حمزہ بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن الحسن بن علی بن عبداللہ بن حسن بن عباس بن علی بن ابیطالب "

(۱۲)

اولادِ سید عباس علمبردار | کتاب عمدۃ الطالب اور تصویر کربلا میں ہے کہ

" چوتھی صدی ہجری میں اولادِ عباس علمدار نے کربلا میں سکونت اختیار کی "

بہرکیف حضرت عباس علمبردار کی اولاد دنیا میں موجود ہونے کے بیشمار دلائل موجود ہیں، جن کا احصا نہیں ہو سکتا۔ ساداتِ عباسی دنیا کے اکثر ممالک میں کثیر التعداد پائے جاتے ہیں، محدثین و مورخین کی کتابیں ان کے کارناموں سے بھری پڑی ہیں، جس سے کسی اہلِ علم و دیانت کو انکار نہیں ہو سکتا۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم — چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

فقیر سید شرافت عفا اللہ عنہ نے ساداتِ عباسی کے مفصل حالات اپنی کتاب تاریخ عباسی میں درج کئے ہیں۔

Marfat.com

اعتراض نمبر۲

حضرت نوشہ صاحب رح کو بعض جگہ "میاں حاجی محمد" لکھا ہے ۔ اور حضور کی اولاد کے بعض افراد کو بھی لوگ "میانصاحب" کے لقب سے پکارتے ہیں ، اگر آپ سیّد ہوتے تو آپ کو 'میاں' نہ کہا جاتا بلکہ "شاہ صاحب" کہا جاتا ۔

جواب

آپ کو تمام اہل زبان "شاہ صاحب" کے خطاب سے ہی مخاطب کرتے رہے ، چنانچہ باب ہفتم کے فصل پنجم میں معاصرین کے ایک سو اٹھتیس[۱۳۸] اقوال ۔ اور فصل ششم میں مصنفین و مورخین کے دو سو چوالیس[۲۴۴] عبارات بحوالہ صفحات کتب گذر چکے ہیں کہ سب اکابر بزرگان دین آپ کو شاہ صاحب ہی کہتے رہے ۔

اور لفظ "میاں" ہندی زبان میں بزرگوں کو تعظیم و محبت کے طور پر بولا جاتا ہے ۔

'میاں' کا ترجمہ و تشریح | خانصاحب مولوی محمد فیروزالدین صاحب ایم ۔ آر ۔ اے ۔ ایس لاہوری کتاب فیروز اللغات اردو

۱۔ حصہ دوم ص ۴۹۲ میں لکھتے ہیں ۔

"میاں ۔ مذکر ۔ ۱۔ آقا ۔ والی ، وارث ، خداوند ، مالک ، سرکار ، حضور ، حاکم ، سردار ۔ ۲۔ خاوند ، شوہر ، خصم ۔ ۳۔ صاحبزادہ ، بیٹا ۔ ۴۔ جناب ، مسٹر ، جناب عالی ۔ ۵۔ یار ، دوست ، بھائی ۔ ۶۔ استاد ، معلم ، مدرس ، پڑھانے والا ۔ ۷۔ شہزادہ ، صاحب ، عالم ، امیرزادہ ، کنور ۔"

۲۔ ادبی لغات ص ۸۴۲ میں ہے ۔ "میاں ۔ سردار ، خاوند ، مدرس وغیرہ" ملخصاً ۔

۳۔ مولوی

Marfat.com

۳۔ مولوی محمد عزیز الدین صاحب قانونگو فرہنگ بیر ص ۴۷۶ کالم نمبر ۴ میں لکھتے ہیں۔

"میاں :۔ یہ ایک عزت کا خطاب ہے۔"

۴۔ مولوی محمد میاں صاحب دیوبندی کتاب علمائے ہند کے شاندار کارنامے میں لکھتے ہیں۔

"مولوی محمد دین فوق ایڈیٹر اخبار کشمیری لاہور لکھتے ہیں پنجابی زبان میں 'میاں' 'ملّا' اور مولوی کو کہتے ہیں" (تذکرۃ العلماء والمشائخ)

۵۔ مولوی سید ابو ظفر ندوی کتاب "تاریخ اولیائے گجرات۔ ترجمہ مرأت احمدی ص ۳ میں ایک مشہور خاندان کی تعریف میں لکھتے ہیں۔

"اور اسی لئے عام طور پر (لوگ) آپ کو "میاں جی" کہتے تھے، جو کہ اُس عہد میں معلموں کے لئے یہ معزز خطاب تھا"

۶۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کتاب اخبار الاخیار فی اسرار الابرار ص ۱۵۶ میں شیخ بینا لکھنوی کے ذکر میں بینا کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں۔

"بینا۔ در عرف اہل آں دیار لفظے ست کہ در مقام تعظیم و محبت استعمالش کنند چنانچہ 'میاں' در دیار ما" یعنی 'بینا' اُس علاقہ لکھنو کے لوگوں میں ایک مشہور لفظ ہے جس کو تعظیم اور محبت کے مقام پر استعمال کرتے ہیں، جیسا کہ ہمارے علاقہ دہلی پنجاب میں 'میاں' کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

۷۔ شہزادہ محمد دارا شکوہ گورگانی کتاب سکینۃ الاولیا ص ۱۹ میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

"ہندی زبان میں 'میاں' صاحب کو کہتے ہیں اور 'جی' تعظیم کا لفظ ہے، چونکہ آنجناب (میاں میر) کو لوگ اپنے صاحب کی بجائے خیال کرتے تھے، اور آپ کی تعظیم کو لازم جانتے تھے، اس واسطے 'میاں جی' کہا کرتے تھے"

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ 'میاں' کا مفہوم آقا، والی، خداوند، مالک، سرکار، حضور، حاکم، سردار (سیّد) استاد، معلم، مدرس، عالم، مولوی ہے، اور یہ عزت کا خطاب ہے، تعظیم کے مقام پر معزز لوگوں کو بولا جاتا ہے، حضرت نوشہ صاحب رح کو یا آپ کی اولاد کو اگر بولا جاتا ہے تو اوصاف بالا کے لحاظ سے یہ لفظ بولا جاتا ہے، اس میں سیادت کی نفی نہیں۔ بلکہ اکثر سادات پر بولا جاتا ہے۔

سادات کرام کو 'میاں' کہا گیا ہے | کتابوں میں اکثر مشاہیر سادات کو 'میاں' کے لقب سے یاد کیا گیا ہے۔

۱۔ سید صالح محمد گیلانی ساکن چک سادہ: "خواجہ جیو ازاں مشاہدہ بمیاں محمد صالح جیو گفت" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۳۰)

۲۔ سید کبیر الدین شاہ دولا گجراتی: "مراتب میاں شاہ دولا چیست" (رسالہ احمد بیگ ص)

۳۔ سید نور محمد جھنجھانوی: "میاں جی نور محمد علوی جھنجھانوی متوفی ۴ رمضان ۱۲۵۹ھ از اولاد شاہ عبدالرزاق جھنجھانوی ہستند" (ص ۱۲۳)

۴۔ سید وارث شاہ بن سید قطب شاہ جنڈیالوی متوفی ۱۲۱۸ھ: انہوں نے ۱۱۸۲ھ میں قصہ ہیر وارث نظم کیا، اس میں ہر ردیف کے مقطع میں اپنا نام لکھتے ہیں، چنانچہ ایک سو سات جگہ پر اپنے آپ کو "وارث شاہ میاں" لکھتے ہیں، اور متعدد جگہوں میں "میاں وارث" لکھتے ہیں، مثلاً یہ مصرعے۔

ے خوشی

Marfat.com

۴۔ "خوشی اپنی اٹھنا میاں وارث اتے اپنی نیند رے سو وناجے" (ہیر ص ۱۲۳)

۳۔ "او کھے وقت چھڈاوسی کون تیوں میاں وارث ربا بندیا وے" (ہیر ص ۱۶۱)

۲۔ "عملاں باجھ درگاہ وچ پون پولے لوکاں وچ میاں وارث شاہ ہویا" (ہیر ص ۲۳۷)

۵۔ سید نذیر حسین محدث دہلوی: "فتاوی نذیریہ مولانا سید نذیر حسین صاحب المعروف میانصاحب دہلوی کے نایاب فتووں کا مجموعہ ہے" (رسالہ ماہوار مسلمان سوہدرہ پنجاب بابت ماہ محرم ۱۳۴۳ھ ماہ اگست ۱۹۲۴ء صفحہ ۲۸)

۶۔ سید ظہور حیدر صاحب: "حضرت سید ظہور حیدر میانصاحب قبلہ" (العطایا النبویہ، کتاب النکاح، حصہ دوم ص ۷)

۷۔ سید نوشہ صاحب: "سید نوشہ میاں صاحب" (العطایا النبویہ جلد دوم، کتاب النکاح، باب المحرمات ص ۳۸)

۸۔ سید آل محمد صاحب: "سید آل محمد میاں صاحب ماہروی" (العطایا النبویہ جلد دوم ص ۶۱)

۹۔ سید ابراہیم صاحب: "سید ابراہیم میاں صاحب" (العطایا النبویہ جلد سوم، کتاب النکاح، باب المہر ص ۱۴)

۱۰۔ زمانہ حاضرہ میں بھی کئی سادات کے خاندانوں کو میانصاحب کہا جاتا ہے۔ مثلاً گیلانی سادات بٹالہ شریف ضلع گورداسپور کو لوگ میانصاحب کہتے ہیں۔ اور گیلانی سادات بھاہ شریف ضلع لدھیانہ کو بھی سب لوگ میانصاحب کہتے ہیں، اور خوارزمی سادات معین الدین پور ضلع گجرات میں بھی ایک مخصوص قبیلہ ہے جن کو لوگ میانصاحب کہتے ہیں۔ اور یہ تمام سادات برادری سے ان کی عزت و خصوصیت کے باعث ہے۔

مشائخ عظام کو "میاں" کہا گیا ہے | بہت سارے جلیل القدر مشائخ کو بھی "میاں" کہا گیا ہے۔

۱۔ شیخ قاضی خاں: "میاں قاضی خاں ظفر آبادی متوفی ۹۰۰ھ" (اخبار الاخیار ص ۲۳۴)

Marfat.com

۲- شیخ محمد طاہر ، "میاں محمد طاہر شہید متوفی ۹۸۰ھ" (اخبار الاخیار ص ۲۸۰)

۳- مجدد الف ثانی سرہندی ، "دریں ایام صفائے فقیر بخدمت میاں شیخ احمد سلمہ اللہ از حد متجاوز ست" (تکملہ اخبار الاخیار ص ۳۲۶)

۴- خواجہ محمد معصوم ، "اتفاقاً حضرت میاں معصوم سرہندی کہ از کبار مشایخ بودند" (رسالہ احمد بیگ ص ۳۰۵)

۵- شیخ قطب الدین ، "میاں قطب الدین بن محمود متوفی ۹۴۳ھ" (تاریخ اولیائے گجرات ص ۶۷)

۶- شیخ محمد چشتی ، "میاں شیخ محمد چشتی متوفی ۱۰۴۰ھ" (تاریخ اولیائے گجرات ص ۹۵)

۷- شیخ یحییٰ چشتی ، "میاں شیخ یحییٰ چشتی متوفی ۱۱۰۱ھ" (تاریخ اولیائے گجرات ص ۹۷)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ "میاں" سے مخاطب کرنا سیادت کے منافی نہیں ، بلکہ یہ ایک تعظیمی لفظ ہے جو سادات و مشائخ پر بوجہ ان کی بزرگی کے بولا جاتا ہے ۔

اعتراض نمبر ۳

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری نے ایک جگہ اپنے رسالہ مقامات حاجی بادشاہ ص میں حضرت نوشہ صاحب رح کے متعلق لکھا ہے "مردِ مُلّا و صالح ست" یعنی آپ مُلّا آدمی اور نیکوکار ہیں ، اگر آپ سید ہوتے تو آپ کو مُلّا کیوں کہا جاتا ۔

جواب

مُلّا کا ترجمہ و تشریح | مُلّا بہت بڑے عالم کو کہا جاتا ہے ، کتب لغات و فقہ و حدیث میں اس کی تصریح ہے ۔

۱- غیاث اللغات ص ۴۱۴ میں لکھا ہے ۔

"مُلّا ، بضم میم و تشدید لام و بعد الف ہمزہ صیغہ مبالغہ بمعنی بسیار پر یعنی پر بسیار از علم یا خود از ملو ۔

کہ بمعنی

Marfat.com

کہ معنی پُری ست ،چنانچہ گُنّار بالضم وتشدید معنی بسیار بزرگ ،وفارسیان این قسم الف ممدودہ را مقصورہ خوانند مگر در اضافتِ وصفیت " خلاصہ مطلب یہ کہ علم سے بہت بھرا ہوا۔

۲۔ لغات کشوری ص ۴۹۴ میں ہے۔

" مُلّا ۔ یہ صیغہ مبالغہ کا ہے ،بمعنی بہت بھرا ہوا ،اور پُر ہوا ، یعنی جو بہت پڑھا ہوا ہو ، بڑا عالم ، فارسی کے استعمال میں اکثر یہ لفظ بغیر ہمزہ آخر کے آتا ہے "

۳۔ فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۴۳۵ میں ہے۔

" مُلّا ۔ مبالغہ کا صیغہ ہے ۔بسیار پر ، بہت بھرا ہوا ،یعنی علم سے بھرا ہوا ، بہت پڑھا ہوا ، فارسی میں بغیر ہمزہ کے استعمال ہوتا ہے "

۴۔ فیروز اللغات اردو حصہ دوم ص ۴۴۸ میں ہے۔

" مُلّا ، نہایت عمدہ لکھنے والا ، عالم فاضل پڑھا ہوا ،مسجد میں رہنے والا ، نماز پڑھانے والا ، بچوں کو پڑھانے والا "

ان عبارتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رح کو بوجہ جیّد عالم وفاضل ہونے کے مُلّا کہا گیا ہے۔

سادات کرام کو مُلّا کہا گیا ہے | مُلّا کہا جانا علم وفضل کے باعث ہوتا ہے ، ہر ایک بہت بڑے عالم کو کہا جا سکتا ہے خواہ وہ سیّد ہو یا غیر سیّد ۔چنانچہ ایک سیّد بزرگ کے متعلق کتاب روز روشن ص ۲۹۰ میں ہے۔

" سرمدی ۔ مُلّا محمد شریف اصفہانی سیّد والا نژاد بود ،در زمان اکبر بادشاہ در ہندوستان ورود نمود ،

Marfat.com

ومدتے برفاقت راجہ مان سنگھ گذرانید و در سنہ ۱۰۱۵ خمس عشر والف بعالم سرمدی توجہ نمود ،، یعنی مُلّا محمد شریف اصفہانی سرمدی تخلص سیّد والاگہر تھے ، اکبر بادشاہ کے زمانہ میں ہندوستان آئے ، اور کچھ عرصہ راجہ مان سنگھ کے ساتھ گذارا ، اور سنہ ۱۰۱۵ھ میں انتقال کیا۔

اکابر علماء کو مُلّا کہا گیا ہے | زمانہ سلف میں بڑے بڑے علماء کو مُلّا کہا جاتا تھا ۔ جیسے ۔

(۱) مُلّا حسین واعظ کاشفی صاحب تفسیر حسینی (۲) مُلّا جیون حنفی صاحب تفسیر احمدی (۳) مُلّا علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۔ (۴) مُلّا معین الدین ہروی صاحب معارج النبوۃ (۵) مُلّا عبدالرحمٰن جامی صاحب شرح مُلّا (۶) مُلّا الہداد شارح کافیہ (۷) علمائے شیعہ میں سے مُلّا باقر مجلسی صاحب بحار الانوار ۔ وغیرہم ۔

پس ان حوالجات سے ثابت ہوا کہ مُلّا ہونا سیادت کا منافی نہیں بلکہ علمیت ظاہری کی وجہ سے کہا جاتا ہے ۔

اعتراض نمبر ۴

حضرت مرزا احمد بیگ لاہوری نے اپنے رسالہ مقامات حاجی بادشاہ میں حضرت سیّدہ سائرہ خاتون صاحبہ کی زبان سے حضرت نوشہ صاحب کے متعلق لکھا ہے ۔ "یا بابا باچک را ملتان خواہی کرد" یعنی بابا جی آپ اپنے لڑکے کو ملتان بنا جائیں گے ؟ ۔ آپ کی اولاد کو بھی جہاں لوگ بابا جی یا باوا جی کہتے ہیں ۔ اگر آپ سادات سے ہوتے تو بابا کہنے کی کیا ضرورت تھی ۔

جواب

بابا کا ترجمہ و تشریح | "بابا" یا "باوا" ہندوؤں و ذمی عزت لوگوں کو بولا جاتا ہے ۔

۱۔ فوائد

Marfat.com

۱۔ فیروز اللغات اردو جدید ص ۱۸۰ میں ہے۔

"بابا۔ف۔ مذکر۔ باپ۔ دادا، فقیر، بزرگ"

۲۔ فیروز اللغات اردو جدید ص ۱۹۸ میں ہے۔

"باوا۔ا۔ مذکر، باپ، درویش، مرشد، استاد"

سیدہ سائرہ خاتون صاحبہ نے اپنا باپ ہونے کی وجہ سے حضرت نوشہ صاحب کو باباجی کہا۔ اور عامۃ الناس چونکہ حضور کی اولادِ باکمال کو بزرگ و درویش و مرشد اور بمنزلہ باپ و دادا سمجھتے ہیں، اس لئے ان کو باباجی یا باواجی کہتے ہیں۔

سادات کرام کو بابا کہا گیا ہے | عموماً سادات کرام کو بابا کہا گیا ہے۔

۱۔ حضرت امام حسین علیہ السلام: مرزا سلامت علی دبیر، مرثیہ حضرت سید عباس علم بردار میں لکھتے ہیں۔

قطعہ

یوسف کا غرض خواہ وہ یعقوب کی تعبیر — موجود ہے قرآں میں نہیں حاجتِ تفسیر
اب خوب کروں رتبہ عباس کا تحریر — وہ یوسف یعقوب نجف بازوئے شبیر

وہ خضرہ شیعہ وسقائے سکینہ
معشوقِ خدا عاشقِ "بابائے سکینہ"

۲۔ سید شاہسوار گیلانی: رسالہ شمس المشائخ امرتسر کے اکثر پرچوں میں ہر جگہ ان کو بابا شاہسوار لکھا ہے۔

Marfat.com

اکابر مشائخ و مشاہیر کو بابا کہا گیا ہے | اکثر مشاہیر بزرگوں و امرا کو بابا کہا گیا ہے ۔ از انجملہ ۔

۱۔ خواجہ فریدالدین گنج شکر ؒ = ان کو خواص و عوام ہر زمانہ میں " بابا فرید " اور " بابو فرید " کہتے چلے آئے ہیں ۔

۲۔ قائداعظم مرحوم = پاکستان کے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کو " بابائے ملت " کہا جاتا ہے ، جو اس کی توقیر و تعظیم کی بنا پر ہے ۔

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ " بابا " کہنا سیادت کے منافی نہیں ۔

اعتراض نمبر ۵

مفتی غلام سرور لاہوری نے کتاب خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۱۰۹ میں حضرت نوشہ صاحب ؒ کا اسم مبارک بدیں الفاظ لکھا ہے ۔ " شیخ حاجی محمد قادری المشہور بہ نوشاہ گنج بخش " ۔ اگر آپ سید ہوتے تو آپ کو " شیخ صاحب " نہ کہا جاتا ۔

جواب

شیخ کا ترجمہ و تشریح | شیخ ایک تعظیمی لقب ہے جو بزرگوں کو کہا جاتا ہے ۔

۱۔ منتخب اللغات شاہجہانی المعروف رشیدی میں ہے ۔

" شیخ ۔ بالفتح پیر و خواجہ و آنکہ سن پیری در وظاہر شود یا آنکہ از پنجاہ سال گذشتہ باشد و بہشتاد نرسیدہ "

خلاصہ مطلب یہ کہ شیخ پیر و خواجہ اور بوڑھے آدمی کو کہتے ہیں ۔

۲۔ غیاث اللغات ص ۲۵۷ میں ہے ۔ " شیخ بالفتح یعنی خواجہ و پیر از شیخ عتاب "

Marfat.com

۳۔ لغات کشوری ص ۲۸۵ میں ہے۔

"شیخ۔ خواجہ، بزرگ" وغیرہ۔

۴۔ فیروز اللغات فارسی حصہ دوم ص ۸۲ میں ہے۔

"شیخ ۶۔ بوڑھا جس کی عمر پچاس سال سے زیادہ ہو، خواجہ صاحب، پیر و مرشد، استاد، بڑا عالم، بزرگ"

۵۔ فیروز اللغات اردو حصہ دوم ص ۸۱ میں ہے۔

"شیخ ۶۔ مذکر ا پیر، خواجہ، مرشد ۲۔ عالم، فاضل ۳ بڑا بوڑھا، سرگروہ، پیشوا، ۴ خانقاہ کا سردار صوفی، سجادہ نشین، عرب کا سردار"

حضرت نوشہ صاحب رح کی ذات گرامی میں یہ سب اوصاف و فضائل موجود تھے، اس لئے آپ کو شیخ کہا جانا بالکل صحیح اور شایانِ شان ہے۔

انبیا کو شیخ کہا گیا ہے | شیخ چونکہ تعظیمی لقب ہے اس لئے خداوند کریم نے بعض پیغمبروں کو بھی اس لقب سے نوازش کیا ہے۔ از انجملہ

۱۔ حضرت یعقوب علیہ السلام = ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ فرزندان یعقوب علیہ السلام نے اپنے باپ کے متعلق کہا۔ یَا اَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا۔ (۱۲) یعنی اے عزیز مصر بنیامین کا باپ ایک بڑا شیخ ہے۔

۲۔ حضرت شعیب علیہ السلام = ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ دختران شعیب علیہ السلام نے اپنے والد بزرگوار کے متعلق کہا۔

Marfat.com

وَاَبُوْنَا شَیْخٌ کَبِیْرٌ (—) یعنی ہمارا باپ ایک بڑا شیخ ہے۔

سادات کرام کو شیخ کہا گیا ہے شیخ کا لفظ اکابر بزرگانِ دین کے ناموں کے ساتھ اعزازی طور پر بولا جاتا ہے، خواہ وہ سادات ہوں یا غیر سادات، چنانچہ سادات کرام پر اکثر بولا گیا ہے۔

۱۔ امام حسین علیہ السلام: جب دمشق سے عبدالملک سلمی یزید پلید کا خط لیکر مدینہ شریف آیا، اور شہادتِ امام کی خبر حاکمِ مدینہ کو پہنچائی تو ایک قریشی رویا اور کہا "واسفاہ لقد قُتِل سیّدُنا وشیخنا الحسین" یعنی افسوس معلوم ہوا کہ رئیس و سردار و شیخ ہمارے امام حسین شہید ہوئے۔ (نہر المصائب جلد پنجم ص ۹۰۶ بحوالہ امالی و بحار الانوار)

۲۔ حضرت غوث الاعظمؒ: حضور کا اسم شریف ہی بنام یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ اقطارِ عالم میں بطور وظیفہ پڑھا جاتا ہے، اور تمام دنیا آپ کو شیخ عبدالقادر کے نام سے یاد کرتی ہے۔

۳۔ سید محمد غوث گیلانی: "مخدوم شیخ محمد الحسنی الجیلانی اولاد جی از اولاد حضرت غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر الحسنی الجیلانی ست" (اخبار الاخیار ص ۲۰۲)

۴۔ سید عبدالقادر ثانی: "مخدوم شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد الحسنی جیلانی ملقب بہ شیخ عبدالقادر ثانی" (اخبار الاخیار ص ۲۰۳)

۵۔ سید عبدالرزاق گیلانی: "شیخ عبدالقادر را دو پسر بود بزرگتر شیخ عبدالرزاق صاحب فضائل و مناقب" (اخبار الاخیار ص ۲۰۳)

۶۔ سید حامد کنج بخش: "مخدوم شیخ حامد ابن شیخ عبدالرزاق بن شیخ عبدالقادر الحسنی جیلانی" (اخبار الاخیار ص ۲۰۳)

۷۔ سید موسیٰ پاک شہید: "الشیخ ابو سعید ارغی ابہی تمال ابن ابو الحسن شیخ موسیٰ ملقب بہ شیخ عبدالقادر ثانی" (اخبار الاخیار ص ۲۰۳)

Marfat.com

۸۔ سید داؤد کرمانی ۔ "شیخ داؤد مرید وخلیفہ مخدوم شیخ حامد الحسنی الجیلانی ست" (اخبار الاخیار ص ۲۰۷)

ان عبارات سے ثابت ہوا کہ انبیائے کرام اور سادات عظام کو "شیخ" کہا گیا ہے، اور شیخ کہنا ان کی بزرگی و ولایت کے باعث تھا۔

لفظ شیخ سیادت کا منافی نہیں مصور فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے کتاب نظامی بنسری ص ۱۳۸ میں لکھا ہے۔

"لفظ شیخ۔ تمام خواجگان صوفیہ کو پورانی کتابوں میں لفظ شیخ سے یاد کیا جاتا ہے، چاہے وہ سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان ہوں۔ کیونکہ شیخ کے معنے بزرگ اور سردار کے لیے جاتے تھے، نسب کا اس سے تعلق نہ تھا، مگر موجودہ زمانے میں نومسلموں کو بھی شیخ کہتے ہیں، اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان وغیرہ اصحاب کی اولاد کو بھی شیخ کہتے ہیں، پس جن لوگوں نے حضرت خواجہ شیخ نظام الدین اولیا محبوب الٰہی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی وغیرہ بزرگوں کو لفظ شیخ کے سبب نسبًا شیخ قرار دیا ہے، اور ان کے سید ہونے سے انکار کیا ہے یہ ان کی غلطی ہے۔"

ایسا ہی اگر حضرت نوشہ صاحب رح کو کتب صوفیہ میں شیخ لکھا گیا تو اس سے آپ کی سیادت میں کوئی فرق نہیں آسکتا۔

اعتراض نمبر ۶

حضرت نوشہ صاحب رح کو بعض کافیوں یا اشعار مدحیہ میں "سائیں صاحب" کہا گیا ہے، چنانچہ مولانا محمد اشرف صاحب فاروقی مبلغ ری رح سیحرفی اشرفی میں لکھتے ہیں۔

Marfat.com

بب بخت جنہاندے سولڑے نی سو یو پاک نوشاہیاں دی خاک ہوئے
دُکھ درد ناہیں اونہاں اک ذرہ جہڑے راہ فقیری دے تاک ہوئے
کیہا خوف حساب کتاب دانے پوتھی لیکھے دی پاڑ بیباک ہوئے
اشرف "نوشہ سائیں" دے بحر وچوں نہا دھو گناہ تھیں پاک ہوئے

آپ کی اولاد پاک کو بھی بعض عوام "سائیں صاحب" کہکر پکارتے ہیں، اگر آپ سیّد ہوتے تو "سائیں" کے لقب سے نہ پکارے جاتے۔

جواب

سائیں کا ترجمہ و تشریح | فیروز اللغات اردو جدید ص ۷۶۴ میں ہے۔

"سائیں۔ا۔ہ۔مذکر۔ خدا، شوہر، خداشناس، فقیر، پنجاب کے اضلاع ملتان وغیرہ اور ریاست بہاولپور میں سائیں کا لفظ بطور عزت و احترام بولتے ہیں"

اس سے معلوم ہوا کہ حقیقتاً سب مخلوق و کائنات کا "سائیں" و مالک حق تعالےٰ ہے، چونکہ اولیاء اللہ کا گروہ مظہر انوار حق اور محبوب پروردگار ہوتا ہے، اس لئے ان کو بھی مجازاً "سائیں" کہا جاتا ہے، کیونکہ خدا تعالےٰ اپنے ملک میں ان کو تصرف کا حکم دیتا ہے، اور وہ باذن اللہ تمام مخلوق پر حکمران ہوتے ہیں، حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں شعر بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِیْ تَحْتَ حُكْمِیْ۔ یعنی خدا تعالےٰ کے تمام شہر میرا ملک ہیں، اور میرے حکم کے نیچے ہیں جس طرح چاہوں تصرف کروں، تو دراصل "سائیں" سے مخاطب ہونا مراد ہے۔

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب رح اس دیار کے سائیں تھے | اسی طرح حضرت نوشہ صاحب رح کو بوساطت حضرت سخی شاہ سلیمان نوری رح درگاہ حضرت رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ تمام ملک عطا ہوا ، اور ارشاد ہوا کہ قیامت تک اس دیار میں آپ کا اور آپ کی اولاد کا حکم جاری ہوگا ۔ کنز الرحمت ص ۸۹ میں ہے ۔

" ہمیں طور ارشادِ پاک از رسول — شدہ باوساطت سلیمان قبول

کہ در گردِ عالم ز لطفِ خدا — رواں تا حشر باشد امرِ شما

بود در جہاں حکم اولادِ تو — شود تازہ ترا مر ارشادِ تو "

آپ اس دیار کے اور اس سلسلہ کے " سائیں " تھے ، بلکہ " سائیں " سیّد کا مرادف ہے ۔ یعنی آپ اس ملک و ولایت و خاندان کے سیّد و سردار ہیں ، سائیں کے لفظ سے آپ کی سیادت کا ثبوت ملتا ہے ، آپ کی اولاد کو بھی لوگ اپنا سردار سمجھتے ہوئے ان کو " سائیں صاحب " کہتے ہیں ۔ یعنی اپنے آپ کو مملوک و غلام اور ان کو اپنا مالک و سردار (سیّد) اعتقاد کرتے ہیں ۔

اعتراض نمبر ۷

حضرت نوشہ صاحب رح کا ارشادِ عالی ہے کہ میں فقیر ہوں ، دنیا میں بھی فقیر رہا ہوں ، اور دنیا سے فقیر ہی جاؤں ہوں ، کنز الرحمت ص ۸۸ میں ہے ۔

ہمہ عمر بودم بدنیا فقیر — در آخر روم ہم ازیں جا فقیر

اگر آپ سیّد ہوتے تو خود کو فقیر کیوں کہتے ۔

Marfat.com

جواب

ہر سلیم الطبع سمجھ سکتا ہے کہ یہاں لفظِ فقر سے قومیت مراد نہیں، بلکہ ولایت مراد ہے، فقر ہونا سیادت کا مانع نہیں۔ فقر اولیاء اللہ کے کمال مراتب میں سے ہے، جسقدر کسی میں فقر کے اوصاف زیادہ ہوتے ہیں، اُسی قدر اُس کا ولایت میں مرتبہ بلند ہوتا ہے۔

سادات عظام کا فقیر ہونا فقر ہونا سادات کا افتخار ہے، بلکہ سادات کا خاصہ ہے، حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الفقر فخری والفقر منی (فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے) تمام اکابر سادات کرام مثل حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح وحضرت خواجہ معین الدین چشتی رح وحضرت مخدوم علی ہجویری رح وحضرت سالار مسعود غازی رح وحضرت سید عون قطب شاہ علوی رح وغیرہ کے فقر کی وجہ سے مدارج بلند کو پہنچے، اور ان کے اسماء گرامی صفحہ عالم میں کالشمس فی نصف النہار روشن ہوئے، اگر محض سید ہی ہوتے اور فقر میں سے ان کو کچھ حصہ نہ ہوتا تو گمنام ہوتے، یہ فقر کی شان تھی جس کی وجہ سے وہ اقطارِ عالم میں مشہور ہوئے، غوث، قطب، ابدال، اوتاد وغیرہ سب فقر کے مراتب ہیں، جب تک فقر کے اوصاف سے متصف نہ ہو، کوئی شخص ان مراتب کو حاصل نہیں کر سکتا، محض سیادت کی وجہ سے کوئی [illegible] حاصل نہیں ہوتا حضرت نوشہ صاحب رح اگر سیادت قومی پر ہی اکتفا کرتے، اور فقر کے کمالات حاصل نہ کرتے تو ان کے فیض سے دُنیا میں اس قدر ظہور نہ ہوتا، یہ فقر کا خاصہ تھا کہ بے شمار مخلوق خدا ان سے فیضیاب ہوئی اور آج تک مستفیض ہو رہی ہے۔

Marfat.com

ساداتِ کرام کو "فقیر" کہا گیا ہے | سید وارث شاہ جنڈیالوی، اپنی کتاب ہیر رانجھا میں اکثر ردیفوں کے مقطع میں اپنے آپ کو "وارث شاہ فقیر" لکھتے ہیں۔ ازانجملہ۔

۱۔ وارث شاہ فقیر رضا منی فقر مار دے لیکھ وچ میکھ میاں (ڈڈی ہیر پرانتہ ترگڑ والی ص ۱۱۹)

۲۔ وارث شاہ فقیر قربان ہووے اوہدیاں قدرتاں ویکھ نیاریاں وے (ص ۱۴۰)

۳۔ وارث شاہ فقیر غریب اُتے ویر کڈھیوئی کیسے ہور دا نی (ص ۱۶۵)

۴۔ وارث شاہ فقیر دی عقل کتھے ایہ تاں پٹیاں عشق پڑھایاں نی (ص ۱۹۷)

کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ وارث شاہ فقیر کہلانے سے سیّد نہ رہے۔

اعتراض نمبر ۸

حضرت سید محمد غوث گیلانی قادری لاہوری رح نے کتاب اسرار الطریقت ص ۴۷ میں حضرت نوشہ صاحب رح کو حاجی گلگو لکھا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب

یہ اعتراض تاریخ سے عدم واقفیت، اور تعصب محض پر مبنی ہے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ حضرت نوشہ صاحبؒ کے زمانہ میں تین بزرگ ہمنام پائے جاتے ہیں، جن کے حالات تاریخوں میں ملتے ہیں۔

اوّل۔ حضرت حاجی نوشہ = جن کا نام سید حاجی محمد نوشہ گنج بخش رح ہے۔ اور خاندان سادات علوی بنو حالب سے ہیں ان سے سلسلہ نوشاہی کا ظہور ہوا، ان کے حالات اکثر کتابوں اور تاریخوں میں مثل مقامات حاجی بادشاہ

Marfat.com

و تواقب المناقب و تذکرہ نوشاہیہ وغیرہ کے پائے جاتے ہیں ، اِن کا مزار ، ہانبال شریف ضلع گجرات میں ہے ۔

دوم ۔ حضرت حاجی دیوان رح ۔ جن کا نام شیخ اسمٰعیل نعمت اللہ سہروردی تھا ، یہ قوم ڈوگر سے تھے ، ان کے مختصر حالات مفتی غلام سرور لاہوری نے رح کتاب مخزن پنجاب میں لکھے ہیں ، اِن کا مزار خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ میں ہے ۔

سوم ۔ حضرت حاجی گلگو ۔ جن کا نام شیخ خدا بخش رح تھا ، حج کرنے کے باعث حاجی ، اور گلگوئی پیشہ کرنے کے سبب گلگو مشہور ہوئے ، اِن کا مختصر تذکرہ فرہنگ پیر میں ہے ، تمام کمہاروں نے اِن کو اپنا پیر تسلیم کیا ہے ، اِن کا مزار خوشاب ضلع سرگودھا میں ہے ۔

اِس اعتراض کا جواب بزرگان مورخین کے اقوال سے چند وجہ پر پایا جاتا ہے ۔

جواب اوّل

۱۔ سید وارث شاہ صاحب جنڈیالوی نے لکھا ہے کہ حضرت حاجی نوشہ رح ۔ اور حاجی گلگو ۔ دو علیحدہ علیحدہ شخصیتیں تھیں چنانچہ انہوں نے تصدیر انجھا ص ۱۴۰ میں جہاں تمام قوموں کے پیر شمار کئے ہیں ، حضرت حاجی نوشہ رح کو نوشاہیوں کا پیر اور حضرت حاجی گلگو کو کمہاروں کا پیر لکھا ہے ، اشعار ملاحظہ ہوں ۔

کلام جوگی بابا بہتی

مہاں دیوتوں جوگ اپنتھ بنیا دیودت ہے گورو سنیاسیاں دا ۔۔۔ رامانند توں سب پرگٹ ہویا پرم جوت ہے گورو اداسیاں دا

سنتھ امنتھ ہاں دا نانک داسیاں دا شاہ مکن مہیش اباسیاں دا ۔۔۔ بہما برہمیاں دا رام ہندواں دا نے بشن مہیش سب سیاں دا

لنگٹ بیگ وگاں دا سری کشن بھگوان اوداسیاں دا ۔۔۔ حاجی نوشہ ہے جوگیں ستناتھیں اتے بھگت ہے جولاہیاں دا

Marfat.com

دستیگر دا سلسلہ قادری اے تے فرید ہے چشت عباسیاں دا — شیخ ٹہر ہے پیر جو موچیاں دا لقمان لوہار ترکھاسیاں دا

حضرت سید جلال جلالیاں دا تے اویس قرنی کھگہ کاسیاں دا — جوین شاہ مدار مداریاں دا تے انصار انصاریاں ملاسیاں دا

نام دیو گور دسب چھینبیاں دا شاہ شمس نیاریاں چاپسیاں دا — نبی پیر ہے عالماں ساریاں دا علم پیر ہے سب ملواسیاں دا

خواجہ خضر ہے پیر مہانیاں دا نقشبند مغلاں چغتاسیاں دا — سرور سخی بھرائیاں سیوکاں دا لعل بیگ ہے چوہڑیاں خاصیاں دا

نل راجہ ہے گورو جواریاں دا شمس پیر سنیاریاں پاسیاں دا — خالق پیر ہیگا کل خلق دا جی بخشنہار ہے اوہ اساں عاصیاں دا

شیث ولد آدم ہے جولاہیاں دا تے شیطان ہے پیر مراسیاں دا — شیخ عطار ہے پیر عطاریاں دا شاہ شمس تبریز خواجاسیاں دا

جوین حاجی گلگو گھمیار منن شاہ علی ہے رفض شناسیاں دا — سلمان پارس پیر نائیاں دا علی زنگریز ادریس درزاسیاں دا

عشق پیر ہے عاشقاں ساریاں دا بھکھ پیر ہے مستیاں ملہیاں دا — حسو تیلی ہے پیر جو تیلیاں دا سلیمان ہے جن بھوتاسیاں دا

سوٹا پیر ہے دگڑیاں تگڑیاں دا تے داؤد ہے زرہ نواسیاں دا

وارث شاہ جورام ہے ہندواں دا تے رحمان ہے مومناں خاصیاں دا

ان اشعار میں حضرت حاجی نوشہ رح، اور حضرت حاجی گلگو رح، دونو بزرگوں کو الگ الگ ذکر کیا ہے، اور دونو کے تذکرہ میں چھ اشعار کا فاصلہ ہے۔

۲- مولوی محمد عزیز الدین صاحب قانونگو ساکن جوڑا تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر نے کتاب ہیر رانجھا مطبوعہ ۱۹۲۶ء / ۱۳۴۴ھ مرکنٹائل پریس لاہور کے خاتمہ پر ایک فرہنگ مرتب کی ہے، اس کے باب الحاء، کالم اوّل، ص ۴۳۱ میں لکھتے ہیں۔

"حاجی، حج کنندہ، اور اس نام کے دو شخص ہیں، ایک حاجی گلگو یعنی گارا گونے والا، دوسرا حاجی نوشہ، دونو کا ذکر علیحدہ

Marfat.com

علیٰحدہ کیا گیا ہے "

مولوی صاحب نے اس جگہ دونو بزرگوں کو علیٰحدہ علیٰحدہ ذکر کیا ہے ، چنانچہ حضرت حاجی گلگو کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔

"حاجی گلگو - حاجی بمعنے حج کنندہ ، اور گلگو بمعنی گارا گونے داں ، مراد گھمار ، اور حاجی گلگو ایک شخص کا لقب ہے جس کا اصل نام خدا بخش ساکن خوشاب ہے ، یہ گھماروں کا پیر ہے ، بوجہ بہت حج کرنے کے ، اور پیشہ گلگو نی کرنے کے حاجی گلگو مشہور ہوگیا "

پس ان عبارات سے ثابت ہوا کہ حاجی گلگو خوشاب میں گذرے ہیں ، صاحب اسرار الطریقت کو نام کے اشتراک کی وجہ سے غلطی لگ گئی ، بجائے "حاجی نوشہ" لکھنے کے "حاجی گلگو" لکھدیا ، جو بداہتہً غلط ثابت ہوتا ہے۔

جواب دوم

مولانا سید پیر کمال عباسی لاہوری نے کتاب تحائف قدسیہ میں لکھا ہے کہ یہ لفظ "گل بو" یا "گل گو" تھا جو بگڑ کر لوگوں کی زبان پر گلگو مشہور ہوگیا۔

در انجا بود حاجی نام گل بو — کہ شد مشہور حاجی نوشہ گلگو

بشہرت نام گلگو ہست دیگر — عجائب ماہ روے بس کرم خو

ز مادر عشق شد آں شاہ گل بو — ز گلگونی برآمد گشت گل گو

لفظ گل گو کے حاشیہ پر لکھا ہے "مثل گل سخن میفرمودند"۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ اصل میں گل گو ہے یعنی اچھا کلام کرنے والے ، جیسے محبوب کے جسم کو گلبدن ، اور اس کے چہرہ کو گلرخسار اور گلعذار ، اور اس کے میر و سیادت کو گلگشت کہا جاتا ہے

Marfat.com

کہا جاتا ہے ، اسی طرح محبوب کے کلام کرنے کو "گل گو" کہا جاتا ہے ، پنجابی کا محاورہ ہے کہ فلاں شخص جب بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں ، اسی محاورہ کو گلگو سے تعبیر کیا گیا ہے ، اسی گل گوئی کی مناسبت سے صاحب تحایف قدسیہ نے کہا ہے کہ وہ گل تھے ، اور اُن سے بیشمار گل کھلے ۔

جواب سوم

۱ - مولنا محمد اشرف صاحب فاروقی منیجری رح نے کتاب کنز الرحمت ص ۳۰ میں یہ جواب دیا ہے ۔

"کسے از بزرگانِ شاں پیش زیں　　بگلگوئی گردید پیشہ گزیں

بگلگوئی بنشاند پیشہ درش　　چو گردید او شیفتہ دخترش

ازانجا بگلگوئی شد اشتہار　　چو در عشق ایں کسب کرد اختیار

دگر نہ بعرف او بزرگیں ترست　　یقیں داں کہ او حالب کھوکھرست"

یعنی آپ کے بزرگوں میں سے کوئی شخص کسی گلگو کی لڑکی پر عاشق ہوگیا ، لڑکی کے والد نے اُس کو پیشہ گلگوئی پر مامور کیا ، اُس نے عشق کے جذبہ میں آکر یہ کسب اختیار کیا ، ورنہ حضور کی قوم بہت بزرگ ہے ، اور یقینی طور پر حالب کھوکھر ہے ۔

۲ - مفتی غلام سرور لاہوری نے بھی خزینۃ الاصفیا جلد اول ص ۱۸۱ میں یہی جواب دیا ہے ۔

"کسے از بزرگانِ آنجناب بوقت رواج و سرداری بعشق مجازی دختر گلگوئے فریفتہ شدہ از خانماں آوارہ گشت ، و منجملہ گلگویاں شدہ بکسبِ گلگوئی اشتغال نمود ، من بعد از عشق مجازی بمنزلِ حقیقت رسید و از اولیائے حق دعاشقانِ خدا گردید"

یعنی آپ کے بزرگوں میں سے کوئی شخص حکومت اور سیادت کے زمانہ میں کسی گلگو کی لڑکی کے عشق میں فریفتہ ہوگیا ، اور

Marfat.com

گھر بار ترک کر دیا ، اور کسب گلگوئی میں مشغول ہو گیا ، اس کے بعد مجازی سے منزل حقیقت پر پہنچ کر اولیائے حق ، اور عاشقانِ خدا تعالےٰ سے ہو گیا ۔

ان جوابات سے ثابت ہوا کہ حضرت نوشاہ عالیجاہ گلگو نہ تھے ۔ بلکہ کھوکھر وحالیہ جو سادات علوی عباسی کا ایک شعبہ ہے ۔ جیسا کہ باب ہفتم میں بالتصریح بیان ہو چکا ہے ۔ کنز الرحمت میں آپ کی قوم کو "بزرگیں تر" کہا ہے ، اور خزینۃ الاصفیا میں حکومت و سیادت کی تصریح کر دی ہے ۔

جواب چہارم

رسالہ القادر نوشاہی گھٹالہ ضلع گورداسپور ، بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۲۹ پر لکھا ہے ۔

حضرت نوشہ صاحب رح ایک مرتبہ موضع پپناکھ میں تشریف لے گئے ، وہاں ایک گلگو مرید کے ہاں فروکش تھے ، اُس کا ایک سیپی زمیندار اس سے لوٹے (ٹنڈیں) مانگنے آیا ، اُس نے عذر کیا کہ ابھی لوٹے پکائے نہیں ، دو چار روز تک پکیں گے ، زمیندار اُس کو ناراض ہونے لگا کہ تو ہر روز وعدے کر کے ٹال دیا کرتا ہے ، حضرت نوشہ صاحب رح نے زمیندار کو فرمایا ، بھائی ناراض نہ ہو ذرا حوصلہ کر ، چنانچہ حضور نے اپنی چادر مبارک کچھ لوٹوں پر ڈالدی ، جب اُٹھائی تو سب نے دیکھا تو وہ پک گئے تھے ، وہ زمیندار خوش ہو کر نہ گیا ، یہ کرامت دیکھ کر اکثر لوگ حلقہ ارادت میں آگئے ، اور کمالات کا اعتراف کیا ۔ بعض لوگوں نے اس کرامت کی بنا پر آپ کو گلگو سمجھا ۔

بہر کیف ہر طرح سے ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب رح پر گلگوئی کا اعتراض بالکل غلط اور افترا ہے ۔ قول اوّل سے ثابت ہوا کہ حاجی گلگو علیحدہ بزرگ تھے ، اور جونتاب میں رہتے تھے ۔ قول ثانی سے ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب سے متعلق جو گلگو تھا

نہ تھا

Marfat.com

نہ تھا بلکہ گُل گو تھا ، قولِ ثالث سے ثابت ہوا کہ آبا و نو شاہیہ میں سے کسی ایک شخص نے عشق میں آکر یہ پیشہ کیا ، قول رابع سے ثابت ہوا کہ آپ سے کرامت کا ظہور ہوا ۔

پیشہ کرنے سے نسب میں فرق نہیں آتا | اگر بالفرض یہ تسلیم کیا جاوے کہ کسی ایک بزرگ نے یہ پیشہ کیا تو اس میں کوئی معیوب بات نہیں ، کسی ایک شخص کے کوئی پیشہ اختیار کرنے سے نسب میں فرق نہیں آجاتا ، انبیاء علیہم السلام نے مختلف پیشے کئے ، حضرت شیث علیہ السلام نے نساجی ، اور حضرت ادریس علیہ السلام نے خیاطی ، اور حضرت نوح علیہ السلام نے نجاری ، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے معماری ، اور حضرت داؤد علیہ السلام نے حدادی کی ، تو کیا ان کی اولاد کو بافندہ یا درزی یا ترکھان یا راج یا لوہار کہا جائے گا ، کیا کوئی مسلمان ان پیشوں کے لحاظ سے انبیا کی سیادت میں شبہ کر سکتا ہے ۔

احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت علی المرتضٰے رض جوتی گانٹھتے تھے ، اور حضور علیہ السلام نے ان کو خاصف النعل (جوتی گانٹھنے والا) فرمایا ۔ چنانچہ مولوی حافظ علی محمد صاحب جنڈی نے کتاب فلک النجاۃ فی الامامۃ والصلوٰۃ ، مجلد اول ، ص ۱۶ میں لکھا ہے ۔

" وفی الخصائص للنسائی عن علیؓ مرفوعًا یا معشر القریش واللہ لیبعثن اللہ علیکم رجلًا منکم قد امتحن اللہ قلبہ بالایمان فلیضربنکم علی الدین قال ابوبکر انا ھو یا رسول اللہ قال لا وقال عمر انا ھو یا رسول قال لا ولکن ھو الذی یخصف النعل فکان اعطی علیہ نعلہ یخصفھا رواہ احمد والترمذی بمعناہ " یعنی خصائص نسائی میں حضرت علی المرتضٰے رض سے مرفوعًا روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے گروہِ قریش خدا کی قسم اللہ تم میں ایک ایسے شخص کو مامور کرے گا جس کے دل کو ایمان کے ساتھ خدا نے امتحان کیا ہے ، وہ دین پر تم کو چلا وے گا ، ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ کیا وہ میں ہوں

Marfat.com

فرمایا نہیں ۔ پھر عمر نے کہا یارسول اللہ کیا وہ میں ہوں؟ فرمایا نہیں ۔ بلکہ وہ شخص ہے جو جوتی گانٹھتا ہے ، حضورؐ نے حضرت علی رض کو اپنی جوتی دی تھی ، اور وہ گانٹھ رہے تھے ، روایت کیا اس کو احمد اور ترمذی نے انہیں معنوں کے مطابق ۔

با ایں ہمہ حضرت علی رض کو موچی نہیں کہا جا سکتا ۔ وہ سیّد و امام تھے ، اگر پیشہ کرنے سے قوم بن جاتی ہے تو تمام سادات کرام علوی حسنی و حسینی موچی کہے جا سکتے ہیں ، کیونکہ ان کے مورث نے جوتی گانٹھنے کا کام کیا ۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری رح کے پیر صاحب ساداتِ کرام سے تھے ، جن کا نام سیّد امیر کلال تھا ، پیشہ گلگوئی کرتے تھے ، اسی لئے ان کو کلال کہا جاتا تھا ، تاریخوں میں ان کا نام سیّد امیر کلال ہی مذکور ہے ، کیا وہ پیشہ گلگوئی کرنے سے سیادت سے خارج سمجھے جاویں گے ، یا کسی نے آج تک اُن کو سادات سے خارج سمجھا ؟

کرامت سے نسب نہیں بدلتا | اگر حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنے تصرف سے کچے لوٹوں کو فوراً پکا دیا ، تو اس میں گلگوئی کا کیا تعلق ہے ، شیخ نجم الدین کبریٰ فردوسی رح مقتدائے سلسلہ کبرویہ نے ایک نگاہ سے کچے برتن کو پکا دیا تو کیا وہ گلگو بن گئے ۔ اور شیخ حسین بن منصور نے ایک نگاہ سے روئی سے بنولے علٰحدہ کر دئے تو کیا وہ تیلی بن گئے ۔

کرامت کے ظہور سے تو ثابت ہوا کہ حضرت نوشہ صاحب رح کو تصرفاتِ قویہ درگاہِ الٰہی سے حاصل تھے ، اس سے آپ کی سیادت میں کوئی فرق نہیں آیا ، اور نہ ہی نسب تبدیل ہو گیا ، چونکہ آپ قطب الاقطاب تھے ، اور قطب الاقطاب کے تصرفات و کمالات و مقامات دوسرے سب اولیاء اللہ سے ارفع و اعلےٰ ہوتے ہیں ، اس لئے ایسے فوق العادت خوارق کا ظہور آپ سے بکثرت ہوا ہے ۔ کما ھو فی کتب القوم ۔

اعتراض نمبر ۱۰

Marfat.com

اعتراض نمبر۹

حضرت علامہ شیخ محمد باہ صداقت دہلوی رح نے کتاب ثواقب المناقب میں متعدد جگہوں پر حضرت نوشہ صاحب رح کو "حاجی دیوان" لکھا ہے، اور کرار رحمت ص ۶۵ میں ہے۔

"یکے شخص نقلے نمود آنچناں کہ روزے بدرگاہ نوشہ دیوان"

اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب

جیسے کہ دنیاوی شاہی دربار میں وزیر اعظم کو دیوان یا صاحب اعلیٰ یا میر منشی کہا جاتا تھا، ایسا ہی اولیاء اللہ کی اصطلاح میں دیوان یا قطب اس کو کہتے ہیں جو دربار الٰہی میں صاحب قلم اور مختار کار ہو، اس منصب کے لحاظ سے حضرت نوشہ صاحب رح کو دیوان کہا گیا ہے، ورنہ حضور کے معاصرین میں سے ایک بزرگ حضرت شیخ نعمت اللہ اسمٰعیل سہروردی تھے، جو قوم دوگر سے تھے، شہرت کے لحاظ سے اُن کا لقب "حاجی دیوان" تھا، ان کا انتقال ۱۰۱۱ھ میں ہوا، روضہ پاک موضع خانقاہ دوگران ضلع سنجوپورہ میں ہے، روضہ عالیہ پر یہ قطعہ تاریخ تحریر ہے۔

آفتاب حقیقت و عرفان نعمت اللہ پیر قطب زمان

از مریدان خاص حضرت نوح آنکہ بودست مقتدائے جہان

از حضور جناب مرشد خود شد ملقب بہ حاجی دیوان

نائب سہروردیان عظام خطۂ دوگراں بدو نازان

Marfat.com

روضہ اش را کہ نور ریزش ہست　　روضۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ جَنَّتْ دان

گر تو خواہی خبر ز سالِ وصال　　روضہ اش را ببین در روضہ بخوان

۱۰۱۱ھ

ہمہ اولادِ او گرامی باد　　بحرِ فیضش ہمیشہ بادروان

اعتراض نمبر ۱۰

مرزا احمد اختر کیرانوی بن مرزا میراں شاہ دارا بخت بن ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی نے کتاب تذکرۃ الفقرا میں لکھا ہے، اور اس کا ترجمہ مولوی انیس احمد صاحب فاروقی مجددی سیرکوٹی نے بنام اسرار الواصلین کیا ہے، اس کے ص ۴۵ میں حضرت نوشہ صاحب رح کو ساداتِ گیلانی سے لکھا ہے، اور حضور کا شجرہ نسب اس طرح پر درج کیا ہے۔

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

"حاجی محمد نوشہ صوفی بن سید علی ہاشم گیلانی بن سید بدر الدین اسمٰعیل بن سید عبد اللہ ربانی بن سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین گیلانی بغدادی حلبی بن سید شاہ میر بن سید ابو الحسن علی بن سید ابو علی بن سید مسعود بن سید ابو العباس احمد بن سید صفی الدین مشہور بہ سید صوفی بن سید سیف الدین عبد الوہاب بن شیخ السادات وارثین حضرت محی الدین سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین"

کیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

جواب

حضرت نوشہ صاحب رح کو سید لکھنا تو صحیح ہے، لیکن ساداتِ گیلانی سے منسوب کرنا غلط ہے، صحت کیساتھ حضور کا نسب ساداتِ علوی سے متصل ہے، جیسا کہ باب ہفتم، فصل دوم میں شجرہ سب لکھا جا چکا ہے۔

اعتراض نمبر ۱۱

Marfat.com

اعتراض نمبر ۱۱

مفتی غلام سرور لاہوری نے خزینۃ الاصفیا، جلد اول ص ۱۸۱ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی قومیت کے متعلق لکھا ہے "از قوم کھوکھر وجالب بودند" اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب

علوی کھوکھر سادات ہیں | یہ اعتراض نہیں بلکہ حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت کا ثبوت ہے، کیونکہ کھوکھر دو قومیں ہیں، ایک راجپوت جو ہندی النسل ہیں، دوسرے علوی النسب جو زمان علی الملقب بہ کھوکھر کی اولاد ہیں، وہ سید ہیں۔

چوہدری محمد افضل خاں منتی فاضل ایڈیٹر مسلم راجپوت امرتسر، کتاب راجپوت گوتیں ص ۲۷۱ میں لکھتے ہیں۔

"ہندوستان کے کھوکھر یا کھکھر کمتر درجہ کے راجپوت ہیں، اور بالکل گری ہوئی حالت میں ہیں، مگر پنجاب کے کھوکھر ممتاز درجہ رکھتے ہیں، ان کھوکھروں کے علاوہ دوسری قسم قطب شاہی کھوکھر ہیں جو عربی النسل ہیں، اور سید قطب شاہ کی اولاد ہیں"

اس سے ثابت ہوا کہ قطب شاہی کھوکھر سید ہیں، کھوکھر بن قطب شاہ کی سیادت کے دلائل، باب ہفتم فصل سوم میں مفصل گذر چکے ہیں۔

حضرت نوشہ صاحب رح کا سلسلہ نسب اسی دوسری قسم کے کھوکھروں سے ملتا ہے، جو آپ کی سیادت کی محکم دلیل ہے۔

Marfat.com

اعتراض نمبر ۱۲

کاغذات گورنمنٹ برطانیہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کی اولاد کی قومیت "جالپ راجپوت" درج ہے اور راجپوت قومیں سیّد نہیں ہو سکتیں۔

جواب

قوم جالب سادات ہیں | کسی تاریخ و تذکرہ میں حضرت نوشہ صاحب رح کو یا ان کی اولاد کو راجپوت نہیں لکھا محض کاغذات گورنمنٹ دلیل نہیں ہو سکتے ، بلکہ کتاب راجپوت گوتیں کے مؤلف نے راجپوتوں کی فہرست میں ، حرف جیم کی ردیف میں صرف ستّارہ گوتیں شمار کی ہیں ، جو یہ ہیں ۔

جاٹو ، جج ، جوال ، جسروٹیہ ، جسوال ، جسوال ، جنوار ، جنجوہا ، جیکاریہ ، جاڑیجہ ، جنگہارا ، جودھرا ، جوگی ، جوئیا ، جیٹھوا ، جھرل ، جھالا ۔

ان میں کوئی قوم جالپ نام نہیں ، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جالپ قوم قطعاً راجپوتوں میں شامل نہیں ، کاغذات گورنمنٹ میں غلطی سے اندراج ہو گیا ، بلکہ جالپ ، قطب شاہی کھوکھروں کی ایک شاخ ہے ، کنز الرحمت میں لکھا ہے ۔

دگر نہ بعرف او نزدیں ترست یقیں داں کہ او جالپ کھوکھرست

اور یہ پہلے ثابت ہو چکا ہے کہ قطب شاہی کھوکھر سیّد ہیں ۔

نیز یورپین مورخ مسٹر الیٹ کا سلسلہ آف پنجاب جلد دوم میں [illegible]

Marfat.com

پیر جالپ ذکر کیا ہے ، اور ان کو مشہور پیر لکھا ہے ، مفصل عبارت باب ہفتم ، فصل سوم میں گذر چکی ہے ۔

"پیر" عموماً اس دیار میں سادات و مشائخ کو کہا جاتا ہے ۔

فیروز اللغات فارسی ، حصہ اول ، ص ۱۹۵ میں ہے ۔

" پیر ۔ (ف) بوڑھا ، بڑی عمر کا آدمی ، بزرگ ، گورو ، مرشد ، ہادی ، راہنما ، ولی ، معمر "

فیروز اللغات اردو ، حصہ اول ، ص ۳۶۱ میں ہے ۔

" پیر ۔ (ف ، مذکر) عمر رسیدہ ، معمر ، بوڑھا ، ہادی ، راہنما ، مرشد ، ولی ، بزرگ "

پس ثابت ہوا کہ جالپ راجپوت نہیں بلکہ سادات ہیں ۔

اعتراض نمبر ۱۳

حضرت نوشہ صاحب رح کی عرفی شہرت عجسمی نسبت سے یعنی قوم کھوکھر جالپ سے ہے ، اگر سید ہوتے تو عربی نسبتوں سے مشہور ہوتے ۔

جواب

(۱)

اس کا جواب دو طرح پر ہے ۔

کھوکھر و جالپ عرفی اصل پیر

کھوکھر لقب ہے ، اصل نام ان کا سید زمان علی بن سید عون قطب شاہ علوی رح تھا ، جیسا کہ باب ہفتم فصل سوم میں مفصل گذر چکا ہے ۔

جالپ بھی لقب ہے ، اصل نام ان کا سید محمود شاہ بن سید کمال الدین احمد شاہ علوی تھا ، "جالب" خود عربی

Marfat.com

زبان کا لفظ ہے، کثرتِ استعمال سے ب عربی پ فارسی سے تبدیل ہوگئی، اور جالب تام مشہور ہوگیا۔

۱۔ مولوی مراد علی صاحب سابق مصحح مطبع سرکاری لاہور، حل لغات منتخبات العربیہ ص ۱۰ میں لکھتے ہیں۔

"جالب۔ بسوئے خود کشندہ" یعنی اپنی طرف کھینچنے والا۔

۲۔ غیاث اللغات ص ۱۱۵ میں ہے۔

"جالب، بکسر لام و بائے موحدہ بسوئے خود کشندہ چیزے را" یعنی اپنی طرف کسی چیز کو کھینچنے والا۔

۳۔ فیروز اللغات فارسی حصہ اول، ص ۲۸۱ میں ہے۔

"جالب۔ ع کھینچنے والا، اپنی طرف کھینچنے والا"

بہرکیف یہ لقب عربی ہے۔

(۲)

عجمی نسبتوں سے سادات کی شہرت | بصورتِ دیگر اگر عجمی ناموں سے نسبت ہو جاوے تو اس میں سیادت کی نفی نہیں ہوتی، بعض سادات کے خاندان عجمی ناموں سے مشہور ہوئے ہیں۔

۱۔ سادات بارہہ۔ جن کو بارہ خانی بھی کہتے ہیں، یہ اصل میں زیدی الواسطی ہیں۔

۲۔ سادات سلانہ۔ یہ اصل میں نقوی البخاری ہیں، اپنے مورث شیخ اسمٰعیل صفیوٹی کے نام پر سلانہ مشہور ہوئے۔

۳۔ مکتوبات شاہ فقر اللہ علوی مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے۔ کہ افغانوں میں کئی گروہ سادات کے مشہور ہیں،

Marfat.com

جن کے نام یہ ہیں ، شیرانی قوم میں بختیار واسترانی ، اور گرانی قوم میں تاران ومشوانی و وردک ، اور دادی قوم میں خوندی ، اور ترین قوم میں جمال زئی ، اور میانہ قوم میں غرشین ، اور شال قوم میں شیتیان مودودی وغیرہ ۔

ان سب خاندانوں کے نام عجمی افغانی ہیں ، اور اس میں کوئی خدشہ نہیں ، اسی طرح سادات علوی بھی اگر کھوکھر یا جالپ کی نسبتوں سے مشہور ہو گئے تو کوئی حرج نہیں ، بلکہ ان کی سیادت مسلم ومشہور ہے ۔

اعتراض نمبر ۱۴

سادات کے موجودہ خاندان بالعموم اپنے ملکوں یا شہروں کی نسبت سے مشہور ہیں ، جیسے بخاری سید ، بھاکری سید ، گیلانی سید ، سبزواری سید ، شیرازی سید ، ترمذی سید ، مشہدی سید ، خوارزمی سید ، گردیزی سید ، کرمانی سید وغیرہ ، اگر حضرت نوشہ صاحب ، سید ہوتے تو ان کا خاندان کسی شہر کی نسبت سے مشہور ہوتا ، جہاں سے ان کے بزرگ آئے تھے ۔

جواب

اکثر سادات اپنے مورثوں کے نام پر مشہور ہوئے | یہ ضروری نہیں کہ جو سید کسی شہر سے منسوب نہ ہوں وہ سیادت سے خارج سمجھے جائیں ، شہروں سے منسوب ہونا سیادت کی شرط یا دلیل نہیں ، سادات کے اکثر خاندان عرب وایران وہندوستان میں اپنے اپنے مورثوں کے نام پر مشہور ہوئے ہیں ، جن کے بزرگ اپنے کارناموں یا خصوصیتوں کی وجہ سے مشہور تھے ، ان کی اولاد اپنے بزرگوں کے نام پر علیحدہ خاندان مشہور ہو گئے چنانچہ

Marfat.com

(۱)

سید حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ کی اولاد میں سے سادات بنوقتادہ ، آل طاؤس ، سیلقیون ، بنوالملحوس ، بنوالکشیش ، بنوانثر ، بنوالارزق ، خندریس ، بنوحمدان ، آل ابی الضحاک ، آل حسن ، آل ندیم ، سویقیون ، آل ابی الحمد ، احمدیون ، بنی عمق ، آل المطر ، آل حمزہ ، کرامیون ، آل عرفہ ، آل حجاز ، آل سلمہ ، بنی السراج ، فاتکیون ، بنوالحجازی ، آل مقام ، آل ابوالطیب ، بنودہاس ، بنوعلی ، بنوحسان ، بنوقاسم ، بنویحییٰ ، بنوشماخ ، بنومکثر ، موسویون ، آل علقمہ ، آل ابی اللیل ، صالحیون ، آل بدر ، صلاصلہ ، آل الشرقی ، آل نزار ، آل یحییٰ ، آل عطیہ ، ہواشم ، آل شہم ، آل مقن ، حرّانی ، آل کتیم ، آل ادریس ، بنومانک ، آل معیہ ، طباطبا ، بنوالمسجد ، بنوالکرکی ، شعرانی ، بنوتوزون ، آل ابی العساف ، بنی رسی وغیرہ ۔ بلاد مکہ ، مدینہ ، مصر ، کوفہ ، یمامہ ، بصرہ ، یمن ، بغداد ، شام ، کابل ، طرابلس ، فارس ، حرّان ، گیلان ، سوس ، شیراز وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۲)

سید زید بن امام حسن مجتبیٰ رض کی اولاد میں سے سادات خطیبان ، بنوظاہر ، بطحانیان ، درازگیسو ، شجریان ، بنوتکز بنودوہم ۔ بلاد آمل ، آرمینہ ، نصیبین ، جبش ، طبرستان ، رے ، اصفہان وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۳)

سید زید بن امام زین العابدین رض کی اولاد سے بنی خاقص ، بنوالامیر ، بنوزریج ، بنوسنق ، بنوالابرار ، بنوہب ، بنوالمقرای ، بنوکزبر ، بنوقتیلہ ، بنوزین الشرف ، بنومقتل ، بنوہیجا ، بنی ہمدان ، آل شیبان ، بنوعقرون ، بنو[illegible]

بلاد فارس

Marfat.com

بلادِ فارس مشہد ، بغداد ، بصرہ ، خراسان ، ماوراء النہر ، عراق ، مصر وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۴)

سید عبداللہ الباہر بن امام زین العابدین رض کی اولاد سے بنو الغریق ، کوکبیان ، بلادِ شام ، قم ، مصر ، رَے میں آباد ہیں ۔

(۵)

سید حسین اصغر بن امام زین العابدین رض کی اولاد سے بنو المحرق ، اشتریون ، بنو مکانسیہ ، بنو عرام ، بنو عجیبہ ، بنو الصائم ، بنو معلاح ، بنو ابی الغنائم ، بنو احمد ، بنو طبیق ، بنو عکہ ، بنو علوان ، بنو فوارس ، بنو عیلان ، بنو الابرج ، بنو جلال ، بنو شقایق ، بنو خزعل ، بنو مہنا ، جاحدہ ، جامزہ ، عقیقیون ، بنو الموسوس ، منقدیون ، آل عدنان ، بنو الکرش ، بنو الفیل ، بنو المضیرہ ، بنو الغوطم ، بلادِ مغرب ، مصر ، واسط ، عراق ، کرخ ، مدینہ طیبہ ، بلخ ، حلہ ، دمشق ، رَے ، شیراز وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۶)

سید عمر الاشرف بن امام زین العابدین رض کی اولاد سے شعرانیان ، بنو زہران ، بلادِ طبرستان ، گیلان ، قم وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۷)

سید علی اصغر بن امام زین العابدین رض کی اولاد سے بنو افطس ، بنو الشکران ، بنو تزنیخ ، بنو سمان ، بنو زبرج ، بنو زبارہ ، بنو المحرق ثانی ، بنو الاعز ، بنو ابوالصمصام ، بنو ابی نصر ۔ بلاد مدائن ، ترمذ ، رَے میں آباد ہیں ۔

Marfat.com

(۸)

سید اسمٰعیل اعرج بن امام جعفر صادق رض کی اولاد سے بنو البغیغ ، بنو البزار ، بنو التمام ۔ بلاد مصر ، حلہ ، سوار ، دمشق عراق ۔ عرب میں آباد ہیں ۔

(۹)

سید محمد مامون اعلج بن امام جعفر صادق رض کی اولاد سے بنو شیبہ ۔ بنو الطیارہ ۔ بنو العروس ، بنو الخوارزمیہ ، بلاد مصر ، تیراز وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۱۰)

سید اسحاق مؤتمن بن امام جعفر صادق رض کی اولاد سے بنو الوارث رے میں آباد ہیں ۔

(۱۱)

سید ابوالحسن علی عریضی بن امام جعفر صادق رض کی اولاد سے عریضیون ، بنو بہاؤالدین ۔ بنو فخار ، بنو سنجی ۔ بنو البجدہ ۔ بنو توابہ ، بنو المختص ، بلاد مدینہ طیبہ ، مصر ، نصیبین میں آباد ہیں ۔

(۱۲)

سید زید بن امام موسیٰ کاظم رض کی اولاد سے بنو صعیب ، بنو المکارم ، بلاد مغرب ، قیروان ، قزوین وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۱۳)

سید حسن بن امام موسیٰ کاظم رض کی اولاد سے بنو علی طرمی مختلف شہروں میں آباد ہیں ۔

Marfat.com

(۱۴)

سید اسمٰعیل بن امام موسٰے کاظم رض کی اولاد سے بنو ابی العساف ۔ بنو الوراق ، مختلف علاقوں میں آباد ہیں ۔

(۱۵)

سید اسحاق بن امام موسٰے کاظم رض کی اولاد سے بنو المنلہوس ، بنو الوارث ۔ بلاد بلخ و بخارستان میں آباد ہیں ۔

(۱۶)

سید محمد عابد بن امام موسٰے کاظم رض کی اولاد سے بنو احمد ۔ آل ابی الغائر ۔ بنو ابی مزن ۔ آل ابی الحرث ۔ بنو الفریر ، آل ابی الحمراء کرمان وغیرہ میں آباد ہیں ۔

(۱۷)

سید جعفر اکبر الملقب بہ حواری بن امام موسٰے کاظم رض کی اولاد سے حوارتیون ۔ حجاز و عراق و عرب میں آباد ہیں ۔

(۱۸)

سید ابراہیم مرتضٰے اصغر بن امام موسٰے کاظم رض کی اولاد سے آل رافع ۔ بنی الرزاق ، بنو الممتع ، بنو المحسن ، آل ابو السعادات بلاد بصرہ ، آبل ، فارس ، دینور ، شیراز ، ترمذ ، بغداد ، سامرہ ، مشہد ، دمشق میں آباد ہیں ۔

(۱۹)

سید موسٰے مبرقع بن امام محمد تقی رض کی اولاد سے بنو النشاب ۔ قم ، مشہد میں آباد ہیں ۔

(۲۰)

Marfat.com

سید جعفر کذاب ابوالمکرین بن امام علی نقی رض کی اولاد سے بنی النازوک ، قواسم ، بدور ، قلمات ، بنی کعب ، مواجد ۔ بلادِ مصر و شام میں آباد ہیں ۔

ان تمام خاندانوں کے انساب کا اجمالی تذکرہ ملا حسین الواعظ الکاشفی رح نے کتاب روضۃ الشہداء میں کیا ہے ۔ پس ان تمام خاندانوں میں سے کوئی بھی ملکوں یا شہروں کے نام سے منسوب نہیں ۔ بلکہ اپنے اپنے مورثوں کے نام پر مشہور ہیں ۔

اسی طرح حضرت نوشہ صاحب رح کا خاندان اپنے مورث سید محمود شاہ المعروف پیر جانب علوی رح کے نام نامی پر سادات جالب ، یا جانبیون مشہور ہیں ۔

اعتراض نمبر ۱۵

حضرت نوشہ صاحب رح نے خود دعوائے سیادت نہیں کیا ، اگر آپ سید ہوتے تو دعوٰی کرتے ۔

جواب

یہ اعتراض جہلا ایسا ہے جیسے کہ شیعہ مذہب والے لوگ حضرت غوث الاعظم رض پر کرتے ہیں علامہ سید علی الحائری مجتہد شیعہ لاہوری نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح نے خود کہیں سیادت کا دعوٰے نہیں کیا ، ان کے پوتے قاضی ابونصر صالح بن شیخ عبدالرزاق نے اپنے زمانہ میں سیادت کا دعوٰے کیا ۔

چونکہ حضرت نوشہ صاحب رح نائب حقیقی و وارث تحقیق حضرت غوث الاعظم رض تھے ، اس لئے ان کی سیادت کی اسیطاح کا اعتراض ہونا مناسب تھا ۔ یہ دستور کی بابت وراثت غوثیہ کی دلیل ہے ۔

اس کا جواب دو طرح پر ہے ۔

اوّل

Marfat.com

اوّل

دعوٰے سیادت نہ کرنے کے وجوہات

۱۔ سیادت۔ نبوّت نہیں کہ اس میں دعوٰی کرنا شرط ہو، سیادت ایک قومی امتیازی فضیلت ہے جس کے لئے نسّابین اور مورخین کا شہادت دے دینا کافی ہوتا ہے، دعوٰے کرنے کی ضرورت نہیں۔

۲۔ آپ نے علم تاریخ یا علم الانساب میں کوئی تصنیف یادگار نہیں چھوڑی، جس سے معلوم ہو کہ آپنے دوسرے سادات کا تذکرہ کیا، اور اپنی سیادت کو ذکر نہ کیا، جبکہ آپ کی اس علم میں کوئی تصنیف ہی نہیں پائی جاتی تو یہ کیونکر ثابت ہوا کہ آپ نے دعوٰے سیادت نہیں کیا۔

۳۔ یہ اصول تصوف سے ہے کہ جس شخص کو ولایت وفقر میں رسائی ہوتی ہے وہ ہر قسم کے فخر وغرور کو مٹا دیتا ہے، اور تواضع وانکسار سے متصف ہوتا ہے، اور قومی افتخار سے بھی احتراز کرتا ہے، چونکہ خودی کا قائم ہونا وصول الی اللہ کی راہ میں حجاب کا باعث ہوتا ہے، چونکہ نسبی افتخار سے بھی ایک گونہ عُجب یا کبر مترشح ہوتا ہے، اس لئے صوفیاء اہل اللہ عموماً ازراہ تواضع وفلیتی اس سے مجتنب رہتے ہیں، یہ فنا فی اللہ کے آثار سے ہے۔

۴۔ اگر دعوٰے نہ کرنے سے سیادت کی نفی ہو سکتی ہے تو اکابر مشاہیر سادات میں سے کسی کی بھی سیادت ثابت نہ ہو سکے گی۔ مثلاً حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رح حالانکہ کتابوں کے مصنف بھی ہیں، لیکن انہوں نے کہیں اپنی سیادت کا دعوٰے نہیں کیا۔ اور نہ ہی کہیں اپنا نسب نامہ لکھا ہے، کتاب

Marfat.com

کشف المحجوب میں جابجا یہی لکھتے ہیں "من کہ علی ابن عثمان جلابی ام" یعنی میں علی بیٹا عثمان جلابی کا ہوں۔ جلاب، شہر غزنی کے ایک محلہ کا نام ہے، جہاں ان کے والد رہتے تھے، کہیں اپنے آپ کو سید نہیں لکھتے، ایسا ہی حضرت خواجہ نظام الدین اولیا دہلوی رح اور حضرت سید کبیر الدین شاہ دولا گجراتی رح وغیرہ بزرگوں نے کہیں سیادت کا خود دعوٰے نہیں کیا، مورخین نے ان کے نسبنامے لکھے تو معلوم ہو گیا کہ وہ سید تھے، تو کیا یہ ان کی سیادت کو تسلیم نہ کیا جاوے گا۔

۵۔ اگر محض دعوٰے کرنے سے سیادت ثابت ہو سکتی ہے تو ہر وہ شخص جو سیادت کا دعوٰے کر دے اس کو سید تسلیم کر لینا چاہیئے، نسب کی تحقیق نہ کرنی چاہیئے، اور اگر اثبات سیادت کے لئے پھر بھی نسب کی تحقیق ضروری ہے تو پھر دعوٰے کرنا عبث ٹھیرا، اور سیادت کے اثبات کا مدار نسب نامہ پر ہی ہوا۔

۲
دوم

حضرت نوشہ صاحب رح کا دعوٰے سیادت | آپ کا عملی طور پر سیادت کا دعوٰی کئی واقعات سے ظاہر ہوتا ہے۔

۱۔ آپ کو تمام معاصرین آپ کے زمانہ میں بلقب "شاہ صاحب" پکارتے تھے، اور تمام مورخین نے بھی "حضرت شاہ صاحب" ہی آپ کو لکھا ہے، چنانچہ یہ مفصل دلیل باب ہفتم کے فصل پنجم و ششم میں گذر چکے ہیں، اور "شاہ صاحب" سادات کا لقب ہے، گویا "شاہ صاحب" کہلانا عملی طور پر سیادت کا دعوٰے کرنا ہے۔

۲۔ آپ کے زمانہ میں ایک میراثی کتاب علاقہ بارے خدمت عالی میں حاضر ہوا، اور اس نے آپ کو

بجرہ ب

Marfat.com

شجرہ نسب پڑھا جو حضرت علی المرتضٰے رض تک منتہی ہوتا ہے ، اور ایک قصیدہ مدحیہ بھی پڑھ کر سنایا ، جس کو پنجابی میں " جَسّ " کہتے ہیں ۔ (مناقبات نوشاہیہ للسید عمر بخش رسولنگری)

چونکہ حضرت نوشہ صاحب رح نے اس شجرہ کو سنا اور انکار نہ کیا ، تو گویا تقریری طور پر اپنے علوی سید ہونے کا اقرار کیا ۔

۳۔ رسالہ احمد بیگ (مقاماتِ حاجی بادشاہ) اور نوادر المناقب میں لکھا ہے کہ حضرت نوشہ صاحب رح کے قبیلہ میں سے کسی شخص کا رشتہ ملک وال میں حضرت حاجی شیخ حامد صاحب رح کی پوتی سے ہوا ، اور خود حضور بھی برات میں شامل تھے ، بلکہ صاحب تحائف اصفیا نے لکھا ہے کہ خود حضور کے صاحبزادہ اصغر سید محمد ہاشم دہلوی کی شادی وہاں ہوئی ، اور یہ ظاہر ہے کہ وہ بزرگ ساداتِ حسنی سے تھے ، یہ مفصل واقعہ باب ہفتم ، فصل چہارم میں گذر چکا ہے ۔

اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نے عملی طور پر اپنی سیادت کا دعوٰے کیا ، یعنی سادات سے رشتہ داری کی ، اور ان کی لڑکی اپنے کنبہ میں نکاح کر لی ۔

بہرکیف حضرت نوشہ صاحب رح کی سیادت ظاہر ہے ۔

اعتراض نمبر ۱۶

حضرت نوشہ صاحب رح کو مورخین نے شاہ صاحب و میانصاحب و شیخصاحب تو لکھا ہے ، لیکن بتصریح کسی نے آپ کے نام کے ساتھ سیّد صاحب نہیں لکھا ، کیا وجہ ہے ؟

Marfat.com

جواب

یہ اعتراض بالکل بیجا ہے، آپ کے اسم گرامی کے ساتھ لفظ "سیّد" بھی لکھا گیا ہے، اس کے حوالے باب ہفتم فصل ششم میں گذر چکے ہیں۔

لفظ سیّد نہ لکھا جانے کی وجہ عموماً بزرگان سادات اولیاء اللہ کے اسمار گرامی کے ساتھ ان کی متبوعیت کا لقب لکھا جاتا ہے، کیونکہ سیادت تو ایک قومی امتیاز و تعارف کا لقب تھا، اور اعمال صالحہ اور بالمعنی مقامات کی رُو سے ان کے مدارج لفظ سیّد سے ظاہر نہ ہو سکتے تھے، اس لئے لفظ امام، شیخ، مخدوم، خواجہ، وغیرہ خصوصیت سے ان کے ناموں کے ساتھ لکھے گئے۔

اکابر سادات کے ناموں کے ساتھ لفظ سیّد نہیں لکھا گیا جیسے ائمہ اثنا عشر (بارہ امام) باتفاق سیّد تھے لیکن ان کو امام علی المرتضیٰ رض، امام حسن مجتبیٰ رض، امام حسین رض، امام زین العابدین رض، امام محمد باقر رض، امام جعفر صادق رض، امام موسیٰ کاظم رض، امام علی رضا رض، امام محمد تقی رض، امام علی نقی رض، امام حسن عسکری رض، امام محمد مہدی رض لکھا جاتا ہے، اِن کے ناموں کے ساتھ سیّد کا لفظ نہیں لکھا جاتا، یا شیخ عبدالقادر جیلانی مخدوم علی ہجویری رح، خواجہ معین الدین چشتی رح، خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح، خواجہ نظام الدین اولیاء رح، سالار مسعود غازی رح، شاہ غلام علی دہلوی رح وغیرہ حالانکہ یہ سب بزرگ سادات کرام سے تھے، اگر نام کے ساتھ "سیّد" نہ لکھا جانا سیادت کی نفی کی دلیل ہو سکتا ہے تو پھر یہ سب بزرگ سیّد نہیں سمجھے جائیں گے حالانکہ کتب تاریخ و انساب شاہد ہیں کہ سب بزرگان موصوف صحیح النسب سیّد تھے۔

نیز کتاب

Marfat.com

نیز کتاب روضۃ الشہداء وغیرہ میں اکثر سادات کے نسب نامے محض سادہ ناموں سے لکھے گئے ہیں، کسی کے ساتھ فقط سیّد نہیں لکھا، تو کیا اس سے ان کی سیادت کی نفی سمجھی جائے گی۔ ہرگز نہیں۔

اسی طرح حضرت نوشہ صاحب رح کو بھی اگر "شیخ صاحب" لکھا گیا تو وہ سیادت کے منافی نہیں، جبکہ کتابوں سے ان کے نسب نامے سیادت کو ثابت کرتے ہیں۔

اعتراض نمبر ۱۷

مولوی محمد اشرف صاحب فاروقی منیجری رح کتاب کنز الرحمت ص ۹۱ میں لکھتے ہیں کہ جب سید صالح محمد گیلانی رح حضرت نوشہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بیعت ہونے کی التجا کی تو حضور نے فرمایا۔

منم خاکروب جہاں سر بسر ۔۔۔ تو ئی سیّد از آلِ خیر البشر

یعنی میں جہان کا جھاڑو دینے والا ہوں، اور تم آلِ خیر البشر سے سیّد ہو۔

یہاں آپ نے صالح محمد کو سیّد کہا ہے، اور اپنے آپ کو خاکروب کہا ہے، اگر سیّد ہوتے تو یہ نہ کہتے۔

جواب

عاشق حقیقی و عارف کامل نسبی افتخار سے بالاتر ہوتا ہے، مولانا عبدالرحمٰن جامی نے فرمایا ہے۔

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی ۔۔۔ کہ دریں راہ فلاں ابنِ فلاں چیزے نیست

یعنی اے جامی! تو عشق کا غلام ہو چکا ہے، اب نسب کو ترک کر دے کہ اس راستہ میں فلاں بیٹا فلاں کا کوئی چیز نہیں ہے۔

Marfat.com

حضرت نوشہ صاحب رح کا مقام اِس سے بلند تر تھا کہ وہ اپنے آپ کو سیادت کے فخر سے مفتخر کرتے ، بلکہ بجائے فخر وغرور کے آپ نے تواضع وانکسار کی آخری حد دکھادی ، شیخ سعدی شیرازی رح نے پندنامہ میں لکھا ہے۔ ؎

تواضع زگردن فرازاں نکوست　　گدا گر تواضع کند خوئے اوست

یعنی بڑے لوگ اگر عاجزی وفروتنی اختیار کریں تو نیک وقابل تحسین ہوتی ہے ، اور اگر مسکین گدا گر عاجزی کرے تو یہ کوئی اچنبھی بات نہیں ، یہ تو اس کی فطری خصلت ہے .

یہاں حضرت نوشہ صاحب رح کا مقصد یہ تھا کہ تم سیّد ہو ، یعنی تم میں افتخار قومی موجود ہے ، اور میں نسبی افتخار کا بُت توڑ کر ایسے مقام پر ہوں جس کا نام صوفیہ میں مرتبہ ارشاد ہے ، یعنی لوگوں کے دلوں میں سے خس وخاشاک غیریت کو دُور کرکے اُن کو خدا سے واصل کرتا ہوں ، چنانچہ حضرت سید صالح محمد صاحب رح نے بھی یہی مطلب سمجھا ، اور عرض کیا۔ ؎

بگفتا کہ در کوئے ایں خاکسار　　فتادست خاشاک وخس بیشمار

برو بید گر از کرم خار وخاک　　شود صحن خانہ دلم خرد پاک

یعنی اِس عاجز کے کوچے میں بے شمار خس وخاشاک پڑے ہیں ، اگر مہربانی سے یہ کانٹے اور مٹی صاف کردو تو میرے دِل کا صحن نیک وپاک ہو جاوے .

چنانچہ حضرت نوشہ صاحب رح نے ایک ہی نگاہ سے اُن کا مقصد پورا کردیا .

اثر شد بحضرت زگفتار اُو　　نمودند از یک نگاہ کار اُو

اگر کوئی

Marfat.com

اگر کوئی دنی الطبع لفظ خاکروب کے لغوی معنے مراد لے، تو اس سے زیادہ اس کی غباوت وجہالت کا اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے، کیا وہ حضرت نوشہ صاحب رح کو قوم خاکروب کہے گا۔ اور سید صالح محمد نے خود کو خاکسار کہا ہے، تو کیا وہ ان کو قوم خاکسار کہے گا۔

اگر کوئی شخص اپنے متعلق تواضع وانکسار کے الفاظ فدوی، بندہ، عاجز، خادم، فقیر، غلام وغیرہ کہے تو کیا ان الفاظ سے اس کی قومیت مراد لی جاتی ہے؟

اعتراض نمبر ۱۸

حضرت نوشہ صاحب رح نے اپنی بیٹی حضرت سائرہ خاتون رح کا نکاح حضرت حافظ محمد یعسوری صاحب رح سے کر دیا حالانکہ وہ سید نہیں تھے، اگر حضرت نوشہ صاحبؒ سید ہوتے تو اپنی بیٹی نکاح غیر سید کو کر کے نہ دیتے۔

جواب

سیدہ کا نکاح اگر سید سے ہو تو یہ اولےٰ واحسن ہوتا ہے، اور اگر بہ نسبت سید کے کوئی غیر سید صالح متدین، متقی، متورع، عالم، فاضل، حافظ، متشرع مل جاوے تو سیدہ کا نکاح اس سے بھی از روئے شریعت محمدیہ جائز ہے۔ چنانچہ

۱۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی لڑکی حضرت سیدہ زینب کا نکاح، حضرت ابوالعاص بن ربیع سے کر دیا تھا، جن کے متعلق کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں سید کا لفظ وارد نہیں ہوا، تو یہ ان کے تعلقاتِ قرابت، اور پرہیزگاری کی جہت سے تھا۔

Marfat.com

۲۔ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب برجندی جلد دوم ص ۱۲ میں بعض مجوزین کا قول نقل کرکے یہ فیصلہ کیا ہے۔

"ان الفقیہ کفو للعلوی ان شرف الحسب فوق شرف النسب وھکذا ذکر فی المحیط"

یعنی فقیہ، سید علوی کا کفو ہے، بیشک حسب کی بزرگی نسب کی بزرگی سے بہتر ہے، اسیطرح محیط میں ذکر کیا گیا ہے۔

چونکہ مذہب شیعہ بالعموم سادات پرست واقع ہوئے ہیں اس لئے اُن کی تسکین قلب کے واسطے اُن کی مذہبی کتابوں کے حوالے لکھے جاتے ہیں۔

۱۔ تفسیر لوامع التنزیل پارہ دوم ص ۴۷۶ میں ہے۔

"مروی شیعہ وسنی ست کہ حضرت رسول صلعم فرمود من زوجنی وتزوج منی من الامۃ لایدخل النار لانی سألت اللہ عنہ ووعدنی بذلک" یعنی شیعہ وسنیوں کی کتابوں میں یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کسی نے امت میں سے مجھ کو رشتہ دیا، یا مجھ سے رشتہ لیا، وہ دوزخ میں داخل نہوگا۔ کیونکہ میں نے خدا تعالےٰ سے یہ مانگ لیا ہے، اور اُس نے مجھ سے بخشش کا وعدہ کر دیا ہے۔

۲۔ تفسیر لوامع التنزیل، پارہ دوم، ص ۴۷۵ میں ہے۔

"واصل نصوص عموم نصوص قرآنی در نکاح باشد والّا لازم بود کہ برائے بنی فاطمہ نقلے از قرآن وسنت جداگانہ خاص بود وحال آنکہ نیست، پس حکم عام داخل، والّا لازم مے آید کہ بنی فاطمہ از امت نیستند، وبودن ایشاں از امت ثابت، پس عموم حکم ثابت ست" یعنی عام قرآنی نصوص ہی نکاح کے متعلق اصل نصوص ہیں، ورنہ یہ لازم تھا کہ بنی فاطمہ کے لئے قرآن وحدیث سے کوئی خاص نص جداگانہ ہوتی، حالانکہ کوئی نہیں، پس یہ بھی عام حکم میں داخل ہیں۔

Marfat.com

ہیں ، ورنہ لازم آئے گا کہ بنی فاطمہ امت میں سے نہیں ہیں ، اور ان کا امت محمدیہ سے ہونا ثابت ہے ، پس عام حکم ان کے لئے بھی ثابت ہے ۔

۳ ۔ تفسیر لوامع التنزیل ، پارہ دوم ، ص ۴۷۶ میں ہے ۔

" پس عقد باہم در بنی فاطمہ مع التیسر والامکان اولیٰ واحسن واکید باشد ، والا لازم مے آید تخصیص عموم قرآن بخبر واحد بلا ضرورت چوں وانکحوا الایامیٰ ۔ وچوں فانکحوا ما طاب لکم وغیرآں ، ومراد عام امت ست وباجماع بنی فاطمہ داخل درامت اند ، پس در حکم عام داخل اند ، واز حکم عام قطعی برنمے آیند تاوقتیکہ مثل آں حکم خاص قطعی الثبوت نباشد ، واصل عدم واستصحاب باقی ، پس حکم عام در عقد بنی فاطمہ ثابت مے باشد ، وغرض شارع در عموم تناکح رفع فساد مے باشد " یعنی سادات بنی فاطمہ کا رشتہ نکاح اگر آپس میں آسانی سے ممکن ہو تو بہتر اور اچھا ہے ، ورنہ خبر واحد سے عام قرآنی حکم کی تخصیص بلا ضرورت لازم آئے گی ، مثلاً (بیوہ عورتوں کے نکاح کرو) اور مثلاً (جو تم کو عورتوں میں سے پسند ہوں ان سے نکاح کرلو) کیونکہ یہ عام امت کے لئے حکم ہے ، اور اجماع کے فیصلہ سے سادات بنی فاطمہ امت میں داخل ہیں ، پس عام حکم میں داخل ہوئے ، پس وہ قطعی حکم عام سے باہر نہیں ہو سکتے ، تاوقتیکہ اسی طرح کا خاص حکم قطعی الثبوت اُن کے واسطے علیحدہ ثابت نہ ہو ، اور اصل حکم عدم اور استصحاب باقی ہو ، پس سادات بنی فاطمہ کا تمام امت کے ساتھ تعلق رشتہ و نکاح کرنا عام حکم سے ثابت ہے ، اور عام طور پر سادات وعوام امت کے آپس میں رشتے ناطے کرنے میں ، صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غرض اختلافات و فسادات کا دور کرنا ہے ۔

Marfat.com

علاوہ بریں فتاوائے علمائے اہل سنت ، وفتاوائے علمائے اہل تشیعہ بھی اس مسئلہ پر موجود ہیں جن سے ثابت ہے کہ سادات کی لڑکیوں کے نکاح امت کے صالحین سے شرعاً جائز ہیں۔

تو بدیں لحاظ حضرت نوشہ صاحب رح کا اپنی بیٹی سیدہ سائرہ خاتون رح کا نکاح غیر سید سے کر دینا معیوب اور سیادت کا منافی نہیں ہو سکتا ، جس کے وجوہات ذیل تھے ۔

۱۔ حضرت حافظ محمد موسیٰ صاحب رح ۔ بڑے پاکباز ، صالح ، عارف ، متقی ، سخی ، پرہیزگار ، حافظ قرآن عالم جید تھے ، اگرچہ قومی سید نہ تھے ، لیکن اوصاف سیادت سے متحقق تھے ، اور بموجب احادیث نبوی علیہ السلام (۱) العلماء سادۃ (دارقطنی) عالم سید ہوتے ہیں ۔ (۲) سادۃ عن الناس فی الدنیا الاسخیاء دنیا کے لوگوں میں سخی سید ہوتے ہیں (تحقیق السیادۃ) (۳) سادۃ من الناس فی العقبیٰ الاتقیاء ۔ آخرت کے لوگوں میں پرہیزگار ، سید ہوتے ہیں (تحقیق السیادۃ) حافظ صاحب سیادت کے اوصاف سے متصف تھے ، اور تحقیقی سیادت کا استحقاق رکھتے تھے ۔

۲۔ حافظ صاحب کا چند پشتوں سے بزرگ و عالم و فاضل ہونا تاریخوں سے ثابت ہے ، جو ان کی فضیلت خاندانی کے لئے کافی ہے ۔ ان کے والد صاحب کا نام مولانا حافظ محمد اسحاق تھا ، ابن مولانا شیخ بہاؤالدین بن شیخ عزیز اللہ بن شیخ فریدالدین سیلانی رح

۳۔ حافظ صاحب رح حضرت نوشہ صاحب رح کے ننہال کے خاندان سے تھے ۔

۴۔ حافظ صاحب رح حضرت نوشہ صاحب رح کے سسرال کے خاندان سے تھے ۔

تو آپ نے ان تعلقات قرابت کے مطابق ، اور فضائل و کمالات جلیلہ سے متحقق ہونے کے باعث ، صلہ رحم کی غرض سے

Marfat.com

اُن کو بیٹی کا رشتہ دے دیا، اور اس پر کوئی خدشہ شرعی بھی وارد نہیں ہوتا تھا، اس لئے یہ امر قابل اعتراض نہیں ہے، اور نہ ہی اس میں سیادت قومی پر کوئی بٹہ لگتا ہے، زیادہ سے زیادہ یہی کہا جا سکتا ہے کہ آپ نے رخصت پر عمل کیا، اور شرعی نقطہ نگاہ سے رخصت پر عمل کرنا بعض اوقات استحسان کا درجہ رکھتا ہے، اور یہ بعینہٖ حضرت سیدہ زینب بنت رسول اللہ ؐ اور حضرت ابو العاص رضؓ کے نکاح کی مثل ہے اور جائز و مستحسن۔

الغرض

علم الانساب اور علم التاریخ، اور تعلقات رشتہ داری، اور معاصرین کی شہادتوں، اور مورخین کے اقوال، اور تواتر آبائی کی رو سے حضرت نوشہ صاحب رح کا سیّد علوی ہونا اظہر من الشمس ہے، آپ کی سیادت میں اہل علم و اہل دیانت ارباب تحقیق کو کوئی شبہ نہیں۔ اور جو جو اعتراضات معترضین نے کئے ہیں، سب باد ہوا اور لغو ہیں، صرف انصاف پسند لوگوں کے اطمینان کے واسطے اِن کے جوابات کی طرف توجہ مبذول کی گئی ہے اور ان کی لغویت ظاہر کی گئی ہے، ورنہ متعصبوں اور منکروں کے سامنے ضخیم کتابیں اور طویل دفتر بھی بیکار ہوتے ہیں۔

سادات کے خاندانوں پر منکروں کے اعتراضات | منکرین کے اعتراضوں سے تو کوئی بھی نہیں بچ سکا۔

۱۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رح جیسی متبرک ہستی کی سیادت پر لوگ معترض ہوئے، اور ان کی سیادت کی نفی کی، مگر پہاڑ کے ساتھ ٹکر لگانے سے اپنا سر پھٹتا ہے، ان کو منہ کی کھانی پڑی، اگرچہ ان کی سیادت پر اعتراض کرنا ہی خود جھوٹا ہونے کی دلیل ہے، مگر محققین کو ان کے جواب میں قلم فرسائی کرنی پڑی

Marfat.com

چنانچہ ہمارے زمانہ میں جناب مولٰینا مولوی پیر غلام دستگیر صاحب نامی قریشی لاہوری نے ایک مستقل رسالہ سلسلۃ العقیان فی دفع طعن عن سیادت غوث الجیلان لکھ کر معترضین ومنکرین کا رد کیا، اور حضرت غوث الاعظم رض کی سیادت کا اثبات کیا۔

۲۔ سادات بخاری کے مورث اعلےٰ حضرت سید جلال الدین سرخ بخاری اوچی رح کے نسب میں بھی معترضین نے طعن کیا، کہ وہ جعفر کذاب کی اولاد ہیں، ان کے جد اعلےٰ جعفر بن امام علی نقی رض اپنے بھتیجے امام محمد مہدی بن امام حسن عسکری رض کی امامت کے منکر تھے، اس لئے شیعہ امامیہ نے ان کو اپنی کتابوں میں کذاب لکھا ہے جیساکہ علامہ خلیل قزوینی شیعی نے صافی شرح کافی میں اس کو مفصل بیان کیا ہے۔

۳۔ سادات کرمانی کے جد اعلیٰ حضرت شیخ داؤد کرمانی شیرگڑھی رح کی سیادت پر بھی بعض لوگوں نے اعتراض کیا، اور ان کا انکار ہونا ظاہر کیا ہے، جو بالکل لغو ہے۔

بہرکیف معترضین نے تو خدا کی ہستی کا انکار کیا، پھر خدا کی توحید کا انکار کیا، پیغمبروں کی رسالت کا انکار کیا، اماموں کی امامت کا انکار کیا، اولیاء اللہ کی ولایت کا انکار کیا، سادات کی سیادت کا انکار کیا، کوئی بزرگ ہستی ایسی نہیں گذری جس پر کسی نے انکار نہ کیا ہو، تو اگر سادات گیلانی پر یا سادات بخاری وہانکھری پر یا سادات کرمانی پر یا سادات علوی پر کسی نے انکار کر دیا تو کونسی بڑی بات ہے جب اکثریت مخلوق کی ان کی سیادت کی قائل ہے، اور اقطار عالم میں یہ خاندان سیادت کے شرف سے مشہور چلے آتے ہیں، تو اس سے بڑھ کر سیادت کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔

باب دہم

Marfat.com

باب دہم

الفضائل والمسائل

اس میں تین فصل ہیں۔

فصل اول

سادات کی تعظیم وتکریم کے بیان میں

شہرت کی بنا پر سادات کی توقیر جو لوگ سید مشہور ہوں، ان کی توقیر وتکریم لازم ہے۔

۱۔ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے اکرموا اولادی الصالحون لله والطالحون لی یعنی میری اولاد کی تعظیم کیا کرو، نیکوکاروں کی خدا کے واسطے، اور بدکاروں کی میرے واسطے۔

۲۔ مکتوبات شاہ فقیر اللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۸ میں ہے۔

"ان الانکار علی من اشتہر بالسیادۃ وتقبیحہ علی الخطر وقد یدعی بعض الطوائف فی بعض اقوام الافاغنۃ السیادۃ البختیار والاستزانی فی التیرانی والتارن والمشوانی وورد ذلک فی الگرانی بالکاف الفارسی وقد ذکر قبلتنا العارف باللہ السید آدم البنوری المشوانی سلسلۃ سیادتہ فی اول کتابہ المسمی بخلاصۃ المعارف والخوندی فی الدلازی والسیدزئی فی الترین والغرشین فی المیانی وقد اشتہرت نسبۃ ھؤلاء الطوائف فیما بین الناس عن بطن بعد بطن فالاحتیاط فی قبولھم بھذہ النسبۃ وعدم التعرض

Marfat.com

فی التقبیح والتنقیص "

۳۰۔ مکتوبات شاہ فقیراللہ علوی رح مکتوب نمبر ۴۷ میں ہے۔

" بنابراں باید دانست چند طائفہ درقوم افغاناں خودرا سیّد میدانند، واقوام افغاناں ازقدیم آنہارا سیّد دانستہ اند وقبول نمودہ اند، وتعظیم وتکریم آنہا کما ینبغی بجا تواں آورد چنانچہ گفتہ ایم، وآں جماعات وطوائف چنانچہ بختیار واسترانی اند درقوم شیرانی، وتاران ومشوانی و بنی وردک درقوم گرانی، وخوندی درقوم دادی، وجمال زئی درقوم ترین، وغرشین درقوم میانہ، وچشتیان مودودی درسال وغیرذالک واحتیاط درتعظیم وتکریم ست، ووبال اقرائے او وکذب عائد برمفتری وکاذب ست "

دونوعبارتوں کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص سیادت کا دعوٰے کرے، یا سیادت سے مشہور ہوا، اس کا انکار کرنے میں سخت خطرہ ہے۔ افغانوں میں چند گروہ ایسے ہیں جو اپنے آپ کو سیّد کہتے ہیں، اور افغان بھی ان کو قدیم سے سیّد جانتے آئے ہیں، اور ان کو قبول کیا ہے۔ ان لوگوں کی تعظیم وعزت کرنی چاہیئے، وہ لوگ یہ ہیں۔ قوم شیرانی میں بختیار واسترانی، اور قوم گرانی میں تاران ومشوانی وورد ک، چنانچہ ہالے قبل سید آدم بنوری مشوانی نے اپنی سیادت کا سلسلہ اپنی کتاب خلاصۃ المعارف کے شروع میں ذکر کیا ہے، اور قوم دادی میں خوندی، اور قوم ترین میں جمال زئی وسید زئی، اور قوم میانہ میں غرشین، اور سال میں چشتیان مودودی وغیرہ۔ ان لوگوں کی سیادت عوام الناس میں بلاشک بطن بطن مشہور ہوچکی ہے۔ احتیاط اسی میں ہے کہ ان کو قبول کیا جاوے۔ اور ان کی تعظیم وعزت کی جاوے، اگر وہ اقرار کرتے ہیں تو اس کا وبال مفتری وکاذب پر ہے۔

ان عبارتوں

Marfat.com

اِن عبارتوں سے ثابت ہوا کہ ساداتِ کرام کا انکار کرنے میں خطرہ عظیم ہے، خواہ وہ بذاتِ خود مدعی ہوں، یا لوگوں میں مشہور ہوں۔ ہر صورت میں احترام کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔

فصل دوم

ساداتِ جالب کے متعلق بعض ضروری مسائل کے بیان میں

سوال۔ قطب کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ اولیاء اللہ کی اصطلاح میں قطب ایک بہت بڑا درجہ ہے، خدا تعالیٰ کی طرف سے احکام اس پر وارد ہوتے ہیں، اور اس کے ذریعہ سے تمام دنیا پر شرائع ہوتے ہیں، اور سادات کی قومی اصطلاح میں قطب اُس شخص کو کہتے ہیں، جو ائمہ اثنا عشر میں سے کسی کا بیٹا ہو، اور اس کی اولاد دنیا میں جاری ہو۔ وہ اپنی اولاد و اعقاب کا قطب کہلاتا ہے، مثلاً گیلانیوں کا قطب سید حسن مثنیٰ بن امام حسن مجتبیٰ رضؓ، اور واسطیوں کا قطب سید زید شہید بن امام زین العابدین رضؓ، اور خوارزمیوں کا قطب سید علی عریضی بن امام جعفر صادق رضؓ، اور بخاریوں و بھاکھریوں کا قطب سید جعفر کذاب بن امام علی نقی رضؓ وغیرہم۔

سوال۔ ساداتِ جالب کا قطب کون ہے؟

جواب۔ حضرت سید عباس علم بردار شہید کربلا بن حضرت امام علی المرتضیٰ رضؓ۔

سوال۔ ولایت کس کو کہتے ہیں؟

جواب۔ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں ولایت ایک منصب ہے جس کو یہ منصب عطا ہو، اس کو ولی کہتے ہیں

Marfat.com

اور سادات کی اصطلاح میں ولایت بمعنی اقلیم یا شہر مشہور ہے، جہاں سے وہ اس ملک میں وارد ہوئے ہیں مثلاً سادات گیلانی کی ولایت گیلان، سادات مشہدی کی ولایت مشہد، سادات شیرازی کی ولایت شیراز، سادات ترمذی کی ولایت ترمذ وغیرہ کہی جاتی ہیں۔

سوال۔ سادات جالب کی ولایت کون ہے؟

جواب۔ ان کی ولایت بغداد شریف ملک عراق ہے، وہاں سے ان کے بزرگ حضرت سید عون قطب شاہ علوی رح پنجاب میں وارد ہوئے، اور اس ملک میں ان کی اولاد منتشر ہوئی۔

فصل سوم

ماخذ کتاب ہذا کے بیان میں

اس میں ان کتابوں کی فہرست مطابق حروف تہجی، بموجب اسمائے مولفین درج کی گئی ہے جن سے کتاب انوار السادات میں مضامین لکھے گئے ہیں۔

حرف الالف

۱۔ آئینہ اسرار المعروف بہ ہمی گلزار۔ مولوی حکیم نظام الدین قادری نوشاہی لکھنوی۔

۲۔ آثار الصنادید۔ جواد الدولہ سر سید احمد خاں بہادر عارف جنگ

۳۔ اتحاف النبلاء المتقین باحیاء مآثر الفقہاء المحدثین۔ نواب سید صدیق حسن خاں محدث بخاری بھوپالوی

۴۔ احکام القرآن۔

د۔ اخبار

Marfat.com

۵۔ اخبار الاخیار فی اسرار الابرار۔ شیخ ابو المجد والمفاخر شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

۶۔ ادبی لغات اردو۔

۷۔ اربعین۔ امام ابو الخیر حاکمی رح

۸۔ ارجح المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب = مولوی محمد عبیداللہ بسمل امرتسری رح

۹۔ ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفا۔ مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

۱۰۔ اسرار الطریقت۔ سید محمد غوث گیلانی قادری لاہوری رح

۱۱۔ اسرار الواصلین ترجمہ تذکرۃ الفقرا۔ مولوی انیس احمد فاروقی مجددی شیرکوٹی

۱۲۔ اسرار شرافت (سیحرفی) صاحبزادہ سید عبدالکریم شاہ عباسی قادری نوشاہی جنیبلی

۱۳۔ اسعاف الراغبین۔ علامہ صبانی رح

۱۴۔ اسنی المطالب۔ علامہ جزری رح

۱۵۔ اشتیاق نوشاہی (سیحرفی) چوہدری عنایت اللہ ناز قادری نوشاہی شرافتی لودھکوی

۱۶۔ اشرفی (سیحرفی) مولانا محمد اشرف فاروقی قادری نوشاہی منیجری رح

۱۷۔ اصول الدین فی تکلیف المکلفین۔ (شیعہ) علامہ سید ابو القاسم بن الحسین بن النقی الرضوی القمی رح

۱۸۔ اصول کافی (شیعہ) علامہ شیخ محمد بن یعقوب کلینی رح

۱۹۔ اطواق الحمامہ فی بحث الامامہ۔ (شیعہ) شیخ یحییٰ بن حمزہ رح

Marfat.com

۲۰۔ الاعتصام، گوجرانوالہ (اہلحدیث) مولوی محمد اسمٰعیل شیخ الحدیث۔

۲۱۔ افسانہ عشق عرف قصہ تاج گل۔ چوہدری عنایت اللہ الملقب بہ شہزادہ شاہد رضا شرافتی نوشاہی لوڑکوی

۲۲۔ الاکتفا۔ علامہ ابراہیم بن عبداللہ الیمنی رح

۲۳۔ امالی۔ (شیعہ)

۲۴۔ الامن والعلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلا۔ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں قادری برکاتی بریلوی رح

۲۵۔ انساب الاقوام۔

۲۶۔ انساب الخلافت ترجمہ سبائک الذہب۔ حکیم سید محمد ابراہیم شاہ ساکن بابیوالہ ضلع سیالکوٹ۔

۲۷۔ انگریزی گزٹ ضلع جھنگ ۱۸۸۳ء۔

۲۸۔ انوار شمسیہ۔ مخدوم امیر بخش چشتی نظامی سیالوی رح

۲۹۔ انواع بارک اللہ الموسوم بہ نصاب الفقہ۔ مولوی محمد بارک اللہ حنفی رح

۳۰۔ اورینٹل کالج میگزین لاہور شیخ صادق علی دلاوری ایم اے لاہوری

حرف الباء

۳۱۔ باغ سادات۔ سید تجمل حسین نقوی البخاری لاہوری

۳۲۔ بحار الانوار (شیعہ) علامہ محمد باقر مجلسی

۳۳۔ بحر الرائق۔

۳۴۔ برکات

Marfat.com

۳۴۔ برکاتِ علی پور المعروف خزانہ تیراہ شریف۔ مولوی محبوب احمد المعروف خیر شاہ حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

۳۵۔ برہان شرح مواہب الرحمان۔

۳۶۔ بیاض قادری۔ علامہ سید غلام قادر شاہ علوی قادری نوشاہی ساہنپالی ح

۳۷۔ پیامِ حق، کراچی

۳۸۔ بیان اللسان۔

حرف التاء

۳۹۔ تاریخ اسلام۔ مولانا اکبر شاہ خان نجیب آبادی

۴۰۔ تاریخ اسلام۔ مولوی عبدالرحمٰن شوق امرتسری

۴۱۔ تاریخ الامم والملوک (طبری) امام ابن جریر طبری ح

۴۲۔ تاریخ السادات۔ مولوی سید محمد مراد علی شاہ بخاری قادری ساکن گکیانوالہ ضلع گوجرانوالہ

۴۳۔ تاریخ اولیائے گجرات۔ مولوی سید ابوظفر ندوی ح

۴۴۔ تاریخ ائمہ۔ (شیعہ) سید علی حیدر بن آقا سید علی اظہر مجتہد شیعہ

۴۵۔ تاریخ بغداد۔ قاضی خطیب بغدادی ح

۴۶۔ تاریخ خمیس۔

۴۷۔ تاریخ دمشق۔ امام ابن عساکر محدث ح

Marfat.com

۴۸۔ تاریخ ضلع جہلم۔ مرزا محمد اعظم بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بندوبست ضلع جہلم

۴۹۔ تاریخ کوہستانی۔ علامہ محمد زکریا بن ابراہیم دامغانی رح

۵۰۔ تبصرہ۔ علامہ نخعی رح

۵۱۔ تحائف اصفیا۔ سید محمد حسن علوی قادری نوشاہی زملوی رح

۵۲۔ تحائف قدسیہ۔ سید پیر کمال عباسی قادری نوشاہی لاہوری رح

۵۳۔ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار۔

۵۴۔ تحفۃ الفقہا۔ امام علاؤالدین محمد بن احمد سمرقندی رح

۵۵۔ تحفہ محمدیہ۔ شیخ تاج محمود بن عثمان رح

۵۶۔ تحقیقات چشتی۔ مولوی نور احمد یکدل چشتی لاہوری رح

۵۷۔ تحقیق السیادت۔

۵۸۔ تحمید۔

۵۹۔ تذکرۃ العلما والمشائخ۔

۶۰۔ تذکرۃ الفقرا۔ مرزا احمد اختر گورگانی چشتی نظامی کیرانوی

۶۱۔ تذکرۃ الموضوعات۔ علامہ حافظ ابوالفضل محمد بن طاہر مقدسی رح

۶۲۔ تذکرۃ خواص الامۃ فی احوال الائمۃ۔ علامہ سبط ابن الجوزی رح

۶۳۔ تذکرہ

Marfat.com

۶۳۔	تذکرہ علمائے ہند۔	مولوی محمد عبدالشکور عرف رحمان علی ممبر کونسل مقام ریوان۔
۶۴۔	تذکرہ نوشاہیہ۔	سید حافظ محمد حیات ربانی قادری نوشاہی ساہنیالی رح
۶۵۔	ٹرائبز اینڈ کاسٹس آف پنجاب۔	مرلے راس۔
۶۶۔	تشریف البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر۔	نواب سید صدیق حسن خاں محدث بھوپالوی رح
۶۷۔	تصویر یوسف عرف قصہ یوسف زلیخا۔	میاں دائم اقبال قادری واسوئی۔
۶۸۔	تصویر کربلا الموسوم بہ گلزار جنت (شیعہ)	حاجی سید آل محمد بن سید اصغر حسین نقوی امروہی
۶۹۔	تعلیق۔	علامہ ابوالطیب طبری رح
۷۰۔	تفسیر ابن جریر۔	امام ابن جریر طبری رح
۷۱۔	تفسیر ابن مسعود۔	
۷۲۔	تفسیر ابوالسعود۔	
۷۳۔	تفسیر بیضاوی۔	قاضی ناصر الدین البیضاوی رح
۷۴۔	تفسیر تیسیر۔	
۷۵۔	تفسیر ثعلبی۔	شیخ احمد بن محمد ثعلبی رح
۷۶۔	تفسیر جامع البیان۔	
۷۷۔	تفسیر جلالین۔	امام جلال الدین سیوطی رح و امام جلال الدین محلی رح

Marfat.com

۷۸۔ تفسیر جمل۔

۷۹۔ تفسیر حسینی الموسوم بہ مواہب العلیہ۔ ملا حسین واعظ الکاشفی الہروی رح

۸۰۔ تفسیر حقانی الموسوم بہ فتح المنان۔ مولوی ابو محمد عبدالحق حقانی دہلوی رح

۸۱۔ تفسیر خازن الموسوم بہ لباب التاویل فی معانی التنزیل۔ امام علامہ ناصر الشریعۃ فی السنۃ شیخ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم البغدادی الصوفی رح

۸۲۔ تفسیر درمنثور۔ امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی رح

۸۳۔ تفسیر روح البیان۔ علامہ شیخ اسمٰعیل آنقروی رح

۸۴۔ تفسیر عیاشی (شیعہ)

۸۵۔ تفسیر فتح البیان (شیعہ)

۸۶۔ تفسیر قادری۔ مولوی فخر الدین رح

۸۷۔ تفسیر کبیر۔ امام فخر الدین رازی رح

۸۸۔ تفسیر لوامع الانوار البہیہ و سواطع الاسرار الاثریہ (شیعہ) علامہ ابو القاسم بن حسین بن حسنی [illegible] قمی

۸۹۔ تفسیر مبانی (شیعہ)

۹۰۔ تفسیر مجمع البیان (شیعہ) علامہ [illegible]

۹۱۔ تفسیر محمدی معروف بہ فتح الرحمٰن فی ترجمۃ القرآن المجید [illegible] محمد یکمولی

۹۲۔ تفسیر

Marfat.com

۹۲۔ تفسیر مدارک التنزیل وحقائق التاویل۔ علامہ ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رح

۹۳۔ تفسیر مظہری۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح

۹۴۔ تفسیر معالم التنزیل۔ امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رح

۹۵۔ تفسیر مواہب الرحمٰن المعروف جامع البیان، مولوی سید امیر علی رح

۹۶۔ تفسیر موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رح

۹۷۔ تفسیر نعمانی الموسوم بہ حبیب التفاسیر۔ مولوی محمد حبیب اللہ قادری

۹۸۔ تفسیر نعیمی الموسوم بہ اشرف التفاسیر۔ مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی

۹۹۔ تفسیر واحدی۔ امام ابوالحسن علی بن احمد واحدی رح

۱۰۰۔ تقریب التہذیب۔ امام ابن حجر عسقلانی رح

۱۰۱۔ تمہید۔ حافظ ابن عبدالبر المالکی رح

حرف الثاء

۱۰۲۔ ثبوت خلافت۔ (شیعہ) ڈاکٹر نور حسین صابر جھنگوی

۱۰۳۔ ثواقب المناقب۔ علامہ شیخ محمد شاہ صداقت کنجاہی دہلوی رح

حرف الجیم

۱۰۴۔ جامع الاصول۔ امام ابن الاثیر جزری رح

Marfat.com

۱۰۵	جامع الصحیح (بخاری)	امام محمد بن اسمعیل بخاری رح
۱۰۶	جامع الصحیح (ترمذی)	امام ابو عیسٰے اکمہ ترمذی رح
۱۰۷	جامع الصحیح (مسلم)	امام مسلم بن الحجاج قشیری رح
۱۰۸	جامع الصغیر۔	[جلال الدین عبدالرحمن سیوطی]
۱۰۹	جامع الفتاوٰی۔	[ابی القاسم محمد بن یوسف سمرقندی]
۱۱۰	جاوید نامہ۔	علامہ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال لاہوری رح
۱۱۱	جذب القلوب الٰی دیار المحبوب۔	شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح
۱۱۲	جلاء الافہام فی فضل الصلوٰۃ علی خیر الانام۔	امام حافظ شمس الدین محمد بن ابی بکر بن قیم الجوزی الحنبلی الدمشقی رح
۱۱۳	جلاء الظلام فی الرد علی النجدی الذی اضل العوام۔	علامہ سید علوی بن احمد بن حسن بن عبدالله الحداد رح
۱۱۴	جلاء العیون (شیعہ)	ملا باقر مجلسی ح
۱۱۵	جمع بین الصحیحین۔	علامہ حمیدی رح
۱۱۶	جنگ نامہ۔	میاں حامد رح
۱۱۷	جواہر۔	
۱۱۸	جواہر العقدین۔	علامہ سمہودی رح
۱۱۹	جہاز محمدی۔ (اہلحدیث)	مولوی محمد الدین ساکن دہڑ دکاں ضلع گوجرانوالہ

حرف الحاء

Marfat.com

حرف الحاء

۱۲۰ حاشیہ شرح التقریب ۔ — علامہ شیخ ابراہیم باجوری رح

۱۲۱ الحاوی الفتاوی ۔ — امام سیوطی رح

۱۲۲ حدیقۃ الاسرار فی اخبار الابرار ۔ — مولوی امام بخش چشتی جام پوری رح

۱۲۳ حسن العقیدہ — شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح

۱۲۴ حل لغات منتخبات العربیہ ۔ — مولوی مراد علی سابق مصحح مطبع سرکاری لاہور ۔

۱۲۵ حلیۃ الاولیا ۔ — حافظ ابونعیم اصبہانی رح

۱۲۶ حواشی السعدیہ ۔

حرف الخاء

۱۲۷ خزینۃ الاصفیا ۔ — مفتی غلام سرور لاہوری رح

۱۲۸ خصال (شیعہ) — [شیخ صدوق ابی جعفر محمد قمی]

۱۲۹ خصائص العلویہ ۔ — شیخ محمد بن علی ابن نطنزی رح

۱۳۰ خلاصۃ الانساب ۔

۱۳۱ خلاصۃ التفاسیر (شیعہ)

۱۳۲ خلاصۃ المصائب (شیعہ) — مولوی مرزا محمد ہادی بن مرزا علی رح

Marfat.com

۱۳۳ خلاصہ۔

۱۳۴ خلافت راشدہ۔ آقا بیدار بخت ایم۔ اے، او پنجاب (ایم۔ آر، اے، ایس لندن) فیلو پنجاب یونیورسٹی پرنسپل دارالعلوم السنۂ شرقیہ لاہور۔

۱۳۵ خلفائے راشدین۔ مولانا حاجی معین الدین ندوی

۱۳۶ خیابان۔ سراج الدین علی خان آرزو و تنہا بخان آبادی

۱۳۷ خیر منگھ میاں علیے حکیم رہ

حرف الدّال

۱۳۸ دارالغرفان (لاہور)

۱۳۹ دُرِّ مختار۔

۱۴۰ دیوان علی۔ امام ابوالحسن علی المرتضیٰ رضہ

حرف الذّال

۱۴۱ ذخیرہ۔

۱۴۲ ذکر خیر مولوی محبوب عالم نقشبندی مجددی سیدوی رہ

۱۴۳ ذوقِ نوشاہی (سیحرفی) میاں شکر دین شکر قادری نوشاہی شرقپوری، ساکن ابراہیم

Marfat.com

حرف الراء

۱۴۴	راجپوت گوتیں۔	چوہدری محمد افضل خاں ایڈیٹر اخبار مسلم راجپوت امرتسر
۱۴۵	رئیسانِ پنجاب۔	سر لیپل ایچ گریفین صاحب بہادر
۱۴۶	رحمۃ للعالمین۔	قاضی محمد سلیمان سلمان منصورپوری
۱۴۷	رَدّالمحتار شرح دُرّالمختار۔	علامہ ابن عابدین شامی رح
۱۴۸	رسالۃ الاولیا	سید ہاشم علوی بیجاپوری رح
۱۴۹	رسالہ	مولوی محمد حسین اعوان
۱۵۰	رسالہ احمدیگ (مقاماتِ حاجی بادشاہ)	مرزا احمد بیگ قاقشال لاہوری رح
۱۵۱	رسالہ شعبہ مصوری	
۱۵۲	رسائل الارکان	
۱۵۳	رسومِ ہند۔	
۱۵۴	رضاکار (لاہور)	
۱۵۵	روح المعانی۔	
۱۵۶	روز روشن۔	مولوی مظفر حسین صبا کوپاموی بھوپالی رح
۱۵۷	روضۃ الشہدا،	مُلّا حسین الواعظ الکاشفی الہروی رح

Marfat.com

۱۵۸ ریاض الانساب

۱۵۹ ریاض المستطاب (شیعہ)

۱۶۰ ریلوے میگزین (لاہور)

حرف الزّاء

۱۶۱ زاد الاعوان۔ مولوی نورالدین سلیمانی رح

۱۶۲ زاد السبیل الی الجنۃ والسلسبیل (شیعہ) مولوی سید غلام یحییٰ النقوی البخاری المدراسی رح

۱۶۳ زہرۃ الابرار ترجمہ اردو بہجۃ الاسرار۔

۱۶۴ زین الفتیٰ فی تفسیر ہل اتیٰ۔

حرف السّین

۱۶۵ السد المحمود۔ امام محمد باقر رح

۱۶۶ سر الشہادتین۔ مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رح

۱۶۷ سرفروش (گوجرانوالہ)

۱۶۸ سر مکتوم المعروف بہ ملفوظات محمد شاہی مرتبہ اعلیٰحضرت سید غلام مصطفےٰ قادری نوشاہی ساہنپالی دام برکاتہ

۱۶۹ سکینۃ الاولیا۔ شہزادہ محمد دارا شکوہ حنفی قادری گورگانی رح

۱۷۰ سلسلۃ العقیان فی دفع الطعن عن سیادت غوث الجیلان۔ مولوی پیر غلام دستگیر نامی قریشی لاہوری

۱۷۱ سلسلہ

Marfat.com

۱۷۱	سلسلہ آصفیہ۔	مولوی عبداللہ خاں سابق سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ ماڈل سکول لاہور
۱۷۲	سلطان الاذکار فی مناقب غوث الابرار۔	شاہ محمد علم الیقین رح
۱۷۳	سنن (ابن ماجہ)	امام ابو عبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ قزوینی رح
۱۷۴	سنن (ابی داؤد)	امام ابی داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رح
۱۷۵	سنن (بیہقی)	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رح
۱۷۶	سنن (دارقطنی)	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رح
۱۷۷	سنن (نسائی)	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی رح
۱۷۸	السنیۃ الانیقہ فی فتاویٰ افریقہ۔	مولانا احمد رضا خاں بریلوی رح
۱۷۹	سوانحعمری حضرت علی مرتضٰی۔	مولوی فصیح الدین احمد انصاری اٹاوی
۱۸۰	سیر الاولیا۔	سید محمد مبارک العلوی الکرمانی المدعو بالخورد رح
۱۸۱	سیر المدار المعروف بہ ظہیر الابرار۔	شاہ ظہیر احمد ظہیری سہسوانی رح
۱۸۲	سیرۃ	ملا
۱۸۳	سیرۃ النبی۔	مولوی محمد بشیر صدیقی علیپوری
۱۸۴	سیلاب عشق۔	شہزادہ شاہد رضا شرافتی نوشاہی ساکن لوڑکی شریف ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

حرف الشین

۱۸۵ شامل البیہقیہ۔ ابی القاسم اسماعیل بن حسین بیہقی حنفی

۱۸۶ شجرہ شریف (منظوم) سید تیر علی شاہ بن سید سلطان علی شاہ قادری نوشاہی رسلوی

۱۸۷ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی۔ شہزادہ شاہد رضا شرافتی لودھکوی

۱۸۸ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی سید عبدالکریم شاہ عباسی قادری نوشاہی بیہلی

۱۸۹ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی مرزا محمد نذیر اختر قادری نوشاہی شرافتی ساہنپالی

۱۹۰ شجرہ شریف خاندان قادری نوشاہی میاں شکر دین شکر قادری نوشاہی شرافتی ابدالوی

۱۹۱ شجرہ شریف نوشاہی حکیم سید غلام رسول شاہ برق قادری نوشاہی، ساکن چک سواری۔

۱۹۲ شرح السنۃ۔ امام بغوی رح

۱۹۳ شرح الورد۔ سید مصطفیٰ یمنی مصری رح

۱۹۴ شرح الیاس۔

۱۹۵ شرح انواع [illegible]۔ مولوی محمد مخدوم حنفی

۱۹۶ شرح صحیح مسلم۔ امام نووی رح

۱۹۷ شرح معانی الآثار۔ امام طحاوی رح

۱۹۸ شرح [illegible]

Marfat.com

۱۹۹	شرح نقایہ۔	
۲۰۰	شرح ہدایہ۔	
۲۰۱	شرف المؤبد لآل محمد۔	شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی رح
۲۰۲	شریف التواریخ	خادم آل محمد سید ابوالظفر شریف احمد شرافت قادری نوشاہی عفی عنہ
۲۰۳	شعب الایمان	امام بیہقی۔
۲۰۴	شمس الاسلام (بھیرہ)	مولوی ظہور احمد اختر
۲۰۵	شمس التواریخ۔	مولوی محمد وارث علی اسرائیلی
۲۰۶	شمس المشائخ (امرتسر)	صوفی سید خورشید الحسن شاہ گیلانی قادری نوشاہی
۲۰۷	شوق نوشاہی (سیحرفی)	میاں شکر دین شکر قادری نوشاہی شرافتی ابدالوی
۲۰۸	شہنشاہِ کربلا۔ (شیعہ)۔	سید برکت علی شاہ گوشہ نشین وزیر آبادی

حرف الصاد

۲۰۹	صحیفہ اہلحدیث (کراچی)	
۲۱۰	صحیفہ علویہ۔	امام علی المرتضیٰ رض۔
۲۱۱	صراح۔	ابی الفضل محمد بن عمر بن خالد قرشی جمالی
۲۱۲	صواعق محرقہ۔	حافظ ابن حجر مکی رح

Marfat.com

حرف الضاد

۲۱۳ ضمیمہ تاریخ جلیلہ۔ مولوی پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

حرف الطاء

۲۱۴ طبقات الصحابۃ والتابعین۔ امام ابن سعد زہری،

حرف العین

۲۱۵ عرفان شریعت (فتاوٰی رضویہ) مولوی عرفان علی رضوی بریلوی

۲۱۶ عروۃ الوثقٰی۔ سید جعفر بن حمزہ اکبر علوی رح

۲۱۷ العقیدۃ الیوسفیہ لقاری العقیدۃ الخوشیہ، مولوی محمد اعظم قادری نوشاہی میرو والی

۲۱۸ العطایا النبویہ فی الفتاوٰی الرضویہ۔ مولٰنا احمد رضا خاں بریلوی رح

۲۱۹ علمائے ہند کے شاندار کارنامے۔ مولوی محمد میاں دیوبندی

۲۲۰ عمدۃ الطالب فی انساب آل ابیطالب۔ علامہ جمال الدین احمد المعروف بہ ابن عنبہ،

۲۲۱ عملیات مجربہ خاندان عزیزیہ۔ مولوی سید ظہیر الدین بن سید احمد،

۲۲۲ عین الحیوۃ (شیعہ) [شیخ بہائی آملی]

۲۲۳ عین المعانی۔

۲۲۴ عیون اخبار الرضا۔ شیخ صدوق ابی جعفر محمد قمی

Marfat.com

۲۲۵ عیون المذہب۔

حرف العین

۲۲۶ غنیۃ الطالبین۔ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح

۲۲۷ غیاث اللغات۔ مولوی محمد غیاث الدین رامپوری رح

حرف الفاء

۲۲۸ فاطمی دعوت اسلام۔ مسعود نظرت خواجہ حسن نظامی دہلوی رح

۲۲۹ فتاوٰے زاہدیہ۔

۲۳۰ فتاوٰے عالمگیریہ۔

۲۳۱ فتاوٰے عتابیہ۔

۲۳۲ فتاوٰے مسیح موعود۔ مرزا غلام احمد قادیانی

۲۳۳ فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رح

۲۳۴ فتح القدیر۔

۲۳۵ فتح القریب المجیب فی شرح الفاظ التقریب۔ شیخ ابن القاسم الغزی رح

۲۳۶ فرائض الاسلام۔ شیخ محمد ہاشم تھٹوی رح

۲۳۷ فردوس الاخبار۔ امام حافظ ابوشجاع شیرویہ ہمدانی رح دیلمی رح

Marfat.com

۲۳۸ فرہنگ اردوئے معلّٰے ۔ مرزا اسداللہ خاں غالب دہلوی ؒ

۲۳۹ فرہنگ میر ۔ مولوی عزیزالدین قانونگو ، ساکن جودھپور ۔

۲۴۰ فصل الخطاب ۔ خواجہ محمد یار سانجاری ؒ

۲۴۱ فصولین ۔

۲۴۲ فلک النجاۃ فی الامامۃ والصلوٰۃ المعروف بہ غایۃ المرام فی معیار الامام = مولوی حافظ [illegible]

۲۴۳ فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ۔ مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی انصاری [illegible]

۲۴۴ الفوائد الضیائیہ ، المعروف شرح ملّا جامی ۔

۲۴۵ فیروز اللغات اردو ۔ خانصاحب مولوی محمد فیروزالدین ایم [illegible]

۲۴۶ فیروز اللغات فارسی ۔ خانصاحب مولوی محمد فیروزالدین ایم [illegible]

۲۴۷ فیض الباری ترجمہ و شرح صحیح بخاری ۔

۲۴۸ فیض عام ترجمہ رسالہ حسنیہ (شیعہ) مولوی سید غیاث حسین بن سید امام علی [illegible]

حرف القاف

۲۴۹ قدوری ۔ امام ابوالحسن بن احمد بن محمد بن [illegible]

۲۵۰ قرآن مجید ۔

۲۵۱ قصائد ۔ شہادہ صوفی محمد فضل [illegible]

Marfat.com

۲۵۲	قصہ ہیر رانجھا۔	سید وارث شاہ بن قطب شاہ چشتی جنڈیالوی رح
۲۵۳	قصیدہ۔	علامہ ابو الفضل یحییٰ بن سلامۃ الحصکفی رح
۲۵۴	قصیدہ۔	ملا فضل الروزبہان۔
۲۵۵	قفس العشق۔	مولوی حکیم نظام الدین قادری نوشاہی للحالی
۲۵۶	القول الجید فی اطلاق السید۔	

حرف الکاف

۲۵۷	کامل الفتاوے۔	
۲۵۸	کتاب الاسلام۔	سعید نذیر الحق گیلانی
۲۵۹	کتاب الاُمّ۔	
۲۶۰	کتاب الترغیب والترہیب۔	امام حافظ عبد العظیم زکی الدین منذری رح
۲۶۱	کتاب التفسیر۔	امام ابن مردویہ رح
۲۶۲	کتاب التقریب وغایۃ الاختصار۔	شیخ ابی شجاع اصفہانی شافعی رح
۲۶۳	کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ۔	قاضی عیاض بن موسےٰ یحصبی رح
۲۶۴	کتاب الغریبین۔	امام ابو عبید اللہ احمد بن محمد بن ابی عبید العبیدی رح
۲۶۵	کتاب المسطور بین الشرافۃ والطور۔	سید شرافت وصوفی طور۔

Marfat.com

۲۶۶	کریم اللغات	مولوی کریم الدین ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس پنجاب
۲۶۷	کشف المحجوب ۔	مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش لاہوری رح
۲۶۸	الکلام الحاوی	مولوی سرفراز خاں صفدر گکھڑی
۲۶۹	الکلام المقبول فی طہارت نسب الرسول ۔	مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی
۲۷۰	گلزار حسین ترجمہ سر الشہادتین ۔	
۲۷۱	گلزار نوشاہی (فیض مصطفائی)	مولوی ابوالخادم محمد حیات شمسی قادری نوشاہی شرقپوری
۲۷۲	کمالین حاشیہ جلالین ۔	مولانا سلام اللہ محدث راجپوری رح
۲۷۳	کنز الدقائق ۔	امام حافظ الدین ابوالبرکات عبداللہ بن احمد بن محمود النسفی رح
۲۷۴	کنز الرحمت ۔	مولانا محمد اشرف فاروقی قادری نوشاہی منیجری رح
۲۷۵	کنز العمال ۔	شیخ علی المتقی رح
۲۷۶	الکنیٰ ۔	امام حاکم
۲۷۷	الکوکب الدریہ فی تراجم السادۃ الصوفیہ المعروف بہ طبقات الکبریٰ =	امام شیخ عبدالرؤف مناوی رح

حرف اللام

۲۷۸	لطائف گل شاہی ۔	سید گل محمد بن سید شاہ عصمت اللہ حمزہ پہلوان قادری نوشاہی
۲۷۹	لغات فیروزی	مولوی محمد فیروز الدین منشی فاضل مدرس اول میونسپل بورڈ سیالکوٹ

Marfat.com

۲۸۰ لغات کشوری۔ مولوی سید تصدق حسین رضوی

۲۸۱ لواقح الانوار فی طبقات الاخیار المعروف بہ طبقات الکبریٰ = امام شیخ عبدالوہاب شعرانی رح

حرف المیم

۲۸۲ مالا بدمنہ قاضی نثار اللہ پانی پتی رح

۲۸۳ مبادی اللغات۔ مولوی فیض محمد اورینٹل ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول مظفر گڑھ

۲۸۴ مبسوط۔ امام محمد بن حسن شیبانی رح

۲۸۵ مجمع الفتاویٰ۔

۲۸۶ مجموعۃ الفتاویٰ۔ مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحی لکھنوی رح

۲۸۷ مخزن پنجاب۔ مفتی غلام سرور لاہوری رح

۲۸۸ مخزن ہند۔ منشی ہنومان پرشاد کائستھ قنوجی۔

۲۸۹ مختارۃ۔ علامہ ضیاء مقدسی رح

۲۹۰ مدارج النبوۃ فی درجات الفتوۃ۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

۲۹۱ مذاق العارفین ترجمہ احیاء علوم الدین۔ حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی طوسی رح

۲۹۲ مراتب علائی۔

۲۹۳ مرأۃ مسعودی۔ عبدالرحمان چشتی

Marfat.com

۲۹۴	مراقی الفلاح -	علامہ شرنبلالی رح
۲۹۵	مروج الذہب -	علامہ مسعودی رح
۲۹۶	مرثیہ - (شیعہ)	مرزا سلامت علی دبیر
۲۹۷	مسالک السالکین فی تذکرۃ الواصلین -	مرزا محمد عبدالستار بیگ مجددی سہسرامی رح
۲۹۸	مستدرک الصحیح -	امام حاکم رح
۲۹۹	مسلمان (سوہدرہ پنجاب)	مولوی عبدالمجید خادم سوہدروی
۳۰۰	مسند -	امام ابن ابی حاتم رح
۳۰۱	مسند -	امام ابن ابی شیبہ رح
۳۰۲	مسند -	امام ابویعلیٰ موصلی رح
۳۰۳	مسند -	امام احمد بن حنبل رح
۳۰۴	مسند -	امام حاکم رح
۳۰۵	مسند -	امام بزار رح
۳۰۶	مسند -	امام علی رضا رض
۳۰۷	مسند الفردوس	امام دیلمی رح
۳۰۸	مشکوۃ المصابیح	امام ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ عمری خطیب تبریزی رح

۳۰۹ مصائب

Marfat.com

۳۰۹ مصائب الابرار در محبت آل اطہار (شیعہ) حاجی مولوی سید محمد حسین نوگانوی ریاست جانسٹھ ضلع مظفر نگر

۳۱۰ مصباح اللغات۔ مولانا ابوالفیض عبدالحفیظ بلیاوی استاد ادب ندوۃ العلما لکھنؤ۔

۳۱۱ مطالب السئول۔ شیخ کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی رح

۳۱۲ معجم امام ابن القانع رح

۳۱۳ معجم۔ امام طبرانی رح

۳۱۴ معدن شرح کنز

۳۱۵ معرفۃ۔ علامہ الباوردی رح

۳۱۶ مفتاح الفتوح۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی

۳۱۷ مفردات۔ امام راغب

۳۱۸ مکتوبات۔ شاہ فقراللہ علوی مجددی سکارپوری رح

۳۱۹ مکتوباتِ شاہد۔ شہزادہ شاہد رضا شرافتی نوشاہی لوڑکوی

۳۲۰ مناقب۔ امام احمد بن حنبل رح

۳۲۱ مناقباتِ نوشاہیہ۔ سید عمر بخش قادری نوشاہی رسولنگری رح

۳۲۲ مناقب السادات۔ قاضی شہاب الدین

۳۲۳ مناقب العارفین۔ مولانا حاکی رح

Marfat.com

۳۲۴ مناقب مرتضوی۔ امام نسائی رح

۳۲۵ منتخب اللغات شاہجہانی عرف رشیدی ملا عبدالرشید رح

۳۲۶ المنجد۔ علامہ فاضل لوئیس معلوف الیسوعی

۳۲۷ من لایحضرہ الفقیہ (شیعہ) شیخ صدوق ابی جعفر محمد قمی

۳۲۸ مودۃ القربیٰ۔ امیر کبیر سید علی ہمدانی رح

۳۲۹ مؤطا۔ امام مالک بن انس رح

۳۳۰ میزان قطبی۔ سید قطب شاہ علوی رح

۳۳۱ میزان ہاشمی۔ سید ہاشم شاہ علوی رح

حرف النون

۳۳۲ النار الحامیہ لمن ذم المعاویہ۔ مولوی نبی بخش حلوائی نقشبندی مجددی لاہوری

۳۳۳ نافع اللغات المعروف اردو سکول ڈکشنری۔ کے، ایل، رلیارام ہیڈ ماسٹر رنگ محل مشن ہائی سکول لاہور
وسید عنایت علی منشی فاضل فسٹ اورینٹل ٹیچر مشن ہائی سکول لاہور

۳۳۴ نسب نامہ رسول مقبول۔ مولوی پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

۳۳۵ نظامی بنسری۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی رح

۳۳۶ نغمہ عشق المعروف قصہ مرزا صاحباں۔ شہزادہ شاہد رضا شرافتی نوشاہی لودھرکوی

۳۳۷ نفحات

Marfat.com

۳۳۷ نفحات الانس من حضرات القدس۔ مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی رح

۳۳۸ نوادر۔ شیخ ابوعصمہ رح

۳۳۹ نور (مرادآباد یوپی) مولوی سید ظفر الحسن مرادآبادی

۳۴۰ نورالفتاوٰے الموسوم بہ فتاوٰے نوشاہیہ۔ علامہ سید حافظ نوراللہ فرشتہ صفات قادری نوشاہی ساہنپالی رح

۳۴۱ نورالھدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ۔ مترجمہ مولوی وحیدالزمان رح

۳۴۲ نہج البلاغت۔ امام ابوالحسن علی المرتضٰے رض

۳۴۳ نہرالفائق۔

۳۴۴ نہرالمصائب۔ (شیعہ) مولوی حاجی اخوند مرزا قاسم علی کربلائی

حرف الواو

۳۴۵ الوہابی فوارۂ لعنت المشہور غضب سبحان بر دشمن نعمان۔ ملا محمد بخش حنفی پال کشمیری مالک اخبار ہنٹر و سکریٹری انجمن حامی اسلام لاہور

حرف الھاء

۳۴۶ ہجرتشرافت۔ (سیحرفی) سید عبدالکریم شاہ عباسی قادری نوشاہی شرافتی چنبیلی

۳۴۷ ہدایہ۔ امام ابوالحسن برہان الدین علی بن ابوبکر فرغانی مرغینانی رح

حرف الیاء

۳۴۸ یادگار اشرف۔ مولوی پیر غلام دستگیر نامی لاہوری

Marfat.com

خاتمہ

الحمد للہ کہ یہ کتاب موسوم بہ انوار السیادت فی آثار السعادت ، آج بروز یکشنبہ بتاریخ سیزدہم ماہ رجب ۱۳ سنہ ۱۳۷۵ھ مطابق بست و ششم فروری سنہ ۱۹۵۶ء مرتبہ تکمیل کو پہنچی ، پڑھنے والوں اور فائدہ اٹھانے والوں سے التماس ہے ۲۶ کہ اس مؤلف حزین ترافت مسکین کو دعائے حسن خاتمہ سے ضرور خوشوقت فرماویں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

دستخط

تمام شد کتاب انوار السیادت فی آثار السعادت بدست خط مؤلف کتاب احقر العباد فقیر سید شریف احمد ترافت علوی عباسی قادری نوشاہی برخوردار ی عفا اللہ عنہ ، مقیم آستانہ عالیہ نوشاہیہ ساہنپال شریف تحصیل بھالیہ ، ضلع گجرات ، بروز یکشنبہ ۱۳ رجب سنہ ۱۳۷۵ھ ۲۶ فروری سنہ ۱۹۵۶ء ۱۵ پھاگن سمت ۲۰۱۲ بکرمی

نوشتہ بماند سیاہ بر سفید نویسندہ را نیست فردا امید

سید شریف احمد نوشاہی علوی

Marfat.com

استدراکات

حسب ذیل استدراکات خود مصنف مرحوم کی ان متفرق یادداشتوں سے لیے گئے ہیں جو کتاب کے مسودے میں متعلقہ صفحات کے ساتھ رکھی ہوئی تھیں۔

* متعلقہ صفحہ ۲۶

○ سوال: اہل بیت کس کو کہتے ہیں۔

جواب: اہل بیت کا اطلاق چند معنی کے ساتھ آیا ہے۔ ایک معنی کو تو وہ لوگ اہل ہیں کہ جن کو زکوۃ لینا حرام ہے، یعنی بنی ہاشم۔ اور یہ شامل ہے آل عباس اور آل علی اور آل جعفر و آل عقیل و آل حارث کو رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا ہے۔ اس معنی کو شامل ہیں اہل بیت میں ازواج مطہرات۔ اور ازواج مطہرات کا نکالنا اہل بیت سے مکابرہ ہے۔ اور کبھی اطلاق اہل بیت کا ایسا آیا ہے کہ مفہوم ہوتا ہے اختصاص اس کا حضرت بی بی فاطمہ زہرا اور علی رضی اللہ عنہ و حسن و حسین سلام اللہ علیہم اجمعین سے۔ اولیٰ یہ ہے کہ اہل بیت کہا جائے اولاد ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور حسن و حسین علیہما السلام ان میں سے ہیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ بھی اہل بیت میں سے ہیں۔ بحیثیت معاشرت حضرت بی بی فاطمہ کے رضی اللہ عنہا (تکمیل الایمان)

(توضیح العقاید ص: ۷۳، مصنفہ مولوی حاجی شاہ محمد رکن الدین نقشبندی مجددی الوری)

* متعلقہ صفحہ ۶۳

○ (السیّد) بفتح الاول و الثانی المشد والرئیس کما یقال سید القوم ای رئیسہم ثم غلب فیمن کان من اولاد نبینا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فی مجمع الفتاوی ولو کانت الام سیدۃ ولا یکون الاب سیداً الفتوی علی ان الولد یکون سیداً ھکذا فی الحامع الصغیر والمبسوط۔

Marfat.com

(واعلم) ان رجلا اذانکح امتہ فولدت منہ یکون ولدھا رقیقاًلمولاھا الااذا کان الناکح سیدافیکون حرا کمافی الال فافھم واحفظ۔

(جامع العلوم فی اصطلاحات الفنون الملقب بہ دستور العلما، ج: ۲، ص: ۱۹۳ ـ ۱۹۴ تالیف قاضی عبدالنبی بن عبدالرسول احمد نگری، مطبوعہ بیروت ـ لبنان ۱۳۹۵ھ / ۱۹۷۵ء)

○ ابن اثیر جزری نے اپنی کتاب نہایہ (طبع قاھرہ، ۱۳۰۶ھ، ج: ۲، ص: ۲۰۶) میں بیچ لغت سید کے لکھا ہے:

السیّد یطلق علی الرب والمالک والشریف والفاضل والکریم والحاکم والزوج والرئیس والمقدم

(صادق الجواب علی طریق الصواب ص: ۱۲۰، سید حسن علی شاہ بخاری، ۱۳۱۷ھ)

○ مفردات القرآن، امام راغب اصفہانی ص: ۴۵۳ کالم اول سطر ۲۶ میں ہے ـ "سید" کے معنی بڑی جماعت کا سردار کے ہیں، چنانچہ اضافت کے وقت سید القوم تو کہا جاتا ہے، مگر سید الثوب یا سید الفرس نہیں بولا جاتا اور اسی سے ساد القوم لیسود ھم کا محاورہ ہے ـ چونکہ قوم کے رئیس کا مہذب ہونا شرط ہے اس اعتبار سے ہر فاضل النفس آدمی کو سید کیا جاتا ہے، چنانچہ آیت وسیداو حصوراً اور سردار ہوں گے اور عورت سے رغبت نہ رکھنے والے (۳ / ۳۹) میں بھی "سید" کا لفظ اسی معنی پر محمول ہے اور آیت وألفیا سیدھا اور دونوں کو ..... عورت کا خاوند مل گیا، (۱۲ / ۲۵) میں خاوند کو سید کہا گیا ہے کیونکہ وہ بیوی کا نگران اور منتظم ہوتا ہے، اور آیت: ربنا انا اطعنا سادتنا و کبراءنا اے ہمارے پروردگار، ہم نے اپنے سرداروں اور بڑے لوگوں کا کہا جانا (۳۳ / ۶۷) میں سادتنا سے والا اور ... مراد ہیں"۔

○ سیادت صفتے از صفات حق تعالی است لہذا ہزار و یک نام سید السادات اسمی از اسماء اللہ است و بالاصالہ سید اوتعالیٰ است و بس کہ در حدیث شریف وارد است السید ھو اللہ و بہ تبعیت در ضمن او سبحانہ حضرت سید المرسلین را سیادت حاصل است صلوۃ اللہ و سلامہ

Marfat.com

علیہ ، و در ضمن آں سرور حضرت فاطمہ و حضرت علی و حضرات حسنین رانصیب گشتہ در ضمن ایں ذوات عالیات ذریات ایشان را میسر گردیدہ وان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت فیض این امر در ہمہ سادات جاری خواہد ماند امامرتبۂ سادات بنی فاطمہ از سادات علوی برتراست (علم الکتاب ، تصنیف خواجہ میر محمدی المتخلص بہ درد، مطبوعہ مطبع انصاری دہلی ۱۳۰۸ھ تحت ادارت مولوی محمد عبدالمجید، واردسی و نہم، ص: ۲۶۰، س: ۱۵)

* متعلقہ صفحہ ۱۲۹

فتاویٰ

السوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ

۱۔ علاوہ سادات بنی فاطمہ ، آل عباس ، آل جعفر، لقب سید و شریف (جو سادات بنی ہاشم کا خاص لقب تھا) اس زمانہ میں اس لفظ کا اطلاق ان پر ہو سکتا ہے کہ نہیں ؟

۲۔ چونکہ یہ لوگ ہمیشہ سے اس لقب سے ملقب تھے ۔ تمام تاریخیں اس کی شاہد ہیں ۔ اس زمانہ میں ان حضرات کو اگر اس لقب سے ملقب کیا جاتا ہے تو لوگ چونکتے ہیں اور معترض ہوتے ہیں اور ان کو سید نہیں کہتے ، شریعت محمدی میں ان کو سید نہ کہنے والے شخص کا کیا حکم ہے؟

۳۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قبائل بنائے ہیں ۔ ہر ہر قبیلہ کے القاب ہیں ، جن سے ان کا تعارف ہوتا ہے ۔ اب اگر ان کو ان کے خاندانی لقب سے علیحدہ کیا جائے گا تو منشائے کلام باری کے خلاف ہو گا کہ نہیں ؟ پس جو لوگ آل محمد میں داخل ہیں اور مال صدقہ ان کو دینا حرام ہے ، اور ذوی القربیٰ و اہل بیت میں داخل ہیں پھر ان لوگوں کو سید نہ کہنا ، ان کے حقوق کو برباد کرنا ہے ۔ پس ایسے شخص کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

۴۔ نیز حضور سرکار دو عالم کے زمانہ میں اور خیر القرون میں کیا یہ لوگ اس لقب سے ملقب تھے کہ نہیں یا ان کو شیخ کہتے تھے ۔ بینوا و توجروا ۔

Marfat.com

الجواب: صورت مسئولہ میں آل حضرت عباس، آل حضرت جعفر طیار، آل حضرت عقیل پر لفظ سید و شریف کا اطلاق خیر القرون میں برابر جاری تھا۔ جس طرح آل حضرت علی مرتضی پر فقط سادات بولا جاتا تھا۔ ایسا ہی ان حضرات مذکورہ بالا کی آل پر بولا جاتا تھا۔ پس جیسا اس زمانہ میں اطلاق ہوتا تھا اب بھی صحیح و درست ہے کیونکہ سادات کی خصوصیتوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان پر بوجہ شرافت نسبی و سیادت خاندانی صدقہ کھانا شرعاً حرام ہے۔ صحیح مسلم ص: ۲۷۹، ج: ۲، (اور مسند احمد حنبل، ج: ۴، ص: ۳۶۷) میں حضرت زید بن ارقم سے جو جلیل القدر صحابی ہیں حدیث خم غدیر کے پچھلے حصہ میں مروی ہے:

ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اھل بیتی اذکرکم اللہ فی اھل بیتی فقال لہ حصین و من اھل بیت یازید الیس نساءہ من اھل بیتہ قال ان نساءہ من اھل بیتہ ولکن اھل بیتہ من حرم الصدقۃ علیہ بعدہ، قال ومن ھم قال آل علی وآل عقیل و آل جعفر وآل عباس. قال ھل (کذا أکل) ھولاء حرم علیھم الصدقۃ قال نعم قال الشوکانی فی النیل واستدل القائل بذلک بان زید ابن ارقم نسر الال بھم و بین انھم آل علی وآل جعفر و آل عقیل وآل عباس کمافی الصحیح المسلم والصحابی اعرف بمرادہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون تفسیرہ تربیتہ علی الیقین۔

اس سے جیسے یہ معلوم ہوا کہ آل علی وآل عباس وغیرہم حضرات مذکورہ بالا پر صدقہ کھانا حرام ہے اور یہ حضرات آل رسول ہیں۔ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ رسول خدا کی ازواج مطہرات بھی سیدہ ہیں اور اہل بیت ہیں۔ الغرض آنحضرتؐ کی آل جو سید ہیں دو قسم کے ہیں۔

ایک وہ جن کی شان میں آیت تطہیر نازل ہوئی ہے۔ پھر ان کی دو قسمیں ہیں

Marfat.com

ایک وہ جن پر صدقہ حرام نہیں ہے ۔ جیسے ازواج مطہرات اور دوسرے وہ جن پر صدقہ حرام ہے ۔ جیسے آل ابی طالب ۔ آل ابی عباس ، بنو الھاشم و بنو عبدالمطلب ۔

قال الشوکانی فی النیل یحرم الصدقہ علی بنی المطلب وبنی ھاشم ولم یدخل فیہ آل ابی لھب کذا قال الشیخ فی اللمعات والعلامہ فی فتح القدیر۔

۲ ۔ اہل بیت مجازی جن کی شان میں بہت سی آیات نازل ہوئی ہیں اور وہ اصحاب کبار ہیں ، جن میں بعض تو رسول خدا کے اصہار ہیں اور بعض داماد ، اور بعض انصار ، اور بعض یار غار ، جان نثار و مونس و غم گسار تھے ، مجازاً سب کو اہل بیت رسول کہہ سکتے ہیں ۔ جیسا عرب و عجم میں عام قاعدہ ہے کہ ہم جلیسوں کو کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ تو ہمارے گھر کے آدمی ہیں ، جیسے حضرت سلمان فارسی کو حضورؐ نے فرما دیا تھا: سلمان منا اھل البیت ۔ پس حقیقی سادات تو وہ ہی ہیں جن پر صدقہ حرام ہے ، انہیں پر لقب سید و شریف کا اطلاق حضور کے زمانہ میں اور خیرالقرون میں ہوتا ہے ، کیونکہ سید کے لغوی معنی حلیم ، کریم ، عفیف ، زاہد ، صاحب علم ، رئیس ، سردار قوم کے آتے ہیں ۔ کما قال الرازی فی التفسیر الکبیر فیدخل فیہ جمیع الصفات المذکورۃ فی الحلم والعلم والکرم والزھد والورع ۔ اور یہ تمام صفات آل عباس اور آل ابی طالب میں پائی جاتی ہیں ۔ لہذا ان پر لقب سید و شریف کا اطلاق قطعاً درست ہے اور جو شخص صرف آل حضرت علی پر اطلاق کو جائز کہتا ہے اور دوسروں پر درست نہیں سمجھا ۔ تعصب اور کم علمی کی وجہ سے ہے ۔ واللہ اعلم ۔

۱ ۔ الراقم خادم العلماء ابوتراب محمد عبدالحق خلف مولانا عبدالعزیز امرتسری ، ناظم انجمن قامع الملحدین ۔ (مہر)

۲ ۔ الجواب صحیح ۔ حکیم ابوالفقر محمد ضمیرالحق امرتسری

۳ ۔ الجواب صحیح ۔ عبدالغفور غزنوی

Marfat.com

۴۔اصاب من اجاب۔خاکسار محمد اشرف ساکن گورداس پور

۵۔الجواب صحیح۔(مولانا) محمد حسین مدرس مدرسہ تقویت الاسلام امرتسر

۶۔الجواب صواب والمجیب مصیب۔بندہ محمد میاں مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی

۷۔الجواب صحیح۔ابو عبداللہ محمد بن یوسف السورتی مدرس جامعہ ملیہ دہلی

۸۔حررہ العبد الفانی والمجانی السید عباس حسین پروفیسر علی گڑھ کالج

۹۔ابو عبید میر احمد اللہ صدر انجمن قامع الملحدین امرتسر

۱۰۔محمد شفیع واعظ انجمن دہلی

۱۱۔حررہ محمد یعقوب اسرائیلی

۱۲۔دستخط، مولانا سید آقا حسین مجتہد العصر لکھنوی

۱۳۔دستخط، مولوی قاری سید عباس حسین پروفیسر دینیات علی گڑھ کالج

۱۴۔حررہ عبد الباری انصاری غفرلہ الباری لکھنوی

۱۵۔دستخط، غلام حسین کنتوری

قومی فیصلہ:

متذکرہ شرعی فتاویٰ اور تاریخی روایات کی روشنی میں مقتدرین برادری کے اتفاق سے اب یہ مسئلہ مسلمہ ہو گیا ہے کہ "تمام قریشی حضرات اپنے نام کے ساتھ سید لکھیں جیسے سید محمد علی صدیقی، سید فرید احمد عباسی اسی طرح فاروقی، عثمانی، علوی، جعفری وغیرہ تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ قریش کے کس بطن سے متعلق ہیں۔ بدقت

(نقل از کتاب تحقیق الانساب، ص: ۳۴، مصنفہ سید محمد علی رونق صدیقی امرتسری)

○۔مولانا سید نجم الحسن صاحب کراروی، واعظ مدرسۃ الواعظین لکھنؤ نے

اپنی کتاب ذکر العباس ص ۴۴ س ۱۸ میں لکھا ہے

"حضرت علی کی اولاد شمار سادات میں ہے۔لیکن انہیں بنی فاطمہ سے نسبت

Marfat.com

محمد و احمد ذخیرہ لاہور

نہیں"۔

۲۔ اور ذکر العباس ص: ۳۰۴، ۲۱ میں ہے۔

حضرت عباس کی نسل کافی پھیلی ہے۔آپ کے اکثر نبیرگان کا ذکر کتب میں موجود ہے، یہ خاص بات ہے کہ آپ کی نسل میں کوئی غیر عالم شاید ہی گذرا ہو۔آپ کی نسل کے متعلق صاحبِ عمدۃ المطالب لکھتے ہیں کہ مکہ، مدینہ، مصر، بصرہ، یمن، سمرقند، طبرستان، اردن، حائر، دمیاط، کوفہ، قمر (یمن)، شیراز، آمل، آذربائیجان، جرجان، مغرب وغیرہ میں پائی جاتی ہے۔آپ کی اولاد کو میرے نزدیک سید علوی کہنا چاہیئے"۔

* متعلقہ صفحہ ۱۵۷

رشحہ ۴۴

"روزے بتقریب توقیر و تعظیم سادات می فرمودند کہ در دیارے کہ سادات مے باشند من نمی خواہم کہ دران دیار باشم زیرا کہ بزرگی و شرف ایشاں بسیاراست و من بحق تعظیم ایشاں قیام نے تو انم نمود پس فرمودند کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ روزے در مجلس درس خود چند بار برپائے خود خاستند و کسی موجب آں ندانست۔آخر یکے از تلامذہ امام سبب آں پرسید۔فرمودند کہ طفلی از سادات علوی درمیان این اطفال است کہ در صحن مدرسہ بازی مے کند ہر بار کہ بحوزہ این درس میرسد نظر من بروے مے افتد بتعظیم وے مے خیزم۔"

(ملفوظ از زبان خواجہ ناصرالدین عبیداللہ احرار نقشبندی۔از کتاب رشحات عین الحیات، من تصنیف علی بن حسین الواعظ الکاشفی المشتہر بالصفی رحمتہ اللہ علیہ)

Marfat.com

* متعلقہ صفحہ : ۱۸۲

حضرت شاہ غلام علی نقشبندی دہلوی کے حالات میں لکھا ہے

" وطن اصلی آپ کا وٹالہ ہے جو پنجاب کے ملک میں انبرسر کے پاس واقع ہے اور آپ سادات علوی سے ہیں " ۔

(آثار الصنادید ، باب چہارم ص : ۱۲ ، مصنفہ جواد الدولہ سید احمد خان بہادر عارف جنگ سابق منصف دارالخلافہ شاہجہان آباد)

حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی نے بیان معراج النبی میں قصیدہ لکھا ہے ۔

یااحمدالمختار یا زین الورے یا خاتم الرسول ما اعلا کا
یا کاشف الضرأ من مستنجد یا منجی فی الحشر من والا کا
ھل کان غیرک فی الانام من استوی فوق البراق وٗ جاوز الافلا کا

تمام اشعار ۲۸ ہیں ، سب بصیغہ خطاب ہیں ۔

(آثار الصنادید ۔ باب چہارم ، ص : ۵۳)

Marfat.com

Marfat.com